مستند

قَصَصُ الاَولِیَاء

یعنی

اولیاءاللہ کے ایک ہزار قصے

مستند اسلامی تاریخ سے اولیاء اللہ
اور اہل علم وفضل کی منتخب حکایات
ہر قصہ اللہ سے ملانے اور دل کی دنیا
بدلنے میں اپنی مثال آپ ہے
مستند کتب کے ہزاروں صفحات
سے ایک سدابہار انتخاب

ازافادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ
ودیگر اکابر
مرتب
محمد اسحٰق ملتانی
(مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'' ملتان)

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
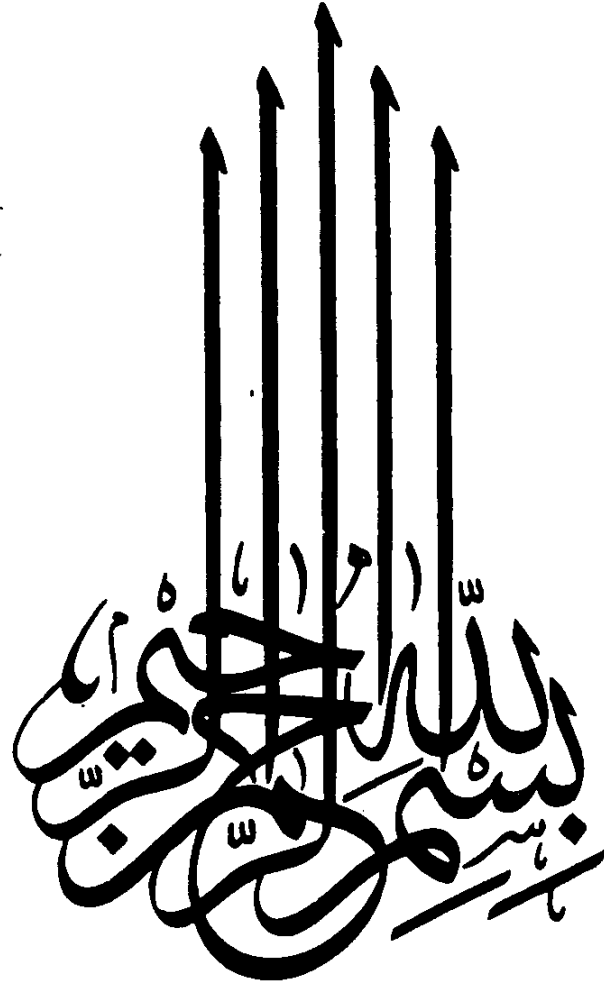
مستند

قَصَصُ الاَوْلِيَاء

مستند

قَصَصُ الاَوْلِیَاء

یعنی

اولیاء اللہ کے ایک ہزار قصے

مستند اسلامی تاریخ سے اولیاء اللہ
اور اہل علم و فضل کی منتخب حکایات
ہر قصہ اللہ سے ملانے اور دل کی دنیا
بدلنے میں اپنی مثال آپ ہے
مستند کتب کے ہزاروں صفحات
سے ایک سدا بہار انتخاب
جو ہر مسلمان مرد و عورت
کے لئے لائق مطالعہ ہے

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
و دیگر اکابر

مرتب
محمد اسحٰق ملتانی
(مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان)

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240

قَصَصُ الاَوْلِیَاء

تاریخ اشاعت..................رجب ۱۴۳۸ھ
ناشر.........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت.................. سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان
مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار......لاہور — دارالاشاعت........اُردو بازار..........کراچی
مکتبہ علمیہ..............اکوڑہ خٹک........پشاور — مکتبہ رشیدیہ........سرکی روڈ......کوئٹہ
اسلامی کتاب گھر......خیابان سرسید......راولپنڈی — مکتبہ دارالاخلاص.....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

انتساب

جنت البقیع میں آسودہ خاک والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا رحمۃً واسعۃً کے نام
اور مدینہ منورہ میں عرصہ دراز سے مقیم والد بزرگوار حضرت مولانا الحاج
عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہم کے نام
کہ جن کی مبارک قلم سے ترتیب دی جانے والی مقبول عام کتب میں سے
''گلدستہ تفاسیر'' اور ''دینی دستر خوان'' سرفہرست ہیں اور جن کی دُعاؤں اور
توجہات ہی کی بدولت بندہ کو کتب دینیہ کی تالیف واشاعت کا شرف نصیب ہوا
اللہ تعالیٰ والد گرامی کا سایہ بعافیت ہمارے سروں پر قائم رکھے اور اس جدید
کاوش کو ان کی مستجاب دُعاؤں کے وسیلہ سے شرف قبول نصیب فرمائے آمین

مرتب کتاب ہذا
محمد اسحٰق غفرلہ
(مدیر ماہنامہ محاسن اسلام ملتان)

عرض مرتب وناشر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لحضرة الجلالة والنعة لخاتم الرسالة

امابعد! ادارہ کی جدید کتاب ''مستند قصص الاولیاء'' آپ کے سامنے ہے۔اس میں اسلامی تاریخ سے اکابر اولیاء اللہ کے ایک ہزار قصص وحکایات جمع کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محبوب پیغمبر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر نبوت کو ختم فرمادیا لیکن ولایت اور قرب کے مدارج تا قیامت جاری رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی اور آپ کی برکت سے آپ کی اُمت کو بھی سابقہ تمام اُمتوں پر فضیلت وشرف عطا فرمایا۔سابقہ اُمتوں کے حالات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام بنی اسرائیل کے انبیاء سے لیا وہی کام ختم نبوت کی برکت سے اُمت محمدیہ کے علماء مشائخ اور اولیاء عظام سے لیا۔

اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کی صحبت کو تو اکسیر بنایا ہی ہے لیکن ان کی وفات کے بعد بھی ان کے فیوض و برکات کو یوں جاری فرمایا کہ ان کے حالات و

واقعات، ملفوظات وارشادات کا مطالعہ آج بھی روح کی تسکین کا سبب ہے اوران حضرات القدس کے حالات وواقعات کا مطالعہ نہ جانے دین ودُنیا کے کتنے عقدے حل کردیتا ہے۔

آج کے پُرفتن دور میں اپنے ایمان اوراعمال کی حفاظت وصیانت کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف موجودہ اولیاء کی صحبت اختیار کی جائے بلکہ خیر القرون سے تاہنوز اولیاء اللہ کے مبارک واقعات سے بھی اپنے قلب وروح کو منور کیا جائے۔

کہ یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

اولیاء اللہ کے واقعات و حکایات کے مطالعہ کے سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی مدظلہ نے اپنی ایک تحریر میں نہایت اہم باتیں تحریر فرمائی ہیں جن کا خیال رکھنا لازم اورضروری ہے۔ان باتوں کا یہاں مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

❶ شریعت کے احکام کتاب وسنت، اجماع اور قیاس سے ثابت ہوتے ہیں۔محض حکایات وواقعات سے شرعی احکام ثابت نہیں کیے جاسکتے۔

❷ اولیاء اللہ کے قصص کی استنادی حیثیت کیا ہے؟یعنی زیر مطالعہ واقعہ سند صحیح سے ثابت ہے یا ضعیف یا مجہول السند ہے۔اس میں کئی باتیں تحقیق طلب ہوتی ہیں جن کی تحقیق کے بغیر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

❸ زیر مطالعہ حکایت اور واقعہ کا صحیح محمل کیا ہے؟ اس کے لیے کسی بڑے عالم فقیہ اورصاحب نسبت صوفی سے مراجعت لازم ہے۔

❹ شریعت کے احکام سب پر لاگو ہیں۔سب کو ان پر عمل کرنا لازم ہے لیکن کسی بزرگ کی حکایت یا کوئی واقعہ ساری اُمت کے افراد کے لیے نہیں ہوتا، نہ ہر بزرگ کے عمل کو ہر مسلمان ہر جگہ ہر وقت اختیار کرسکتا ہے۔اس لیے اپنے

زمانہ کے مشائخ سے رجوع لازم ہے وہی اپنے متعلقین وسالکین کے حالات کے مطابق رہنمائی کرسکتے ہیں۔

5 اگر کسی ولی کا کوئی واقعہ ہماری سمجھ میں نہ آئے یا دل قبول نہ کرے تو نہ اس کی تصدیق لازم ہے اور نہ اس کی تکذیب ضروری ہے بلکہ خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب ہے۔

ان اُمور کا خیال رکھ کر اولیاء اللہ کے واقعات و حکایات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واقعات گناہوں کے زنگ کو دُور کرتے ہیں اور آدمی کے قلب کو منور کرتے ہیں۔ ان حکایات کا مطالعہ بندہ میں دین پر عمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمت بیدار کرتا ہے۔ اولیاء اللہ کے قصص پڑھنے سے استقامت کی وہ شان پیدا ہو جاتی ہے جو بندہ کے لیے دُنیا و آخرت میں رہنما اور باعث نجات بنتی ہے۔ اس لیے ایسے واقعات کا مطالعہ اصلاح نفس میں بھی بہت مددگار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جدید مجموعہ کو شرف قبول نصیب فرمائیں اور ہمیں اپنے وقت کے تمام اکابر اولیاء اللہ کی قدر کر کے ان سے خوب خوب استفادہ کی توفیق سے نوازیں آمین۔

والسلام

محمد اسحاق غفرلہ
رجب المرجب ۱۴۳۸ھ
بمطابق اپریل ۲۰۱۷ء

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم
صل علی محمد و علی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللھم
بارک علی محمد و علی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
انک حمید مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن ابی اوفیٰ کا ایک نصرانی پڑوسی تھا...... وہ مرض الموت میں بیمار ہوا تو حارثہؓ اس کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت کروں...... اس لئے کہ جنت بے مثل چیز ہے اس کی نظیر نہیں اور اس میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جن کی صفت ایسی ہے اور اس میں محل ہیں جن کا وصف ایسا اور ایسا ہے اس کے جواب میں نصرانی نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل اور بہتر چاہتا ہوں ...... پس حارثہ نے فرمایا کہ اسلام لاؤ کہ میں تمہارے واسطے جنت میں دیدار خداوندی کا ضامن بنوں......

اس نصرانی نے کہا کہ اب اسلام لاؤں گا کیونکہ دیدار الٰہی سے کوئی چیز افضل نہیں ہے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور مر گیا اس کے بعد حارثہؓ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ایک سواری پر ہے حارثہؓ نے اس سے کہا کہ تو فلاں شخص ہے۔

اس نے کہا ہاں حارثہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اس نے کہا کہ جب میری روح نکلی اس کو عرش کی طرف لے گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تو میرے دیدار اور ملاقات کے شوق میں مجھ پر ایمان لایا ہے اس لئے تیرے واسطے میری رضامندی اور بقاء اور دیدار ہے...... پس حارثہؓ نے فرمایا کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی مدد سے میں نے تجھ پر احسان کیا...... (ایک پُر تاثیر واقعات)

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کی یمنی شخص سے ملاقات

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوفے کے علاقے میں تھا، ایک باغ کے اندر چلا گیا کہ دو رکعت پڑھ لوں۔ میں نے نماز سے پہلے حٰم المؤمن کی آیتیں الیہ المصیر تک پڑھیں، اچانک دیکھا کہ ایک شخص میرے پیچھے ایک سفید خچر پر سوار کھڑا ہے۔ جس کے بدن پر یمنی کپڑے ہیں۔ اس شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تم غَافِرُ الذَّنبِ کہو تو اس کے ساتھ یہ دعا کرو: یَاغَافِرُ الذَّنبِ اِغْفِرْلِیْ" یعنی اے گناہوں کے معاف کرنے والے مجھے معاف کردے، اور جب تم پڑھو: قَابِلُ التَّوْبِ" تو یہ دعا کرو: "یَاقَابِلُ التَّوْبِ اَقْبِلْ تَوْبَتِی" یعنی اے توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول فرما۔ پھر جب پڑھو: "شَدِیْدُ الْعِقَابِ" تو یہ دعا کرو: "یَاشَدِیْدُ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِی" یعنی اے سخت عقاب والے مجھے عذاب نہ دیجئے۔ اور جب "ذِی الطَّوْلِ" پڑھو تو یہ دعا کرو: "یَاذَالطَّوْلِ طَلَّ عَلَیَّ بِخَیْرٍ" یعنی اے انعام واحسان کرنے والے مجھ پر انعام فرما۔

ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ نصیحت اس سے سننے کے بعد جو ادھر دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔ میں اس کی تلاش میں باغ کے دروازے پر آیا۔ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسا شخص یمنی لباس میں یہاں سے گزرا ہے؟ سب نے کہا کہ ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا۔

ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ الیاس علیہ السلام تھے، دوسری روایت میں اس کا ذکر نہیں۔ (معارف القرآن جلد ۷ صفحہ ۵۸۲)

غیبت سے چارہ نہ ہو تو یہ عمل کرو

شیخ المواہب شاذلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے قلب پر رکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ کا قول ولا یغتب

بعضکم بعضا (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا۔ میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو غیبت سے چارہ نہ ہو تو سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ شریف) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھو اور ان کا ثواب اس شخص کی نذر کر دو جس کی غیبت ہوئی۔ کیونکہ غیبت و ثواب متوارث و متوافق ہو جائے گا۔ (برکات درود شریف)

حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کے آخری لمحات

علم و عمل کے مرج البحرین تھے کبار ائمہ اور سرگروہ تابعین میں تھے حجاج کے ہاتھوں ظلماً شہید ہونے سے پہلے حجاج اور آپؒ کے درمیان جو مکالمہ ہوا نہایت پرتاثیر اور حق گوئی کا شاہکار ہے۔

قتل کے لیے چمڑا بچھائے جانے کے بعد جب حجاج نے قتل کا اشارہ کیا تو حضرت سعیدؒ نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں حجاج نے کہا کہ اگر مشرق کی طرف رخ کرو تو اجازت مل سکتی ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اینما تولّو افثم وجه اللّٰہ پھر یہ آیت پڑھی اِنّی وجھتُ وجھی للذی فطرالسمٰوٰتِ والارض حنیفا و ما انا من المشرکین (میں نے ایک ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں نہیں ہوں) حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ اوندھے منہ گرا دیئے جائیں یہ حکم سن کر حضرت سعیدؒ نے سر جھکاتے ہوئے یہ آیت پڑھی، منھا خلقنکم و فیھا نعیدکم و منھا نخرجکم تارۃ اُخریٰ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے پھر اسی میں سے تم کو دوبارہ نکالیں گے) اور کلمہ شہادت پڑھ کر بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ ”خدایا میرے قتل کے بعد پھر اس (حجاج) کو کسی کے قتل پر قادر نہ کرنا، جلاد شمشیر برہنہ موجود تھا حجاج کے حکم سے دفعۃً تلوار چمکی اور آپؒ کا سر زمین پر تڑپنے لگا، زمین پر گرنے کے بعد زبان سے آخری کلمہ لا الہ الا اللہ نکلا۔ (انمول موتی)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ

امام دارالہجرۃ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام عالیہ بنت شریک بن عبدالرحمٰن بن شریک ازدی ہے۔ بڑی عاقلہ فاضلہ خاتون تھیں، انہوں نے اپنے بیٹے

مالک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ کی۔

امام صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ میں علم دین حاصل کروں گا تو کہا کہ آؤ میں تم کو علماء کا لباس پہنا دوں۔ پھر مجھ کو اُجلے کپڑے پہنائے۔ میرے سر پر طویلہ (سیاہ لمبی ٹوپی) رکھی، اس کے اوپر عمامہ باندھا اور کہا کہ:

"اِذْهَبْ اِلٰی رَبِیْعَةَ فَتَعَلَّمْ مِنْ اَدَبِهٖ قَبْلَ عِلْمِهٖ"

ربیعہ رائی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جاؤ اور ان کے علم سے پہلے ان کے اخلاق و آداب سیکھو۔ ایک روایت میں ہے کہ ماں نے کہا:

"اِذْهَبْ فَاكْتُبِ الْاٰنَ"..... (اب جاؤ حدیث لکھو، پڑھو)

اس وقت امام ربیعہ رائی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ درس مسجد نبوی میں قائم ہوتا تھا اور مدینہ کے اعیان واشراف ان کے حلقہ میں جمع ہوتے تھے۔ وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے شیخ اور اُستاد ہیں۔ والدہ کی نگاہ انتخاب ان پر پڑی اور لڑکا ان کی مجلس سے امام اسلام بن کر اُٹھا۔ (خواتین کیلئے بکھرے موتی)

فرشتوں کا امام

حفص بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام المحدثین ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان میں فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں... میں نے دریافت کیا کہ اے ابوزرعہ! کون سی عبادت کے صلہ میں آپ کو یہ اعزاز واکرام ملا ہے؟

تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں اور ہر حدیث میں عن النبی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان ایک مرتبہ مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے... تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے... یہ دُرود شریف کی برکت ہے کہ خداوند عالم نے مجھے فرشتوں کا نماز میں امام بنا دیا ہے... (شرح الصدور... ص ۲۳)

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی عبادت

ایک مرتبہ خلیفہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا.... ایک رات جب وہ سونے کو لیٹا تو بہت دیر کروٹیں بدلنے کے بعد بھی نیند نہیں آئی اس وقت رات زیادہ ہو جانے کی وجہ

سے اس کے سب خدام اور چوبدار رخصت ہو چکے تھے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے.... اس نے اپنے اردلی سے کہا ''دیکھو شاید کوئی آدمی مسجد نبوی میں ایسا ہوگا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے.... اس کو بلا لاؤ''....

اردلی مسجد میں پہنچا صرف حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ کو مشغول عبادت پایا.... وہ انہیں پہچانتا نہ تھا.... پہلے اس نے انہیں اشارہ سے بلایا.... مگر انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی.... پھر قریب جا کر کہا ''امیر المومنین کی نیند اُچٹ گئی ہے.... انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی باتیں کرنے والے کو لے جاؤں تا کہ وقت کٹ سکے''....

سعید بن میتب رحمہ اللہ نے کہا ''امیر المومنین سے کہنا میں ان کا قصہ گو نہیں ہوں کہ ان کا دل بہلانے کو کہانی سناؤں''.... اردلی نے کہا ''تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے''.... کہا ''اگر وہ مجھے کسی سزا دینے کا ارادہ کریں تو مجھے یہاں اس وقت تک موجود پائیں گے جب تک وہ اپنا ارادہ پورا نہ کرلیں''....

اردلی نے لوٹ کر خلیفہ عبدالملک کو بتایا کہ ''مسجد میں صرف ایک آدمی تھا.... اس نے یہ جواب دیا'' خلیفہ نے کہا ''ایسے بے باک شخص سعید بن میتب ہو سکتے ہیں انہیں چھوڑ دو وہ اور طرح کے انسان ہیں''.... (طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۹۴)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی کرامت

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں ایک امیر شخص تھا جس کی بیوی رشک قمر اور پری چہرہ تھی.... اس عورت کو اپنے حسن پر بڑا ناز تھا ایک مرتبہ بناؤ سنگھار کرتے ہوئے اس نے ناز نخرے سے اپنے شوہر سے کہا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھے دیکھے اور میری طمع نہ کرے.... خاوند نے کہا مجھے امید ہے کہ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کو تیری پروا بھی نہیں ہوگی.... بیوی نے کہا مجھے اجازت ہو تو جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کو آزما لیتی ہوں.... یہ کون سا مشکل کام ہے یہی گھوڑا اور یہی گھوڑے کا میدان.... دیکھ لیتی ہوں جنید بغدادی کتنے پانی میں ہیں.... خاوند نے اجازت دے دی.... وہ عورت بن سنور کر جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور ایک مسئلہ پوچھنے کے بہانے چہرے سے نقاب کھول دیا.... جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر پڑی تو انہوں نے زور سے اللہ کے نام کی ضرب لگائی اس عورت کے دل میں یہ نام پیوست ہو گیا اس

کے دل کی حالت بدل گئی وہ اپنے گھر واپس آئی اور سب نازنخرے چھوڑ دیئے.... زندگی کی صبح و شام بدل گئی.... سارا دن قرآن مجید کی تلاوت کرتی اور ساری رات مصلے پر کھڑے ہوکر گزار دیتی.... خشیت الٰہی اور محبت الٰہی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے رخساروں پر بہتی رہتیں.... اس عورت کا خاوند کہا کرتا تھا کہ میں نے جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کیا بگاڑا تھا کہ اس نے میری بیوی کو راہبہ بنا دیا اور میرے کام کا نہ چھوڑا.... (یادگار واقعات)

قبر میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا

حضرت رابعہ کو جس وقت دفن کیا تو حسب قاعدہ فرشتوں نے آ کر سوال کیا تو حضرت رابعہؒ نہایت اطمینان سے جواب دیتی ہیں کہ کیا اس خدا کو جس کو عمر بھر یاد رکھا گز بھر زمین کے نیچے آ کر بھول جاؤں گی۔ تم اپنی خبر لو کہ بڑی مسافت طے کر کے آئے ہو تم کو بھی یاد ہے کہ نہیں؟ سبحان اللہ! ان حضرات کا بھی کیا اطمینان ہے اس کو ایک بزرگ نے کہا ہے:

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست　　گویم آنکس کہ ربود ایں دل دیوانہ ما

(اگر منکر نکیر قبر میں سوال کریں گے کہ تمہارے رب کون ہیں تو میں کہوں گا کہ وہی جس نے ہمارے دل دیوانہ کو اڑا لیا)۔ (امثال عبرت)

حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ کی توبہ

علی بن محمد بن شفیق بلخی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے دادا کے پاس تین سو گاؤں تھے لیکن جب ان کا انتقال ہوا تو کفن دینے کے لئے کفن کا کپڑا تک موجود نہ تھا۔ انہوں نے اپنا سارا مال اپنے سامنے ہی صدقہ کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ وہ ترکی تجارت کی غرض سے چلے گئے۔ اس وقت وہ نوجوان تھے جہاں تجارت کرنے گئے اس قوم کا نام ''خلوجیہ'' تھا اور وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ میرے دادا بتوں کے گھر (عبادت خانے) میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کا عالم سر اور داڑھی کے بال مونڈے ہوئے سرخ ارغوانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ اسے حضرت شفیق نے کہا کہ:

جو کچھ تو کر رہا ہے سب باطل ہے ان سب کا تیرا اور ساری مخلوق کا ایک مالک اور صانع ہے اس کے جیسا کوئی نہیں ہے۔ دنیا و آخرت اسی کے لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر مخلوق کا رازق ہے۔ تو بت کدے کے خادم نے انہیں کہا کہ تیرا اپنا فعل تیرے قول کے مطابق نہیں ہے

تو حضرت شفیق نے کہا وہ کیسے۔ اس نے کہا تیرا خیال ہے کہ تیرا ایک خالق ہے، جو ہر چیز پر قادر ہے۔ حالانکہ تو خود مشقت برداشت کر کے اتنی دور روزی کمانے آیا ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی جو تو نے کہی ہے تو تیرا مالک تجھے وہاں بھی رزق دے سکتا ہے اور تو اتنی مشقت سے بچ جاتا۔

حضرت شفیق کہتے تھے کہ اس ترکی کی یہ بات میرے زہد کا سبب بن گئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور علم حاصل کرنے لگے۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی محبت بھری بات

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں کہ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا ایک ہاتھ میں پانی لے کر دوسرے میں آگ لے کر ایک بار جا رہی تھیں' اور کہہ رہی تھیں کہ آگ سے جنت کو جلاؤں گی اور پانی سے جہنم کو بجھاؤں گی تاکہ لوگ جنت اور جہنم کیلئے عبادت نہ کریں' یہ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے غلبہ حال کا واقعہ ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ اگر رابعہ بیچاری بھید سے واقف ہوتی تو وہ ایسا کام نہ کرتی' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود جنت کی طرف بلا رہے ہیں' ''واللہ یدعوا الیٰ دار السلام'' اور جس کی طرف اللہ بلائیں اس کی طرف جانا عین منشائے خداوندی ہوتا ہے۔ اللہ والوں کی محبت الٰہی کے غلبہ میں ایسی باتیں کر جانا یہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات)

امام زین العابدین رحمہ اللہ کا حلم

سید السادات حضرت ''امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر امام زین العابدینؒ کے اوپر گرا آپ کے تمام کپڑے بھیگ گئے..... غصہ آنا طبعی امر تھا..... کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی آپ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا بالکل خاموش ہو گئے.... (واقعات خواتین)

اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کرتے ہیں) پڑھ دیا.... آپ نے فرمایا: میں نے تجھے دل سے معاف کر دیا....

پھراس نے تیسرا جملہ بھی سنادیا....

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں) امام زین العابدین رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کردیا"۔ (روح المعانی ج ۴ ص ۵۹)

قرآنی سورت کی چمک دمک

حضرت حسن بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ حضرت ثابت بنانی رحمتہ اللہ علیہ اور ایک اور آدمی حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے اس کو مدہوش پایا...ان سے تین نور چمکے، ان میں سے ایک نور ان کے سر سے اور دوسرا ان کے دھڑ سے اور تیسرا ان کے پاؤں سے اس نے کہا یہ لو... پس جب اس کو افاقہ ہوا تو ہم نے اس کو کہا کہ اے ابوعبداللہ! تو کیسا ہے؟ تحقیق ہم نے ایسی چیز دیکھی جس نے ہمیں گھبراہٹ میں ڈال دیا، اس نے کہا کہ وہ کیا؟ تو ہم نے اسے بتادیا...اس نے کہا کہ کیا تم نے یہ دیکھا؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں... اس نے کہا کہ یہ سورۃ تنزیل السجدۃ تھی جو انتیس (۲۹) آیات ہیں اس کی پہلی (دس آیات) میرے سر سے چمکیں اور درمیانی (دس آیات) میرے دھڑ سے اور آخری (آیات) میرے پاؤں سے اور وہ چڑھیں میری شفاعت کرنے کے لیے اور یہ تبارک والی سورت ہے جو میری حفاظت کررہی ہے پس وہ دم توڑ گیا...(مرنے والوں سے ملاقات)

امام مالک رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام مالک رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں اپنی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں اس سرزمین کو اپنی سواری کے سموں سے روندوں جس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہوئے ہیں۔

نیز ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے گھوڑے امام شافعی رحمہ اللہ کو ہبہ کردیئے جو اس وقت ان کے پاس تھے تو ان سے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ ان میں سے ایک گھوڑا تو آپ رحمہ اللہ اپنی سواری کے لئے رکھ لیجئے تو انہوں نے ان کو ایسا ہی جواب دیا۔ (کتاب الشفاء)

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کی تلاوت

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے۔ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورہ جاثیہ پڑھنا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ کَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ط سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ

"یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے' برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔"

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔(تحفہ حفاظ)

حضرت یحییٰ اُندلسی رحمہ اللہ کی امانت داری

یحییٰ اُندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ (اندلس جو کسی وقت میں علم وفن کا' خصوصیت سے علم حدیث کا مرکز تھا' حافظ ابن عبدالبر' علامہ حمیدی اور شیخ اکبر رحمہم اللہ جیسی شخصیتیں وہاں کی مٹی سے پیدا ہوئیں) حدیث پاک کا درس دیتے تھے اور بے شمار اشخاص ان سے استفادہ کرتے تھے۔

ایک دن حضرت یحییٰ رحمہ اللہ نے پڑھانے کی طویل چھٹی کر دی' طلبہ نے معلوم کیا کہ حضرت! اتنی لمبی چھٹی جس کی مدت بھی متعین نہیں' کس بنا پر کی گئی؟ فرمایا مجھے افریقہ کے آخری کنارے پر قیروان جانا ہے' عرض کیا کہ حضرت کیوں؟ وہاں جانا بڑا مشکل ہے بڑے بڑے بن ہیں اور زہریلے جانور' فرمایا کہ ایک بقال یعنی لالہ کے میری طرف ساڑھے تین آنے یعنی ایک درہم ہے۔ان کے ادا کرنے کے لیے جا رہا ہوں۔

لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت ایک درہم ہی تو ہے؟ فرمایا مجھے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اپنی سند کے ساتھ حدیث پڑھی کہ ایک لاکھ' ایک لاکھ' ایک لاکھ' ایک لاکھ' ایک لاکھ' ایک لاکھ یعنی چھ لاکھ کا نفلی صدقہ کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا ایک درہم حق والے کو ادا کرنے کا ثواب ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقوق ادا کرنے والے بنائے اور جن لوگوں نے حقوق ادا کیے ہیں ان

کے صدقہ اور طفیل میں ہمیں بھی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنادے۔ (آمین اللّٰھمّ آمین) (اسلام میں امانتداری کی حیثیت اور مقام صفحہ ۳۰ وعظ: حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب)

کاملین کی خدا خوفی

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ مشہور محدث ہیں... ایک مرتبہ حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو جنگل میں ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا... ان کے ساتھی کسی کام کے لیے شہر گئے تو وہ اپنے خیمے میں اکیلے تھے۔ اتنے میں ایک خوبصورت عورت ان کے خیمے میں آئی اور کچھ مانگنے کا اشارہ کیا... انہوں نے کچھ کھانا اس کو دینا چاہا تو اس عورت نے برملا کہا کہ میں آپ سے وہ کچھ چاہتی ہوں۔ جو ایک عورت مرد سے چاہتی ہے دیکھو تم نوجوان ہو میں خوبصورت ہوں... ہم دونوں کے لطف اندوز ہونے کیلئے تنہائی کا موقع بھی ہے

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ شیطان نے میری عمر بھر کی محنت ضائع کرنے کیلئے اس عورت کو بھیجا ہے وہ خوف خدا سے زار و قطار رونے لگے اتنا روئے اتنا روئے کہ وہ عورت شرمندہ ہو کر واپس چلی گئی...

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مصیبت سے جان چھوٹی رات کو سوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی۔

آپ نے فرمایا مبارک باد ہو...

تم نے ولی ہو کر وہ کام کر دکھایا جو ایک نبی نے کیا تھا۔ (عامل کامل)

لاعلمی کا اظہار کمالِ علم کے منافی نہیں

امام مالک رحمہ اللہ کی حکایت ہے کہ ایک مجلس میں ان سے چالیس مسائل کسی نے پوچھے (اچھی طرح یاد نہیں رہا) چھتیس کا جواب دے دیا اور چار میں لا ادری کہا یا چار کا جواب دیا اور چھتیس میں عدم واقفیت ظاہر کی۔ آج کل ادنیٰ طالب علم سے پوچھ کر دیکھئے جو ہرگز بھی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا مجھ کو باوجود اس کے کہ اتنے دن کام کرتے ہو گئے مگر اب تک ایسی ضرورت پڑتی ہے کہ یہ لکھتا ہوں کہ اس مسئلہ میں مجھ کو شرح صدر نہیں ہوا اور قواعد سے اگر جواب لکھتا ہوں تو اس میں یہ احتیاط کرتا ہوں اور یہ لکھ دیتا ہوں کہ قواعد سے یہ جواب لکھا ہے۔

جزئیہ نہیں ملا اور کبھی جواب لکھ دیتا ہوں اور بعد میں لغزش ثابت ہوتی ہے۔ پس میں کہتا ہوں کہ جو لوگ لکھے پڑھے ہیں جب ان کو لغزشیں ہوتی ہیں تو جوان پڑھ ہیں وہ تو بطریق اولیٰ غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہوں گے اور وہ شخص بھی ان پڑھ ہی ہے جو آمدنامہ دستور الصبیاں بلکہ گلستان سکندر نامہ پڑھا رہا ہو یا انٹرنس پاس اور ایف اے پاس ہو بلکہ عربی پڑھنے والے بھی سب عالم نہیں ہیں کیونکہ زبان اور چیز ہے اور علم اور چیز ہے۔ (امثال عبرت)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی توبہ

یوسف بن حسین کہتے ہیں کہ جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے میری جان پہچان ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ شیخ آپکی اس حالت کی ابتداء کیسے ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک کھلنڈرا نوجوان تھا پھر میں نے توبہ کی اور سب چھوڑ چھاڑ کر حج کرنے چلا گیا میرے پاس تھوڑا بہت سامان تجارت تھا حج کے بعد مصری تاجروں کے ایک قافلے میں شامل ہو گیا ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی شریک سفر ہوا جو نہایت خوبصورت تھا گویا اس کا چہرہ چمکتا تھا، دوران سفر قافلے کے امیر کی رقم کی تھیلی گم ہو گئی اس نے قافلے کو رکوا دیا اور سب لوگوں کی تلاشی لینا شروع کر دی جب وہ اس نوجوان تک پہنچے کہ اس کی تلاشی لیں یہ نوجوان چھلانگ لگا کر دریا کی موجوں میں جا بیٹھا اور ایک موج اس کے سامنے دیوار کی طرح کھڑی ہو گئی۔ اس نوجوان نے کہنا شروع کیا کہ اے میرے آقا! ان لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی ہے میرے دل کے محبوب! میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ تو یہاں دریا کے سب جانوروں کو حکم دے کہ وہ اپنے سر باہر نکالیں اور ان کے منہ میں ہیرا ہو۔

حضرت ذوالنون کہتے ہیں کہ اس کی بات ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ ہم نے دریائی جانوروں کو سر نکالے دیکھا ہر ایک کے منہ میں ایک موتی تھا وہ جگ مگ کر رہا تھا پھر وہ نوجوان اچھل کر کھڑا ہوا اور پانی پر چلتے ہوئے یہ آیت پڑھنے لگا ’’ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں‘‘ (سورہ فاتحہ)

مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آیا کہ ’’میری امت میں ہمیشہ تیس آدمی باقی رہیں گے جن کے دل اللہ کے خلیل ابراہیم کے دل کی طرز پر ہوں گے جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو لے آتے ہیں۔‘‘ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

ایک مرد صالح کی کرامت

ابن ابی الدنیا رحمتہ اللہ علیہ نے عبداللہ بن نافع رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی کا انتقال ہوا اور وہیں وہ دفن بھی کیا گیا... اس کے چند ہی روز کے بعد ایک بزرگ نے اسے خواب میں بہت ہی دردناک عذاب میں گرفتار دیکھا، اس کی اس تعذیب و تکلیف پر ان بزرگ کو بڑا افسوس ہوا مگر بے چارے کر ہی کیا سکتے تھے... ایک ہی ہفتہ کے بعد وہ پھر خواب میں دکھائی دیا تو معلوم ہوا کہ اب وہ جنت میں موج کر رہا ہے... ان متضاد حالات کی ان بزرگ نے اس سے وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اصل واقعہ تو وہی ہے جو تم پہلے دیکھ چکے ہو مگر اتفاق سے دوسرے ہی دن ایک مرد صالح میرے قریب آ کر دفن ہو گئے اور انہوں نے اپنے قرب و جوار کے چالیس (۴۰) آدمیوں کی بخشائش کی سفارش کر دی جس میں ایک میرا بھی نام تھا... (کتاب القبور)

میں مدینہ نہیں چھوڑ سکتا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار مدینہ کو بھی کسی حال میں چھوڑنا گوارہ نہیں تھا۔ آپ نے تنگی اور پریشانی کے حال میں بھی مدینۃ الرسول سے جدا ہونا پسند نہ کیا۔ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ منصور مہدی نے ان کے پاس تین ہزار دینار اپنے حاجب اعظم ربیع کے ہاتھ بھجوائے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے دینار کی یہ تھیلیاں اٹھا کر اسی طرح ایک طرف ڈال دیں۔

کچھ عرصہ بعد خلیفہ نے ان کو بغداد بلوایا۔ انہوں نے خلیفہ منصور کے قاصد سے کہا ''کیا امیر المومنین مجھے دنیا کی دولت کا لالچ دے کر مجھ سے اس دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑوانا چاہتے ہیں۔ ان کی بھیجی ہوئی دینار کی تھیلیاں ابھی اسی طرح سر بند پڑی ہیں؛ آپ انہیں لے جا سکتے ہیں لیکن مالک مدینہ نہیں چھوڑ سکتا۔

اس لیے کہ مدینہ خیر کا مقام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

المدینة خیر لھم لو کانوا یعلمون۔ (تذکرہ ذہبی جلد اول ص ۱۸۹)

مجھے ایک آیت نے رُلا دیا

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ ممتاز قاری تھے۔ ایک شب کو وہ نماز پڑھتے ہوئے رونے لگے جب بہت دیر تک روتے رہے تو ان کے گھر والوں نے پریشان ہو کر رونے کی وجہ پوچھی مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اہل خانہ نے حضرت ابو حازم رحمہ اللہ کو بلوایا۔ حضرت ابو حازمؒ نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا کہ دوران تلاوت ایک آیت سامنے آ گئی جس نے مجھے رلا دیا پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ جب انہوں نے آیت بتائی تو حضرت ابو حازمؒ بھی زار و قطار رونے لگے۔ وہ آیت یہ تھی۔

وَبَدَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ

''ان لوگوں کیلئے اللہ کی جانب سے ایسی چیز ظاہر ہو گئی جس کا وہ وہم و گمان بھی نہ کرتے تھے۔'' (تحفۂ حفاظ)

زبان کی لغزش

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجالس میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک چھوٹی سی بچی نے نصیحت کر دی۔ کسی نے پوچھا حضرت کیا نصیحت کی۔ فرمایا ایک مرتبہ بارش ہوئی تھی کیچڑ تھی، لوگ بڑی احتیاط سے چل رہے تھے میں بھی جا رہا تھا، میں نے ایک بچی کو آتے ہوئے دیکھا، میں نے کہا بیٹی احتیاط سے چلنا کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا میں پھسل بھی گئی تو دوبارہ کھڑی ہو جاؤں گی، ذرا آپ اپنا خیال رکھنا اگر آپ پھسل گئے تو امت کا کیا بنے گا۔ آپ امت کے مقتدا ہیں کہیں آپ پھسل نہ جانا۔

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک چھوٹی سی بچی نے استقامت کا سبق دے دیا۔ یحیٰی بن معاذؒ ایک بزرگ گزرے ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ دل کی مثال ہنڈیا کی سی ہے اور زبان کی مثال چمچ کی سی ہے چمچ وہ کچھ نکالتا ہے جو ہنڈیا میں موجود ہوتا ہے، زبان وہی کچھ نکالتی ہے جو دل میں موجود ہوا کرتا ہے۔ اگر دل میں ظلمت ہو گی تو زبان سے بھی بری گفتگو نکلے گی اگر دل میں نور ہو گا تو زبان سے پاکیزہ گفتگو نکلے گی۔ (خطبات فقیر ج1 ص102)

حضرت رابعہ بصریہ کا زہد وتقویٰ

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا سے جو اولیائے کاملین میں سے تھیں...... کسی شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی طلب کا راستہ آپ کے ہاتھ کیسے لگا؟ یعنی خدا کی طلب کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ فرمایا کہ میں سات برس کی تھی کہ بصرہ میں قحط پڑا، میرے ماں باپ کی وفات ہوگئی، اور میری بہنیں متفرق ہوگئیں اور مجھے رابعہ (چوتھی) اس لئے کہتے ہیں کہ میری تین بہنیں اور تھیں، چوتھی میں تھی، پس میں ایک ظالم کے ہاتھ پڑی اس نے مجھ کو چھ درہم میں بیچ ڈالا۔ جس شخص نے مجھ کو خریدا تھا وہ مجھ سے سخت سے سخت کام لیتا تھا...... ایک روز میں کوٹھے سے گر پڑی اور میرا ہاتھ ٹوٹ گیا میں نے اپنا چہرہ زمین پر رکھا اور عرض کیا: بار خدایا! میں ایک غریب یتیم لڑکی ہوں ایک شخص کی قیدی پڑی ہوں، مجھ پر رحم فرما، میں تیری رضا چاہتی ہوں، اگر تو راضی ہے تو پھر مجھے کوئی فکر نہیں۔

اس کے جواب میں میں نے ایک آواز سنی کہ اے ضعیفہ! غم مت کھا کہ کل کو تجھے ایک ایسا مرتبہ حاصل ہوگا کہ مقربان آسمان تجھ کو اچھا جاننے لگیں گے۔

اس کے بعد میں اپنے مالک کے گھر آئی تو میں نے روزہ رکھنا شروع کیا اور شب کو ایک گوشہ میں جا کر عبادت میں مشغول ہو جاتی۔ ایک مرتبہ میں آدھی رات کو حق تعالیٰ سے مناجات کر رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی: الٰہی! تو جانتا ہے کہ میرے دل کی خواہش تیرے فرمان کی موافقت میں ہے، اور میری آنکھ کی روشنی تیری خدمت کرنے میں ہے، اور تو میری نیت کو جانتا ہے کہ اگر میرے ذمہ مخلوق کی خدمت نہ ہوتی تو گھڑی بھر کے لئے بھی تیری عبادت سے آسودہ نہ ہوتی۔ لیکن تو نے مجھ کو ایک مخلوق کے ہاتھ قید کر دیا ہے......

میں یہ دعا کر رہی تھی کہ میرے مالک نے میرے سر پر ایک قندیل نور کی بغیر زنجیر کے لٹکی ہوئی دیکھی جس کے سبب سارا گھر روشن ہوگیا تھا۔ دوسرے دن مالک نے مجھے بلایا اور بہت خاطر کی، اور آزاد کر دیا۔ بس میں نے اس سے اجازت لی اور آبادی سے باہر نکلی اور ویرانہ کی راہ لی جہاں کوئی آدمی نہ تھا، اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوگئی۔

چنانچہ ہر رات ہزار رکعت نماز پڑھتی تھی۔ (مثالی خواتین)

منہ سے مشک کی خوشبو

حضرت امام عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد نبوی میں قرآن پڑھاتے تھے...منہ سے خوشبو آتی تھی... ایک شاگرد پیچھے پڑ گیا... حضرت کیا آپ الائچی منہ میں رکھتے ہیں؟ فرمایا نہیں... شاگرد نے کہا حضرت خوشبو آتی ہے... فرمایا میں تو کچھ نہیں رکھتا...... اس نے کہا حضرت خوشبو آتی ہے... جب بہت پیچھے پڑا تو انہوں نے بتایا کہ ایک رات خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی... نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عاصم تم میری مسجد میں پورے دن قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہو... لاؤ میں تمہارے لب کو بوسہ دوں... خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لب کو بوسہ دیا...... اس وقت سے میرے منہ سے خوشبو آنے لگی...... (گناہوں سے کیسے بچیں)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے آخری لمحات

استاذ المحدثین حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حدیث پاک پڑھنے والے ہزاروں طلبا ہوتے تھے.... ''مکبر'' جیسے نماز میں آگے تکبیر کہتے ہیں.... اسی طرح لوگ ان سے حدیث پاک آگے نقل کرتے تھے.... ایک مجمع میں ''ان مکبرین'' کی تعداد گیارہ سو تھی.... مجمع کا اندازہ آپ خود لگا لیں.... ایک مجمع میں دواتوں کو گنا گیا تو اس مجمع میں چالیس ہزار دواتیں تھیں.... اتنے بڑے مجمع میں وہ حدیث پاک کا درس دیا کرتے تھے.... جب ان کے آخری لمحات آئے.... بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور کیفیت بدل رہی تھی.... اسی اثناء میں اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ مجھے اٹھا کر نیچے زمین پر لٹا دو... شاگرد حیران تھے کہ اب کیا کریں؟ اس وقت چپس کے فرش نہیں ہوتے تھے.... فقط مٹی ہوتی تھی.... پھر فرمایا مجھے اٹھاؤ اور زمین پر لٹا دو... شاگردوں نے حکم کی تعمیل کی اور مٹی پر لٹا دیا... انہوں نے دیکھا کہ وقت کے اتنے بڑے شیخ اپنے رخسار کو زمین پر ملنے لگے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! تو عبداللہ کے بڑھاپے پر رحم فرما... میرے دوستو! جن کی زندگی حدیث پاک کی خدمت میں گزری.... جب وہ اپنے آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح عاجزی کرتے تھے تو ہمیں بھی عاجزی و انکساری کرنی چاہئے۔ .. (یادگار ملاقاتیں)

اہل بیت کا فکر آخرت

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں یہ آیت سنی "وقودها الناس والحجارة" تو بے انتہا روتے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ تو اہل بیت میں سے ہیں آپ اس قدر کیوں روتے ہیں: فرمایا کہ کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا اس کے لیے ارشاد ہے: "انهٗ ليس من اهلك" اس شخص نے کہا کہ آپ تو بچے ہیں فرمایا میں نے اپنی ماں کو دیکھا ہے کہ جب چولہے میں آگ سلگاتی ہیں تو اول چھوٹی لکڑیوں میں آگ لگاتی ہیں پھر ان سے بڑی لکڑیوں میں۔ اسی طرح مجھ کو ڈر ہے کہ وہاں بھی ویسی ترتیب نہ ہو۔ اب اس وقت کے بچے جو ہیں کیا ان پر وحی نازل ہوئی ہے کہ ان کے ذمہ بجز لہو ولعب کے کوئی کام نہیں اور یاد رکھو جو طلبہ بالغ ہیں وہ تو بچے نہیں ہیں ان کو تو بے فکر نہ ہونا چاہیے۔ (امثال عبرت)

امام شاطبی رحمہ اللہ کی کرامت

امام ابوالقاسم شاطبیؒ فجر کی نماز کے بعد جب طلبہ کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے تو طلبہ آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کرتے..... پس آپ انتظام کے پیش نظر یہ امر فرمادیا کرتے "مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْيَقْرَأْ" پس جو پہلے آئے وہی پہلے پڑھے اور آپ اسی ترتیب سے سب کو پڑھاتے..... ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حسب دستور ایک طالب علم (جو پہلے آیا تھا) پڑھنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے جلدی سے فرمایا "مَنْ جَاءَ ثَانِيًا فَلْيَقْرَأْ" جو دوسرے نمبر پر آیا ہے وہ پڑھے چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا اور پہلا متفکر ہوا کہ مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا ہے کہ اس کی پاداش میں مجھے سبق سے محروم کیا جارہا ہے! فوراً اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس رات میں یہ جنبی ہو گیا تھا اور اپنی باری کے حرص میں بلا غسل کیے آ گیا تھا ہو نہ ہو حضرت نے اسی وجہ سے مجھے موخر فرمایا..... چنانچہ اس طالب علم نے قریب والے حمام میں غسل کیا اور دوسرے نمبر پر آنے والے طالب علم کے فارغ ہونے سے پیشتر ہی واپس آ کر خاموشی کے ساتھ بیٹھ گیا حضرت شیخ نے اس سے فارغ ہونے کے بعد از خود فرمایا "مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْيَقْرَأْ" حالانکہ آپ پیدائشی نابینا تھے فَلِلّٰهِ دَرُّهٗ (تحفۂ حفاظ)

امام کسائی رحمہ اللہ کا واقعہ

امام ابوالحسن کسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار ہارون الرشید کو نماز پڑھائی تو مجھے اپنی قراءت اچھی اور خوشنما معلوم ہوئی۔ پس اچانک مجھ سے ایک ایسی آیت میں غلطی ہوگئی۔ جس میں شاید آج تک کسی بچے نے بھی غلطی نہ کی ہو۔

وہ یہ کہ میں نے (سورۂ یوسف ۸ ع ۲ یا زخرف ۳ ع ۹ وغیرہ میں) لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ پڑھنے کا ارادہ کیا تو یکبارگی میری زبان سے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعِيْنَ (یاء سے) نکل گیا۔ پس قسم بخدا! ہارون رشید کو یہ جراءت تو ہرگز نہ ہوئی کہ یوں کہے۔ اَخْطَأْتَ (آپ نے غلطی کی) البتہ اس نے سلام کے بعد مجھ سے یہ ضرور کہا یَا کِسَائِیُّ اَیُّ لُغَةٍ هٰذِهٖ

(اے کسائی یہ کونسی لغت ہے)

میں نے کہا یَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ يَعْثُرُ الْجَوَّادُ

(اے امیر المومنین! کبھی کبھی اصیل گھوڑا بھی پھسل جاتا ہے)

خلیفہ نے جواب دیا: اَمَّا فَنَعَمْ

(اچھا یہ بات ہے تو پھر کوئی لغت نہیں بلکہ غلطی سے آپ کی زبان سے سرزد ہو گیا ہے۔ جس میں آپ معذور ہیں) عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ۔ (مرشد الطالبین)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اعزاز

ابونعیم رحمتہ اللہ علیہ نے لیث بن سعید رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شامی مسلمان کسی لڑائی میں شہید ہو گیا تھا مگر وہ ہر جمعہ کی رات میں اپنے والد سے دُنیا میں حاضر ہو کر ملاقات اور بات چیت کیا کرتا تھا... اتفاق سے ایک جمعہ خالی گیا۔

دوسرے جمعہ کو جب وہ پھر آیا تو باپ نے گزشتہ جمعہ کو نہ آنے کی شکایت کرتے ہوئے وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا: ''اس جمعہ کو خدا نے تمام شہیدوں کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کا حکم دے دیا تھا اور ہم سب وہاں چلے گئے تھے... اس وجہ سے میں آپ کے پاس حاضر نہ ہو سکا...'' (مکارم الاخلاق)

غایت ادب کا معاملہ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے اصطبل میں بہت سے عمدہ نسل کے گھوڑے اور خچر تھے مگر یہ کبھی مدینہ کی گلیوں میں سوار ہو کر نہیں نکلے۔ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے جس سرزمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے تھے اس کو میں گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندوں، یہ کیسے ممکن ہے، خدا کی قسم یہ پلکیں بچھانے کا مقام ہے۔

ایک مرتبہ عباسی خلیفہ مہدی نے انہیں دربار خلافت میں بلا بھیجا۔ اس وقت یہ زیادہ بیمار تھے اس لیے ان کے لیے سواری بھی بھیجی گئی کہ اس پر سوار ہو کر آ جائیں۔ آپ نے یہ سواری دیکھ کر بہت افسوس کیا اور فرمایا ''افسوس! جن گلیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے تھے ان میں سوار ہو کر نکلوں۔'' انہوں نے سواری واپس بھیج دی اور بیماری کی حالت میں گرتے پڑتے خلیفہ سے ملنے پہنچے۔ (دبستان المحدثین ص ۷)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فراست

ایک شخص کی بیوی اس کو منہ نہیں لگاتی تھی اور وہ سو جان سے اس کا عاشق تھا، بیوی کی طبیعت شوہر سے نہیں ملتی تھی، اس لیے وہ طلاق لینا چاہتی تھی مگر مرد طلاق نہیں دیتا تھا، مرد اس کو یہ نہیں کہ ستاتا تھا بلکہ محبت کرتا تھا مگر وہ رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

ایک دن دونوں میاں بیوی بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے، بیوی کچھ کہہ رہی تھی، مرد نے بھی کوئی جملہ کہا، پس وہ چپ ہو کر بیٹھ گئی۔ مرد نے کہا کہ اگر صبح صادق سے پہلے پہلے تو نہ بولی تو تجھ پر طلاق ہے، وہ چپ ہو گئی اور ارادہ کر لیا کہ میں خاموش رہوں گی تاکہ اس سے کسی طرح پیچھا چھوٹ جائے، وہ بے چارہ پریشان ہوا، وہ ہر چند بلوانا چاہتا تھا مگر وہ بولتی ہی نہیں تھی۔

اب وہ سمجھ گیا کہ یہ طلاق لینا چاہتی ہے اور اس طرح بیوی مجھ سے جدا ہو جائے گی۔ اب اس نے فقہاء کے دروازے جھانکنے شروع کیے، ان سے جا کر اپنا حال بیان کیا، انہوں نے یہی کہا کہ اگر وہ چپ رہی تو طلاق پڑ جائے گی، یہ تو تیری طرف سے شرط ہے، اس کی صورت یہی ہے کہ جا کر اس کی خوشامد کرو اور صبح صادق سے پہلے کسی طرح بلواؤ ورنہ صبح صادق ہوتے ہی وہ تیرے ہاتھ سے نکل جائے گی، سب نے یہی جواب دیا۔ پھر وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے

پاس پہنچا' وہ وہاں کا حاضر باش تھا۔ متفکر اور پریشان بیٹھ گیا' امام صاحب نے فرمایا کہ آج کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت! واقعہ یہ ہے کہ بیوی سے میں نے کہہ دیا کہ تو اگر صبح صادق تک نہ بولی تو تجھ پر طلاق' اب وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلاق نہیں پڑے گی' مطمئن رہئے۔ اب وہ مطمئن ہو کر آ گیا' فقہاء نے امام صاحب پر طعن شروع کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ' اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال بتانا چاہتے ہیں۔ ایک صریح حکم ہے اس کو کہہ دیا کہ طلاق نہیں پڑے گی۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ صبح صادق میں جب آدھ گھنٹہ رہ گیا تو مسجد میں جا کر زور زور سے تہجد کی اذان دینا شروع کر دی' اس عورت نے جب اذان کی آواز سنی تو سمجھی کہ صبح صادق ہو گئی۔ بس بول پڑی اور کہنے لگی صبح صادق ہو گئی' میں مطلقہ ہو گئی' اب تیرے پاس نہیں رہوں گی۔ جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ صبح صادق نہیں ہوئی' وہ تہجد کی اذان تھی' لوگ قائل ہو گئے کہ واقعی امام صاحب فقیہ بھی ہیں اور مدبر بھی۔ (مجالس حکیم الاسلام صفحہ ۲۱۴)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی برکات

بغداد میں دس نوجوان تھے، جن کے ساتھ دس نو عمر لڑکے تھے.... ان نوجوانوں نے ایک نو عمر لڑکے کو کسی کام کے لئے بھیجا.... اس نے کافی دیر لگا دی.... ان کو اس لڑکے پر بڑا غصہ آیا.... اچانک وہ لڑکا ایک خربوزہ ہاتھ میں لئے ہنستا ہوا آ گیا.... اور نوجوانوں نے اس سے کہا کہ ''ایک تو، تو نے دیر لگائی، اوپر سے ہنستا ہوا آ رہا ہے؟''

اس نے کہا ''میں تمہارے پاس ایک انتہائی عجیب چیز لایا ہوں.... دیکھو اس خربوزہ پر حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہاتھ رکھا تھا.... میں یہ بیس درہم میں خرید کر لایا ہوں....''

ان نوجوانوں میں سے ایک نے اسے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا.... ان میں سے ایک نوجوان بولا کہ ''آخر حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مرتبہ پر کیوں کر پہنچے؟'' سب نے کہا ''تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے....'' وہ بولا کہ ''اچھا پھر گواہ رہو کہ میں اللہ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں....'' باقی سب نے بھی یہی کہا اور اللہ کے حضور میں توبہ کی.... کہا جاتا ہے کہ وہ سب یہاں سے طرطوس چلے گئے اور مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے.... (جواہر پارے)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی شاگردوں سے عجیب ملاقات

''ان کے انتقال کا بھی عجیب واقعہ ہے....ابوجعفر تستری کہتے ہیں کہ ہم امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابوحاتم....محمد بن مسلم.... منذر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے....

لقنوا امواتا کم لا اله الا الله (اپنے مردوں کو لا اله الا الله کی تلقین کیا کرو)

مگر ابوزرعہ شرما رہے تھے اوران کو تلقین کی ہمت نہ ہو رہی تھی....آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہئے.... چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتدا کی حدثنا الضحا حاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی....اس پر ابوزرعہ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا اوراپنی سند بیان کرنے کے بعد متن اپنی حدیث پر پہنچے....

من کان آخر کلامه لا اله الا الله اتنا کہہ پائے تھے کہ طاہر روحِ قفس عنصری سے عالم قدسی کی طرف پرواز کر گیا.... پوری حدیث یوں ہے:

''من کان آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا)۔(جواہر پارے)

امام شافعی رحمہ اللہ کی متاثر کن تلاوت

امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور بزرگ حضرت ربیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ ایک قرآن پاک رات میں تلاوت فرمالیا کرتے تھے اور آپ کی تلاوت اتنی متاثر کن ہوتی تھی کہ سننے والے اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے۔ابن نصرؒ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم (اپنی قلبی قساوت دور کرنے کے لئے) رونا چاہتے تھے تو آپس میں کہتے تھے کہ چلو اس نوجوان (امام شافعیؒ) کے پاس چلتے ہیں۔آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے تلاوت کی درخواست کرتے' جب آپ تلاوت شروع فرماتے اس وقت ہم لوگوں کا یہ حال ہوتا تھا کہ ان کے سامنے گرے جاتے تھے اور رونے کی آواز بلند ہونے لگتی تھی۔امام صاحب ہمارا یہ حال دیکھ کر تلاوت سے رک جاتے تھے۔(تحفظ حفاظ)

امام ابوبکر شعبہ رحمہ اللہ کی پُر کیف تلاوت

امام ابوبکر شعبہ بن عیاشؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کیا تیس سال سے ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ حضرت ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ سنت پر عمل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ احمسیؒ کہتے ہیں کہ آپ سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا، ستر سال عبادت میں مصروف رہے ان میں سے چالیس سال اور ایک اور قول پر پچاس سال تک آپ کے لیے بستر نہیں بچھایا گیا اور اس عرصہ میں رات کے وقت زمین سے پیٹھ نہیں لگائی۔ (آہ وزاری)

فراست اور تدبیر

ایک مرتبہ ایک گھر میں چوری ہوئی اور چور اُسی محلے کے تھے۔ چوروں نے گھر والے کو پکڑا اور زبردستی حلف لیا کہ اگر تو کسی کو ہمارا پتا بتلائے گا تو تیری بیوی پر طلاق۔ اس بے چارے نے مجبوراً طلاق کا حلف لے لیا' وہ چور اس کا سارا سامان لے کر چلے گئے۔ اب وہ بہت پریشان ہوا کہ اگر میں چوروں کا پتا بتلاتا ہوں تو مال مل جائے گا مگر بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی اور اگر پتا نہیں بتلاتا ہوں تو بیوی تو رہے گی مگر سارا گھر خالی ہو جاتا ہے تو مال اور بیوی میں تقابل پڑ گیا' یا تو مال رکھے یا بیوی رکھے اور کسی سے کہہ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ عہد کر چکا تھا۔

پھر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حاضر ہوا اور بہت غمگین' اُداس اور پریشان تھا' امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج تم بہت اُداس ہو کیا بات ہے؟ اس نے کہا حضرت! میں کہہ بھی نہیں سکتا' فرمایا کچھ تو کہو۔

اس نے کہا کہ حضرت اگر ہم نے کہا تو نہ جانے کیا ہو جائے گا! پھر فرمایا کہ اجمالاً کہو تو اس نے کہا کہ حضرت! چوری ہو گئی ہے' میں نے عہد کر لیا ہے کہ اگر میں نے ان چوروں کا پتا کسی کو بتلایا تو بیوی پر طلاق' مجھے معلوم ہے کہ چور کون ہیں؟ وہ تو محلے کے ہیں لیکن اگر پتا بتلاتا ہوں تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی۔ امام صاحب نے فرمایا کہ مطمئن رہ بیوی بھی ہاتھ سے نہیں جائے گی اور مال بھی مل جائے گا اور تو ہی پتا بتلائے گا۔ کوفہ میں پھر شور ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ تو ایک عہد ہے جب وہ پورا نہ کرے گا تو

بیوی پر طلاق پڑ جائے گی۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کہہ دیا کہ نہ بیوی جائے گی اور نہ مال جائے گا' علماء اور فقہاء پریشان ہو گئے۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کل ظہر کی نماز میں تمہارے محلے کی مسجد میں آ کر پڑھوں گا۔ چنانچہ امام صاحب تشریف لے گئے۔ وہاں نماز پڑھی اور اس کے بعد اعلان کر دیا کہ مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں' کوئی باہر نہ جائے' اس میں چور بھی تھے' اس مسجد کا ایک دروازہ کھول دیا' ایک طرف خود بیٹھ گئے اور ایک طرف اس کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ ایک ایک آدمی نکلے گا جو چور نہ ہو اس کے متعلق کہتے جانا یہ چور نہیں ہے۔ اور جب چور نکلنے لگے تو چپ ہو کر بیٹھ جانا۔ چنانچہ جو چور نہیں ہوتے تھے ان کے متعلق کہتا جاتا تھا کہ یہ بھی چور نہیں ہے یہ بھی چور نہیں ہے اور جب چور نکلنے لگتا تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتا' اس طرح اس نے گو بتلایا نہیں مگر بلا بتلائے سارے چور متعین ہو گئے کہ یہ سب چور ہیں۔ چنانچہ چور بھی پکڑے گئے مال بھی مل گیا اور بیوی بھی ہاتھ سے نہیں گئی' یہ تدبیر کی بات تھی۔ (مجالس حکیم الاسلام صفحہ ۲۱۶)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ضبط

عبداللہ بن محمد صیادفی رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا، اندر سے آپ کی کنیز آئی اور تیزی سے نکل گئی، پاؤں کی ٹھوکر سے راستہ میں رکھی ہوئی روشنائی کی شیشی الٹ گئی، امام صاحب نے ذرا غصے سے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ کنیز بولی: جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلیں!

امام صاحب یہ جواب سن کر انتہائی تحمل اور بردباری سے فرماتے ہیں: جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ صیادفی کہتے ہیں میں نے کہا: اس نے تو آپ کو غصہ دلانے والی بات کہی تھی، آپ نے آزاد کر دیا؟ فرمایا: اس نے جو کچھ کہا اور کیا میں نے اپنی طبیعت کو اسی پر آمادہ کر لیا۔ (صحیح بخاری)

حدیث شریف میں آیا ہے۔ اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو اسے پی جا۔ جب مجھے تجھ پر غصہ آئے گا تو میں پی جاؤں گا۔ بعض روایتوں میں ہے اے ابن آدم! اگر غصے کے وقت تو مجھے یاد رکھے گا۔ یعنی میرا حکم مان کر غصہ پی جائے گا تو میں بھی اپنے غصے کے وقت تجھے یاد رکھوں گا یعنی ہلاکت کے وقت تجھے ہلاکت سے بچا لوں گا۔ (تفسیر ابن کثیر اردو: ۱/۴۵۷)

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا قصہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ''آپ کے نزدیک بہترین نصیحت کون سی ہے؟'' فرمایا: ''یہ چھ عادات اپنالو۔ جب گناہ کرو تو اللہ کا رزق مت کھاؤ۔ گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ کی سلطنت سے نکل جاؤ۔ ایسی جگہ برائی کرو جہاں اللہ نہ دیکھ رہا ہو۔ موت کا فرشتہ آئے تو اس سے توبہ کی مہلت طلب کرو۔ منکر نکیر کو قبر میں داخل نہ ہونے دو۔ جہنم میں جانے کا حکم ملے تو جانے سے انکار کردو۔ اس نے کہا: ''حضرت! یہ باتیں تو ناممکن ہیں'' آپ نے فرمایا: ''تب پھر گناہ بھی نہ کرو۔'' (حکمت ونصیحت)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا عشق قرآن

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ فضیل بن عیاضؒ کے پاس گئے اور ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو اجازت نہیں ملی، کسی نے کہا کہ اگر وہ قرآن کی آواز سن لیں تو نکل آئیں گے۔

ہمارے ساتھ ایک بلند آواز آدمی تھا ہم نے اس سے کہا کہ قرآن کی کوئی آیت پڑھو اس نے بلند آواز سے سورہ تکاثر پڑھنی شروع کر دی وہ فوراً نکل آئے اس وقت ان کا حال یہ تھا کہ داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ جب وہ خود قرآن پڑھتے تو ان کی آواز نہایت غمگین اور پسندیدہ ہوتی اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہیں۔ (تحفہ حفاظ)

دیدار کا سوال کرتا ہے اور ظالموں کی مسند پر بیٹھتا ہے

قطب ربانی امام شعرانی ''میزان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین ایک مداح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لیے حاکم کی سفارش چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ پھر وہ ہمیشہ مدح میں سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمایئے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپ کو دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا کہ تو دیدار

کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر۔ ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آئے ہوں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

عشق است ہزار بدگمانی

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی یہ عادت تھی کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے راستہ کے درمیان چلنے کی بجائے دیواروں کے قریب چلتے۔ پوچھنے پر فرمایا، ممکن ہے کہ ان راستوں پر نبی علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشان موجود ہوں۔ اگر میرے قدم ان نشانوں پر آ گئے تو سخت بے ادبی ہوگی۔ (شمع رسالت)

امام مالک رحمہ اللہ نے اس شخص کی نسبت تیس دُرّے مارنے کا فتویٰ دیا تھا جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی خراب ہے اور یہ قائل ایک ذی رتبہ شخص تھا اور کہا تھا کہ یہ تو اس لائق تھا کہ اس کی گردن ماری جاتی۔ جس سرزمین میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہوں، اس کی نسبت یہ کہے کہ یہ خراب ہے۔ (کتاب الشفاء)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا عجیب قصہ

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے زمانہ کا مشہور چور ابن ساباط آپ کی محبت وشفقت کی بدولت آپ کے مریدین میں داخل ہوا۔

بغداد کا مشہور زمانہ ڈاکو ابن ساباط رات کو چوری کرنے آپکی خانقاہ میں داخل ہوا آپ نے خود اس کیساتھ مال اٹھوا کر شہر سے دور پہنچوایا۔ قدم قدم پر اسکی کڑی کسیلی گستاخانہ باتیں برداشت کیں۔ واپسی پر اس سے نہایت معذرت کر کے رُخصت ہوئے۔

فرمایا آئندہ جب کبھی تمہیں ضرورت ہو میرے پاس چلے آنا۔ آپ کے اس مشفقانہ رویے نے اسکی زندگی جو گناہوں سے آلودہ تھی زیروزبر کر دی کہ مکان کا مالک خود میرے ساتھ مال اٹھوا کر مجھے دے گیا ہے تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ یہ چور نہیں مکان کا مالک تھا لیکن اس نے مجھ کو پکڑوانے اور سزا دلانے کی بجائے کیسا حسن سلوک کیا۔

سارا دن اسی سوچ وفکر میں گزرا بالآخر شام کو وہ اسی جگہ پہنچا جہاں گذشتہ رات چوری کیلئے آیا تھا۔ مکان کے قریب کسی سے معلوم کیا کہ اس مکان میں کونسا تاجر رہتا ہے؟ اسے

بتایا گیا یہاں تو شیخ جنید بغدادی رہتے ہیں۔ ابن ساباط اندر داخل ہوا دیکھا سامنے وہی مالک مکان بیٹھا ہے اور تیس چالیس آدمی سامنے بیٹھے ہیں۔ عشاء کی اذان پر سب لوگ کھڑے ہوئے شیخ بھی اٹھے جونہی دروازے سے قدم باہر رکھا تو زمانہ کا نامور ڈاکو ابن ساباط بے تابانہ آپ کے قدموں میں گر کر زاروقطار رونے لگا۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد شیخ احمد بن ساباط کا شمار آپ کے مریدین میں ہونے لگا۔ ابن ساباط نے وہ راہ لمحوں میں طے کر لی جو دوسرے برسوں میں بھی طے نہیں کر سکے۔ یقیناً یہ شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ کی محبت وایثار کا کرشمہ تھا۔ (روشنی)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول

حجاج بن یوسف' خلفائے بنوامیہ کا انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا۔ اس نے ایک لاکھ انسانوں کو پانی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کیے گئے ان کو تو کوئی گن ہی نہ سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری اُمتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔

حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دُعا جاری ہوگئی' یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔ دعا یہ تھی:

''اے اللہ! تیرے بندے' بندیاں میرے بارے میں کہتے ہیں کہ تو مجھے معاف نہیں کرے گا۔ مگر مجھے تجھ سے اُمید ہے کہ تو مجھے معاف فرمادے گا۔ مجھے معاف فرمادے۔''

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کو حجاج بن یوسف کی زبان سے مرتے وقت یہ دُعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے حجاج کی اس دُعا کا ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دُعا مانگی تھی؟ لوگوں نے کہا' جی ہاں! اس نے یہ دُعا مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا اس کو بخش دے۔ (احیاء العلوم: ۴/۱۰۴)

قرأت ابوجعفر کے قراء کو بشارت

قراءت کے آٹھویں امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ حضرت عیاش مخزومی رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے اپنے مولیٰ ہی سے قراءت سیکھی پھر پوری زندگی اشاعت قرآن کے لئے وقف کر دی۔

حضرت امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب آپ کی میت کو غسل کے لئے نکالا گیا تو منہ اور گردن کے درمیان قرآن مجید کا ایک ورق دکھائی دے رہا تھا۔ سب حاضرین نے یہی کہا کہ یہ نور قرآن ہے انتقال کے بعد خواب میں نظر آئے کہ بے حد حسین ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے رفیقوں کو جو میری قراءت سے قرآن مجید پڑھتے ہیں خوش خبری سنا دو کہ میں نے ان کے لئے بخشش کی سفارش کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرماتے ہوئے انہیں بخش دیا۔ (تحفہ حفاظ)

خدا سے ڈرنے والا بیٹا

حضرت فضیل بن عیاض نے نماز میں قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

رَبَّنَا غَلَبَتْ شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ. (المومنون: ۱۰۴)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہمیں گھیر لیا۔ اور ہم گمراہ لوگ تھے...

تو ان کے بیٹے علی بیہوش ہو کر گر گئے... جب انہیں پتہ چلا کہ علی میرے پیچھے ہے اور وہ گر گیا تو قرأت کی... لوگ اس کی ماں کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے۔ اس نے آ کر اس پر پانی ڈالا اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اس کی ماں نے فضیل سے کہا تو اس بچے کو ہلاک کر دے گا.... کچھ عرصہ بعد پھر انہوں نے گمان کیا کہ علی میرے پیچھے نہیں ہے... تو انہوں نے پھر قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ. (زمر: ۴۷)

ترجمہ: اور خدا کی طرف سے انہیں معاملہ پیش آئے گا جن کا انہیں گمان بھی نہ تھا

تو علی گر کر انتقال کر گئے... ان کے والد نے قرأت مختصر کی اور والدہ کو اطلاع کی گئی کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے... اس نے آ کر پانی ڈالا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔ (کتاب التوابین)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑے شیدائی تھے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کا یہ حال تھا کہ کوڑوں کی مار اور جیل خانہ کی سزا بھی انہیں اس سے نہ روک سکی۔ امام ابومحمد جعفر نے لکھا ہے:

''کوڑوں کی مار اور جیل کی سختیوں نے ان کے عزم کو متزلزل نہیں کیا' وہ روشن سنت اور واضح مسلک سے برگشتہ نہ ہوئے۔'' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا سے بہت زیادہ بے رغبتی تھی۔ دولت دنیا کا اگر تذکرہ بھی ان کے سامنے آتا تھا تو اس کو سننا یا اس معاملے میں بات کرنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ عباسی بادشاہوں نے انہیں دنیا کی دولت پیش کرنی چاہی مگر انہوں نے کبھی اس پر التفات نہیں کیا' فرمایا کرتے تھے ''اگر کسی دن میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ دن میرے لیے بڑی راحت کا ہوتا ہے۔''

انہوں نے نہ کبھی کوئی چیز اکٹھی کی نہ کوئی سرمایہ جمع کیا۔ البتہ ایک چیز ان کے پاس تھی اس کی بڑی حفاظت کرتے تھے' جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال تھے۔ جب یہ عباسی خلیفہ کے قید خانے میں تھے تو ان کو یہ بال حاصل ہوئے تھے۔ اس وقت سے مرتے وقت تک انہوں نے ان بالوں کو اپنے سے جدا نہ ہونے دیا۔ سن ۲۴۱ھ میں جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ دفن کے وقت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ موئے مبارک ان کی آنکھوں اور زبان پر رکھ دیئے جائیں تا کہ ان کی برکت سے ان کو قبر کے عذاب سے نجات مل جائے۔

(تاریخ ابن عساکر جلد ۲ ص ۳۸' البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ ص ۳۲۸' صفۃ الصفوات جلد ص ۲۰۱)

ایک وجد آفریں تلاوت

حافظ قاری سید عبداللہ رحمہ اللہ قرآن کریم کے حافظ اور سبعہ کے قاری تھے' ان کی تلاوت بڑی وجد آفریں ہوتی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ آنکھیں بند کئے ایک درخت کے نیچے تلاوت میں مصروف تھے۔ درخت پر جو چڑیاں بیٹھی تھیں وہ نیچے گرنے لگیں۔ ماوراء النھر سے کچھ لوگ شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ سے بیعت ہونے آئے تھے وہ بھی

وجد میں آ کر بے ہوش ہو کر گر پڑے' فوراً حضرت بنوری رحمہ اللہ کو اطلاع دی گئی آپ یہ حال سن کر اس جگہ تشریف لے گئے اور فرمایا۔ حافظا بس کن (حافظ صاحب بس کرو) اس پر آپ نے آنکھیں کھول دیں اور حضرت شیخ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے۔ (آہ وزاری)

غیبت کرنے پر عبرت ناک انجام

ایک تابعی جن کا نام ربعی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں پہنچا' میں نے دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں' میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا' اب باتیں کرنے کے درمیان کسی کی غیبت شروع ہو گئی' مجھے یہ بات بری لگی کہ ہم یہاں مجلس میں بیٹھ کر کسی کی غیبت کریں۔ چنانچہ میں اس مجلس سے اُٹھ کر چلا گیا اس لیے کہ اگر کسی مجلس میں غیبت ہو رہی ہے' تو آدمی کو چاہیے کہ اس کو روکے اور اگر روکنے کی طاقت نہ ہو تو کم از کم اس گفتگو میں شریک نہ ہو بلکہ اُٹھ کر چلا جائے۔

چنانچہ میں اُٹھ کر چلا گیا' تھوڑی دیر بعد خیال آیا کہ اب مجلس میں غیبت کا موضوع ختم ہو گیا ہو گا' اس لیے دوبارہ اس مجلس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا' اب تھوڑی دیر اِدھر اُدھر کی باتیں ہوئیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر غیبت شروع ہو گئی لیکن اب میری ہمت کمزور پڑ گئی اور میں اس مجلس سے اُٹھ نہ سکا اور جو غیبت وہ لوگ کرتے رہے میں اسے سنتا رہا' پھر میں نے بھی غیبت کے ایک دو جملے کہہ دیئے۔

جب میں اس مجلس سے گھر آیا اور رات کو سویا تو خواب میں ایک انتہائی سیاہ فام آدمی کو دیکھا جو ایک بڑے طشت میں میرے پاس گوشت لے کر آیا' جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ خنزیر کا گوشت ہے اور وہ سیاہ فام آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ خنزیر کا گوشت کھاؤ' میں نے کہا: میں مسلمان ہوں' خنزیر کا گوشت کیسے کھاؤں؟ اس نے کہا یہ تمہیں کھانا پڑے گا۔ پھر زبردستی اس گوشت کے ٹکڑے میرے منہ میں ٹھونسنے لگا' اب میں منع کرتا جاتا ہوں اور وہ ٹھونستا جا رہا ہے یہاں تک کہ مجھے متلی اور قے آنے لگی مگر وہ ٹھونستا جا رہا تھا' پھر اسی شدید اذیت کی حالت میں میری آنکھ کھل گئی' جب بیدار ہونے کے بعد میں نے کھانے کے وقت کھانا کھایا تو خواب میں جو خنزیر کے گوشت کا خواب اور بدبودار

ذائقہ تھا وہ ذائقہ مجھے اپنے کھانے میں محسوس ہوا اور تیس (۳۰) دن تک میرا یہ حال رہا جس وقت بھی میں کھانا کھاتا تو ہر کھانے میں اس خنزیر کے گوشت کا بدترین ذائقہ میرے کھانے میں شامل ہو جاتا اور اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر متنبہ فرمایا کہ ذرا سی دیر میں نے مجلس میں غیبت کی تھی اس کا برا ذائقہ میں تیس (۳۰) دن تک محسوس کرتا رہا۔ (تعمیر حیات)

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی کمال عبادت

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ایک نہایت جلیل القدر تابعی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں آپ نے چالیس حج کیے پورے پچاس برس عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز پڑھی اور اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی آپ کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ آپ کی طبیعت میں بے نیازی تھی اس لیے کبھی کسی بادشاہ یا امیر کے عطیہ کو قبول کرنا گوارا نہیں کیا۔

''ایک دفعہ تیس ہزار درہم کی (بنواُمیہ کی طرف سے) آپ کو پیشکش کی گئی تو فرمایا: نہ مجھ کو بنوامیہ کی پرواہ ہے نہ ان کے مال و دولت کی، میں خدا کے سامنے جاؤں گا وہ میرا اور ان کا فیصلہ کرے گا۔'' (وفیات الاعیان ج ۲۔ ص ۳۷۴)

امام ذہبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''ابن سائب کا کہنا ہے کہ ایک دن میں اور سعید بن مسیب دونوں بازار میں بیٹھے تھے کہ بنو مروان کا قاصد وہاں سے گزرا ابن المسیب نے اس سے پوچھا کہ تم بنو مروان کے قاصد ہو؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے پوچھا تم نے ان کو کس حال میں چھوڑا؟ قاصد: بخیر و عافیت، ابن المسیب نہیں بلکہ تم نے اُن کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ آدمیوں کو بھوکا مارتے ہیں اور کتوں کا پیٹ بھرتے ہیں۔

قاصد یہ سن کر بگڑ گیا اور آنکھیں نکال کر اُن کی طرف دیکھنے لگا، ابن سائب کہتے ہیں میں دہشت زدہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ دیکھئے اب کیا ہو، کچھ دیر بعد قاصد چلا گیا، جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا: ابن المسیب خدا تم کو معاف کرے تم کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو؟ آپ نے فرمایا: اے بیوقوف چپ رہ خدا کی قسم جب تک میں اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں لگا ہوا ہوں اللہ مجھے دشمنوں کے قبضے میں نہ دے گا'' (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۵۵)

بدگمانی مہلک مرض ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گناہ کرنے کی وجہ سے پانچ مہینے تہجد کی نماز سے محروم رہا۔ کسی نے پوچھا کہ کونسا گناہ؟ فرمایا کہ ایک بندہ رو رو کر دعائیں مانگ رہا تھا، میں نے اس کی طرف دیکھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ میرے دل میں فقط گمان گزرا کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر پکڑ کر لی کہ تم نے یہ سوچا ہی کیوں کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ مجھے پانچ مہینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے رات کی مناجات سے محروم کر دیا کہ تم میرے ساتھ مناجات کرنے کے قابل ہی نہیں۔ (خطباتِ فقیر ج26 ص248)

امام شافعی رحمہ اللہ کا معاملہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا یہ پانچ درُود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْهِ.

اس درُود کو درُودِ خمسہ کہتے ہیں (فف) امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں۔ (برکاتِ درُود شریف)

امام بخاری رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری رحمہ اللہ کے حال میں مرقوم ہے کہ: آپ رحمہ اللہ صحیح بخاری جمع کرنے کے وقت ہر حدیث شریف لکھنے کے واسطے تازہ غسل کیا کرتے اور دوگانہ نماز پڑھتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آبِ زمزم سے غسل کرتے اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر دوگانہ پڑھتے تھے چونکہ اس طرح انہوں نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا فضل عظیم دیا ہے کہ تمام مسلمان ان کو اپنا امام جانتے ہیں اور ان کی تعظیم اور ان کی کتاب کی وہ قدر ہوئی کہ دنیا میں سوائے قرآن مجید کے کسی اور کتاب کی ایسی قدر و منزلت نہیں ہوئی۔ یہ مقبولیت محض ادبِ حدیث کا سبب تھا ورنہ احادیث صحیحہ کی اور بھی بے شمار کتابیں تھیں۔ (شمع رسالت)

جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے بوقت انتقال اپنی اہلیہ سے وصیت کی کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میری دونوں بیٹیوں کو فلاں پہاڑ پر لے جانا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنا اے خداوند! فضیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہا اپنی لڑکیوں کو اپنی طاقت کے مطابق اپنے پاس رکھا اب جب تو نے قبر کے قید خانے میں مجھے قید کر دیا ہے تو میں اپنی لڑکیوں کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے واپس دیتا ہوں۔

بعد تدفین آپ کی اہلیہ نے وصیت کے مطابق عمل کیا اور مناجات کر کے اپنی بے بسی پر بہت روئی۔ اسی اثنا میں امیر یمن مع اپنے دونوں بیٹوں کے اس جگہ پہنچ گیا اور اس نالہ وزاری کو سنا اور حال پوچھا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ نے تمام حالت بیان کی امیر یمن نے سب باتیں سن کر کہا کہ میں ان دونوں لڑکیوں کو اپنے دونوں بیٹوں سے بیاہ دیتا ہوں۔

چنانچہ ان کو اپنے ہمراہ یمن لے گیا اور بزرگوں کو جمع کر کے دس دس ہزار مہر پر ان کا نکاح کر دیا جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ (مخزن اخلاق: صفحہ ۲۵۴)

مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ

مشہور مفسر مقاتل بن سلیمان بلخی رحمہ اللہ (م ۱۵۰ھ) کے تذکرے میں مؤرخ ابن خلکان فرماتے ہیں۔ ''مروی ہے کہ ابو جعفر منصور (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے چہرہ پر مکھی آ بیٹھی، اس نے اڑا دی، مکھی حسب عادت پھر آن بیٹھی، خلیفہ نے پھر اڑا دی، غرض کئی دفعہ ایسا ہی ہوا جس سے منصور اچھا خاصا پریشان ہو گیا۔

منصور نے کہا کہ دروازہ پر دیکھو کہ باہر کون ہے بتلایا گیا کہ مقاتل بن سلیمان ہیں اس نے کہا کہ انہیں اندر لے آؤ، مقاتل منصور کے پاس پہنچے تو اس نے (جھلا کر) کہا کہ مکھی پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی؟ مقاتل نے جواب دیا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے مکھی متکبروں کا غرور توڑنے کیلئے پیدا کی ہے۔''

منصور یہ سن کر خاموش ہو گیا (آگے کچھ بول نہیں سکا)۔ (وفیات الاعیان ج ۱ ص ۲۵۵)

طواف کی حقیقت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں طواف کر رہا تھا ایک جوان العمر لڑکی کو دیکھا کہ وہ اللہ کی محبت میں اونچی اونچی آواز میں بڑے محبت اور عشق کے اشعار پڑھ رہی تھی۔ مجھے عجب سا لگا کہ جوان لڑکی عشقیہ اشعار پڑھ رہی ہے تو میں نے اسے منع کیا کہ مناسب نہیں لگتا کہ تم اونچی آواز میں ایسے اشعار پڑھو! وہ مجھے کہنے لگی کہ حسن مجھے بتاؤ کہ گھر کا طواف کر رہے ہو یا رب العتیق کی تجلیات کا طواف کر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں۔ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ. (الحج:۲۹)

جب میں نے یہ کہا تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں جن کے دل پتھر ہوتے ہیں وہ اس پتھر کے گھر کا طواف کرتے ہیں اور جن کے دل زندہ ہوتے ہیں وہ پروردگار کی تجلیات کا طواف کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ والوں کو وہاں جا کر گویا صحیح اس کا اجر ملتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اس کو طوافِ افادہ بھی کہتے ہیں۔ (خطباتِ فقیر ج۳۴ص۱۳۴)

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا حقوق العباد کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مرو سے بلادِ شام گئے، کچھ لکھنا تھا، کسی سے قلم مانگا، اس نے دے دیا، اب اسے قلم واپس کرنا تھا، وہ بندہ کہیں اِدھر اُدھر ہو گیا تو قلم واپس نہیں کر سکے اور بے دھیانی میں کہیں بات ذہن سے نکل گئی تو واپس آ گئے۔ جب واپس گھر پہنچے تب پتہ چلا تو سوچنے لگے:

افوہ! میں تو قلم واپس کیے بغیر واپس آ گیا۔ اب اس قلم کو واپس کرنے کے لیے انہوں نے اپنے گھر سے ملک شام کا دوبارہ سفر کیا کہ کسی کا حق نہ میرے اوپر رہ جائے، قیامت کے دن کوئی میرا گریبان پکڑنے والا نہ ہو۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۲۲۹)

جنید بغدادی رحمہ اللہ کی بادشاہ سے ملاقات

حضرت جنید رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ خلیفہ وقت نے کسی بات پر برہم ہو کر بلا بھیجا.... حضرت شبلی رحمہ اللہ ساتھ تھے جب روبرو ہوئے تو خلیفہ نے برا بھلا کہنا شروع کیا....

حضرت شبلی رحمہ اللہ چونکہ نوجوان تھے نیز ان کے پیر کو برا بھلا کہا جارہا تھا' آپ کو جوش آیا' قالین پر ایک شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی آپ نے اس پر نظر ڈالی تو وہ شیر مجسم ہو کر خلیفہ کی طرف خشم آگیں نظر سے دیکھنے لگا' حضرت جنیدؒ کی جو اس پر نظر پڑی تو آپ نے حضرت شبلیؒ کو گھور کر دیکھا اور اس شیر کو تھپک دیا وہ مثل سابق شیر قالین ہو گیا... تھوڑی دیر میں حضرت شبلیؒ نے اشارہ کیا اور پھر مجسم ہو کر سامنے ہوا اس مرتبہ خلیفہ وقت کی نگاہ اس پر پڑی' خوف کے مارے تھرا گیا اور دست بستہ اپنی جرأت کی معافی چاہی' حضرت جنید رحمہ اللہ نے اس شیر کو مثل سابق کر دیا اور خلیفہ وقت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کچھ اندیشہ نہ کریں آپ کو کچھ گزند نہیں پہنچ سکتی' آپ خلیفہ وقت ہیں آپ کی اطاعت اور ادب ہم پر واجب ہے یہ لڑکا ہے آداب شاہی سے واقف نہیں ہے آپ کا جو دل چاہے کہئے.... (یادگار ملاقاتیں)

فقہاءکرام کا رمضان میں عمل

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد در شاگرد ہیں ماہ رمضان میں ایک دن رات میں قرآن کے دو ختم کرتے تھے۔ ایک قرآن رات کو تراویح میں اور ایک دن میں ختم کرتے تھے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''توالی التاسیس'' میں حضرت امام شافعیؒ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام شافعیؒ ہر مہینہ میں تیس قرآن ختم کرتے تھے۔ اور رمضان المبارک میں ۶۰ ساٹھ ختم کرتے تھے اور یہ تلاوت اس قراءت کے علاوہ تھی جو نماز (پنجگانہ وتراویح) میں ہوتی تھی۔ (توالی التاسیس صفحہ ۹۸)

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت

ابوجعفر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے دن کا وقت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف فرما ہیں اور کچھ بزرگ حضرات چاروں طرف سے آپ کو گھیرے ہوئے ہیں... اسی اثناء میں آسمان پھٹا اور اس میں سے دو فرشتے برآمد ہوئے... ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ میں طشت تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا... سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور اس کے بعد سب نے آخر میں طشت میرے سامنے لایا گیا، ایک فرشتہ دوسرے سے کہنے لگا

''اس کے ہاتھ نہ دھلاؤ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں نہیں ہے...'' فرشتوں کی یہ گفتگو سن کر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ ارشاد آپ کا نہیں ہے ''المرء مع من احب'' یعنی جو جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ اس کا شمار بھی ہوتا ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کی تصدیق فرمائی... اس کے بعد میں نے پھر سوال کیا'' کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے ان تمام ساتھیوں سے محبت نہیں رکھتا ہوں؟ میرے الفاظ ابھی پورے نہیں ہونے پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں سے میرے ہاتھ دُھلوا دیئے...'' (احیاء العلوم)

حضرت ابوعون عبداللہ رحمہ اللہ کا عشق رسالت

حضرت ابوعون عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مرتبہ کے تابعی اور بڑے ممتاز محدث تھے۔ عبادت کے ساتھ ساتھ زہد و طاعت میں بھی بے مثال تھے۔ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے اپنی زندگی کا لازمی جزو بنالیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند احادیث تلاش کر کے محفوظ کرنا ان کا بہت محبوب مشغلہ تھا۔ حدیث سننے کے لیے انہوں نے اپنے زمانے کے تمام ممتاز محدثین سے نیاز حاصل کیا تھا۔ مدینہ میں حضرت سالم اور قاسم' بصرہ میں حضرت حسن بصری اور ابن سیرین' کوفہ میں امام شعبی اور امام نخعی' مکہ میں عطا اور مجاہد اور شام میں مکحول اور رجاء بن حیات جیسے ممتاز محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

حضرت عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کچھ ہی دن بعد پیدا ہوئے تھے۔ اس بات کا انہیں بہت افسوس تھا' ہمیشہ کہا کرتے تھے'' کاش! کچھ عرصہ پہلے پیدا ہوئے ہوتے تو دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال ہوتے۔ کاش! اب ہمیں خواب ہی میں اس ہادی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جائے۔''

اللہ نے اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سن لی۔ ایک رات خواب میں جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل ہو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کا یہ عالم تھا کہ دیوانوں کی طرح بھاگتے تھے۔ خوشی کے عالم میں بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں پہنچے تو وارفتگی کے عالم میں خود کو سنبھال نہ سکے اور گر پڑے جس سے کافی چوٹ لگ گئی۔ جب ان کا

علاج کرانے کی کوشش کی تو انہوں نے منع کر دیا اور کہا ''یہ وہ زخم ہے جو دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں لگا ہے' میں اپنے اس زخم کو یادگار رکھنا چاہتا ہوں۔''

غرض یہی زخم ان کی موت کا سبب بنا اور انہیں حقیقت میں دیدار مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نصیب ہوا۔ (طبقات ابن سعد قسم دوم ص ۲۹' تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۳۴۷)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ایک قصہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ مجھے ایک دھوبن نے توحید سکھائی' کسی نے پوچھا حضرت وہ کیسے؟ فرمانے لگے کہ میرے ہمسایہ میں ایک دھوبی رہتا تھا۔ میں ایک مرتبہ اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا گرمی کی رات میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمسایہ سے میں نے ذرا اونچا اونچا بولنے کی آواز سنی' پوچھا کہ بھائی خیریت تو ہے کیوں اونچا بول رہے ہو؟ جب غور سے سنا تو مجھے پتا چلا کہ بیوی اپنے میاں سے جھگڑ رہی تھی' وہ اپنے خاوند کو کہہ رہی تھی کہ دیکھ تیری خاطر میں نے تکلیفیں گزاریں' فاقے کاٹے' سادہ لباس پہنا' مشقتیں اُٹھائیں' ہر دُکھ سکھ تیری خاطر میں نے برداشت کیا اور میں تیری خاطر ہر دُکھ برداشت کرنے کے لیے اب بھی تیار ہوں۔ لیکن اگر تو چاہے کہ میرے سوا کسی اور سے نکاح کرلے تو پھر میرا تیرا گزارا نہیں ہو سکتا۔ میں تیرے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتی۔ فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں نے قرآن پر نظر ڈالی تو قرآن مجید کی آیت سامنے آئی:

''اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ط'' (سورۃ النساء' آیت: ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے بندے تو جو بھی گناہ لیکر آئیگا میں چاہوں گا سب معاف کر دونگا لیکن میری محبت میں کسی کو شریک بنائیگا تو پھر میرا تیرا گزارا نہیں ہو سکتا۔ (تمنائے دل' صفحہ ۴۸)

ٹپک پڑتے ہیں آنسو جب تمہاری یاد آتی ہے   یہ وہ برسات ہے جس کا کوئی موسم نہیں ہوتا

حکمت و فراست کا عجیب قصہ

ایک شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بہت عرصہ ہوا، میں نے اپنا کچھ مال کسی جگہ دفن کیا تھا، اب وہ جگہ یاد نہیں آ رہی، کوئی تدبیر بتایئے؟

امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کوئی فقہ کی بات تو ہے نہیں، البتہ ایک تدبیر بتاتا ہوں، گھر جاؤ، اور آج ساری رات نماز پڑھو، امید ہے کہ ان شاء اللہ تمہیں وہ جگہ یاد آ جائے گی۔

وہ شخص چلا گیا۔ ابھی چوتھائی رات ہی گذری تھی کہ اسے وہ جگہ یاد آ گئی، اس نے جا کر امام ابوحنیفہؒ کو بتایا تو انہوں نے کہا، مجھے خیال یہی تھا کہ شیطان تمہیں ساری رات نماز نہیں پڑھنے دے گا، لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ جگہ یاد آنے کے بعد بھی پوری رات نماز پڑھتے رہتے، اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔'' (الشاطبی)

اتباع سنت کا تاریخی واقعہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں جب مسلمانوں نے سمرقند فتح کرلیا اور مسلمان وہاں بس گئے اور اپنے گھر بنالئے اور ایک عرصہ گزر گیا تو سمرقند والوں کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے خلاف ہمارے ملک کو فتح کرلیا ہے.... یعنی یہ کہ سب سے پہلے اسلام کی دعوت دیں پھر جزیہ کی پیشکش کریں اور اگر وہ بھی منظور نہ ہو تو پھر مقابلہ کریں....

لہٰذا انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند لوگوں کو روانہ کیا اور انہیں یہ بتایا کہ آپ کی فوج نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت پر عمل کئے بغیر سمرقند کو فتح کرلیا ہے.... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سمرقند کے قاضی کو حکم دیا کہ عدالت قائم کرو پھر اگر یہ بات صحیح ثابت ہو جائے تو مسلمان فوجوں کو حکم دیں کہ سمرقند چھوڑ کر باہر کھڑی ہو جائیں پھر اس سنت پر عمل کریں....

چنانچہ قاضی نے ایسا ہی کیا وہ بات صحیح ثابت ہوئی تو مسلمانوں نے سمرقند خالی کر دیا اور شہر سے باہر جا کر کھڑے ہو گئے....

جب وہاں کے بت پرستوں نے مسلمانوں کا یہ عدل وانصاف دیکھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی تو انہوں نے کہا کہ اب لڑائی کی ضرورت نہیں....ہم سب مسلمان ہوتے ہیں.... چنانچہ سارا کا سارے سمرقند مسلمان ہو گیا.... (پانچ منٹ کا مدرسہ)

اصل کرامت وکمال....اتباع سنت

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی گیا، کہا حضرت تیس چالیس دن ہوگئے...آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی...حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اتنا عرصہ تو میرے پاس رہا کیا میرا کوئی کام خلاف سنت دیکھا...

اس نے کہا کہ نہیں...تو فرمایا جنید بغدادی کی اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوسکتی ہے...کہ اتنے عرصہ میں کوئی کام خلاف سنت نہ ہو...گویا حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے اپنے قول وعمل سے یہ بات واضح فرمادی کہ اصل بزرگی اور اصل کرامت اتباع سنت ہے اور یہی بزرگی کو پرکھنے کا حقیقی معیار ہے۔(از: دُکان عشق)

امام زین العابدین رحمہ اللہ کا حلم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین متقین کی خاص صفات وعلامات بتلائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے وہ غصہ کو پی لیتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے سید السادات حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ "امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرارہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر امام زین العابدینؒ کے اوپر گرا آپ کے تمام کپڑے بھیگ گئے۔

غصہ آنا طبعی امر تھا۔کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی آپ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہوگیا بالکل خاموش ہوگئے۔اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کرتے ہیں) پڑھ دیا۔آپ نے فرمایا: میں نے تجھے دل سے معاف کردیا۔

پھر اس نے تیسرا جملہ بھی سنادیا۔وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں) امام زین العابدین رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کردیا "(روح المعانی ج۲ص۵۹)

چالیس دن کا مراقبہ

حضرت سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ مصر میں ایک بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ چالیس چالیس دن مراقبے میں بیٹھتے تھے، فقط نماز کے وقت اُٹھتے تھے اور نماز پڑھ کر پھر مراقبے میں بیٹھ جاتے تھے۔ ان کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے کہ کثرتِ ذکر کی وجہ سے ان کے چہرے پر اتنا نور تھا کہ لوگ ان کے چہرے کا نور برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اپنے چہرے کو لپیٹا کرتے تھے۔

عام آدمی ان کے چہرے کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا تھا، بے ہوش ہو جاتا تھا۔ ایسا نور اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے پر عطا فرمایا تھا۔ (خطباتِ فقیر، ج ۳۳ ص ۱۵۲)

انسان کی حقیقت

مہلب وزیر کا ایک بیٹا ایک دن حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریب سے فخر اور غرور کی چال چلتا ہوا گزرا تو مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے لڑکے! کیا ہی اچھا ہو اگر تم تکبر چھوڑ دو... وزیر کا بیٹا کہنے لگا: کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں میں تو تمہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں...

اَوَّلُکَ نُطْفَةٌ مَذِرَةٌ وَآخِرُکَ جِیْفَةٌ قَذِرَةٌ وَاَنْتَ بَیْنَ ذٰلِکَ تَحْمِلُ الْعَذِرَةَ

ترجمہ:... یعنی تمہاری ابتداء تو ایک ناپاک نطفہ ہے اور تمہاری انتہا بدبودار جسم ہے اور درمیانی حالت یہ ہے کہ نجاست اٹھائے پھرتے ہو......

یہ سن کر اس لڑکے نے سر جھکا لیا اور آئندہ کے لئے توبہ کر لی... (المستطرف: ۱/۴۰۴)

قلبی غیبت کا نقصان

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی حکایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو سوال کرتے دیکھا جو کہ صحیح تندرست تھا آپ نے دل میں فرمایا کہ یہ شخص صحیح وسالم ہے اور پھر سوال کرتا ہے، رات کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آپ کے پاس مردار لایا اور کہا کہ اس کو کھائیے، انہوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے کیونکر کھاؤں اس شخص نے جواب دیا کہ آج صبح تم

نے اپنے ایک بھائی کا گوشت کھایا ہے تو اس کے کھانے میں کیوں تامل ہے۔انہوں نے کہا کہ میں نے غیبت نہیں کی اس نے جواب دیا کہ گو زبان سے غیبت نہیں کی لیکن دل میں اس کو حقیر تو سمجھا اور دل ہی سے تو سب کچھ ہو جاتا ہے۔

آخر جنید رحمہ اللہ بہت گھبرائے اور اس فقیر کے پاس پہنچے وہ کوئی کامل شخص تھا ان کو دیکھتے کہا ''وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ'' سوان گناہوں کی طرف ہمارا کبھی ذہن نہیں جاتا کہ یہ بھی گناہ ہیں اسی طرح بعض جوارح کے ایسے گناہ ہیں کہ ان کو گناہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ نہایت بے تکلف کیا جاتا ہے جیسے زبان کے اکثر گناہ اسی طرح اپنے کو بڑا سمجھنا اس کو بھی ہم لوگ گناہ نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خود بینی اور خودداری کو عزت سمجھتے ہیں اور ضروری جانتے ہیں۔(امثالِ عبرت)

ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی زندگی کا نقشہ کیسے بدلا؟

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ مشہور بزرگان دین میں سے ہیں جوانی کے دنوں میں ایک عیش پرست عرب کے ہاں ملازم تھے۔جہاں دور جام چلتا رہتا۔ایک دن انہوں نے کسی شخص سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''کیا ابھی تک ایمان لانے والوں کیلئے وہ گھڑی نہیں آئی کہ انکے دل ذکر الٰہی کیلئے گداز ہو کر جھک جائیں۔''

اور اسے سنتے ہی نہ صرف تمام گناہوں سے توبہ کر لی، بلکہ زندگی کا رخ ہی بدل دیا۔ اور خدا کے پسندیدہ بندوں میں درجہ پایا۔حضرت ذوالنون مصریؒ کا اثر دربار بغداد پر بہت تھا۔خلیفہ متوکل آپ کی تشریف آوری پر تعظیم کے لیے خود اٹھ کھڑا ہوتا اور وزراء اور درباری سبھی حد درجہ احترام کرتے۔ایسی صورت حال میں بالعموم حاسد بھی ابھر آتے ہیں۔چنانچہ کچھ لوگوں نے حضرت ذوالنونؒ کے حق میں بدگوئی کی اور خلیفہ کے کان بھرے۔باتیں ایسی تھیں کہ خلیفہ نے حضرت کو مصر سے بلوایا۔آپ دربار میں داخل ہوئے تو سر مجلس اس مختصر سی آیت کی تفسیر نہایت ہی پرسوز انداز میں بیان کی۔اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمہ: ''بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں''۔

انداز کلام ایسا پرسوز تھا کہ جس کے اثر سے خلیفہ کا دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار سر دربار رونے لگا۔ ظاہر بات ہے کہ اس سیل گریہ میں وہ تمام چغلیاں بہہ گئیں جو بعض لوگوں نے کان میں ڈالی تھیں۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسالت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اجزائے ایمانیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور احترام کا جز وسب سے زیادہ نمایاں تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ پاک پر مکمل عمل کرنے کا شوق اور آپ کی کامل اتباع سے تو لگاؤ تھا ہی' اس کے ساتھ آپ تمام آثار کا بھی بہت احترام کرتے تھے۔ جب یہ مدینہ کے گورنر تھے تو مسجد نبوی کی تعمیر کا پروگرام بنا۔ انہوں نے بڑی توجہ سے اس مسجد کی تعمیر کرائی۔ مختلف قسم کا عمدہ تعمیری سامان اکٹھا کیا گیا۔

رومی کاریگر اور فنکار بلائے گئے' ہزاروں مثقال سونا منگایا' مدینہ کے بزرگ فقہاء کے متبرک ہاتھوں سے اس عمارت کی بنیاد رکھوائی گئی۔ انہوں نے اپنی ذاتی دلچسپی اور حسن مذاق سے اس کو تعمیر کرایا' ساری عمارت میں عمدہ اور نفیس پتھر لگائے گئے' دیواریں اور چھتیں سونے سے منقش کی گئیں' عمدہ قسم کے جھاڑ فانوس لگوائے۔

۹۹ ہجری میں جب یہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبرکات کو بڑے شوق سے جمع کیا تھا۔ آپ کا گدا' پیالہ' چادر' چکی' ترکش اور عصا کو محفوظ کر کے احترام سے رکھنے کے لیے ایک کمرہ مخصوص کر دیا تھا۔

خلافت کی مصروفیات کے باوجود بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ پابندی سے روزانہ اس کمرے کو کھولتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تبرکات کا دیدار کر کے آنکھوں کو جلا بخشتے تھے۔ اگر کبھی قریش کا مجمع ہو جاتا تو ان کو اس کمرے میں لے جا کر ان مقدس یادگاروں کی زیارت کرواتے اور کہتے:

''لوگو! یہ اُس مقدس ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو عزت بخشی ہے۔'' (سیرت عمر بن عبدالعزیز ص ۲۱۶)

جب خلافت کا بار ڈالا گیا

حضرت نضر بن عربی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز بغداد میں تھے اچانک ان کی نظر زیاد پر پڑی جو ابن عیاش کے غلام تھے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اسے اپنے ساتھ لے لو۔ جب تمام لوگ چلے گئے اور صرف زیاد رہ گئے تو عمر بن عبدالعزیز اٹھ کر ان کے پاس آئے اور بیٹھ گئے اس کے بعد فرمایا۔ امت کے معاملات کی ذمہ مجھے سونپ دی گئی' یہ کہہ کر ان سے بولا نہ گیا۔ اور جی بھر آیا اور آنسو بہنے لگے اٹھ کر گھر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد پھر آئے اور سلام کیا۔

اس کے بعد فرمایا اے فاطمہ! یہ زیاد اونی جبہ پہنے ہوئے ہے اور عمر پر امت کے امور کی ذمہ داری کا بوجھ ہے یہ کہہ کر پھر رونے لگے اور گھر کے اندر چلے گئے پھر دوبارہ باہر آئے اور سلام کیا۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ فاطمہ بولیں: اے زیاد جب سے یہ خلیفہ بنے ہیں اس وقت سے یہی حال ہے۔ ہم نے ان سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔ (الرقة والبکاء لابن قدامه) (آہ وزاری)

حج کی سواریاں

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ابراہیم ابن ادہم رحمہ اللہ بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں سفر میں پیدل تشریف لے جا رہے تھے ایک آدمی انہیں ملا جو سوار تھا' اس نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ حج کے لئے جا رہا ہوں' اُس شخص نے کہا کہ میں بھی حج کے لئے جا رہا ہوں' پھر اُس شخص نے کہا کہ آپ نے اتنا بڑا سفر اختیار کیا اور پیدل سفر فرما رہے ہیں؟ کوئی سواری بھی آپ کے پاس نہیں...! حالانکہ سفر حج کے باب میں قرآن کریم میں ہے (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) لوگوں پر حج بیت اللہ لازم ہے لیکن اس شخص پر جو استطاعت رکھتا ہو اور فقہا لکھتے ہیں کہ آنے جانے کی سواری کا نظم ہو اور گھر والوں کو اتنے دنوں کا خرچہ دے سکے' اتنا طویل سفر ہے اور آپ کے پاس کوئی سواری نہیں دیکھتا ہوں....! حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس الحمدللہ! بہت سی سواریاں ہیں' اس نے کہا کہ میں تو کوئی سواری نہیں دیکھتا ہوں' فرمایا کہ کیوں نہیں؟ سنو! میں بتاؤں اپنی سواری؟ میں جب سفر حج کے لئے نکلتا ہوں راستہ میں

مجھے کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو میں صبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' جب نعمت پیش آتی ہے تو شکر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آتی ہے تو تسلیم و رضا کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' رنج وغم کی کیفیت ہوتی ہے تو ان اللہ کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' نفس و شیطان مزاحمت کرتے ہیں اور طاعت کی طرف طبیعت نہیں چلتی اور مادیت سے طبیعت نہیں ہٹتی تو حوقلہ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' اگر گناہ ہو جاتا ہے تو استغفار کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں جب کسی کی عظمت سامنے آتی ہے تو اللہ اکبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' جب طبیعت کا میلان کسی اور شئی کی طرف ہوتا ہے تو خدا کی تنزیہ اور سبحان اللہ کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں' غرض یہ کہ مختلف سواریاں میرے پاس ہیں' حسب حال اور حسب موقع میں ان سواریوں کو اختیار کرتا ہوں' (عارف تھے' دل جلے تھے' صاحب سلسلہ شیخ ہیں' بہت بڑے شخص ہیں' مشائخ چشتیہ میں بھی آپ کا نام آتا ہے' غیر معمولی شخص ہیں' بادشاہت چھوڑ کر آپ نے ولایت اختیار کی) اس شخص کو بڑا اثر ہوا' اس نے معذرت کی اور معافی چاہی کہ حضرت! معاف فرمائیں' صحیح معنی میں سوار آپ ہی ہیں اس لئے کہ اگر میری سواری کے پیر ٹوٹ جائیں تو میں بالکل نہتا اور بے بس ہو جاؤنگا' مولیٰ نے آپ کو وہ سواریاں عطا فرمائی ہیں کہ جن کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہمیں اتنی اعلیٰ قسم کی سواریاں نصیب نہیں ہیں اس لئے کہ ہم ان حقائق سے غافل ہیں۔ (دین ودانش)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کا کمالِ ادب

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تصوف کے امام ہیں شروع میں مال دار اور عیش پرست تھے کسی نے دروازے پر دستک دی باندی گئی اس نے کہا اس گھر کا مالک غلام ہے یا آزاد باندی نے کہا میاں وہ تو آزاد ہے' سائل نے کہا ہاں ہاں وہ غلام نہیں اگر غلام ہوتا تو ایسے کام نہ کرتا اس کلمہ نے چوٹ لگائی ننگے پیر بھاگے اس کو پکڑ لیا پوچھا یہ کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ یہ عیش چند دنوں کا ہے اگر یہ اس کا غلام ہوتا تو یہ رنگ نہ ہوتا بس وہ قدموں پر گر پڑے اور کہا مجھ کو اللہ کا بنا دو پھر رنگ پلٹ گیا پھر انہوں نے عمر بھر جوتا نہیں نہیں پہنا' لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ ننگے پیر ہی یہ دولت مجھ کو ملی ہے اس لیے اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں.... (کایا پلٹ)

جب حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ ولی بنے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کے شاہی پہلوان تھے۔ بادشاہِ وقت نے اعلان کروا رکھا تھا کہ جو شخص ہمارے پہلوان کو گرائے گا اس کو بہت زیادہ انعام دیا جائے گا۔ سادات کے گھرانے کا ایک آدمی بہت کمزور اور غریب تھا' نانِ شبینہ کو ترستا تھا' اس نے سنا کہ وقت کے بادشاہ کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ جو ہمارے پہلوان کو گرائے گا ہم اسے اتنا زیادہ انعام دیں گے۔ اس نے سوچا کہ جنید کو رستم زماں کہا جاتا ہے میں اسے گرا تو نہیں سکتا مگر میرے گھر میں غربت بہت زیادہ ہے' مجھے پریشانی بھی بہت ہے اور سادات میں سے ہوں' اس لیے کسی کے آگے جا کر اپنا حال بھی نہیں کہہ سکتا' چلو میں مقابلہ کی کوشش کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے جنید سے کشتی لڑنے کا اعلان کر دیا۔ وقت کا بادشاہ بہت حیران ہوا کہ اتنے بڑے پہلوان کے مقابلے میں ایک کمزور سا آدمی۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ تو شکست کھا جائے گا۔ اس نے کہا کہ نہیں میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

مقابلے کے لیے دن متعین کر دیا گیا' بادشاہِ وقت بھی کشتی دیکھنے کے لیے آیا' جب دونوں پہلوانوں نے پنجہ آزمائی شروع کی تو وہ سید صاحب کہتے ہیں' جنید! تو رستم زماں ہے' تیری بڑی عزت ہے' تجھے بادشاہ سے روزینہ ملتا ہے' لیکن دیکھ میں سادات میں سے ہوں' غریب ہوں' میرے گھر میں اس وقت پریشانی اور تنگی ہے' آج اگر تو گر جائے گا تو تیری عزت پر وقتی طور پر حرف آئے گا لیکن میری پریشانی دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس نے کشتی لڑنا شروع کر دی۔ جنید حیران تھے کہ اگر چاہتے تو بائیں ہاتھ کے ساتھ اس کو نیچے پٹخ سکتے تھے' مگر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا واسطہ دیا تھا۔ یہ محبوب صلی اللہ عیلہ وسلم کی نسبت تھی جس سے جنید کا دل پسیج گیا تھا۔ دل نے فیصلہ کیا کہ جنید! اس وقت عزت کا خیال نہ کرنا' تجھے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں عزت مل جائے تو تیرے لیے یہی کافی ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر پنجہ آزمائی کی اور اس کے بعد جنید خود ہی چت ہو گئے اور وہ کمزور آدمی ان کے سینے پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ میں نے ان کو گرا لیا۔

بادشاہ نے کہا' نہیں کوئی وجہ بن گئی ہو گی لہٰذا دوبارہ کشتی کروائی جائے۔ چنانچہ دوبارہ

کشتی ہوئی، جنید خود ہی گر گئے اور اسے اپنے سینے پر بٹھالیا، بادشاہ بہت ناراض ہوا، اس نے جنید کو بہت زیادہ لعن طعن کی۔ حتیٰ کہ اس نے کہا کہ جی چاہتا ہے کہ جوتوں کا ہار تیرے گلے میں ڈال کر پورے شہر میں پھرادوں تو اتنے کمزور آدمی سے ہار گیا۔ آپ نے وقتی ذلت کو برداشت کرلیا، گھر آکر بتایا تو بیوی بھی پریشان ہوئی اور باقی اہل خانہ بھی پریشان ہوئے کہ تو نے اپنی عزت کو آج خاک میں ملا دیا مگر جنید کا دل مطمئن تھا۔ اس صفت کی وجہ سے جنید بغدادی بنے ہیں اور اللہ نے ان سے خوب دین کا کام لیا۔ (بکھرے موتی)

امام شاطبی رحمہ اللہ کی کرامت

امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ فجر کی نماز کے بعد جب طلبہ کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے تو طلبہ آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کرتے۔ پس آپ انتظام کے پیش نظر یہ امر فرمادیا کرتے "مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْیَقْرَأْ" پس جو پہلے آئے وہی پہلے پڑھے اور آپ اسی ترتیب سے سب کو پڑھاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حسب دستور ایک طالب علم (جو پہلے آیا تھا) پڑھنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے جلدی سے فرمایا "مَنْ جَاءَ ثَانِیًا فَلْیَقْرَأْ"، جو دوسرے نمبر پر آیا ہے وہ پڑھے چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا اور پہلا متفکر ہوا کہ مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا ہے کہ اس کی پاداش میں مجھے سبق سے محروم کیا جارہا ہے! فوراً اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس رات میں یہ جنبی ہوگیا تھا اور اپنی باری کے حرص میں بلا غسل کیے آگیا تھا ہو نہ ہو حضرت نے اسی وجہ سے مجھے موخر فرمایا۔ چنانچہ اس طالب علم نے قریب والے حمام میں غسل کیا اور دوسرے نمبر پر آنے والے طالب علم کے فارغ ہونے سے پیشتر ہی واپس آکر خاموشی کے ساتھ بیٹھ گیا حضرت شیخ نے اس سے فارغ ہونے کے بعد از خود فرمایا "مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْیَقْرَأْ" حالانکہ آپ پیدائشی نابینا تھے فَلِلّٰهِ دَرُّهٗ. (تحفہ حفاظ)

ایک عجیب واقعہ

امام شعرانی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے یہ قسم کھالی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کریگا کہ روئے زمین کا کوئی شخص اس وقت وہ عبادت نہ کررہا ہو، اور اگر یہ قسم پوری نہ کرسکا تو اسکی بیوی کو تین طلاق... یہ سوال بغداد کے بہت سے علماء کے پاس گیا... عام

طور سے علماء یہ سوال سن کر اسی نتیجے پر پہنچے کہ بظاہر اس شخص کے پاس طلاق سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، کیونکہ ایسی عبادت کونسی ہو سکتی ہے جس کے بارے میں یقین ہو جائے کہ روئے زمین کا کوئی شخص وہ عبادت نہیں کر رہا ہے....

آخر میں سوال حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ اس شخص کیلئے حرم مکہ میں مطاف خالی کرا دیا جائے اور وہ اس حالت میں طواف کرے کہ کوئی اور شخص اسکے ساتھ شریک نہ ہو.... (کایا پلٹ)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ایک رات

ابو اسحٰق ابراہیم بن شعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات فضیل کو یہ کہتے ہوئے سنا' وہ سورہ محمد پڑھ رہے تھے' اور رو رہے تھے' اور اس آیت کو بار بار پڑھ رہے تھے' ترجمہ: ''اور ہم ضرور تمہاری سب کی آزمائش کریں گے تا کہ ہم ان لوگوں کو معلوم کرلیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تا کہ تمہاری حالتوں کی جانچ کرلیں۔''

اور یہ فرماتے جا رہے تھے' تو ہمارے حالات کی جانچ کرے گا' تو ہمارے حالات کی جانچ کرے گا۔ اگر تو نے حالات کی جانچ کی تو تو ہمیں رسوا کر چے گا اور ہمارے پردے چاک کر دے گا' اگر تو نے ہمارے حالات کی جانچ کی تو ہمیں ہلاک کر ڈالے گا' اور عذاب میں مبتلا کر دے گا'' اور روتے جا رہے تھے۔''

میں نے فضیل بن عیاض کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ کو خطاب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: لوگوں کے لیے تو زینت اختیار کرتا ہے اور ان کے لیے تصنع اور بناوٹ کرتا ہے' تو دکھلاوا کرتا رہا حتیٰ کہ لوگ تجھے پہچان گئے اور کہنے لگے بڑا صالح انسان ہے' نیک سمجھ کر تیری ضروریات پوری کرنے لگے' مجلسوں میں تجھے جگہ دینے لگے' تیری تعظیم کرنے لگے' تیری بربادی ہو! اگر تیری حالت یہی ہے تو تیرا حال کتنا برا ہے۔ (حلیۃ اولیاء) (الرقۃ والبکاء لابن قدامہ)

نیک بننے کا مؤثر طریقہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک نوجوان کو فرمایا پانچ باتیں قبول کرلو... پھر جو چاہے کرو... تمہیں کوئی گرفت نہ ہوگی...

❶ ...جب تو کوئی گناہ کرے تو خدا کا رزق مت کھا اس نے کہا یہ تو بڑا مشکل ہے کہ رازق وہی ہے... پھر میں کہاں سے کھاؤں؟ فرمایا! تو یہ کب مناسب ہے کہ تو جس کا رزق کھائے... پھر اس کی نافرمانی کرے...

❷ ...اگر تو کوئی گناہ کرنا چاہے تو اس کے ملک سے باہر نکل کر' کر اس نے کہا تمام ملک ہی اس کا ہے... پھر میں کہاں نکلوں؟ فرمایا تو یہ بات بہت بڑی ہے کہ جس کے ملک میں رہو اس کی بغاوت کرنے لگو...

❸ ... جب کوئی گناہ کرے تو ایسی جگہ کر جہاں وہ تجھے نہ دیکھے اس نے کہا یہ تو بہت ہی مشکل ہے... اس لیے کہ وہ تو دلوں کا بھید بھی جانتا ہے فرمایا تو یہ کب مناسب ہے کہ تو اس کا رزق کھائے اور اسکے ملک میں رہے اور اسی کے سامنے گناہ کرے...

❹ ...جب ملک الموت تیری جان لینے آئے تو اسے کہہ کہ ذرا ٹھہر جا مجھے توبہ کر لینے دے اس نے کہا وہ مہلت کب دیتا ہے؟ فرمایا یہ تو مناسب ہے کہ اس کے آنے سے پہلے ہی توبہ کر لے اور اس وقت کو غنیمت سمجھ...

❺ ...قیامت کے دن جب حکم ہو کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ تو کہنا کہ میں نہیں جاتا... اس نے کہا وہ زبردستی بھی لے جائیں گے... فرمایا تو اب خود ہی سوچ لے کہ کیا گناہ تجھے زیادہ عزیز ہے وہ شخص قدموں میں گر گیا اور سچے دل سے تائب ہو گیا.... (کایا پلٹ)

جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں

ابو عبداللہ محمد بن خزیمہ اسکندرانی کہتے ہیں جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ فوت ہو گئے تو مجھے بے حد صدمہ و رنج ہوا میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ مٹک مٹک کر چل رہے ہیں میں نے کہا اے ابو عبداللہ! یہ کیسا چلنا ہے؟ فرمایا دار السلام میں خدام کا چلنا! میں نے کہا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا مجھے بخش دیا اور تاج پہنایا اور سونے کی دو جوتیاں پہنائیں اور ارشاد فرمایا اے احمد! یہ سب تیرے قرآن کو ازلی کلام ماننے کی وجہ سے ہے۔ پھر مجھ سے اللہ نے ارشاد فرمایا اے احمد! جو دعائیں تمہیں سفیان ثوری سے پہنچی تھیں اور تم عالم دنیا میں یہ دعائیں مانگا کرتے تھے یہاں بھی مجھ سے ذرا وہ دعائیں مانگنا۔ تو میں نے کہا'' یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اِغْفِرْلِیْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی لَا

تَسْأَلُنِیْ عَنْ شَیْءٍ" اللہ نے فرمایا اے احمد! یہ ہے جنت اٹھ اور اس میں داخل ہو جا۔

میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سفیان ثوری کے دو سبز پر ہیں جن کے ذریعے وہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اڑتے پھر رہے ہیں اور پڑھتے جا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُمِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ . (تحفہ حفاظ)

غیبی کفن

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سائل نے مسجد میں آ کر کچھ سوال کیا مگر کسی نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا... یہ بے چارہ کئی دن کا سخت بھوکا تھا... جب کسی طرح برداشت نہیں ہو سکا تو دست دراز کرنے کے لیے مجبور ہوا تھا مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد مسجد ہی میں ملک الموت نے آ کر اس کی روح قبض کر لی، صبح کو جب مؤذن مسجد میں آیا تو اسے مرا ہوا پایا... پہلے تو وہ بہت گھبرایا مگر جب پہچان گیا کہ یہ وہی رات والا سائل ہے تو محلہ کے لوگوں کو بلایا اور سب اس کی تجہیز و تکفین کے لیے چندہ جمع کرنے لگے... ابھی اس کی میت مسجد ہی کے اندر پڑی ہوئی تھی جب لوگ اسے باہر لانے کے لیے گئے تو یہ دیکھ کر سب اچنبھے میں رہ گئے کہ محراب میں ایک پرچہ کے ساتھ کفن سلا سلایا رکھا ہوا ہے، پرچہ پر لکھا ہوا تھا:

"تم لوگ بڑے بدبخت اور کمینے ہو... تمہارا دیا ہوا کفن ہم اپنے کسی دوست کے لیے ہرگز نہیں قبول کر سکتے... اس نے بھوک سے بیتاب ہو کر تم سے کھانا مانگا مگر تم نے ایک لقمہ سے بھی اس کی مدد نہیں کی... یاد رکھو! جو شخص ہمارا ہو جاتا ہے ہم بھی اس کے لیے کسی غیر کا کوئی احسان وغیرہ لینا گوارہ نہیں کرتے..." (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے سب ہی واقف ہیں... خلفاء راشدین کے بعد انہیں کا شمار ہے... ان کی بیوی فرماتی ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے زیادہ وضو اور نماز میں مشغول ہونیوالے تو اور بھی ہونگے مگر اُن سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا میں نے

نہیں دیکھا... عشاء کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ جاتے اور دُعا کے واسطے ہاتھ اٹھاتے اور روتے رہتے... حتیٰ کہ اسی میں نیند کا غلبہ ہوتا تو آنکھ لگ جاتی... پھر جب کھل جاتی تو اسی طرح روتے رہتے اور دُعا میں مشغول رہتے کہتے ہیں کہ خلافت کے بعد سے جنابت کے غسل کی نوبت نہیں آئی... ان کی بیوی عبدالملک بادشاہ کی بیٹی تھیں باپ نے بہت سے زیورات جواہرات دیئے تھے اور ایک ایسا ہیرا دیا تھا جس کی نظیر نہیں تھی...

آپ نے بیوی سے فرمایا کہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کر... یا تو وہ سارا زیور اللہ واسطے دے کہ میں اس کو بیت المال میں داخل کر دوں... یا مُجھ سے جدائی اختیار کر لے... مجھے یہ چیز ناگوار ہے کہ میں اور وہ مال ایک گھر میں جمع رہیں... بیوی نے عرض کیا کہ وہ مال کیا چیز ہے میں اس سے کئی چند زیادہ پر بھی آپ کو نہیں چھوڑ سکتی یہ کہہ کر سب بیت المال میں داخل کر دیا... آپ کے انتقال کے بعد جب عبدالملک کا بیٹا یزید بادشاہ بنا تو اُس نے بہن سے دریافت کیا... اگر تم چاہو تو تمہارا زیور تم کو واپس دیدیا جائے... فرمانے لگیں کہ جب میں ان کی زندگی میں اس سے خوش نہ ہوئی تو اُن کے مرنے کے بعد اس سے کیا خوش ہوں گی... مرض الموت میں آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ اس مرض کے متعلق کیا خیال کیا جاتا ہے... کسی نے عرض کیا کہ لوگ جادو سمجھ رہے ہیں...

آپ نے فرمایا یہ نہیں... پھر ایک غلام کو بلایا... اُس سے پوچھا کہ مجھے زہر دینے پر کس چیز نے تجھ کو آمادہ کیا... اس نے کہا... سو ۱۰۰۰ دینار دیئے گئے اور آزادی کا وعدہ کیا گیا... آپ نے فرمایا وہ دینار لے آ... اُس نے حاضر کئے... آپ نے اُن کو بیت المال میں داخل فرما دیا اور اس غلام سے فرمایا تو کسی ایسی جگہ چلا جا جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے...

انتقال کے وقت مسلمہ رحمہ اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اولاد کے ساتھ ایسا کیا جو کسی نے بھی نہیں کیا ہوگا... آپ کے تیرہ بیٹے ہیں اور انکے لئے نہ کوئی روپیہ آپ نے چھوڑا... نہ پیسہ... آپ نے فرمایا... ذرا مجھے بٹھا دو... بیٹھ کر فرمایا کہ میں نے اُن کا حق نہیں دبایا اور جو دوسروں کا حق تھا وہ ان کو دیا نہیں پس اگر وہ صالح ہیں تو اللہ جل شانہ... خود اُن کا کفیل ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے: (وہی متولی ہے صلحاء کا) اور اگر وہ گناہگار ہیں تو اُن کی مجھے بھی کچھ پرواہ نہیں... (فضائل اعمال)

حالات کے موافق اپنی حالت درست رکھو

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو اپنی مجلس میں دیکھا تو فرمایا...

''یہ جائے نماز اٹھاؤ، اس کے نیچے جو کچھ رکھا ہے، لے لو...... یہ سب تمہارا ہے...''

اس نے جائے نماز کو اٹھایا تو حیران رہ گیا... جائے نماز کے نیچے ایک ہزار درہم پڑے تھے... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا... ''یہ سب لے جاؤ اور اس سے اپنی حالت درست کرو...'' وہ شخص کہنے لگا... ''حضرت! میں تو مالدار آدمی ہوں، اللہ نے مجھے بہت سی نعمتیں دی ہیں، مجھے ان دراہم کی ضرورت نہیں...'' اس کی بات سن کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے... ''کیا تم نے وہ حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندوں پر اللہ کی نعمتوں کے آثار ایک دوسرے کو نظر آئیں... تمہیں چاہیئے کہ اپنی حالت ٹھیک رکھو تا کہ تمہیں دیکھ کر تمہارا کوئی دوست غمزدہ نہ ہو...'' (تاریخ بغداد)

اللہ کے نام کے احترام کا انعام

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ دریا میں شکار کھیلتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک بچی تھی چنانچہ انہوں نے دریا میں جال ڈالا... ایک مچھلی پھنسی اس بچی نے جال سے اس کو پکڑنا چاہا اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ مچھلی اپنے دونوں لب ہلا رہی ہے... پس لڑکی نے اس کو دریا میں پھینک دیا... ذوالنونؒ نے اس سے فرمایا کہ تو نے ہماری کمائی کیوں ضائع کر دی... لڑکی نے ان سے عرض کیا کہ میں اس مخلوق خداوندی کے کھانے پر راضی نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے... پس ذوالنون مصریؒ نے اس سے کہا کہ اب ہم کیا کریں اس نے کہا کہ آیئے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے وہ ہم کو ایسا رزق دے گا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے چنانچہ ذوالنونؒ نے شکار چھوڑ دیا... اور باپ بیٹی شام تک اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ٹھہرے رہے لیکن ان کے پاس کوئی چیز نہ آئی... جب عشاء کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے خوان پر از طعام نازل فرمایا اور اس خوان پر مختلف قسم کے کھانے تھے اور تقریباً بارہ برس تک ہر رات کو خوان اترتا رہا... ذوالنونؒ نے گمان کیا کہ نزول خوان کا سبب ان کی نماز روزہ عبادت

اوران کی طاعت ہے... چنانچہ وہ لڑکی مرگئی اس کے بعد نزول خوان بند ہوگیا... اس وقت معلوم ہوا کہ نزول خوان لڑکی ہی کی وجہ سے تھا... اوران کی وجہ سے نہ تھا... (قلیوبی)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے جنازہ کے عجائبات

حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ خلیفہ متوکل نے حکم دیا کہ اس جگہ کو ماپا جائے جس جگہ لوگ جنازہ میں کھڑے ہوئے تھے تو اس کا اندازہ پچیس لاکھ نکلا...

عبدالوہاب الوراق کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کوئی اجتماع جاہلیت میں اور نہ اسلام میں ایسا ہوا کہ لوگ امام احمد رحمہ اللہ کے جنازہ سے زیادہ کسی اجتماع میں اکٹھے ہوئے ہوں...

آپ کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اہل بدعت سے کہہ دو کہ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان (حق و باطل کا فاصلہ) ہمارے جنازے کریں گے... جس روز امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو بیس ہزار یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں نے آپ کے جنازہ کے حیرت انگیز روحانی مناظر سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا... (ملخص البدایہ والنہایہ)

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی عجیب دُعا

حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمہ اللہ ایک سفر میں تھے' کشتی طوفان میں پھنس گئی کوئی رو رہا ہے' کوئی چلا رہا ہے' اور یہ اپنی چادر تان کر سوئے ہوئے ہیں' تو سب نے آ کر جگایا کہ ارے دیکھو' یہ کیا حال ہورہا ہے... یہ بڑی شدت کا عالم ہے... ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا میرے نزدیک تو شدت' سختی اور مصیبت اور بلا یہ ہوتی ہے کہ انسان خدا سے باغی ہو اور گناہ میں مبتلا ہو تو جس گھڑی جس ساعت میں انسان اپنے مالک کو ناراض کررہا ہوتا ہے' گناہ میں مبتلا ہوتا ہے وہ گھڑی اس کیلئے شدت بلا اور مصیبت کی ہوتی ہے... ہم سب اس کی مملوک ہیں وہ جو چاہے کرے... تب لوگوں کی آنکھیں کھلیں کہ یہ تو کوئی اللہ والے ہیں' تو انہوں نے درخواست کی کہ بھئی آپ کم از دعا تو کریں تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے...

یَاحَیّ' حِیْنَ لَاحَیّ' یَاحَیّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَا حَیّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

ان کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے طوفان ختم ہوگیا... (جمال محمدی)

سفر میں حفاظت کی دُعا

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے رستے میں ایک درندے کے آجانے کی شکایت کی گئی فرمایا مجھے وہ درندہ دکھلاؤ چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے درندے کو جب دیکھا تو اسے مخاطب کر کے فرمایا اے درندے! اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کر گزر ورنہ واپس چلا جا... چنانچہ درندہ دم ہلاتا ہوا چل پڑا...

عبدالجبار بن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے درندے کی سمجھداری پر تعجب کیا پھر ابراہیم رحمہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے یہ دعا پڑھ لو:

اللّٰھم احرسنا بعینک التی لا تنام واللھم اکنفنا کنفک الذی لایرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت الرجآء

اے اللہ اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما اور اپنے ایسے حفظ وامان سے ہماری حفاظت فرما جس کے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا اور تجھی سے امیدیں وابستہ ہیں......

خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں پچاس سے زیادہ سالوں سے سفر کرتا چلا آرہا ہوں اور یہ دعا باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے کبھی کسی چور سے سابقہ نہیں پڑا اور میں نے اپنے سفر میں صرف بھلائی دیکھی ہے...(حلیۃ الأولیاء ج 8 ص 6)

دُرودشریف کی برکت سے حساب معاف

ایک صاحب نے ابوحفص کاغذی رحمہ اللہ کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی۔ مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرودشریف کو شمار کیا تو میرا دُرودشریف گناہوں پر بڑھ گیا' تو میرے مولیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (برکاتِ دُرودشریف)

اُمید و یاس

حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ موت کے وقت سخت خوفزدہ ہوئے...لوگوں نے اعتراض کیا تو کہنے لگے: "اس حالت سے زیادہ خطرناک حالت اور کیا ہو سکتی ہے؟ ہر لمحہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کب پروردگار کا قاصد پہنچے اور جنت یا دوزخ کی خبر دے...خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ میری روح قیامت تک یونہی حلق میں پھنسی رہے..." اسی طرح امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ موت کے وقت نہایت مضطرب تھے...کہا گیا:

"اے ابو عبداللہ! یہ اضطراب کیوں؟ کیا آپ اس ذات کے پاس نہیں جا رہے ہیں جس کی آپ نے ہمیشہ عبادت کی؟ اور ہمیشہ اسی کی طرف بھاگتے رہے؟"

کہنے لگے: "تمہارا بھلا ہو، میں ایک ایسے راستہ میں سفر شروع کرنے والا ہوں جسے میں نہیں جانتا اور اس پروردگار کے روبرو پہنچنے والا ہوں جسے میں نے نہیں دیکھا ہے..." (مرنے والوں سے ملاقات)

ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی زندگی کا نقشہ بدل گیا

حضرت ذوالنون مصری مشہور بزرگان دین میں سے ہیں جوانی کے دنوں میں ایک عیش پرست عرب کے ہاں ملازم تھے... جہاں دور جام چلتا رہتا...ایک دن انہوں نے کسی شخص سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ: کیا ابھی تک ایمان لانے والوں کے لیے وہ گھڑی نہیں آئی کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے لیے گداز ہو کر جھک جائیں... اور اسے سنتے ہی نہ صرف تمام مناہی (گناہوں) سے توبہ کر لی، بلکہ زندگی کا رخ ہی بدل دیا...اور خدا کے پسندیدہ بندوں میں درجہ پایا...حضرت ذوالنون مصریؒ کا اثر دربار بغداد پر بہت تھا...خلیفہ متوکل آپ کی تشریف آوری پر تعظیم کے لیے خود اٹھ کھڑا ہوتا اور وزراء اور درباری بھی حد درجہ احترام کرتے... ایسی صورت حال میں بالعموم حاسد بھی ابھر آتے ہیں ... چنانچہ کچھ لوگوں نے حضرت ذوالنونؒ کے حق میں بدگوئی کی اور خلیفہ کے کان بھرے... باتیں ایسی تھیں کہ خلیفہ نے حضرت کو مصر سے بلوایا...آپ دربار میں داخل ہوئے تو سر مجلس اس مختصر سی آیت کی تفسیر

نہایت ہی پرسوز انداز میں بیان کی... اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ترجمہ: ...بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں......انداز کلام ایسا پرسوز تھا کہ جس کے اثر سے خلیفہ کا دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار سر دربار رونے لگا...ظاہر بات ہے کہ اس سیل گریہ میں وہ تمام چغلیاں بہہ گئیں جو بعض لوگوں نے کان میں ڈالی تھیں...(تحفۂ حفاظ)

شیطان کی ناکامی

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحبزادگان عبداللہ اور صالح کہتے ہیں کہ جب ہمارے والد گرامی کا آخری وقت آیا تو بہت کثرت سے یوں کہنے لگے لا بَعْدُ لا بَعْدُ یعنی ابھی نہیں ابھی نہیں ہم نے عرض کیا ابا جان! ایسے وقت میں یہ آپ کیا لفظ بول رہے ہیں؟ فرمایا میرے بچو! اس وقت ابلیس گھر کے کونے میں دانتوں میں انگلی دبائے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے احمدؒ! تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو، میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اے ملعون! ابھی نہیں ابھی نہیں، یعنی جب تک قفس عنصری سے روح کلمہ توحید پر پرواز نہیں کر جاتی کچھ نہیں کہا جا سکتا... جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس نے کہا...

اے پروردگار! تیری عزت اور تیری جلالت کی قسم! جب تک آپ کے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں باقی ہیں میں برابر ان کو گمراہ کرتا رہوں گا...اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری عزت اور میری جلالت کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی برابر ان کو بخشتا رہوں گا...(اصلاحی واقعات)

خدا کی پناہ!

حضرت عبداللہ بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جو ایک قاضی کا قاصد تھا اور اس کو میں بھی خوب اچھی طرح سے جانتا تھا...شروع میں یہ پیغام رسانی کا کام کیا کرتا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ بہت بڑا رئیس ہو گیا تھا، جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے بتایا کہ جب ہم نے اس کی قبر کو ایک دوسرے مُردے کو اُتارنے کے لیے کھودا تو ہم نے اس کی گردن سے بندھی ہوئی ایک لمبی زنجیر دیکھی، اس زنجیر سے ایک کتا بھی بندھا ہوا تھا، بڑا سیاہ اور ڈراؤنا، یہ کتا اس کے سر پر اس طرح کھڑا ہوا تھا گویا ابھی اپنے دانتوں اور

ناخنوں سے مُردے کی بوٹی بوٹی الگ کردے گا... اس کی قبر میں چاروں طرف بڑی بڑی اور کافی موٹی کیلیں بھی گڑی ہوئی تھیں... لوگوں کا کہنا ہے کہ اس منظر سے سب پر بڑی وحشت طاری ہوگئی اور فوراً قبر کو مٹی ڈال کر بند کر دیا گیا... (مرنے والوں سے ملاقات)

بیٹی کی بخشش

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ: "حضور! میری بیٹی کو انتقال کیے ہوئے چند ماہ ہو چکے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ اس کو خواب میں دیکھوں..."

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا کی اور فرمایا کہ جا تو فلاں روز اس کو خواب میں دیکھے گی، کچھ دنوں کے بعد ایک مرتبہ وہی عورت روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ "حضور! میں نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا ہے لیکن وہ سخت عذاب میں مبتلا ہے... آپ نے فرمایا کہ تو اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتی رہا کر، اُمید ہے کہ اللہ اس کو بخش دے گا...

ایک عرصہ کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خود خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت جنت میں تخت پر بیٹھی ہوئی ہے... اس نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ مجھے جانتے ہیں؟ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کیا، عورت نے کہا کہ میں اسی بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دُعا کے لیے آئی تھی...

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تیری نجات کس طرح ہوئی؟ عورت بولی کہ "اعمال تو واقعی میرے عذاب ہی کے قابل تھے مگر ایک شخص نے قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک بار درُود کا ثواب تمام مُردوں کو بخشا، جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ

"اِرْفَعُوا الْعَذَابَ عَنْهُمْ بِبَرَكَةِ ثَوَابِ صَلٰوةِ هٰذَا الرَّجُل"

چنانچہ اے شبلی! اس گورستان میں پانچ سو پچاس مُردے عذاب میں مبتلا تھے وہ سب کے سب بخش دیئے گئے... چنانچہ میں بھی انہی میں شریک ہوں... (تحفۃ المحبین، ص:۲۹)

یک طرفہ فیصلہ نہیں کرنا چاہئے

امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا... ایک عورت اپنے خاوند کے خلاف شکایت لے کر آئی جب عدالت میں حاضر ہوئی... اپنا بیان دیتے وقت

زاروقطار رونا شروع کر دیا... مجھ پر اس کی آہ وبکا کا بہت اثر ہوا اور میں نے قاضی شریح سے کہا ....''ابوامیہ... اس عورت کے رونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یقیناً مظلوم اور بے کس ہے... اس کی ضرور فریاد رسی کرنی چاہئے۔ میری یہ بات سن کر قاضی شریح نے کہا اے شعبی! یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی انہیں کنوئیں میں ڈالنے کے بعد اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے...''مطلب یہ ہے .... کہ یک طرفہ بات سن کر کبھی رائے قائم نہ کرنی چاہئے... دونوں کی بات سنو... دونوں سے خوب حالات معلوم کرو... پھر فیصلہ کرو.... (کایا پلٹ)

عشق مدینہ

حضرت شیخ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے قبلہ والد ماجد نے جب مدینہ ہجرت فرمائی اس وقت آپ کے پاس کچھ زیادہ اثاثہ نہ تھا نتیجہ یہ ہوا کہ مختصر عرصہ میں اثاثہ ختم ہو گیا اور فاقوں کی نوبت آ گئی... اس وقت حضرت کے والد ماجد سید حبیب اللہ صاحب رحمہ اللہ نے آپ کو دیگر برادران کے ساتھ بلا کر فرمایا کہ میں تو ہجرت کی نیت کر کے یہاں آیا ہوں... لیکن تم لوگ تو زیارت حرمین کی نیت سے آئے تھے... بحمد اللہ تم زیارت حرمین سے فارغ ہو گئے... اب یہاں رہ کر مصائب کیوں برداشت کرتے ہو... میرے پاس ابھی تک کچھ نقد اور زیور برتن وغیرہ موجود ہے جس کو فروخت کر کے تم لوگ وطن پہنچ سکتے ہو... لہٰذا میری رائے ہے کہ تم لوگ وطن واپس چلے جاؤ لیکن پیکر صبر واستقلال حضرت مدنی رحمہ اللہ نے نہایت ادب سے فرمایا کہ حرم محترم سے ہم کسی طرح جدا ہونے کے لیے تیار نہیں... ہم فاقہ کریں گے ہمیں اناج نہیں ملے گا تو جنگل کے پتے کھا کر گذارا کریں گے لیکن یہیں رہیں گے خدا ہمارا رازق ہے اور ہماری قسمت میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس پر راضی ہیں... یہ جواب سن کر آپ کے والد بزرگوار بے حد مسرور ہوئے اور سب مدینہ پاک میں رہنے لگے... (حضرت مدنی کے حیرت انگیز واقعات)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مبارک معمولات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو فقہ کے مشہور امام ہیں... دن بھر مسائل میں مشغول رہنے کے باوجود رات دن میں تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے... اور جب بادشاہ وقت نے آپ کے کوڑے لگوائے اور اس کی وجہ سے ضعف بہت ہو گیا تو ڈیڑھ سو رہ گئی تھی اور تقریباً اسی ۸۰ برس کی عمر تھی... (فضائل اعمال)

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کی اللہ اکبر

ایک شخص نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی ...جب انہوں نے اللہ اکبر کہا تو لفظ اللہ کے وقت اُن پر جلالِ الٰہی کا ایسا غلبہ تھا گویا ان کے بدن میں رُوح نہیں رہی... بالکل مبہُوت سے ہوگئے اور جب اکبر زبان سے کہا تو میرا دل ان کی اس تکبیر کی ہیبت سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا...(فضائل اعمال)

رابعہ بصریہ رحمہا اللہ سے ان کی خادمہ کی ملاقات

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو ان کے اصحاب میں سے ایک خادمہ نے خواب میں دیکھا کہ ان پر استبرق کا حلہ ہے اور سندس کی اوڑھنی چمک رہی ہے حالانکہ وہ صوف کے موٹے کپڑے میں دفن کی گئی تھیں، ان سے پوچھا گیا کہ وہ صوف کا کپڑا کیا ہوا؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اسے تہہ کرا کر اور اُس پر مہر لگا کر اسے علیین میں محفوظ کردیا ہے تا کہ میرا ثواب اس کے ذریعہ اور مکمل ہوتا رہے اور یہ اعلیٰ لباس عطا فرمایا...انہوں نے عرض کیا کہ عبدۃ بنت کلاب (مشہور عابدہ زاہدہ بی بی تھیں) کس مقام پر ہیں؟ فرمایا اوہ! ان کا کیا پوچھنا! وہ ہم سب سے سبقت لے گئیں اور درجات علیا میں ہیں...

عرض کیا گیا کہ ایسا کیوں ہوا حالانکہ عبادت و زہد میں آپ اُن سے بڑھ کر تھیں؟ فرمایا کہ وہ دُنیا کی کسی حالت کی پرواہ نہیں کرتی تھیں، صبح ہو یا شام وہ بہر حال راضی برضا رہتی تھیں...اس سے یہ مقام انہیں ملا...خادمہ نے عرض کیا کہ ابو مالک یعنی ضیغم کس حال میں ہیں؟ فرمایا کہ اُس مقام پر ہیں کہ جب چاہیں حق تعالیٰ کی زیارت کرسکتے ہیں...خادمہ نے عرض کیا کہ کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے کہ میں اس کے ذریعہ حق تعالیٰ سے قریب ہو جاؤں، فرمایا کثرت ذکر کو لازم پکڑلو...(مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت اویس رحمہ اللہ کا رکوع وسجدہ

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ مشہور بزرگ اور افضل ترین تابعی ہیں...بعض مرتبہ رکوع کرتے اور تمام رات اسی حالت میں گذار دیتے...کبھی سجدہ میں یہی حالت ہوتی کہ تمام رات ایک ہی سجدہ میں گذار دیتے۔(فضائل اعمال)

مجاہدہ کے بقدر عطا ہوتی ہے

حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی حکایت لکھی ہے کہ جب بلخ کی سلطنت چھوڑ کر نکلے ہیں تو اول ہی دن ایک جنگل میں پہنچے وہاں شام ہوگئی' ایک مقام پر لیٹ رہے' بھوکے پیاسے تھے اور قریب ہی ایک درویش رہتا تھا' شب کے وقت ان کے واسطے غیب سے ایک دسترخوان آیا کہ کھانے کی خوشبو سے تمام جنگل مہک اٹھا اور اس درویش کے واسطے روٹی جو کی آیا کرتی تھیں' حسب معمول وہ روٹی آئی وہ درویش یہ دیکھ کر جل گیا اور حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ مجھے تو یہاں پڑے ہوئے اتنے سال ہوگئے میرے واسطے تو یہیں جو کی روٹی ہے آج تک ترقی نہ ہوئی اور یہ آج ہی آیا ہے اس کے واسطے ایسے کھانے بھیجے ہیں ہاتف کے ذریعہ سے ندا آئی کہ یاد کر تو کون تھا اور اس کو دیکھ کر کہ یہ کون ہے تو ایک گھس کھدا تھا اس قابل بھی نہ تھا' پہلے صبح سے شام تک مصیبت بھرتا تھا' اب بے مشق اس سے زیادہ ملتا ہے۔ غنیمت نہیں سمجھتا اگر پسند نہیں فلاں درخت کے نیچے تیرا کھرپا جالی رکھا ہے اور گھاس کھودنا شروع کر۔

غرض توکل میں تو نے کون سا کمال کیا ہے کمال تو اس شخص کا ہے کہ سلطنت اور حشم و خدم کو ہمارے واسطے اس نے چھوڑ دیا ہے۔ بہرحال اگر تجھ کو سیدھی طرح کھانا ہے کھا ورنہ کھرپا جالی تیرا رکھا ہے جا اور سنبھال۔ سن کر لرز گیا اور بہت توبہ اور استغفار کی پس روٹیوں کے واسطے گوشہ اختیار کرنا توکل نہیں۔ شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند　　　صاحب دلاں نہ کنج عبادت برائے نان

(امثال عبرت)

عظیم باپ عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے والد غلام تھے، اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے، ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا ''میٹھا انار لائیے'' مبارک ایک درخت سے انار کا دانہ توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا، اسکی تیوری پر بل آئے، کہا ''میں میٹھا انار مانگ رہا ہوں، تم کھٹا لائے ہو' مبارک نے جا کر دوسرے درخت سے انار لایا، مالک نے

کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے ''میں نے تم سے میٹھا انار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹا لے آئے ہو'' مبارک گئے اور ایک تیسرے درخت سے انار لے کر آئے، اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، پوچھا ''تمہیں ابھی تک میٹھے کھٹے کی تمیز اور پہچان نہیں''.......... مبارک نے جواب میں فرمایا ''میٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہوسکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے کبھی کوئی انار نہیں کھایا''...... مالک نے پوچھا ''کیوں''......اس لئے کہ آپ نے باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لئے کسی انار کا کھانا کیسے جائز ہوسکتا ہے''...... یہ بات مالک کے دل میں گھر کر گئی اور تھی بھی یہ گھر کرنے والی بات! تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعتاً مبارک نے کبھی کسی درخت سے کوئی انار نہیں کھایا، مالک اپنے غلام مبارک کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے، حضرت عبداللہ بن مبارک کو اللہ جل شانہ' نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے، وہ محتاج تعارف نہیں.....(وفیات الأعیان، ج:۳،ص:۳۲، کتابوں کی درس گاہ میں)

حضرت حاتم رحمہ اللہ کی کیفیت نماز

عصام رحمہ اللہ نے حضرت حاتم زاہد بلخی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں...فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے اوّل نہایت اطمینان سے اچھی طرح وضو کرتا ہوں پھر اس جگہ پہنچتا ہوں جہاں نماز پڑھنا ہے اور اوّل نہایت اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا کعبہ میرے مُنہ کے سامنے ہے اور میرا پاؤں پُل صراط پر ہے...داہنی طرف جنت ہے بائیں طرف دوزخ ہے...موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے...پھر کوئی اور نماز شاید میّسر نہ ہو اور میرے دل کی حالت کو اللہ ہی جانتا ہے اس کے بعد نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ اکبر کہتا ہوں...پھر معنی کو سوچ کر قرآن پڑھتا ہوں...تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں...عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں اور اطمینان سے نماز پوری کرتا ہوں...اس طرح کہ اللہ کی رحمت سے اس کے قبول ہونے کی اُمید رکھتا ہوں اور اپنے اعمال سے مردود ہوجانے کا خوف کرتا ہوں...عصامؒ نے پوچھا کہ کتنی مدت سے آپ ایسی نماز پڑھتے ہیں؟ حاتمؒ نے کہا تیس برس سے عصام رونے لگے کہ مجھے ایک بھی نماز ایسی نصیب نہ ہوئی...

کہتے ہیں کہ حاتم رحمہ اللہ کی ایک مرتبہ جماعت فوت ہوگئی... جس کا بیحد اثر تھا... ایک دو ملنے والوں نے تعزیت کی... اس پر رونے لگے اور یہ فرمایا کہ اگر میرا ایک بیٹا مر جاتا تو آدھا بلخ تعزیت کرتا... ایک روایت میں آیا ہے کہ دس ہزار آدمیوں سے زیادہ تعزیت کرتے... جماعت کے فوت ہونے پر ایک دو آدمیوں نے تعزیت کی... یہ صرف اس وجہ سے کہ دین کی مصیبت لوگوں کی نگاہ میں دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے... (فضائل اعمال)

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق خواب

حضرت علامہ سخاوی رحمہ اللہ قولِ بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکم رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزیّن کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزیّن کیا جاتا ہے اور میرے اُوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دُولہا اور دُولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو دُرود لکھا ہے اس کی وجہ سے۔

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ہے۔ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ دُرود اسی طرح پایا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت جنید بغدادی کی تحمل مزاجی

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ خلیفہ وقت نے کسی بات پر برہم ہو کر بلا بھیجا۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ ساتھ تھے جب روبرو ہوئے تو خلیفہ نے برا بھلا کہنا شروع کیا۔ حضرت شبلیؒ چونکہ نوجوان تھے نیز ان کے پیر کو برا بھلا کہا جا رہا تھا' آپ کو جوش آیا' قالین پر ایک شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی آپ نے اس پر نظر ڈالی تو وہ شیر مجسم ہو کر خلیفہ کی طرف خشم آگیں نظر سے دیکھنے لگا' حضرت جنیدؒ کی جو اس پر نظر پڑی تو آپ نے حضرت شبلیؒ کو گھور کر دیکھا اور اس شیر کو تھپک دیا وہ مثل سابق شیر قالین ہوگیا۔ تھوڑی دیر میں حضرت شبلیؒ

نے اشارہ کیا اور پھر مجسم ہو کر سامنے ہوا اس مرتبہ خلیفہ وقت کی نگاہ اس پر پڑی' خوف کے مارے تھرا گیا اور دست بستہ اپنی جرأت کی معافی چاہی' حضرت جنیدؒ نے اس شیر کو مثل سابق کر دیا اور خلیفہ وقت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کچھ اندیشہ نہ کریں آپ کو کچھ گزند نہیں پہنچ سکتی' آپ خلیفہ وقت ہیں آپ کی اطاعت اور ادب ہم پر واجب ہے یہ لڑکا ہے آداب شاہی سے واقف نہیں ہے آپ کا جو دل چاہے کیجئے۔ (امثال عبرت)

فکر و تدبر... ایک افضل عبادت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک ساعت غور و فکر کرنا رات بھر کے قیام کرنے سے افضل ہے...''

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''غور و فکر اور مراقبہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تیرے سامنے تیری برائیاں بھلائیاں پیش کر دے گا...'' حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جس قدر مراقبہ زیادہ ہوگا اسی قدر سمجھ بوجھ تیز ہوگی اور جتنی سمجھ زیادہ ہوگی اتنا علم نصیب ہوگا اور جس قدر علم نصیب ہوگا نیک اعمال بھی بڑھیں گے...'' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ عزوجل کے ذکر میں زبان کا چلانا بہت اچھا ہے اور خدا کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا افضل عبادت ہے...'' (بحوالہ بکھرے موتی)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تصوف کے امام ہیں شروع میں مال دار اور عیش پرست تھے کسی نے دروازے پر دستک دی باندی گئی اس نے کہا اس گھر کا مالک غلام ہے یا آزاد باندی نے کہا میاں وہ تو آزاد ہے' سائل نے کہا ہاں ہاں وہ غلام نہیں اگر غلام ہوتا تو ایسے کام نہ کرتا اس کلمہ نے چوٹ لگائی ننگے پیر بھاگے اس کو پکڑ لیا پوچھا یہ کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ یہ عیش چند دنوں کا ہے اگر یہ اس کا غلام ہوتا تو یہ رنگ نہ ہوتا بس وہ قدموں پر گر پڑے اور کہا مجھ کو اللہ کا بنا دو پھر رنگ پلٹ گیا پھر انہوں نے عمر بھر جوتا نہیں نہیں پہنا' لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ ننگے پیر ہی یہ دولت مجھ کو ملی ہے اس لیے اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں... (کایا پلٹ)

سفیان ثوری کے برزخی مقام کا خواب میں انکشاف

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور کہا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا کہ الحمدللہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مل گیا ہوں اور انہی کے پاس ہوں...(مرنے والوں سے ملاقات)

ستر ہزار کی بخشش

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتی رہ۔ اُس نے ایسا ہی کیا اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول لباس اس پر ہے' دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔

میں صبح کو اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسکی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اُونچا تخت ہے۔ اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے' اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی' میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے دُرود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک)

حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا

تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ دُرودشریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا دُرود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کردیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (برکاتِ دُرودشریف)

جسے اللہ رکھے

شیخ ابوالحسن علی بن محمد المزین الصغیر الصوفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تبوک کے کسی دیہات میں گیا ہوا تھا تو مجھے پیاس محسوس ہوئی اتنے میں میں ایک کنوئیں میں پانی پینے کیلئے آیا تو اچانک میرا پیر پھسل گیا..... میں کنوئیں میں گر گیا..... کیا دیکھتا ہوں کہ کنوئیں کے اندر اچھی خاصی جگہ ہے تو میں اس جگہ کو درست کر کے وہاں بیٹھ گیا.....

اتنے میں اچانک میں نے ایک جھنکار جیسی آواز سنی تو میں مند ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالے رنگ کا سانپ میرے اوپر گر کر ادھر ادھر چکر لگانے لگا..... میں خاموش سہا ہوا بیٹھا تھا اتنے میں اس نے مجھے اپنی دم میں لپیٹ کر کنوئیں سے باہر کر دیا..... پھر اپنی دم کھول کر رخصت ہو گیا..... (حیاۃ الحیوان)

امام مالک بن دینار رحمہ اللہ سے ملاقات

کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو اور حضرت محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ کو بہشت کی جانب لے جایا جا رہا ہے اس بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ دیکھو مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ جنت میں پہلے پہنچتے ہیں یا محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ... چنانچہ یہ دیکھ کر کہ مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کو پہلے داخل بہشت کیا گیا... بزرگ نے پوچھا کہ محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ تو مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ عامل و کامل تھے... ملائکہ نے جواب دیا کہ یہ تم صحیح کہتے ہو لیکن محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہننے کے لیے دو لباس تھے اور مالک رحمتہ اللہ علیہ کے پاس صرف ایک... لہٰذا صبر وضبط کی نسبت مالک رحمتہ اللہ علیہ کی طرف زیادہ ہے اس لیے پہلے انہیں جنت میں بھیجا گیا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

انتقال کے بعد کسی نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس لیے ناراض ہوا کہ تو دُنیا میں مجھ سے اتنا زیادہ کیوں خائف رہتا تھا اور کیا تجھے میری کریمی پر یقین نہیں تھا... پھر اسی شخص نے اگلے دن خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ خوب اچھی طرح کھا اور پی اس لیے کہ دُنیا میں تونے ہماری یاد کی وجہ سے نہ کچھ کھایا نہ پیا... پھر کسی اور شخص نے خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو فرمایا کہ میری بخشش بھی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے نصف بہشت جائز قرار دے دی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تو آگ پر بھی سجدہ ریزی کرتا رہتا جب بھی اس چیز کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا تھا کہ ہم نے لوگوں کے قلوب میں تجھے جگہ عطا کردی... پھر ایک شخص نے خواب دیکھ کر حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کرکے یہ فرمایا کہ جب ہم نے تجھے دُنیا سے اُٹھایا تو تجھ سے افضل اور کوئی نہیں تھا...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

بہار ہو کہ خزاں مجھے ہے حکم اذاں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں.... زہد و عبادت میں بڑے مشہور تھے.... ان کی خدا خوفی اور فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ بکیر بن عامر کے بقول ”اگر ان سے کہا جائے کہ موت کا فرشتہ آپ کی روح قبض کرنے آیا ہے تو اس خبر سے ان کی حالت میں ذرہ بھی فرق نہیں آئے گا.... ایک دن وعظ و نصیحت کی غرض سے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے، حجاج کے ظلم سے کون ناواقف ہوگا....

نصیحت فرمائی اور ظلم کے انجام کی طرف توجہ دلائی تو حجاج نے اس کا نقد صلہ دیا، حکم دیا کہ اُسے تنگ و تاریک کوٹھری میں بند کردو اس حالت میں پندرہ دن گزر گئے جہاں نہ کھانا، نہ پینا، نہ روشنی اور نہ زندگی کا کوئی سامان، حجاج نے کہا اب اس کی لاش نکال کر دفن کردو.... چنانچہ ان کی لاش نکالنے کیلئے حجاج کے کارندوں نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں کہ

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

حجاج کوان کی یہ کیفیت معلوم ہوئی تو انہیں آزاد کردیا....(تہذیب التہذیب)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

منقول ہے کہ موت کے قریب لوگوں نے سوال کیا کہ آپ کی کسی چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ فرمایا میری خواہش صرف یہ ہے کہ موت سے قبل مجھے آگاہی حاصل ہو جائے...

پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

الخوف امر ضنی والشوق احرقنی الحب افنانی واللّٰہ احیانی

ترجمہ:......"خوف نے مجھے مریض بنادیا اور شوق نے جلایا اور محبت نے مجھے فنا کردیا اور اللہ تعالیٰ نے زندہ کردیا..."

اس کے بعد آپ پر غشی طاری ہوگئی اور کچھ ہوش ہونے کے بعد جب یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کرنے کے لیے عرض کیا تو فرمایا کہ اس وقت میں خدا کے احسانات میں گم ہوں...اس وقت کوئی بات نہ کرو اس کے بعد انتقال ہوگیا...

"اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" (مرنے والوں سے ملاقات)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی کتاب کی مقبولیت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن ارسلان رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود ہی کے بیان میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی مشہور تالیف ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ (برکات درُود شریف)

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت صخر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا آپ کا انتقال نہیں ہو گیا تھا؟ فرمایا ہاں... میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا بخشا ہے کہ اس بخشش نے میرے ہر گناہ کا احاطہ کر لیا ہے... میں نے پوچھا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ہوا؟ فرمایا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا پوچھتے ہو وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے..(مرنے والوں سے ملاقات)

انقلاب آفریں تلاوت

حضرت ذوالنون مصری مشہور بزرگان دین میں سے ہیں جوانی کے دنوں میں ایک عیش پرست عرب کے ہاں ملازم تھے۔ جہاں دور جام چلتا رہتا۔ ایک دن انہوں نے کسی شخص سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ ترجمہ: کیا ابھی تک ایمان لانے والوں کے لیے وہ گھڑی نہیں آئی کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے لیے گداز ہو کر جھک جائیں۔ اور اسے سنتے ہی نہ صرف تمام مناہی (گناہوں) سے توبہ کر لی، بلکہ زندگی کا رخ ہی بدل دیا۔ اور خدا کے پسندیدہ بندوں میں درجہ پایا۔ حضرت ذوالنون مصریؒ کا اثر دربار بغداد پر بہت تھا۔ خلیفہ متوکل آپ کی تشریف آوری پر تعظیم کے لیے خود اٹھ کھڑا ہوتا اور وزراء اور درباری سبھی حد درجہ احترام کرتے۔ ایسی صورت حال میں بالعموم حاسد بھی ابھر آتے ہیں۔

چنانچہ کچھ لوگوں نے حضرت ذوالنونؒ کے حق میں بدگوئی کی اور خلیفہ کے کان بھرے۔ باتیں ایسی تھیں کہ خلیفہ نے حضرت کو مصر سے بلوایا۔ آپ دربار میں داخل ہوئے تو سر مجلس اس مختصر سی آیت کی تفسیر نہایت ہی پرسوز انداز میں بیان کی۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ترجمہ: "بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں"۔ انداز کلام ایسا پرسوز تھا کہ جس کے اثر سے خلیفہ کا دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار سر دربار رونے لگا۔ ظاہر بات ہے کہ اس سیل گریہ میں وہ تمام چغلیاں بہہ گئیں جو بعض لوگوں نے کان میں ڈالی تھیں۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت شبلی رحمہ اللہ کا اعزاز

علامہ سخاوی، ابوبکر بن محمد رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے۔ اُن سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر دُرود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلیؒ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا دُرود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلیؒ کے لئے آپ کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرتے ہوں۔ اس کے

بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا۔

رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا اے ابوبکرؒ اللہ تمہارا ابھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لقد جاء کم رسول الآیۃ اور اسی ۸۰ برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (برکات درود شریف)

امام شافعی رحمہ اللہ کی کمال ذہانت

حضرت مولانا عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض نے امام مالک رحمہ اللہ کا ذکر کیا ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا، لوگ دور دور سے ان کے پاس تحصیل علم کیلئے مدینہ منورہ آتے تھے... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ نے بھی ان سے موطا پڑھی..

امام شافعی رحمہ اللہ اس وقت ابھی بچے تھے اور انہوں نے تین دن میں موطا پڑھ لیا... آپ بڑے ذہین تھے... امام مالک رحمہ اللہ نے ان کیلئے دعا کی تھی... (دروس الحدیث)

امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ کو بشارت

احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی بچپن میں بینائی چلی گئی تھی... ان کی والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔

انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری کثرت دعا کی وجہ سے تیرے بیٹے کی بینائی لوٹا دے گا... صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی... (ارشاد الساری)

ایک جنتی عورت کا قصہ

حضرت رابعہ عدویہ مشہور ولیہ ہیں... رات بھر نماز میں مشغول رہتیں صبح صادق کے بعد تھوڑی دیر سورہتیں اور: صبح کا چاندنا اچھی طرح ہو جاتا تو گھبرا اٹھتیں اور نفس کو ملامت کرتیں کہ کب تک سوتا رہیگا عنقریب قبر کا زمانہ آنیوالا ہے جس میں صور پھونکنے تک سونا ہی ہوگا... جب انتقال کا وقت قریب ہوا تو ایک خادمہ کو وصیت فرمائی کہ یہ ادنیٰ فقیرانہ لباس جس کو وہ ... کے وقت پہنا کرتی تھیں اس میں مجھے کفن دے دینا اور کسی کو میرے مرنے کی خبر نہ کرنا... چنانچہ حسب وصیت تجہیز و تکفین کر دی گئی...

بعد میں اُس خادمہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت عُمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں اُس نے دریافت کیا کہ وہ آپ کی گدڑی کیا ہوئی جس میں کفن دیا گیا تھا۔

فرمایا کہ لپیٹ کر میرے اعمال کے ساتھ رکھ دی گئی... انہوں نے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں کہا کہ اللہ کا ذکر جتنا بھی کر سکو کرتی رہو کہ اس کی وجہ سے تم قبر میں قابلِ رشک بن جاؤ گی... (فضائل اعمال)

امام شافعی رحمہ اللہ کی حیرت انگیز جستجو

حضرت مولانا عبدالحمید سواتی مدظلہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو ایک مسئلہ کے متعلق تردد تھا کہ آیا یہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں؟

انہوں نے تین سو مرتبہ پورے قرآن کریم کی ورق گردانی کی تب جا کر معلوم ہوا اور وہ آیت معلوم ہو گئی جس سے مسئلہ کا حل نکل آیا۔ (تفسیر معالم العرفان)

اتباع سنت

شرح احیاء میں عوارف سے نقل کیا ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ پندرہ روز میں ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں ایک لقمہ البتہ روزانہ اتباع سنت کی وجہ سے محض پانی سے روزہ افطار فرماتے تھے... (فضائل اعمال)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ منکر نکیر کو آپ نے کیا جواب دیا؟ فرمایا کہ جب انہوں نے پوچھا "من ربّک" تو میں نے مسکرا کر جواب دیا کہ ازل ہی میں "الست بربکم" کا جواب "بلیٰ" کہہ کر دے چکا ہوں اور جو سلطان کو جواب دے چکا ہو اس کے لیے غلاموں کو جواب دینا کیا دُشوار ہے... چنانچہ نکیرین یہ جواب سن کر یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ ابھی تک اس پر خمار محبت کا اثر موجود ہے...

کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے کیسا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ محض اپنے کرم سے بخش دیا اور ان دو رکعت نماز کے علاوہ جو میں رات کو پڑھا کرتا تھا اور کوئی عبادت کام نہ آسکی...آپ کے مزار مبارک پر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ خدا رسیدہ لوگوں کی حیات و ممات دونوں مساوی ہوتی ہیں اس لیے اس مزار پر کسی مسئلہ کا جواب دینے میں ندامت محسوس کرتا ہوں کیوں کہ مرنے کے بعد بھی آپ سے اتنی حیاء رکھتا ہوں جتنی حیات میں تھی...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

دُرود شریف خوشحالی کا سبب بن گیا

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک صاحب سے نقل کیا ہے کہ ان کا ایک دوست جو طلب حدیث میں ان کا رفیق تھا اس کا انتقال ہو گیا اس کو خواب میں دیکھا کہ نئے سبز لباس میں گھوم رہا ہے، دریافت کیا کہ کیا تم میرے ساتھ حدیث نہیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ درجہ کیسے ملا؟

اس نے کہا میں تمہارے ساتھ حدیث طلب کرتا تھا لیکن جب بھی کوئی حدیث لکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتا تھا، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ عطا فرما دیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۲)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ مقام علیین میں

قاضی ابوالقاسم بن عوام ابو بشر دولا جی، ابو محمد حارثی، قاضی ابو عبداللہ صیمری، ابویعقوب یوسف بن احمد مکی، ابوبکر خطیب بغدادی اور ابوالفرج ابن جوزی رحمہم اللہ نے محمد

بن ابوالرجاء رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی ہے...ان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن حسن شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا ابوعبداللہ! آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ تو بتایا کہ مجھ سے یوں کہا گیا کہ میں نے تم کو بیت العلم اسی وجہ سے بنایا تھا کہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ نہیں تھا...میں نے پوچھا امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ مجھ سے اوپر ہیں...میں نے کہا اچھا امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ وہ علیین میں ہیں...(مرنے والوں سے ملاقات)

امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق منامی بشارت

ابونعیم کا بیان ہے کہ چند دنوں بعد پھر میں حسن بن صالح سے ملا وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے ابونعیم! کل کی رات میں نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا کہ وہ ہمارے پاس آئے ہیں، ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے...میں نے کہا بھائی! کیا آپ کے بدن پر یہ کپڑا کیسا؟ کہنے لگے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے...میں نے کہا بھائی آپ کی وفات نہیں ہوئی؟ کہنے لگے ہاں میں مر گیا...میں نے پوچھا تو آپ کے بدن پر یہ کپڑا کیسا؟ کہنے لگے ریشمی کپڑا ہے اور تمہارے لیے بھی ایسا ہی ہے...میں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے بخش دیا اور میرے اور ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی بابت فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرمایا...اس پر میں نے پوچھا کہ کیا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی بات کر رہے ہیں؟

جواب دیا ہاں...میں نے کہا ان کی جگہ کہاں ہے؟ کہنے لگے ہم سب اعلیٰ علیین میں ہیں اس کے بعد جب بھی ابونعیم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر فرماتے تو کہتے "بَخٍ بَخٍ مَاشَآءَ اللّٰہُ" وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں...(مرنے والوں سے ملاقات)

غیبت سے بچاؤ کا نسخہ

امام ابن وہب دوسری صدی ہجری کے مشہور محدث اور فقیہ ہیں...فرماتے ہیں....میں نے غیبت سے بچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس دن کسی کی غیبت کر دیتا...اگلے دن نفس کو سزا دینے کے لیے روزہ رکھ لیتا...لیکن بات بنی نہیں...روزہ رکھنا عادت سی بن گئی اور سزا کی تلخی کے بجائے اس میں لطف محسوس ہونے لگا...ظاہر ہے

جو چیز پرلطف ہو.....وہ سزا کیسے ہوسکتی ہے...اس لیے میں نے روزہ کی بجائے ہر غیبت کے عوض ایک درہم صدقہ کرنا شروع کیا.....یہ سزا نفس کو شاق معلوم ہوئی...اور یوں غیبت کے روگ سے مجھے نجات ملی...(ترتیب المدارک للقاضی عیاض)

دوسروں کی ایذاؤں پر صبر کا انعام

جعفر بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے بخش دیا...اس پر میں نے کہا علم کی وجہ سے؟ فرمایا فتویٰ، صاحب فتویٰ کے لیے بہت نقصان دہ ہے...میں نے کہا تو پھر کس بات پر بخشش ہوئی؟ کہنے لگے میرے اوپر لوگوں کی افتراء پردازی اور بہتان تراشی کی وجہ سے...

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدثین اور فقہاء میں سے ہیں...

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے شمائل ترمذی کی شرح میں نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ وقت ابوجعفر منصور نے مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ کیا...وہ کسی وجہ سے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ناراض تھا...اس لیے اس نے حکم بھیج دیا کہ مکہ مکرمہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی دینے کے لیے سولی نصب کرادی جائے...جب اس بات کی اطلاع حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی تو وہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی آغوش میں سر اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی آغوش میں پاؤں رکھے لیٹے ہوئے تھے...ان کے شاگردوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ منصور کی آمد سے پہلے کہیں روپوش ہوجائیں...

لیکن حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اطمینان سے اُٹھے...

مسجد حرام میں پہنچے اور غلاف کعبہ سے چمٹ کر کہنے لگے کہ ''خدایا! اگر ابوجعفر مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو میں بری ہوں گا...'' ان کا یہ کہنا تھا کہ ابوجعفر منصور کی موت کی اطلاع پہنچ گئی...وہ مکہ مکرمہ پہنچنے سے قبل ہی فوت ہوچکا تھا...(جمع الوسائل)

مقدس جماعت

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک باغ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے سامنے بہت بڑا رجسٹر ہے جس میں ایک قوم کے انعامات لکھ رہے ہیں... جب ان سے پوچھا تو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عمل کو قبول کر لیا ہے اور مجھے میرے اصحاب کے بارے میں شفیع بنایا ہے... اب میں ان کے انعامات لکھ رہا ہوں... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ کی ملاقات

حضرت صالح برادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زرارۃ بن اوفی کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو کہا اللہ آپ پر رحم کرے.... آپ سے کیا پوچھا گیا اور آپ نے کیا جواب دیا تو انہوں نے منہ موڑ لیا... میں نے پھر پوچھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے جود و کرم سے مجھ پر احسان فرمایا ہے... میں نے پوچھا مطرف کے بھائی ابوالعلاء بن یزید کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ بلند درجوں میں ہے... میں نے پوچھا تمہارے ہاں کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا توکل اور آرزوؤں کا کم ہونا... (مرنے والوں سے ملاقات)

درُود شریف کا مجسم ثواب

شیخ المشائخ حضرت شبلی نوراللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا، کیا گزری؟ اس نے کہا، شبلی بہت ہی سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آ رہی، کیا میں اسلام پر نہیں مرا؟ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آ رہی تھی۔ اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیئے، میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے ان سے پوچھا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون صاحب ہیں؟

انہوں نے کہا، میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پیدا کیا گیا ہوں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو موت کے بعد دیکھا تو سلام کیا...آپ نے جواب نہ دیا، میں نے پوچھا آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ فرمایا میں میت ہوں جواب کیسے دوں؟ میں نے پوچھا موت کے بعد آپ سے کیا ہوا؟ فرمایا میں نے سخت دہشتیں اور زلزلے دیکھے...میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا آپ کا کیا خیال ہے کہ کریم ذات کیا کرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری نیکیاں قبول فرمالیں اور ہمارے گناہ معاف فرمادیئے اور ہمارے تاوانوں کا خود ضامن بن گیا...پھر حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر گئے...اس کے بعد کچھ دن بیمار رہے پھر دل پھٹ گیا اور مر گئے...(مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ سے ملاقات

آپ کو ایک عبادت گزار خاتون نے خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ کس انجام کو پہنچے؟ فرمایا ہم خیر کو پہنچے ہیں...لیکن ہم نے تمہارے بعد ایک بڑی گھبراہٹ دیکھی، ہم نے خیال کیا شاید قیامت قائم ہوگئی ہے...خاتون نے پوچھا وہ گھبراہٹ کیوں ہوئی؟

فرمایا حضرت جراح اور آپ کے ساتھی اپنے ساز و سامان کے ساتھ جنت میں آنے لگے تو دروازے پر بھیڑ ہوگئی...(مرنے والوں سے ملاقات)

امام شافعی رحمہ اللہ کا معمول

ابن بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد ہیں۔ (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے اوپر دُرود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کیا الفاظ ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ. (فضائل دُرود شریف ۱۰۳)

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابو یعقوب القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں ایک آدمی دیکھا جو بہت لمبے قد کا تھا... لوگ اس کے پیچھے جارہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا یہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں... میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا... میں نے عرض کیا مجھے وصیت فرمایئے؟ اللہ آپ پر رحم کرے...

آپ نے غور سے میرے چہرے کی طرف دیکھا... میں نے کہا میں ہدایت کا طالب ہوں... اللہ آپ پر رحم کرے، آپ میری رہنمائی فرمائیں... پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ کی رحمت اس کی محبت میں ڈھونڈ و اور اس کی نافرمانی کے وقت اس کے عذاب سے بچو اور محبت و نافرمانی کے درمیان اس سے اُمیدیں نہ توڑو... پھر آپ مجھے چھوڑ کر روانہ ہو گئے... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت نافع رحمہ اللہ کے منہ سے خوشبو

حضرت نافع بن ابی نعیم مولی جعونہ کی کنیت ابو ردیم تھی۔ اصفہان اسود کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ عمر بہت دراز پائی۔ تقریباً ۷۰ تابعین سے قرآن مجید حاصل کیا۔ جب آپ پڑھاتے تو منہ سے خوشبو آتی تھی۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے خوشبو کبھی

استعمال نہیں کی۔ البتہ بحالت خواب ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے منہ کے قریب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بس اسی وقت سے یہ خوشبو پاتا ہوں۔

معبر نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم دنیا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشر واشاعت میں امام بنو گے۔ (برکاتِ درُود شریف)

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دو بار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز اسی طرح ادا کر لی اسی رات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہے کہ وضو میں تم سے غلطی ہوئی" حضرت خواجہ ڈر کے مارے نیند سے بیدار ہو گئے اور از سر نو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارہ میں پانچ سو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر لازم کر لی۔ (برکاتِ درُود شریف)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لیے بشارت

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں آپ سے حضرت صاحب برہان، رحمت یزداں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ احمد بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ان کی آزمائش کرے گا۔ ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے ایک خط لکھ کر میرے حوالے کیا۔ کہ میں فوراً اس خط کو حضرت احمد بن حنبل کو دوں۔ مجھے خط پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔ میں خط لیکر اعراق پہنچا۔ مسجد میں فجر کے وقت امام احمد بن حنبل سے شرف ملاقات حاصل کیا سلام کرنے کے بعد خط پیش کیا۔ خط پاتے ہی امام حضرت امام شافعی کے متعلق دریافت کرنے لگے اور پوچھا کہ تم نے خط کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ خط کی مہر توڑی اور پڑھنا شروع کیا اور آبدیدہ ہو کر فرمایا: "میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امام شافعی کے قول کو سچ کر دکھائے گا"۔

ربیع نے پوچھا کہ خط میں کیا لکھا ہے تو فرمایا "حضرت امام شافعی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے دیکھا کہ اس نوجوان ابو عبداللہ بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اس کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو مجبور کیا

جائے گا کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرے مگر اس کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرے جس پر اس کے تازیانے لگائے جائیں گے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا علم ایسا بلند کرے گا جو قیامت تک نہ لپیٹا جائیگا''۔

ربیع نے کہا اس بشارت کی خوشی میں آپ مجھے کیا انعام دیتے ہیں۔ آپ کے جسم کا ایک کپڑا ان کو عنایت کیا اور وہ خط کا جواب لیکر امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا تم اس کپڑے کو تر کر کے اسکا متبرک پانی مجھے دو۔ میں نے تعمیل حکم کی اور امام شافعیؒ نے اس کو ایک برتن میں رکھ لیا اور روزانہ اس کو اپنے رخسار مبارک پر تبرکاً مل لیتے تھے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

امام بخاری رحمہ اللہ کا مقام

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ خود بیان فرماتے ہیں کہ ''صحیح بخاری'' کی تدوین کا محرک ایک خواب ہوا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے قریب جانے والی مکھیاں بھی اڑا رہا ہوں۔

صبح ایک معبر سے میں نے اپنے اس خواب کی تعبیر چاہی تو اس نے کہا کہ تجھے خداوند تعالیٰ توفیق دے گا اور تو کذب و افتراء کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کرے گا۔ اس کے بعد میرے دل میں ''صحیح بخاری'' کی تدوین و ترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل کی۔ سب سے پہلے اس کا مسودہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھا۔ یہ مجموعہ ترتیب دیتے وقت ہمیشہ روزہ رکھا روایت ہے کہ ہر حدیث پر شب کو خواب میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصدیق کی سند ملتی تھی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

صحیح بخاری شریف کا مقام

حضرت ابوزید مروزی محدث ذکر فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں محو خواب تھا کہ شاہ تقدس مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ابوزید! چو کتاب مرا درس نمی گوئی؟ گفتم یارسول اللہ! کتاب تو کدام است؟ گفت۔ کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ یعنی اے ابو

زیدتم میری کتاب کیوں نہیں پڑھاتے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی کتاب ہے؟

فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی تالیف کردہ کتاب۔ بے شک کلام اللہ کے بعد ''صحیح بخاری'' ہی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب ہے۔ (برکاتِ درُود شریف)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی وفات

ابو محمد حریری کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۸ھ) کی وفات کے وقت میں ان کے پاس موجود تھا... یہ جمعہ کا دن تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے... میں نے کہا ''ابوالقاسم! کچھ اپنی جان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیجئے...''

حضرت جنید رحمہ اللہ نے جواب دیا:

''ابو محمد! کیا اس وقت آپ کو کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جو اس عبادت کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو، وہ دیکھو میرا نامہ اعمال لپٹ رہا ہے...''

وفات سے قبل حضرت جنید رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی کہ میری طرف جتنی علم کی باتیں منسوب ہیں اور لوگوں نے انہیں لکھ لیا ہے وہ سب دفن کر دی جائیں... لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ ''جب لوگوں کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم (حدیث) موجود ہے تو میری خواہش یہ ہے کہ اللہ سے میری ملاقات اس حالت میں ہو کہ میں نے اپنی طرف منسوب کوئی چیز نہ چھوڑی ہو...''

وفات کے بعد جعفر خلدی رحمہ اللہ نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا: ''اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟'' حضرت جنید رحمہ اللہ نے جواب دیا:

''طاحت تلک الاشارات وغابت تلک العبارات وفنیت تلک العلوم ونفدت تلک الرسوم، وما نفعنا الا رکعات کنا نرکعھا فی الاسحار''

''وہ اشارے ختم ہوئے، وہ عبارتیں غائب ہوگئیں، وہ علوم فنا ہوگئے، وہ نقوش مٹ گئے اور ہمیں نفع پہنچایا تو چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھ لیا کرتے تھے...'' (تراشے)

مفتی اعظم رحمہ اللہ کی خداخوفی

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:
میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سناتا ہوں انتقال سے چند روز پہلے کی بات ہے فرمانے لگے دیکھو وہ ایک تار لٹکا ہوا ہے اس کے اندر بہت سارے کاغذ پروئے ہوئے ہیں، وہ تار اٹھالاؤ، میں اٹھالایا تو اس میں بہت سارے کیش میمو تھے دارالعلوم کے مطبخ سے آٹا کھانا خریدا اتنے پیسے، اور ذاتی کال ٹیلی فون پر کی اس کا معاوضہ اتنے پیسے، دارالعلوم کی گاڑی ذاتی کام میں استعمال ہوئی اس کے پیسے جمع کرائے گئے اس کا کیش میمو، غرض رسیدوں اور کیش میموں کا ایک موٹا گڈا تھا، فرمایا کہ اگرچہ اس کا حساب مکمل ہوچکا، میں ادائیگی بھی کرچکا، اب ان کو محفوظ رکھنے کی کوئی اور ضرورت نہیں، لیکن میں اس واسطے رکھتا ہوں کہ بعض لوگ اہل مدارس پر تہمت لگایا کرتے ہیں کہ یہ لوگ چندہ کھاتے ہیں، مدرسہ کا پیسہ کھاتے ہیں، یہ میں نے اس واسطے رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کے منہ پر مارسکوں کہ لو اس کو دیکھ لو۔ (رسالہ البلاغ)

اللہ والا مزدور

خلیفہ ہارون رشید کے ایک لڑکا سولہ برس کے سن میں تھا' وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا تھا... ابوعامر بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہوگئی تھی... میں اسے بنوانے کے ارادے سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا... دیکھا کہ مزدوروں کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے... میں نے ایسا حسین لڑکا پہلے نہ دیکھا تھا... اس کے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کررہا ہے... میں نے اس سے کہا لڑکے کچھ کام کروگے؟ اس نے جواب دیا... کیوں نہیں کام کیلئے تو پیدا ہی ہوئے ہیں لیکن یہ بتاؤ کس قسم کا کام لوگے؟ میں نے کہا کہ گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا... کہا ٹھیک ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لوں گا اور نماز کے وقت اپنی نماز پڑھوں گا...
میں نے کہا منظور ہے چلئے... میں اسے لے کر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا جب مغرب کا وقت آیا تو آکر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کا کام کیا ہے... میں اسے

بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا... کہا اے ابو عامر! میں اس کو کیا کروں گا؟ اور لینے سے صاف انکار کر دیا...

دوسرے دن پھر اس کی تلاش میں بازار گیا... لوگوں نے کہا کہ وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے... جب ہفتہ کا دن آیا تو اس کی تلاش میں بازار آیا... دیکھا اسی حالت میں موجود ہے... میں نے اس سے سلام کیا اور کام کیلئے اس سے کہا... اس نے اسی طرح کی شرطیں کیں... میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دور بیٹھ کر دیکھا کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اس کو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھے... دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارا لیا اور اسے دیوار پر تھوپا اور اس کے بعد پتھر خود بخود آپ میں ایک دوسرے سے ملتے چلے جاتے ہیں... میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ خدا رسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے...

تیسرے شنبہ کو پھر میں بازار آیا... معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے میں نے اس شخص کو لیا اور کہا کہ بھائی مجھے وہاں لے چل جس جگہ وہ بیمار اجل راحت قلوب رونق افروز ہے... وہ مجھے ایک ویرانہ میں لے گیا... دیکھا کہ وہاں نہ در ہے نہ دروازہ' نہ مسہری' نہ کوئی سامان راحت' اسی لق و دق میدان میں بے کس و بے بس وہ جوان پڑا ہے میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے... میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہچانا... میں نے اس کا سر لے کر اپنی گود میں رکھ لیا... اور یہ میری زنبیل اور تہبند لو' یہ گورکن کو دینا... یہ قرآن اور انگشتری جناب امیر المومنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا... دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا کہ یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے... ایک مسافر مسکین لڑکے نے سپرد کی ہے...

اور امیر المومنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو بیدار رہو اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آجائے... یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ طائر روح قفس جسدی سے پرواز کر گیا... اس وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے... میں نے اس کی سب وصیتوں کو [illegible]

ہر خادم کو اپنے سے افضل جاننا

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ اپنے ہر ہر خادم کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آنے والے کے قدموں کی زیارت کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتا ہوں... حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شانِ عبدیت کا غلبہ رہتا تھا... مطلب یہ کہ اپنی اہلیت کا اعتقاد نہ رکھتے تھے، تمنا کی ممانعت نہیں... (ملفوظاتِ کمالات اشرفیہ، ص:۲۷۹)

علامہ شیخ جمالی اور مولانا جامی کی ملاقات

ایک مرتبہ آپ نے قلندرانہ وضع قطع میں سفر شروع کیا۔ جب آپ ہرات پہنچے تو مولانا جامیؒ کے ہاں حاضری دی۔ اس وقت آپ کے جسم پر صرف ایک تہہ بند تھا اور سفر کی صعوبتوں سے چہرہ، بال اور جسم خاک آلود تھے۔ اسی حال میں آپ بے دھڑک مولانا جامی کے برابر ان کی مسند پر جا بیٹھے۔ مولانا جامی رحمہ اللہ جیسے نازک مزاج اور تیز طبع صوفی شاعر کو یہ دیدہ دلیری سخت ناگوار گزری۔ خفگی سے مولانا جامیؒ نے آپ سے فرمایا میاں! تم میں اور گدھے میں کیا فرق ہے؟ آپ نے مولانا جامیؒ اور اپنے درمیان اپنی بالشت رکھ کر جواب دیا، ''جتنا تم میں (مولانا جامیؒ) اور مجھ میں فرق ہے۔'' اب مولانا جامی کچھ چونکے اور پوچھا! آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا ''ایک ہندی خاکسار'' مولانا جامیؒ نے دریافت کیا جمالی کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟ آپ نے فی البدیہہ مندرجہ ذیل قطعہ پڑھا۔

گز کے بوریا و پوستکے　　دلکے پُر زدر دو وستکے
لنلکے زیرو لنلکے بالانے　　غم دزود نے غم کالا
ایں قد بس بود جمالی را　　عاشق وِرندلا ابالی را

ترجمہ: گز بھر ٹاٹ اور کھال کا ٹکڑا، چھوٹا سا دل جو دوست حقیقی کا درد رکھتا ہے، ایک معمولی سی لنگی کمر میں اور وہی اوپر بدن پر، نہ اسے اسباب کا فکر اور نہ ہی چور کا غم، جمالی جیسے بے فکرے عاشق کو اسی قدر کافی ہے۔

اب مولانا جامی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ یہ شخص بھی کوئی شے ہے۔ پوچھا آپ شعر بھی کہتے ہیں؟ آپ نے ایک آہ سرد بھری اور اپنے حال کے مطابق یہ شعر پڑھا۔

ماراز خاک کویت پیراہن است برتن   آں ہم زآب دیدہ صد چاک تا بدامن

ترجمہ: ہمارے جسم پر تمہارے کوچہ کی گردوغبار کا حرف ایک ہی ہے اور وہ بھی آنسوؤں سے دامن تک کئی جگہ سے پھٹ گیا۔

اس کے ساتھ ہی عالم جذب میں آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہوگیا۔ بدن ننگا ہونے کی وجہ سے آنسو بہنے سے بدن کی گرد ڈھل گئی گویا واقعی کرتا پھٹ گیا۔

مولانا جامی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ یہی علامہ جمالی ہیں، بڑی شفقت سے پوچھا کہ اسم مبارک؟ آپ نے اپنا نام معمے میں بیان کیا یعنی جمع مالا۔ مولانا جامیؒ بولے! ابھی نام مکمل نہیں ہوا، ایک حرف کی کمی ہے، آپ فوراً بولے وعددہ مولانا جامیؒ اٹھے آپ کو گلے لگالیا، معذرت کی اور بڑی عزت سے اپنا مہمان رکھا۔ (عالمی تاریخ)

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ کا مقام

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنی ایک مشہور نعت کہی پھر حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو ارادہ تھا کہ روضہ اطہر (علی صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کے پاس کھڑے ہو کر اس کو پڑھیں گے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ معظمہ نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کو ہدایت کی کہ جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کرادی۔ مگر حضرت جامی پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ طیبہ کی طرف چل دیئے۔

امیر مکہ نے دوبارہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر مکہ مکرمہ نے آدمی دوڑائے جو مولانا جامی کو راستہ سے پکڑ لائے اور جیل میں ڈال دیا۔ امیر مکہ مکرمہ نے اس پر تیسری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیے میرا ہاتھ نکلے گا جس سے فتنہ ہوگا۔ اس پر شیفتہ رسول حضرت مولانا جامی کو جیل خانہ سے نکالا اور بے حد اعزاز واکرام کیا گیا۔ (برکاتِ درودشریف)

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری

سید احمد رفاعی رحمہ اللہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں....

ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہوکر زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے....

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها　تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ دولة الاشباح قد حضرت　فامدد یمینک کے تحظی بھا شفتی

ترجمہ.... ''دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی.... اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں''....

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی)

کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی شریف میں تھا.... جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے....

ہمارے حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اسکے بعد حضرت صاحبؒ مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے لیٹ گئے اور لوگوں سے کہا مجھ پر پاؤں رکھ کر گزرو یہ عمل آپ نے تواضع وانکساری کیلئے کیا....

اس پر حضرت حاجی صاحب سے کسی نے پوچھا حضرت پھر کسی نے پاؤں رکھا؟ حضرت نے اپنے خاص انداز میں فرمایا وہ مر نہ جاتا جو حضرت سید پر پاؤں رکھتا.... (سرمایہ عشاق)

انسان کی تلاش

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ اپنے درس میں ایک عجیب بات فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ بازار میں گیا، ایک مجذوب باخدا سے میری ملاقات ہوئی۔ میں قریب ہوا، سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا احمد علی انسان کہاں بستے ہیں؟ میں نے بازار میں کھڑے لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا حضرت یہ سب انسان ہی تو ہیں۔ میری بات سن کر انہوں نے لوگوں

پر ایک عجیب سی نظر ڈالی اور کہا اچھا یہ سب انسان ہیں۔ان کی توجہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ میں نے دیکھا تو مجھے بازار میں کتے، بلے، خنزیر چلتے ہوئے نظر آئے۔ جب میری کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا وہ بزرگ جا چکے تھے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت فرماتے تھے کہ

مالک تو سب کا ایک ہے مالک کا کوئی ایک   ہزاروں میں نہ ملے گا لاکھوں میں تو دیکھ

کوئی قسمت والا ہوتا ہے کوئی بخت والا ہوتا ہے جو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا کرتا ہے۔

من کان للہ کان اللہ لہ جو اللہ رب العزت کا بن جاتا ہے پھر اللہ اس کے ہو جایا کرتے ہیں۔(خطبات فقیر ج1 ص210)

اللہ رب العزت کے نام کا ادب

ایک بزرگ حضرت بشر بن حافی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ آپ کی اللہ کے ہاں مقبولیت کا کیا سبب ہے اس لئے کہ آپ کا نام لوگوں میں اس طرح مشہور ہے جیسے کسی نبی کا نام ہوتا ہے... فرمانے لگے: یہ محض اللہ رب العزت کا فضل ہے اس میں میرا کوئی کمال نہیں... میں ایک گناہگار اور عیاش طبیعت آدمی تھا... ایک مرتبہ راستے سے گزرتے ہوئے ایک کاغذ پر نظر پڑی... میں نے وہ کاغذ اٹھا کر دیکھا تو اس میں...

... بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ... لکھا ہوا تھا... میں نے اس کاغذ کو صاف کر کے اپنی جیب میں رکھا... میرے پاس اس وقت صرف دو درہم تھے اور ان دو درہموں کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مالک نہ تھا... میں عطر فروش کی دکان پر گیا اور ان دو درہموں سے میں نے... غالیہ... خوشبو خریدی... (غالیہ ایک خوشبو ہے جو مشک... عنبر... عود اور دُہن سے ملا کر بنائی جاتی ہے) اور وہ خوشبو اس کاغذ میں مل دی... اس رات جب میں سویا تو خواب میں میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اے بشر بن حارث! تو نے ہمارے نام کو راستے سے اُٹھا کر صاف کر کے معطر کیا ہے... ہم تیرے نام کو دنیا و آخرت میں معطر کریں گے... (کتاب التوابین للعلامۃ مقدسی: ۲۲۶)

کمالِ تواضع

''حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ بارش آ گئی... سب طلباء کتابیں لے لے کر اندر کو بھاگے مگر مولانا سب طلباء کی جوتیاں جمع کر رہے تھے کہ اُٹھا کر لے چلیں، لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو کٹ گئے...'' (ارواحِ ثلاثہ، ص: ۲۲۷، ۳۳۸)

علمی کمال

حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشمیر تشریف لے جا رہے تھے، بس کے انتظار میں سیالکوٹ اڈے پر تشریف فرما تھے، ایک پادری آیا اور کہنے لگا کہ آپ کے چہرے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسلمانوں کے بڑے عالم دین ہیں... فرمایا ''نہیں! میں طالب علم ہوں...'' اس نے کہا ''آپ کو اسلام کے متعلق علم ہے؟'' فرمایا: ''کچھ کچھ...'' پھر ان کی صلیب کے متعلق فرمایا کہ ''تم غلط سمجھے ہو... اس کی یہ شکل نہیں ہے...'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر چالیس دلائل دیئے، دس قرآن سے، دس توریت سے، دس انجیل سے اور دس عقلی... وہ پادری آپ کی تقریر سن کر کہنے لگا کہ اگر مجھے اپنے مفادات کا خیال نہ ہوتا تو میں مسلمان ہو جاتا... نیز یہ کہ مجھے خود اپنے مذہب کی بہت سی باتیں آپ سے معلوم ہوئیں... (انوارِ انوری، مؤلفہ مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ، ص: ۳۶)

روشن چہرہ

مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مظفر گڑھ کے سفر میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا، ملتان چھاؤنی کے اسٹیشن پر فجر کی نماز سے قبل حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ گاڑی کے انتظار میں تشریف فرما تھے، اِردگرد خدام کا مجمع تھا، ریلوے کے ایک ہندو بابو صاحب لیمپ ہاتھ میں لیے آ رہے تھے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا منور چہرہ دیکھ کر سامنے کھڑے ہو گئے اور زار و قطار رونے لگے اور پھر یہ زیارت ہی ان کے ایمان کا ذریعہ بن گئی... وہ کہتے تھے کہ ان بزرگوں کا روشن چہرہ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام سچا دین ہے... (انوارِ انوری، ص: ۴۰)

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک گائے پال رکھی تھی جس کی دیکھ بھال ایک خادم کے سپرد تھی... ایک روز اتفاقاً وہ خادم کسی وجہ سے گائے کو مدرسہ کے صحن میں باندھ کر کسی کام کو چلا گیا... دیوبند کے باشندے کوئی صاحب اِدھر آنکلے، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی گائے کو مدرسہ کے صحن میں دیکھا تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ ''کیا مدرسہ کا صحن آپ کی گائے پالنے کے لیے ہے؟''

مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کوئی عذر بیان کرنے کے بجائے یہ گائے دارالعلوم ہی کو دے دی اور قصہ ختم کر دیا حالانکہ مولانا کا عذر بالکل واضح اور ظاہر تھا مگر یہ حضرت اپنے نفس کی طرف سے مدافعت کا پہلو اختیار ہی نہ کرتے تھے... (میرے والد ماجد، ص: ۶۰)

علامہ سیوطی ۷۵ مرتبہ زیارت نبوی سے مشرف ہوئے

علامہ حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان قائتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس جاؤں تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔ (برکاتِ دُرود شریف)

بے خود ہونا آسان ہے باخدا ہونا مشکل ہے

حضرت مخدوم قاری امیر نظام الدین المعروف بہ مخدوم شیخ بھیکہ شاہ بھکاری علوی قادری رزاقی ۸۹۰ھ میں کاکوری (یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ فرمایا ایک روز لڑکپن میں میں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو حرمین شریف جاتے اور واپس آجاتے ہیں۔ اگر مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی تو میں مدت العمر واپس نہ آؤں گا۔

اس کا جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہ دیا کہ تم جو زیارت کعبہ شریف کر کے واپس جانا نہیں چاہتے تو ایسا نہ کرو تم کو ہندوستان میں رہنا ہے تاکہ تم

سے لوگوں کو فائدہ ہو اور تم جو عقد کرو گے اس سے اولاد صالح و با خدا پیدا ہو گی۔ اور یہ فرما کر میرے سر پر ہاتھ رکھا جس سے میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔

پھر دست مبارک سے سر کو حرکت دے کر فرمایا کہ بے خود ہونا آسان ہے اور باخود اور باخدا ہونا مشکل ہے۔ بندہ ساقط الخدمت سے معبود کا کام ٹھیک نہیں ہوتا خدا کا شکر ادا کرو جس نے تم کو اسقدر قوی استعداد عطاء فرمائی۔ سات کاملین سے تمہاری تکمیل ہو گی اور اسی وقت مرتبۂ احسان کی حقیقت تم پر مکشوف ہو گی۔ پھر دست مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اس کی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے اس کے بعد سینے پر سے ہاتھ دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پھیر کر کلمۂ سابقہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد دست مبارک اٹھا کر یہ آیت پڑھی:

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (برکاتِ درود شریف)

شیخ جلال الدین قریشی رحمہ اللہ کے لعاب کی تاثیر

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ حضرت جلال الدین قریشی کی مجلس میں کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کیا.... شیخ نے از راہ حقارت فرمایا: تف بر عمل کیمیا.

کہ کیمیا یعنی سونا بنانے کے عمل پر لعنت ہو....

یہ کہتے ہوئے آپ کے منہ سے کچھ لعاب بھی نکلا اور سامنے پیتل کے تھال پر جا پڑا ....تھوک کا اس تھال پر گرنا تھا کہ وہ فوراً خالص سونا بن گیا....(اخبار الاخیار)

نہ لالچ دے سکیں ہرگز تجھے سکوں کی جھنکاریں
ترے دست توکل میں تھیں استغناء کی تلواریں

ولی کامل کا جنات پر اثر

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ بھی عامل نہ تھے۔ مگر آپ کا اثر جنوں پر بھی تھا۔ چنانچہ ایک جگہ اللہ بخش گنگوہی کا اثر تھا۔ وہاں گھر والا حضرت حاجی صاحب کو لے گیا۔ اللہ بخش نے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ آپ اگر صرف کہلا

کر بھیج دیتے تو میں عدول حکمی نہ کرتا۔ ایسے ہی ایک اور واقعہ سہارنپور کا ہے۔ کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے ایک مکان میں ٹھہرادیا۔ مگر اسمیں جن کا بہت قوی اثر تھا۔

حضرت کے ہمراہ حافظ محمد ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے وہ جن اخیر شب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعتقاد کا اظہار کیا۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ اس جن کے خوف سے وہ مکان چھوڑ دیا گیا تھا۔ تو حضرت نے اس کو نصیحت کی اور اس نے توبہ کی۔ پھر حضرت نے حافظ صاحب سے ملنے کا مشورہ دیا۔ مگر اس نے کہا کہ آپ کے تو اخلاق سے جرأت ہوگئی۔ مگر حافظ ضامن صاحب کے جلال ہیبت سے ان سے ملنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سو ایسی برکات کے واقعات تو اپنے بزرگوں کے بہت ہیں۔ مگر عملیات وغیرہ سے کسی جن یا انسان کو مغلوب نہ فرماتے تھے۔ یعنی عملیات کا شغل نہ تھا۔ (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا حُسنِ اَخلاق

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنا ایسی بزرگ ہستی کہ ماضی قریب میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے.... شاہی خاندان کے شہزادے تھے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیلئے نکل پڑے اور قربانیاں دیں ایک مرتبہ دہلی کی جامع مسجد میں خطاب فرما رہے تھے.... خطاب کے دوران بھرے مجمع میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا (العیاذ باللہ) ہم نے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں اتنے بڑے عالم اور شہزادے کو ایک بڑے مجمع میں یہ گالی دی اور وہ مجمع بھی معتقدین کا تھا.... میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم جیسا کوئی آدمی ہوتا تو اس کو سزا دیتا اگر وہ سزا نہ بھی دیتا تو اس کے معتقدین اس کی تکہ بوٹی کر دیتے.... ورنہ کم از کم اس کو ترکی بہ ترکی یہ جواب تو دے ہی دیتے کہ تو حرام زادہ.... تیرا باپ حرام زادہ لیکن حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو پیغمبرانہ دعوت کے حامل تھے جواب میں فرمایا۔

آپ کو غلط اطلاع ملی ہے میری والدہ کے نکاح کے گواہ تو آج بھی دلی میں موجود ہیں۔

اس گالی کو ایک مسئلہ بنادیا لیکن گالی کا جواب گالی سے نہیں دیا۔ (اصلاحی خطبات)

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کا اشتیاقِ نماز

حضرت حاجی امداد اللہ قدس اللہ سرہ جو پوری جماعت دیو بند کے شیخ طریقت ہیں، ان کا ارشاد ہے کہ اگر حق تعالیٰ نے مجھ سے قیامت کے دن پوچھا کہ اے امداد اللہ! مانگ کیا مانگتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ:

''یا اللہ! نہ مجھے جنت کی ضرورت ہے نہ حوریں مطلوب ہیں، نہ محلات مطلوب ہیں، نہ باغات مطلوب ہیں، مجھے تو اپنے عرش کے نیچے ڈیڑھ گز کی جگہ دے دیجئے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہوں۔ اللہ سے میں یہی مانگوں گا۔''

تو اہل اللہ کو نماز میں وہ لطف میسر ہوتا ہے کہ سلطنتیں بھی چھوڑنے کے لیے تیار ہیں مگر نماز چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ (وعظ تاثیر الاعمال)

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کا مبارک جذبہ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کا یہ عمل تھا کہ اگر مسجد کو دو راستے جاتے ہوں، ایک ذرا لمبا اور ایک چھوٹا ہو تو لمبا راستہ اختیار کرتے تھے تاکہ قدم زیادہ پڑیں، نیکیاں زیادہ لکھی جائیں اور بدیاں زیادہ مٹائی جائیں اور اس میں بھی یہ کرتے تھے کہ لمبا راستہ اختیار کر کے چھوٹے چھوٹے قدم ڈالتے تھے۔ لمبی لمبی گر ہیں نہیں ڈالتے تھے۔ اس لیے کہ حدیث میں ''کثرۃ الخطاء'' فرمایا گیا ہے کہ قدموں کی کثرت مطلوب ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ چھوٹے قدم ہوں یا بڑے قدم ہوں، اس کی کوئی قید نہیں لگائی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں چھوٹے قدم ڈالوں، شریعت نے مجھے نہیں روکا، یعنی اگر بیس قدم سے راستہ طے ہوتا، چالیس قدم سے طے کرتے تھے تاکہ چالیس نیکیاں ملیں۔ (وعظ نبوت وملوکیت)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ اور رزق کی قدر

ایک مرتبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے ....اس دوران ایک صاحب نے آپ کو پینے کیلئے دودھ لا کر دیا....آپ نے وہ دودھ پیا اور تھوڑا سا بچ گیا وہ بچا ہوا دودھ آپ نے سرہانے کی طرف رکھ دیا....اتنے میں آپ کی آنکھ لگ گئی....جب بیدار ہوئے تو

ایک صاحب جو پاس کھڑے تھے.... ان سے پوچھا کہ بھائی وہ تھوڑا سا دودھ بچ گیا تھا وہ کہاں گیا؟.... تو ان صاحب نے کہا کہ حضرت وہ تو پھینک دیا ایک گھونٹ ہی تھا حضرت تھانوی رحمہ اللہ بہت ناراض ہوئے.... اور فرمایا کہ تم نے اللہ کی اس نعمت کو پھینک دیا.... تم نے بہت غلط کام کیا اگر میں اس دودھ کو نہیں پی سکا تو تم خود پی لیتے.... کسی اور کو پلا دیتے یا بلی کو پلا دیتے یا طوطے کو پلا دیتے.... اللہ کی کسی مخلوق کے کام آ جاتا تم نے اس کو کیوں پھینکا؟ .... اور پھر ایک اصول بیان فرمادیا کہ ''جن چیزوں کی زیادہ مقدار سے انسان اپنی عام زندگی میں فائدہ اٹھاتا ہے.... ان کی تھوڑی مقدار کی قدر اور تعظیم اس کے ذمہ واجب ہے''۔

مثلاً کھانے کی بڑی مقدار کو انسان کھاتا ہے.... اس سے اپنی بھوک مٹاتا ہے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے لیکن اگر اسی کھانے کا تھوڑا سا حصہ بچ جائے.... تو اس کا احترام اور توقیر بھی اس کے ذمہ واجب ہے.... اس کو ضائع کرنا جائز نہیں۔

یہ اصل بھی درحقیقت اسی حدیث سے ماخوذ ہے کہ.... اللہ کے رزق کی ناقدری مت کرو اس کو کسی نہ کسی مصرف میں لے آؤ۔ (اصلاحی خطبات جلد ۵ ص ۱۶۲)

عجیب امتحان

حضرت شیخ عبدالباری رحمہ اللہ کی خدمت میں دو شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ شیخ نے ان کے اعتقاد کی جانچ کے لئے فرمایا کہ: اگر ہم خلاف شرع کام کا حکم دیں تو کرو گے؟

ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ صاحب خلاف شرع کام تو میں نہ کروں گا دوسرے نے کہا کہ ہاں میں کروں گا۔ شیخ نے دوسرے کو تو بیعت فرمالیا' اور پہلے کو صاف انکار کر دیا۔ وہاں سے جب علیحدہ ہوئے تو پہلے نے دوسرے سے پوچھا کہ بھائی! تم نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار کس تاویل سے کرلیا۔

اس نے جواب دیا کہ: میں نے یہ خیال کیا کہ شیخ کامل کبھی خلاف شرع کام کے واسطے کہہ ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا مجھے کبھی ایسی نوبت ہی نہ آوے گی۔ پس میں نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار نہیں کیا بلکہ ان کے شیخ کامل ہونے کا پورا یقین کیا کہ وہ کبھی ہرگز ایسا کر ہی نہیں سکتے کہ خلاف شرع کا حکم دیں اور میرا یہ کہنا کہ اگر آپ خلاف شرع کہیں گے تو کرلوں گا۔ یہ تعلیق المحال بالمحال ہے اس سے میرا عزم امر غیر مشروع لازم نہیں ہوتا۔ (قصص الاکابر)

فاقوں میں انوار و فیوض

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب زمانہ غدر میں عرب ہجرت کر گئے تو وہاں آپ کا کوئی اس وقت شناسا نہ تھا... چالیس روز تک فاقے ہوتے رہے... یہاں تک کہ فرض نماز ادا کرنے کی طاقت باقی نہ رہی... ایک روز سجدے میں رو کر عرض کیا کہ اے اللہ! یہ امداد اللہ آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے در پر سوال نہیں کر سکتا... بس یہ چاہتا ہوں کہ صرف اللہ کا محتاج رہوں، کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے... اس کے بعد پھر آپ کو کبھی فاقہ کی تکلیف نہ ہوئی اور فتوحات غیبیہ کھل گئیں اور کچھ دن بعد تو جوق در جوق طالبین آنے لگے اور آپ شیخ العرب والعجم ہو گئے... لیکن حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ زمانہ تنگی اور فاقہ زدگی میں حق تعالیٰ کی طرف سے جو انوار و فیوض اور نفحاتِ کرم قلب پر وارد ہوتے تھے اُس لطف کو اب دل ترستا ہے... (معرفت الٰہیہ)

حضرت سلیمان بن سحیم اور حضرت شیبان رحمہما اللہ

سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سُنی۔ (برکات درود شریف)

روضہ شریفہ پر سلام کے لئے خصوصی قاصد بھیجنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

زندگی کی کایا پلٹ گئی

حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پہلے عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن اپنی دکان پر بیٹھے نسخے باندھ رہے تھے۔ ایک درویش کمبل پوش دکان کے آگے کھڑے ہو کر انہیں تکنے لگے دیر تک اسی حالت میں دیکھ کر حضرت عطار نے فرمایا کہ بھائی جو کچھ لینا ہو لو۔ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو درویش نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دکان میں خمیرے شربت معجونیں بہت سی چپکتی ہوئی چیزیں بھری پڑی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ مرتے وقت تمہاری روح کیسے نکلے گی جو اتنی چپکتی ہوئی چیزوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس وقت حضرت عطار کو باطن کا تو چسکا تھا ہی نہیں بے دھڑک کہہ بیٹھے کہ جیسے تمہاری نکلے گی ویسے ہی ہماری بھی نکل جائے گی درویش نے کہا کہ میاں ہمارا کیا ہے اور کمبل اوڑھ کر وہیں دکان کے سامنے لیٹ گیا۔ اول تو حضرت عطار یہ سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب بہت دیر ہو گئی تو شبہ ہوا پاس جا کر کمبل اٹھایا تو وہ درویش واقعی مردہ تھا۔ بس ایک چوٹ دل پر لگی اور وہیں چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ دل دنیا سے بالکل سرد ہو چکا تھا۔ اس وقت دکان لٹا کر کسی پیر کی تلاش میں نکلے۔ پھر وہ طریق کے اندر کتنے بڑے عارف ہوئے ہیں۔ (سکونِ قلب)

اگر مخالفین مدرسہ خالی کروانا چاہیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں یہاں بھی تجویز ہوئی تھی کہ ان سے خانقاہ و مدرسہ خالی کرانا چاہئے اور میں ہر وقت اس پر تیار تھا کہ اگر ایک بچہ نے بھی آ کر مجھ سے کہا میں فوراً بلا مزاحمت خانقاہ خالی کر دوں گا.... احباب کو یہ سوچ تھی کہ پھر یہ مجمع کہاں رہے گا.... خدا کی قدرت اسی زمانہ میں یہ عجیب قصہ پیش آیا کہ فلاں جگہ ایک شخص کا انتقال ہوا تو اس شخص نے چار ہزار کی رقم کے متعلق وصیت کی کہ یہ رقم تھانہ بھون کے فلاں خانقاہ و مدرسہ کو بھیج دی جائے چنانچہ اس رقم کی یہاں اطلاع آئی اور وہ رقم اتنی تھی کہ اگر خانقاہ از سر نو تعمیر کراتا تب بھی اس سے ممکن تھا.... چنانچہ میں نے ایک جگہ بھی تجویز کر لی تھی مگر بفضلہ تعالیٰ سب کی

گردنیں نیچی رہیں.... بعد میں ان کے بعض سرغنہ آ کر درخواست کرنے لگے کہ یہاں سے نہ جائیے ورنہ ہماری بڑی رسوائی ہوگی.... میں نے اس وقت یہ کہنا مناسب سمجھا کہ میں تو حضرت حاجی صاحبؒ کا بٹھلایا ہوں کیسے جاسکتا ہوں.... ہم نے اس حالت میں بھی عدالتوں میں کسی طور پر بھی جانا پسند نہیں کیا.... (القول الجلیل)

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی گرفتاری سے صدمہ

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی گرفتاری ہوئی تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بہت صدمہ ہوا.... حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا.... ''مجھے خیال نہیں تھا کہ مجھے مولانا مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت ہے....'' کسی خادم نے عرض کیا کہ مولانا مدنی تو اپنی خوشی سے گرفتار ہوئے تو حضرت نے فرمایا، آپ مجھے اس جملہ سے تسلی دینا چاہتے ہیں.... کیا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کے مقابلہ میں اپنی خوشی سے نہیں گئے تھے، مگر آج تک کون ایسا شخص ہوگا جسکو اس حادثہ کا رنج نہ ہوا.... (حیرت انگیز واقعات صفحہ ۳۰)

تین دن میں پورے قرآن کی کتابت

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ کے خاندان سے ایک بزرگ شیخ جنید حصاری رحمہ اللہ ہوئے ہیں۔ آپ کا زمانہ سلاطین لودھی کا زمانہ ہے۔ آپ جید عالم اور صاحب دل بزرگ تھے۔ حافظ قرآن بھی تھے آپ نے تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے حصار کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ وہاں سے اسلام، علوم اسلامیہ اور خاص طور پر قرآن پاک کی تعلیمات کی اشاعت شروع کر دی۔ آپ نے ساری عمر درس تدریس کا مشغلہ جاری رکھا کبھی کسی امیر یا صاحب ثروت کے آستانے پر نہیں گئے خطاطی سے روزی پیدا کرتے تھے زود نویسی میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ بعض لوگ اس کو آپ کی کرامت پر محمول کرتے تھے چنانچہ صاحب الاخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ آپ تین دن میں پورا قرآن کریم مع اعراب لکھ لیا کرتے تھے اس سے یہ مغالطہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ درس و تدریس کا مشغلہ ترک کر کے کتابت کیا کرتے تھے بلکہ درس و تدریس کے بعد فرصت کے وقت آپ یہ فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ (تحفۂ حفاظ)

قرآن دورِ حاضر کی اہم ضرورت

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مالٹا کی قید سے واپس آنے کے بعد ایک رات بعد عشاء دارالعلوم دیوبند میں تشریف فرما تھے... علماء کا بڑا مجمع سامنے تھا اس وقت فرمایا کہ "ہم نے تو مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں...

(یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہوگیا) کہ اس استاذ العلماء درویش نے اَسی سال علماء کو درس دینے کے بعد آخر عمر میں جو سبق سیکھے ہیں (کیا ہیں؟)

فرمایا کہ میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے... ایک ان کا قرآن کو چھوڑ دینا... دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی... اس لیے میں وہاں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اسی کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے... بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی میں قائم کیے جائیں... بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو ہرگز برداشت نہ کیا جائے..."

غور کیا جائے تو یہ آپس کی لڑائی بھی قرآن کو چھوڑنے ہی کا لازمی نتیجہ ہے... قرآن پر کسی درجہ میں بھی عمل ہو تو خانہ جنگی کی نوبت نہیں پہنچتی... (وحدت امت)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے دو عمل

حضرت مولانا شمس الدین محمد رومی حضرت مولانا جامی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ میری آرزو تھی کہ مجھے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ میری والدہ نے ایک دعا شب جمعہ کو چند بار بالالتزام پڑھنے کو بتائی۔ میں نے یہ بھی سنا تھا کہ جو شخص شب جمعہ تین ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھے گا اس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ غرض یہ دونوں عمل کر کے میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میں گھر سے باہر ہوں اور والدہ میرے انتظار میں ہیں اور فرما

رہی ہیں کہ میں تمہاری منتظر ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں رونق افروز ہیں آ ؤ تمہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں۔ والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔

میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک اچھا خاصہ مجمع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ تحریر املاء کرا رہے ہیں۔ اور لوگ یہ تحریریں اطراف عالم میں بھیج رہے ہیں۔

حضرت مولانا اشرف الدین عثمان زیارت گاہی جن کا شمار علماء ربانی میں ہوتا ہے لکھ رہے ہیں۔ میری والدہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ لڑکا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ عمر دراز دولت منداور بزرگ صفات ہوگا کیا یہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جانب نظر ڈالی اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ (برکاتِ دُرودشریف)

ہاتف غیب نے پہاڑ کی چوٹی سے آواز دی

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں ملک روم میں کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگیا تھا، ایک دن میں نے سنا کہ ہاتف غیب ایک پہاڑ کی چوٹی پر سے باآواز بلند یہ کہہ رہا ہے، خدایا اس پر تعجب ہے جو تجھے پہچانتے ہوئے تیرے سوا دوسرے کی ذات سے امید وابستہ رکھتا ہے، خدایا اس آدمی پر بھی تعجب ہے جو تجھے پہچانتے ہوئے بھی اپنی حاجتیں دوسروں کے پاس لے جاتا ہے، پھر ذرا ٹھہر کر ایک پرزور آواز لگائی اور یوں فرمایا پورا تعجب اس شخص پر ہے جو تجھے پہچانتے ہوئے بھی دوسرے کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے وہ کام کرتا ہے جن سے تو ناراض ہو جائے۔ (برکاتِ دُعا)

مسلمانوں سے حسن ظن نے مستجاب الدعوات بنادیا

منقول ہے کہ ایک عابد نے عبادت وریاضت کے ارادہ سے آبادی سے نکل کر دور ایک پہاڑی پر جاکر بسیرا کیا، ایک رات اسے خواب میں یوں حکم دیا گیا کہ شہر میں فلاں جگہ سرراہ ایک موچی (جوتے بنانے اور مرمت کرنے والا) بیٹھ کر جوتے گانٹھ رہا ہے وہ

مستجاب الدعوات ہے اس کے پاس جا کر تم اپنے لئے دعا کراؤ، صبح ہوتے ہی عابد اس کے پاس جا پہنچا، اور دریافت کرنے لگا کہ تمہارے اعمال وعبادات کیا کیا ہیں؟ موچی نے کہا کہ میں دن میں روزہ رکھ کر مزدوری کرتا ہوں اس سے جو کچھ مجھے ملتا ہے اس میں سے میں اپنے بال بچے کو کھلاتا ہوں اور جو بچ جاتا ہے اسے میں اللہ کے نام غربا و مساکین پر خیرات کر دیا کرتا ہوں، یہ سن کر عابد نے دل میں سوچا کہ یہ عمل اچھا تو ضرور ہے مگر اتنا بڑا نہیں کہ صرف اتنا کام کرنے سے آدمی مستجاب الدعوات ہو جائے یوں گمان کرتے ہوئے وہ واپس چلا گیا، رات سویا تو پھر اسے خواب میں یہ کہا گیا کہ تم پھر اس موچی کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ تمہارے چہرے کا رنگ زرد کیوں ہو گیا ہے؟

صبح اُٹھتے ہی عابد نے پھر اس موچی کے پاس حاضر ہو کر چہرے کے زرد ہونے کی وجہ پوچھی تو موچی نے جواب دیا کہ میرے قریب سے مسلمانوں میں سے جو بھی کوئی گزرتا ہے یعنی آمد و رفت کرتا ہے تو میں ان سبھی مسلمانوں کے لیے دل میں یہ تصور کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے اچھے ہیں جن کی وجہ سے ان کی مغفرت و نجات ہو جائے گی اور میں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک و برباد ہو جاؤں گا، یہ تصور کرتے ہوئے ندامت کے آنسو بہایا کرتا ہوں عابد نے جب یہ سنا تو کہا کہ البتہ یہ تیرا عمل مستجاب الدعوات ہونے کے قابل ہے۔ (نزہۃ البساتین)

میں سب کو معاف کر چکا ہوں

بنگال کے سفر میں ایک جگہ لوگ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے ساتھ سخت گستاخی سے پیش آئے اور اخبارات میں اس کا چرچا ہوا تو چوہدری مقبول الرحمٰن خان سیوہاروی نے ان کی ہجو میں ایک نظم لکھی اور ان کے لیے کچھ بددعائیں بھی دیں... اس نظم میں انہوں نے مجھ سے بھی مشورہ لیا... غرض اس کو صاف کر کے میں نے بجنور کے مشہور اخبار "مدینہ" کو برائے اشاعت بھیج دیا... جب وہ شائع نہ ہوئی تو میں نے مولوی مجید حسن مالک اخبار کو بطور شکایت خط لکھا... مولوی صاحب نے جواب دیا کہ جب وہ نظم یہاں پہنچی تو حضرت یہاں دفتر میں تشریف فرما تھے... ان کو علم ہو گیا اور انہوں نے سختی سے شائع کرنے سے روک دیا... اگلے مہینے حضرت سیوہارہ تشریف لائے تو میں نے کہا، آپ نے ہماری نظم کو

شائع ہونے سے کیوں روک دیا؟ فرمایا کہ: ''میرے بھائی! میرے ساتھ جس کسی نے جو کچھ کیا ہے یا کوئی آئندہ کرے گا، میں سب کو معاف کر چکا ہوں... آپ میری وجہ سے کسی کو برا بھلا نہ کہیں، نہ کسی کے لیے بددُعا کریں...'' (از قاضی ظہور الحسن ناظم سیوہاروی)

پُرسوز تلاوت

زرارۃ بن اوفی رحمہ اللہ ایک مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ الآیۃ پر جب پہنچے تو فوراً گر گئے اور انتقال ہو گیا... لوگ اُٹھا کر گھر تک لائے... (آہ و زاری)

محدثانہ خدمات

ایک محدث رحمہ اللہ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں کہ اگر ان کے پیدا ہونے کے دن سے لے کر ان کے مرنے کے دن تک اگر سارے دنوں کو گن لیا جائے اور جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے صفحوں کو گن لیا جائے تو ہر دن کے اندر دس صفحات بنتے ہیں یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کے پورے دن گن لئے جائیں کہ اتنے ہزار دن زندہ رہے اور اتنے انہوں نے صفحات لکھے اور آپس میں انہیں تقسیم کیا جائے تو ہر دن کے اندر اوسطاً دس صفحات بنتے ہیں۔ اب بارہ تیرہ سال تو علم حاصل کرنے میں ہی گزرے ہوں گے اگر وہ نکال دیں تو یہ دس کی بجائے بھی بیس ہو جائیں گے۔ بیس صفحات کا ایک دن میں ہمارے لئے سمجھ کر پڑھنا مشکل ہوتا ہے چہ جائیکہ اسے نئے سرے سے ترتیب کر لیا جائے جو لوگ تصنیف و تالیف کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک دن میں ایک صفحہ لکھنا بھی آسان کام نہیں ہوتا انہوں نے کتنی محنت کی ہو گی۔ (خطبات فقیر ج1 ص 61)

نیک حسرت

حضرت مجددِ الف ثانی رحمہ اللہ کے نامِ نامی سے کون شخص ہندوستان میں ناواقف ہو گا.. ان کے ایک خلیفہ مولانا عبدالواحدؒ لاہوری نے ایک دن ارشاد فرمایا کیا جنت میں نماز نہ ہو گی کسی نے عرض کیا کہ حضرت جنت میں نماز کیوں ہو وہ تو اعمال کے بدلہ کی جگہ ہے نہ کہ عمل کرنے کی... اس پر ایک آہ کھینچی اور رونے لگے اور فرمایا کہ بغیر نماز کے جنت میں کیسے گزرے گی۔ (فضائل اعمال)

عبادت میں لطف

ابنِ ثوبان رحمہ اللہ نے اپنے کسی عزیز سے اس کے ساتھ افطار کا وعدہ کیا مگر دوسرے روز صبح کے وقت پہنچے... اُنہوں نے شکایت کی تو کہا کہ اگر میرا تم سے وعدہ نہ ہوتا تو ہرگز نہ بتاتا کہ کیا مانع پیش آیا... مجھے اتفاقاً دیر ہوگئی تھی حتیٰ کہ عشاء کی نماز کا وقت آ گیا... خیال ہُوا کہ وتر بھی ساتھ ہی پڑھ لوں کہ موت کا اطمینان نہیں... کبھی رات میں مر جاؤں اور وُہ ذمّہ پر باقی رہ جائیں... میں دُعائے قنوت پڑھ رہا تھا کہ مجھے جنت کا ایک سبز باغ نظر آیا جس میں ہر نوع کے پھول وغیرہ تھے... اس کے دیکھنے میں ایسا مشغول ہُوا کہ صبح ہوگئی۔ (احیاء)

ایک ایمان افروز بات

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت! ایک شخص نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں حج کیلئے بھیجوں گا اب وہ انکار کرتا ہے سنتے ہی خفا ہو کر فرمایا کہ شرک کی باتیں مت کرو' مطلب یہ تھا کہ بھلا اس آدمی سے کیا ہو سکتا ہے اس کا دل حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے اسی لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ تکلیف وخوشی کے سارے ڈورے حق تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ لہٰذا مخلوق سے جس نے نظر ہٹائی وہ عافیت میں ہے اور جس نے مخلوق پر نظر جمائی وہ پریشانی کا شکار ہے تو جس کی نظر اس پر جم گئی وہ بہت اطمینان میں ہے ایک شعر یاد آیا بہت سادہ' بہت چھوٹا' مگر اتنا جاندار شعر ہے کہ اگر اللہ نے سمجھ سے کچھ حصہ دیا ہو تو آدمی جھوم جائے شاعر توحید کی ترجمانی کر رہا ہے کہ عموماً آدمی کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے یہ میری ماں ہے یہ میری دکان ہے یہ میرا بینک بیلنس ہے یہ میری کار ہے یہ میری اپوزیشن ہے یہ یرے ساتھ یہیں تو شاعر کہتا ہے۔

جو نظر آتے ہیں وہ نہیں اپنے — جو ہے اپنا وہ نظر نہیں آتا

اس لئے کہ حقیقت میں وہی اپنا ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتا' جو نظر آتے ہیں وہ اپنے نہیں ہیں۔ اسی لئے جنہوں نے ایک غم اپنا لیا ان کے لئے کوئی پریشانی اور حیرانی نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دلوں کی دنیا حضرت حق کے ہاتھ میں ہے۔ (فیض ابرار)

قطبی پڑھ کر ایصال ثواب

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص اپنے کسی عزیز کے ایصال ثواب کرانے کے لئے آئے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ''قطبی'' (منطق کی درسی کتاب) کا سبق پڑھا رہے تھے، فرمایا کہ ''ہم یہ قطبی کا سبق پڑھ کر تمہارے عزیز کے لئے ایصال ثواب کر دیں گے۔'' انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ ''حضرت! قطبی پڑھ کر ایصال ثواب؟ ایصال ثواب تو قرآن کریم یا بخاری شریف وغیرہ پڑھ کر ہوتا ہے۔'' حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ''ہمارے نزدیک قطبی میں اور بخاری میں کوئی فرق نہیں، اس لئے کہ بخاری شریف پڑھنے سے جو مقصود ہے، قطبی پڑھنے سے بھی وہی مقصود ہے۔ (یعنی اللہ کی رضا) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو ثواب بخاری شریف پڑھنے سے ملتا ہے، وہی ثواب قطبی پر بھی عطا فرمائیں گے، اگر نیت درست ہو۔'' (دین ودانش)

حکمت قاسمی

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمہ اللہ سے دیانند سرستی نے ایک دفعہ سوال کیا کہ ''مسلمان کہتے ہیں کہ لوح محفوظ میں اول خلقت سے قیامت تک تمام واقعات لکھے ہوئے ہیں اور واقعات تو لاتعداد ہیں تو وہ کتاب بہت ہی بڑی ہوگی پھر وہ رکھی کہاں جاتی ہوگی؟'' حضرت مولانا نے اس کا جلدی جواب نہیں دیا بلکہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے کہ لالہ جی آپ کی کتنی عمر ہے؟ اس نے کہا ستر برس کی مثلاً پوچھا کہ کہاں کہاں تعلیم حاصل کی ہے کیا کیا پڑھا ہے اور آپ کو اپنے بچپن کے واقعات بھی یاد ہیں؟

اُس نے بیان کیا کہ میں نے پہلے وہاں تعلیم حاصل کی پھر وہاں اور میں نے اتنی کتابیں دیکھیں اور اتنی کتابیں پڑھیں اور میں نے اتنے سال سیاحت کی مولانا نے پوچھا کہ یہ سب واقعات آپ کو یاد ہیں؟ کہا ہاں اور بچپن کے واقعات بھی بہت یاد ہیں اور جوانی کے اور سیر وسیاحت وتعلیم وغیرہ کے واقعات تو گویا اس وقت میرے سامنے ہیں غرض اس نے اپنے حافظہ کی بہت تعریف کی مولانا نے پوچھا کہ یہ سب واقعات آپ کو محفوظ ہیں اس نے بڑے دعوے سے کہا جی ہاں بجنسہ سب محفوظ ہیں...

اب مولانا نے فرمایا کہ لالہ جی اس ذرا سے دماغ میں جو ایک بالشت سے بھی کم ہے ستر برس کے واقعات اور کتابوں کے مضامین اور لوگوں کی باہمی تقریریں اور ابحاث کس طرح سما گئے اس پر وہ خاموش ہوا...

مولانا نے فرمایا کہ لوح محفوظ کی نظیر تو خود آپ کے اندر موجود ہے ''آپ کا دماغ'' پھر حیرت ہے کہ آپ لوح محفوظ پر یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ کہاں رکھی جاتی ہوگی آپ کے کبھی اپنے دماغ پر شبہ نہ ہوا کہ اس ذرا سے دماغ میں اس قدر بے شمار واقعات و مضامین کس طرح محفوظ رہتے ہیں پھر بعض انسانوں کی عمریں ہزار ہزار سال کی ہوئی ہیں اور اُن کے حافظے ہم سے زیادہ قوی تھے اُن کے دماغ میں ہزار سال کے واقعات اور ہزاروں آدمیوں کی صورتیں کیونکر محفوظ رہتی تھیں تو یہ کیا ضرور ہے کہ جس چیز میں لاکھ دو لاکھ برس کے واقعات لکھے جائیں وہ طولاً و عرضاً بھی اتنی بڑی ہو کہ آسمانوں میں نہ سما سکے خدا تعالیٰ کو قدرت ہے کہ تھوڑے سے جسم میں جتنے چاہے واقعات محفوظ کر دیں چنانچہ ایک نظیر اس کی انسان میں موجود ہے اب تو دیانند' مولانا کا منہ تکنے لگا... (کایا پلٹ)

عارفین کو شرک کا احساس جلد ہوتا ہے

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص روتا ہوا آیا اور کہنے لگا حضرت میری بیوی مر رہی ہے دُعا کیجئے کہ تندرست ہو جائے...

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، عجیب بات ہے کہ ایک شخص تو قید سے چھوٹ رہا ہے اور یہ رو رہا ہے کہ تو قید سے کیوں چھٹ رہا ہے اور فرمایا کہ تم بھی اسی طرح چھوٹ جاؤ گے... سبحان اللہ! عارفین کی ہر بات میں معرفت ہوتی ہے...

کہنے لگا حضرت وہ میری روٹی پکاتی تھی... فرمایا کہ ہاں بھائی جب تم ماں کے پیٹ میں تھے وہ روٹی پکاتی ہوئی تمہارے ساتھ آئی تھی... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باتیں اس طرح فرمائیں کہ یہ مشاہدہ و استحضار حضرت کا حال ہو...

ان باتوں پر تو حضرت کو تکدر نہیں ہوا بلکہ ہر بات کا ہنس کر جواب دیتے رہے... اس کے بعد اُس نے ایک اور بات کہی جو ظاہر بینوں کے نزدیک دین کی بات تھی مگر حضرت بگڑ گئے... کہنے لگا، حضرت ایک شخص نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ کو مدینہ اپنے ساتھ لے

جائے گا... اب وہ اس بات سے پھر گیا ہے... دُعا فرما دیجئے کہ وہ اپنے ساتھ مجھے لے جائے... اس پر حضرت خفا ہو گئے اور فرمایا کہ ہمارے سامنے شرک کی باتیں نہ کرو، غیر اللہ پر اتنی نظر... ظاہر بینوں کے نزدیک یہ بات بگڑنے کی نہ تھی... بظاہر اس سے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوتا ہے مگر جس نے سوئی دیکھی ہو کہ پتلی پتلی چمکتی ہے مگر اس کی نوک نہ دیکھی ہو اُسے کیا خبر وہ تو سُوئی کو یہ سمجھے گا کہ خوبصورت تنکا ہے مگر جس کو سُوئی کی نوک کا بھی احساس اور ادراک ہو وہ واقعی اُسے معمولی چیز نہ سمجھے گا...

اس واقعہ میں ہمارے نزدیک بگڑنے کی کوئی بات نہیں مگر عارفین کو جن باتوں سے شرک کی بُو آتی ہے اس میں غیر اللہ پر نظر ہونے کا حضرت کو احساس ہوا... وہ تو ان کو نشتر سے بھی زیادہ ایذادہ سمجھیں گے... گو دوسرے کو احساس نہ ہو... (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب، ص:۳۵)

پریشانی میں شکر کا پہلو

حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہوگئی' آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے۔ پڑوسی نے بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔ حضرت احمد حربؒ نے بتایا کہ ہم تمہاری چوری ہو جانے کا افسوس کرنے آئے ہیں' پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہو گئے ہیں۔ ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے میں نے نہیں۔ دوسرے یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے' تیسرے یہ کہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے اور دین میرے پاس ہے' یعنی اللہ کا بندہ وہی ہے جو پریشانی میں بھی شکر کرے۔ (انمول موتی)

شکر کی تعلیم

ایک شخص سہل بن عبداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ چور میرے گھر میں گھس کر سارا سامان لے گیا۔ آپ نے فرمایا' اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر چور (یعنی شیطان) تمہارے دل میں گھس کر توحید کو خراب کر دیتا تو کیا کر سکتا تھا؟

کہتے ہیں کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔ (رسالہ قشیریہ)

مبتدی کو صدقہ کا اہتمام مضر ہے

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نواب محمود صاحب رئیس چھتاری کو لکھا تھا کہ آپ مکہ میں بہ نیت ہجرت آنا چاہتے ہیں تو یہاں رہ کر اپنے لیے صرف اتنی رقم منگانے کا انتظام کیجئے جو آپ کے خرچ کے لیے کافی ہو... تقسیم کے واسطے نہ کوئی رقم ساتھ لانا نہ وہاں سے منگانے کا انتظام کرنا حالانکہ یہ صدقہ تھا جو موجب ثواب ہے مگر مبتدی کو یہ بھی مضر ہے کہ اس جھگڑے میں پڑے کہ صدقہ کس کو پہنچا اور کون رہا اور رقم اب تک کیوں نہیں آئی؟ کہاں دیر ہوئی اور اپنے آپ کو دینے والا اور دوسروں کو محتاج سمجھے... ہاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے اقویاء کو یہ تعلقات مضر نہیں... ان کی نسبتیں راسخہ تھیں... اس لیے ان تعلقات سے ان کی توجہ الی اللہ کم نہیں ہوتی... (علاج الحرص، ص:۲۴)

چند دراہم کا عطیہ

احمد بن محمد صوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میرے جسم کی کھال گل گئی۔ بعدہ میں مدینہ شریف آیا اور سلام عرض کیا اور روضہ اقدس کے پاس سوگیا۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احمد تو آ گیا دیکھ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کھول۔ جب میں نے ہاتھ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں چند درہم رکھ دیئے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ بازار گیا اور کھانا خرید کر کھایا اور واپس بستی چلا گیا۔ (برکاتِ درُود شریف)

محبت رسول میں اپنے بچے کا قتل

شیخ عبدالقادر قوصی رحمہ اللہ متوفی تقریباً (۷۰۶ھ) کا اتباع سنت میں یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ اپنے اکلوتے بارہ سال کے بیٹے کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں لوکی بھی تھی۔ فرمایا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوکی بہت مرغوب تھی۔ بیٹے کی زبان سے کہیں

یہ نکل گیا کہ یہ تو ایک گندی چیز ہے۔ حضرت شیخ یہ الفاظ برداشت نہ کر سکے کہ ان میں شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تحقیر پائی جاتی ہے۔

اور اسی وقت تلوار سے بیٹے کا سر قلم کر دیا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کو اپنے بیٹے کی جان سے بھی عزیز سمجھا۔ (برکاتِ درُود شریف)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رُخصت ہو کر ہندوستان واپس آنے لگا تو فرمایا کہ وہاں بھی ان شاء اللہ فیض پہنچتا رہے گا کیونکہ اصل فیض پہنچانے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور شیخ محض واسطہ اور اُن کے اسم ہادی کا مظہر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیض زمان و مکان کی قید نہیں...(خاتمۃ السوانح ص: ۱۴۳)

(حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات سے جو نفع عام اور فیض تام ہوا اُس کی مثال نہیں ملتی... حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فراست سے اس کی بشارت بہت پہلے دے دی تھی)...(کاروانِ مجدد)

نماز کی برکت

عطاء ارزق رحمہ اللہ کو ان کی بیوی نے دو درہم دیئے کہ ان کا آٹا خرید کر لائیں۔ جب آپ بازار کو چلے تو راستہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ کھڑا رو رہا ہے جب اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا مجھے مولیٰ نے دو درہم دیئے تھے سودے کے لیے وہ کھو گئے' اب وہ مجھے مارے گا۔ حضرت نے دونوں درہم اسے دے دیئے اور شام تک نماز میں مشغول رہے اور منتظر تھے کہ کچھ ملے مگر کچھ میسر نہ ہوا۔ جب شام ہوئی تو اپنے ایک دوست بڑھئی کی دُکان پر بیٹھ گئے۔ اس نے کہا یہ کھورا لے جاؤ تنور (تنور) گرم کرنے کی ضرورت ہو تو کام آئے گا اور کچھ میرے پاس نہیں جو آپ کی خدمت کروں۔ آپ وہ کھورا ایک تھیلے میں ڈال کر گھر تشریف لے گئے اور دروازے ہی سے تھیلا گھر میں پھینک کر مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھ کر بہت دیر تک بیٹھے رہے تاکہ گھر والے سو جائیں اور ان سے مخاصمت نہ کریں۔ پھر گھر آئے تو دیکھا کہ وہ لوگ روٹی پکا رہے تھے' فرمایا تمہیں آٹا کہاں سے ملا؟ کہنے لگے وہ ہے جو آپ

تھیلے میں لائے تھے، ہمیشہ اسی شخص سے خرید کر لایا کیجئے جس سے آج خریدا ہے۔ فرمایا: ان شاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ (روض الریاحین صفحہ ۲۶۰)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی فراست

مناظر اسلام حضرت مولانا امین صفدر صاحب رحمہ اللہ نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ سے اپنی بیعت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ایک دن میں خدام الدین میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مجلس ذکر کی تقریر پڑھ رہا تھا، جس میں آپ کا فرمان تھا کہ جسمانی آنکھیں تو اللہ تعالیٰ نے گدھوں اور کتوں کو بھی دی ہیں۔ آنکھیں تو اصل دل کی ہیں۔ اگر یہ روشن ہو جائیں تو انسان کو حرام حلال کا امتیاز ہو جاتا ہے اور اگر وہ قبر کے پاس سے گزرے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا گڑھا، میں یہ پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک ماسٹر صاحب جن کا نام رشید احمد تھا، وہ ہال کمرے میں داخل ہوئے، ان کے ہاتھ میں پانچ روپے کا نوٹ تھا اور کہتے آرہے تھے کہ کسی نے حرام نوٹ لینا ہے، یہ حرام ہے حرام، میں نے کہا مجھے دے دو۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگے تم کیا کرو گے؟ میں نے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مجلس ذکر کی وہ تقریر سنائی اور کہا لاہور چلتے ہیں اور امتحان لیتے ہیں کہ خود حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو حلال حرام کی تمیز ہے یا نہیں؟ اس پر چار پانچ ٹیچر اور تیار ہو گئے۔ ہم سب نے ایک ایک روپیہ اپنے پاس سے لے لیا، ایک روپے کے سیب اپنے روپے سے اور ایک کے حرام روپے سے خریدے اس طرح پانچ پھل ہم نے خرید لئے اور ہر پھل پر کوئی ایک نشانی لگا دی کہ یہ سیب حرام روپے کا ہے اور وہ حلال روپے کا ہے، یہ کینو حرام روپے کا ہے وہ حلال کا، غرضیکہ ہم پھل لے کر لاہور پہنچ گئے اور حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی خدمت میں جا پیش کئے، حضرت رحمہ اللہ نے پھلوں کی طرف دیکھا، پھر ہماری طرف دیکھا اور فرمایا بھئی یہ کیا لائے ہو میں نے عرض کیا: حضرت! زیارت کیلئے حاضر ہوئے ہیں، یہ کچھ ہدیہ ہے، فرمایا ہدیہ لائے ہو یا میرا امتحان لینے آئے ہو؟ یہ فرما کر آپ رحمہ اللہ نے ان مختلف پھلوں کو الگ الگ کر دیا اور فرمایا یہ حلال ہیں، یہ حرام ہیں، اب ہم نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت نے سختی سے فرمایا: "چلے جاؤ، تم بیعت کیلئے

تھوڑا آئے ہو تم تو امتحان کیلئے آئے تھے اور ہمیں اٹھا دیا ہم واپس اسٹیشن پر آ گئے گاڑی آئی' باقی چاروں ساتھی سوار ہو گئے مگر میرا دل سوار ہونے کو نہ چاہا' میں ٹکٹ واپس کر کے شاہدرہ اپنے ہم زلف کے ہاں چلا گیا اور اگلے دن فجر کی نماز مسجد شیرانوالہ میں حضرت کی اقتدا میں ادا کی: نماز کے بعد درس کی جگہ پر حضرت رحمہ اللہ نے درس قرآن ارشاد فرمایا درس کے بعد چند ساتھی بیعت کیلئے بڑھے' میں بھی ساتھ بیٹھ گیا' دیکھ کر مسکرا کر فرمایا: اچھا اب بیعت کیلئے آ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: حضرت! حاضر ہو گیا ہوں' حضرت رحمہ اللہ نے بیعت فرمایا اور اسم ذات' استغفار اور درود شریف کی تسبیحات کی تعلیم فرمائی۔ (سہ ماہی وفاق)

حقیقی علم کیا ہے؟

ایک دفعہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تشریف فرما تھے، طالب علم حاضر خدمت ہوئے حضرت نے طلباء سے پوچھا کہ بتاؤ علم کا کیا مفہوم ہے؟ کسی نے کہا پہچاننا، کسی طالب علم نے کہا جاننا۔ فرمانے لگے نہیں مجھے سمجھاؤ یہ کیا چیز ہے؟ طلباء اپنی باتیں کرتے رہے حضرت خاموش رہے۔ بالآخر ایک طالب علم نے کہا حضرت! آپ ہی بتا دیجئے کہ علم کا کیا مفہوم ہے۔ حضرت رحمہ اللہ نے ایک عجیب بات فرمائی کہ علم وہ نور ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد اس پر عمل کئے بغیر چین نہیں آتا۔ اگر عمل کئے بغیر چین آ گیا تو یہ نور نہیں بلکہ وبال ہے۔ (خطبات فقیر، ج 1 ص 225)

یہ ہے کمالِ ادب

مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے ہاں ایک سال دورۂ حدیث میں سوات کے مولوی عبدالحق بھی شریک تھے... انہوں نے رات کو خواب میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درس حدیث کی مسند پر حضرت مفتی صاحب کی جگہ تشریف فرما ہیں... ریش مبارک سفید ہے اور صحیح مسلم کی ایک حدیث پڑھا کر اس پر محدثانہ تقریر فرما رہے ہیں... عجیب بات یہ تھی کہ مولوی صاحب کو وہ تقریر جاگنے کے بعد بھی ٹھیک اسی طرح یاد رہی جیسے سنی تھی... صبح حضرت مفتی صاحب درس کے لیے تشریف لائے... اپنی مسند پر بیٹھ کر کتاب کھولی تو مولوی عبدالحق نے کہا... حضرت! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں... اجازت

مل گئی تو انہوں نے اپنا رات والا خواب سنایا... وہ خواب سنتے ہی حضرت مفتی صاحب اپنی مسند سے کھڑے ہو گئے... فرمانے لگے... عبدالحق! قبلہ رخ کھڑے ہو کر خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ واقعی تم نے خواب میں اسی طرح دیکھا...

مولوی صاحب تعمیل حکم بجالائے تو حضرت مفتی صاحب مسند سے ہٹ کر سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا... عبدالحق! تمہارا خواب سچا ہے... اور اس کے بعد حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ چالیس روز تک احتراماً اس مسند پر نہیں بیٹھے... معاملہ اگرچہ خواب کا تھا... لیکن بات ادب اور عشق کے اعلیٰ مقام کی تھی!! (اکابر دیوبند اور عشق رسول)

ایمان کی تاثیر

تاتاری جب بغداد کی سلطنت پر غالب آ گئے... تو ان کے اندر احساس برتری پیدا ہو گیا... وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے بہت اونچا سمجھنے لگے.... ایک تاتاری شہزادہ ایک بار گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کیلئے جا رہا تھا... اس کے ساتھ اس کا کتا بھی تھا... راستہ میں ایک مسلمان بزرگ ملے... اس نے مسلمان بزرگ کو اپنے پاس بلایا اور کہا:... تم اچھے ہو یا میرا کتا... مسلمان بزرگ نے اطمینان کیساتھ جواب دیا:...... اگر میرا خاتمہ ایمان پر ہو تو میں اچھا ورنہ تمہارا کتا اچھا...... یہ جملہ اس وقت اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ تاتاری شہزادہ کا دل ہل گیا... وہ اس... ایمان... کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگا... جس پر آدمی کا خاتمہ نہ ہو تو وہ کتے سے بدتر ہو جاتا ہے... اس تلاش کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (عالمی تاریخ)

بچپن کی تربیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ بیتی میں اپنا ایک قصہ لکھا ہے کہ جب میں چھوٹا بچہ تھا تو ماں نے میرے لئے ایک چھوٹا سا خوب صورت تکیہ بنا دیا تھا... جیسا کہ عام طور پر بچوں کے لئے بنایا جاتا ہے... مجھے اس تکیہ سے بڑی محبت تھی اور ہر وقت میں اس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا... ایک دن میرے والد صاحب لیٹنا چاہ رہے تھے... ان کو تکیے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے والد صاحب سے کہا:

ابا جی! میرا تکیہ لے لیجئے... یہ کہہ کر میں نے اپنا تکیہ ان کو اس طرح پیش کیا جس

طرح کہ میں نے اپنا دل نکال کر باپ کو دے دیا... لیکن جس وقت یہ تکیہ میں نے ان کو پیش کیا... اسی وقت والد صاحب نے مجھے ایک چپت رسید کی اور کہا کہ ابھی سے تو اس تکیے کو اپنا تکیہ کہتا ہے... مقصد یہ تھا کہ تکیہ تو درحقیقت باپ کی عطا ہے... لہٰذا اس کو اپنی طرف منسوب کرنا یا اپنا قرار دینا غلط ہے...

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ اس وقت مجھے بہت بُرا لگا کہ میں نے تو اپنا دل نکال کر باپ کو دے دیا اور اس کے جواب میں باپ نے ایک چپت لگا دی... لیکن آج سمجھ میں آیا کہ کتنی باریک بات پر اس وقت والد صاحب نے تنبیہ فرمائی تھی... اور اس کے بعد سے ذہن کا رُخ بدل گیا... اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ماں باپ کو نظر رکھنی پڑتی ہے... تب جا کر بچے کی تربیت صحیح ہوتی ہے اور بچہ صحیح طور پر اُبھر کر سامنے آتا ہے... (آپ بیتی: ۱/۱۷)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی سردار قازان سے ملاقات

تاتاری نومسلم سردار قازان نے شہر دمشق پر دھاوا بول دیا تھا...... پورے شہر میں ہراسانی کی ایک لہر دوڑ گئی...... حاکم شہر ملک ناصر نے راہ فرار اختیار کی...... اور اس کے پیچھے علماء...... فقہاء...... اور تجار وغیرہ سب کے سب دمشق چھوڑ کر مصر کی طرف بھاگنے لگے......

افراتفری کے اس عالم میں حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وفد ترتیب دے کر قازان سے ملاقات کی...... اللہ کے اس شیر نے بڑیٰ بے باکی کے ساتھ کہا ''قازان!...... تم مسلمان ہو کر ہمارے ساتھ ایسا نازیبا سلوک کر رہے ہو؟...... حالانکہ تمہارے کافر باپ دادا نے کبھی ایسا ناروا برتاؤ ہم سے نہیں کیا...... انہوں نے وعدہ کیا...... اور اس کو نبھایا...... تم نے وعدہ کر کے توڑ دیا......'' امام کی گفتگو اتنی تیز...... اور جوشیلی تھی کہ...... وہ بار بار قازان کے قریب ہو جاتے...... اور ان کے گھٹنے اس کے گھٹنوں سے ٹکرا جاتے...... اس شدت گفتار کو دیکھ کر اراکین وفد کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ...... قازان...... ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کا حکم دے دے گا......

پھر کچھ دیر بعد قازان کے حکم سے دستر خوان چن دیا گیا...... وفد کے تمام لوگ کھانے میں شریک ہو گئے...... لیکن امام موصوف نے انکار کر دیا...... قازان نے وجہ دریافت کی تو آپ نے

صاف صاف کہہ دیا..... "دسترخوان کی تمام چیزیں لوٹ مار.....اور غارت گری کے مال سے بنی ہیں.....میں یہ حرام کھانا نہیں کھا سکتا....." اللہ اللہ اللہ.....(یادگار ملاقاتیں)

سید احمد شہید رحمہ اللہ کا اخلاص

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا (اسماعیل شہید رحمہ اللہ) نے اپنی تاریخ اعتقاد بھی بیان کی ہے کہ میں اس وجہ معتقد ہوا ہوں کہ ایک روز بارش ہو رہی تھی.....میں نماز کے لئے مسجد میں آیا' دیکھا تو جماعت تیار ہے اور ایک جگہ سے مسجد ٹپک رہی ہے اور وہاں کیچڑ ہو رہی ہے اس جگہ پر کوئی کھڑا نہیں ہوتا...

اس وجہ سے جماعت میں فصل ہو رہا ہے سید صاحب صف میں سے نکل کر اس جگہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو گئے...اس حالت کو دیکھتے ہی مجھے سید صاحب کے ساتھ اعتقاد پیدا ہو گیا اور یہ خیال ہوا کہ یہ بدوں اخلاص تام کے نہیں ہو سکتا.....اس پر حضرت والا (سیدی مولائی مرشدی محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں یہ معمولی بات نہیں ہے ہاں اب سن کر اگر کوئی ایسا کرے تو وہ دوسری بات ہے مگر وہ حال اور یکسوئی جو مخلصین میں ہوتی ہے کہاں سے آئے گی.....(ص ۴۸ نمبر ۷ ۱ مزید المجید)

کمال تقویٰ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشا کے وقت ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا..... مستفتی کے چلے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے.....آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو.....اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا لوگوں نے عرض کیا رات زیادہ ہو گی ہے آپ آرام فرمایئے.....ہم صبح ہونے پر اس کو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ غلط بتلا دیا تھا.....

تمہارے آنے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے.....

جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا.....(امثال عبرت جلد اول نمبر ۹)

تاثیر گفتگو

امام ربانی قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے دیوبند کی جامع مسجد میں ایک معمولی سی کتاب لے کر تقریر شروع کر دی اور درمیان میں کسی مناسبت سے ''اللہ'' ایسے سوز و گداز سے کہا کہ پورا مجمع بے قابو ہو گیا اور در و دیوار ذکر خداوندی سے گونج گئے..
(ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

میاں جی نور محمد رحمہ اللہ کی کرامت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں۔ عورتوں کا ہجوم ہوا' ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں۔ ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں۔ حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی۔ اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہو گئی اور گر پڑیں۔ تمام جسم پسینے پسینے ہو گیا۔ آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا۔ ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا۔ یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی۔ (ص ۱۳۲ امثال عبرت حصہ دوم)

برودت معدہ کے لیے نسخہ

ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو برودت معدہ کا یہ نسخہ تعلیم فرمایا۔

شہد ڈیڑھ اوقیہ، کلونجی دو درم، انیسون دو درم، سبز پودینہ ڈیڑھ اوقیہ، خرفہ آدھا درم، لونگ آدھا درم، تھوڑے سے لیموں کے چھلکے اور تھوڑا سا سرکہ۔ سب کو ایک جگہ کر کے آگ پر پکائے اور پھر تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے۔ (برکاتِ درُود شریف)

طاعون سے حفاظت کے لیے دُرود شریف

مولانا شمس الدین کیثی کے زمانہ میں جب وبائے طاعون پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کی برکت سے طاعون کی وبا سے محفوظ رہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دُرود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَدَوَآءٍ.** (برکاتِ دُرود شریف)

خللِ دماغ کے لیے نسخہ

ایک بزرگ کے سر میں دوخہ (بیماری جسے خلل دماغ کہتے ہیں) پیدا ہو گیا۔ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خرفہ، سونٹھ، لونگ، بالچھڑ اور جائفل ہر ایک ڈیڑھ درم، اور کلونجی دو درم لے کر سب کو ملا کر پیس لے اور تھوڑے پانی میں جوش دے جب خوب پک جائے تو شہد ڈال کر قوام بنا لے۔ پھر اس قوام میں تھوڑا لیموں نچوڑ کر پی لے۔ اس بزرگ نے ایسا ہی کر کے استعمال کیا اور شفا پائی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

مرزائیت سے توبہ

مولانا لال حسین اختر پہلے پکے قادیانی تھے... بعد میں مسلمان ہو گئے... ایک بار ان سے کسی نے پوچھا... ''آپ مرزائیت سے کیسے تائب ہوئے؟'' انہوں نے جواب دیا...

ایک بار میں نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ لوگ قطار میں کھڑے ہو رہے ہیں... میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟... مجھے بتایا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہوئے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بندوبست ہو رہا ہے...

یہ سن کر میں بھی قطار میں لگ گیا... لوگ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے... اور ہر آدمی کے سر کے اوپر ایک بلب روشن تھا... میں نے اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو میرے سر کے

اوپر بلب تو ہے... مگر بجھا ہوا ہے... میں بہت افسردہ اور شرمندہ ہوا کہ سب کے سروں پر بلب روشن ہیں... میں ہی بدقسمت ہوں کہ میرا بلب بجھا ہوا ہے...

اسی ندامت کے ساتھ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا... آخر میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچ گیا مگر بہت شرمندہ تھا...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اوپر دیکھو... میں نے دیکھا تو میرا بلب بھی روشن تھا... آنکھ کھلی تو یقین ہو گیا کہ اب تک میرے ایمان کا بلب بجھا ہوا تھا...

اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ التفات سے روشن ہو گیا... لہٰذا مرزائیت سے توبہ کر کے از سر نو مسلمان ہوا... (یادگار واقعات)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی بصیرت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مظفر نگر میں ایک تھانیدار معتقد تھا ایک دن اس نے حضرت مولانا نانوتویؒ کی دعوت کی مولانا نے دیکھا تھا کہ تھانیدار کی کمائی مشتبہ اور مشکوک ہے اس وجہ سے اس کی دعوت کو نامنظور فرما دیا۔ تھانیدار نے دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ معلوم کی تو حضرت نے فرمایا میں معذور ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر آپ بیمار ہوں تو علاج کرا دوں۔ حضرت نے فرمایا نہیں کوئی اور عذر ہے۔ اس نے کہا اگر جانے میں تکلیف ہو تو سواری کا انتظام کر دوں۔ حضرت نے فرمایا یہ مجبوری نہیں بلکہ دوسرا عذر ہے۔

اس نے پھر درخواست کی کہ کھانا آپ کے یہاں بھیج دوں۔ آپ نے انکار فرمایا اس نے عرض کیا میں خود حاضر ہو کر کھانا پیش کروں گا۔ حضرتؒ نے صاف انکار فرما دیا۔ وہ تھانیدار ایک دم غصہ ہو گیا اور کہا کہ آپ نہ بزرگ ہیں اور نہ نیک کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دعوت قبول کرو اور آپ قبول نہیں کرتے۔

اس پر مولانا نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو عیوب تو نے بیان کئے ہیں ان سے زیادہ عیوب کا مرتکب اور مستحق ہوں۔ اس وقت تھانے دار کو ہوش آیا اور سوچا تو معلوم ہوا کہ حضرت میری دعوت میرے مال کے مشتبہ ہونے کی وجہ سے رد فرما رہے ہیں۔ اس نے اسی دن سے تھانیداری چھوڑ دی۔ کچھ دنوں بعد پھر دعوت کی اور عرض کیا کہ:

''حضرت! اب میری اپنی جائیداد کی حلال کمائی ہے آپ کی دعوت کرتا ہوں''

مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ نے دعوت منظور فرمالی اور اس سے فرمایا کہ "ملازمت بھی کرو لیکن دیانتداری سے کام لو کیونکہ تھانیداری کرنا دیانت داری کے ساتھ تمام بھلائیوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ محتسب کے درجہ میں تھانے دار ہوتا ہے"

ف: پس معلوم ہوا کہ امر بالمعروف کیلئے حکمت عملی اور نرمی کا ہونا ضروری ہے۔

(فلسفہ نماز و تبلیغ ص ۱۹، ۲۰)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا معمول

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ ہمیشہ محنت سے حاصل ہونے والی آمدنی کا بیسواں حصہ اور بغیر محنت کے حاصل ہونے والی آمدنی کا دسواں حصہ علیحدہ لفافے میں رکھ دیا کرتے تھے اور آپ کا یہ ساری زندگی کا معمول تھا.... اگر ایک روپیہ بھی کہیں سے آیا تو اسی وقت اس کا دسواں حصہ نکال کر اس کی ریزگاری کرا کر اس لفافے میں ڈال دیتے .... اور اگر سو روپے آئے ہیں تو دس روپے ڈال دیتے.... وقتی طور پر اگرچہ اس عمل میں تھوڑی سی دشواری ہوتی تھی کہ فی الحال ٹوٹے ہوئے پیسے موجود نہیں ہیں.... اب کیا کریں.... اس کے لیے مستقل انتظام کرنا پڑتا تھا.... لیکن ساری عمر کبھی اس عمل سے تخلف نہیں دیکھا اور میں نے وہ تھیلا کبھی ساری عمر بھی خالی نہیں دیکھا....

الحمدللہ! اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب آدمی اس طرح نکال نکال کر الگ کرتا رہتا ہے تو وہ تھیلا خود یاد دلاتا رہتا ہے کہ مجھے خرچ کرو اور کسی صحیح مصرف پر لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے انفاق کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔ (اصلاحی خطبات، جلد ۱ ص ۸۳)

مثالی شجاعت

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے اول اول فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا تو دہلی والے بہت بگڑے اور شاہ صاحب کو فتح پوری کی مسجد میں گھیر لیا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ شاہ صاحب کے پاس بھی تلوار تھی۔ بس شاہ صاحب تلوار کے ہاتھ گھماتے ہوئے باہر نکل آئے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ جو کچھ کر سکتا۔ (قصص الاکابر)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ایک کرامت

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ جامع مسجد میں آتے تھے تو عمامہ آنکھوں پر جھکالیا کرتے تھے اور ادھر ادھر نظر نہ فرماتے تھے۔

ایک شخص نے اس کا سبب دریافت کیا شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنا عمامہ اس کے سر پر رکھ دیا دیکھا کہ تمام جامع مسجد میں بجز دو چار آدمیوں کے سب گدھے کتے بندر بھیڑیئے پھر رہے ہیں فرمایا اسی وجہ سے میں اس صورت میں آتا ہوں مجھ کو سب کتے بندر وغیرہ نظر آتے ہیں۔ اور طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

حاجی صاحب رحمہ اللہ کی تواضع

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ پر بہت غلبہ تھا حال تواضع کا عیب تو نہیں کھولتے تھے لیکن فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ستاری فرما رکھی ہے کہ لوگوں کو میرے عیوب کی خبر نہیں اس لئے معتقد ہیں ایک مشہور بزرگ حضرت کی خدمت میں آئے اور اظہار عقیدت مندی کرتے رہے جب چلے گئے تو ہمیں خیال ہوا کہ جب ایسے ایسے بزرگ حضرت کے معتقد ہیں تو حضرت کے کامل ہونے میں کیا شک ہے.. مگر ان کے جانے کے بعد حضرت کیا فرماتے ہیں کہ دیکھو حق تعالیٰ کی ستاری! کیا ٹھکانا ہے ان کی ستاری کا کہ اہل نظر سے بھی ہمارے عیوب کو چھپا رکھا ہے... میرے عیوب کی انہیں بھی خبر نہیں... (قصص الاکابر)

ایک دُرود کی برکت

روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رحمہ اللہ سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک دُرود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا دُرود ہے؟ فرمایا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (حاشیہ حصن)

ڈوبتے ہوئے جہاز کا نجات پانا

مناہج الحسنات میں ابنِ فاکہانی رحمہ اللہ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریر بھی تھے انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔ اسوقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درُود کی تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے انک علی کل شیءٍ قدیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درُود یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَآ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

اور شیخ مجد الدین صاحب قاموس رحمہ اللہ نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے۔
(برکاتِ درُود شریف)

جنید بغدادی رحمہ اللہ کی برکت سے چور ابدال بن گیا

جنید بغدادی رحمہ اللہ تہجد میں مصروف تھے کہ ایک چور آیا اور سامان تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن جب کچھ نہیں ملا.....تو چور مایوس ہو کر واپس پلٹنے لگا اتنے میں بغدادی رحمہ اللہ نے چور کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہاں سے خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ لے کر جاؤ یہ کہہ کر چور کا ہاتھ قریب میں موجود شخص کو پکڑوا دیا اور کہا کہ جس فلاں ابدال کا انتقال ہو گیا ہے ان کی جگہ اسے ابدال بنا دو..... یوں چور ابدال بن گیا..... (انوارِ قلیوبی)

میں تو گالی والی زبان سے محروم ہوں

مفتی اعظم ہند مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک جگہ تقریر کر رہا تھا.....ایک صاحب نے جو اپنے ہی تھے پرچہ دیا، جس میں لکھا تھا کہ جب یہ

مدمقابل کے لوگ گالی دے رہے ہیں تو آپ گالی کیوں نہیں دیتے؟ کیا آپ کے منہ میں زبان نہیں؟ میں نے کہا، ہاں بھائی! میرے منہ میں زبان نہیں.....زبان حق تعالیٰ شانہ کی نعمت ہے.....اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اچھے کاموں میں مشغول رکھا جائے.....ذکر کریں، تلاوت کریں، وعظ کہیں، غلط جگہ اس کو استعمال کرنا ناشکری ہے.....

اس لئے میں تو گالی والی زبان سے محروم ہوں..... بتایئے اگر کسی شخص کے پاس طرح طرح کے عطر ہوں، خوشبوئیں ہوں اور کوئی آ کر اس سے کہے کہ آپ کے پاس گوبر تو ہے ہی نہیں تو وہ کہنے والا ہے نا بے وقوف، پاگل خانہ میں بھیجنے کے لائق.....اسی طرح زبان کو سمجھ لو..... (ملفوظات فقیہ الامت، ج ۲ قسط ۷، ص ۱۱۲)

ایک کفن چور کی سچی توبہ

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار بلخ شہر میں وعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے اثنائے وعظ میں فرمایا کہ الٰہی!

''جو اس مجلس میں سب سے زیادہ گنہگار ہے۔ اس پر اپنا رحم فرما اور اس کو بخش دے۔''

ایک کفن چور بھی اس مجلس میں موجود تھا جب رات ہوئی تو کفن چور قبرستان میں گیا اور ایک قبر کو کھودا۔ اس نے ہاتف سے ایک آواز سنی کہ اے کفن چور! تو آج دن کو حاتم اصم کی مجلس وعظ میں بخش دیا گیا ہے۔ پھر آج ہی رات کو دوبارہ یہ گناہ کیوں کرنے لگے ہو؟ کفن چور نے یہ آواز سنی تو رونے لگا اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو خصوصی کمال

حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری جو مولانا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص خلفاء میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ: حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق میرے سامنے فرمایا کہ ''ہمارے اکابر دیوبند کے بفضلہ تعالیٰ کچھ کچھ خصوصیات ہوتے ہیں.... چنانچہ شیخ مدنی کے دو خداداد خصوصی کمال ہیں جو ان میں بدرجہ اتم موجود ہیں، ایک تو مجاہدہ جو کسی دوسرے میں اتنا نہیں، دوسرے تواضع، چنانچہ سب کچھ ہونے کے باوجود (اپنے) آپ کو کچھ نہیں سمجھتے....'' (حیرت انگیز واقعات صفحہ ۲۱۲ بحوالہ تکملہ الاعتدال)

دل کی سوئی اللہ کی طرف

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب دیکھا جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھا تھا کہ ''حضرت...... میں اپنے دل کی یہ کیفیت محسوس کرتا ہوں کہ جس طرح قطب نما کی سوئی ہمیشہ شمال کی طرف رہتی ہے۔ اسی طرح اب میرے دل کی یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ چاہے کہیں پر بھی کام کر رہا ہوں...... چاہے مدرسے میں ہوں یا گھر میں...... دکان پر ہوں یا بازار میں ہوں...... لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دل کی سوئی تھانہ بھون کی طرف ہے''

اب ہم لوگ اس کیفیت کو اس وقت تک کیا سمجھ سکتے ہیں جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل سے ہم لوگوں کو عطا نہ فرمادے لیکن کوشش اور مشق سے یہ چیز حاصل ہو جاتی ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے...... اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا احساس ہوتا رہے تو پھر آہستہ آہستہ یہ کیفیت حاصل ہو جاتی ہے کہ زبان سے دل لگی کی باتیں ہو رہی ہیں مگر دل کی سوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کیفیت ہمیں بھی عطا فرمادے آمین۔ (سکونِ قلب)

ہر حال میں اتباعِ شریعت

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

''اکابر دیوبند کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ اپنے مخالف مسلک والوں سے بھی بداخلاقی کا برتاؤ نہیں کرتے تھے.... نہ ان کی تردید میں دل آزار اُسلوب کو پسند کرتے تھے اور نہ طعن آمیز القاب سے یاد کرنا پسند کرتے تھے، بلکہ جہاں تک ہوسکتا بداخلاقی کا جواب خوش خلقی سے دیتے اور مخالفین کی دینی ہمدردی وخیر خواہی کو پیش نظر رکھتے تھے....''

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادمِ خاص حضرت امیر شاہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا نانوتوی صاحب خورجہ تشریف لائے اور وہاں ایک مجلس میں مولوی فضل رسول بدایونی کا تذکرہ چل گیا (چونکہ وہ مخالف مسلک کے تھے اس لیے رحمہ اللہ) میری زبان سے (طنز کے طور پر) بجائے فضلِ رسول ''فصلِ رسول''

نکل گیا، مولانا نے ناخوش ہو کر فرمایا کہ ''لوگ ان کو کیا کہتے ہیں؟''
میں نے کہا: ''فضلِ رسول'' آپ نے فرمایا: ''تم فصل رسول کیوں کہتے ہو؟''
حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:
''یہ حضرات تھے جو وَلَا تَلْمِزُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات:۱۱)
کے پورے عامل تھے، حتیٰ کہ مخالفین کے معاملہ میں بھی....'' (ارواحِ ثلاثہ:۱۷۵)

حفاظت زبان

ابن دورقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید کے یہاں امام کسائی کوفی اور امام یحییٰ یزیدی دونوں اکٹھے ہو گئے۔ اور ان دونوں حضرات میں بتقاضائے فطرت و طبیعت بشریہ قدرے معاصرتی چشمک تھی۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے۔ المعاصرة سبب المنافرة کہ ہمعصری باہمی نفرت و کدورت کا ذریعہ ہے اتنے میں ایک جہری نماز کا وقت ہو گیا لوگوں نے امامت کے لیے حضرت امام کسائی کوفی کو آگے بڑھا دیا۔ آپ نے نماز میں سورۂ کافرون پڑھی اور اس میں کسی وجہ سے سہو ہو گیا۔ نماز کے بعد یزیدی نے (طنز کے طور پر) کہا کہ کوفہ کا (اتنا بڑا) قاری کفرون جیسی (چھوٹی سی) سورت میں بھول گیا۔ ابن دورقی کہتے ہیں کہ اس کے بعد دوسری جہری نماز کا وقت آ گیا تو لوگوں نے امام یحییٰ یزیدی کو آگے بڑھا دیا۔ پس یزیدی سورہ فاتحہ ہی میں بھول گئے۔ سلام کے بعد امام کسائی نے فرمایا۔

اِحْفَظْ لِسَانَکَ لَا تَقُوْلُ فَتُبْتَلٰی اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِا لْمَنْطِقِ

اپنی زبان کی حفاظت رکھو کہ جو بات بھی (طنزاً وطعناً) کہو گے اسی میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے۔ کیونکہ (قانون الٰہی یہی جاری ہے کہ) ابتلاء کا مدار و معیار زبان کے نطق و گویائی پر منحصر ہے۔ (طبقات القراء)

رسالہ شاطبیہ کا فیض

علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جب رسالہ 'شاطبیہ' لکھا تو حرم شریف میں حاضر ہوئے اور وہاں پر انہوں نے ۱۲۰۰ مرتبہ طواف کیا اور ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ اے اللہ اس کتاب کو قبولیت عامہ تامہ نصیب فرما۔

اللہ رب العزت نے اس کتاب کو اتنی مقبولیت نصیب فرمائی کہ آج اس وقت تک کوئی قاری نہیں بن سکتا جب تک وہ اس کتاب کو پڑھ نہ لے... معلوم ہوا کہ وہ حضرات صرف لکھتے ہی نہ تھے... بلکہ وہ مانگتے بھی تھے... فیض کا آگے جاری ہونا قدرت کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کے پیچھے انسان کا تقویٰ ہوتا ہے... (خطبات فقیر ج4 ص 150)

خاوند کی رشوت سے توبہ کرادی

حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی کا جب نکاح ہوا تو ان کے خاوند مولوی ابراہیم صاحب کے یہاں بالائی آمدنی میں کچھ احتیاط نہ تھی حضرت کی صاحبزادی نے پہلے ہی دن ان سے صاف کہہ دیا کہ میں تمہارے گھر میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گی جب تک بالائی آمدنی سے تم توبہ نہ کرو گے غرض ان اللہ کی بندی نے جاتے ہی خاوند سے توبہ کرائی اور عہد لیا کہ آئندہ سے کبھی رشوت نہ لی جائے۔

حضرت گنگوہی کی صاحبزادی بہت زاہدہ تھیں یہ ان کا زہد ہی تو ہے کہ پہلے ہی دن خاوند کو رشوت سے روک دیا، حالانکہ اس وقت عورت کو روپیہ کا لالچ ہوا کرتا ہے خصوصاً اس کو جسے ماں باپ کے یہاں سے بھی رئیسانہ زیور کپڑا نہ دیا گیا ہو، مگر اس کے باوجود ان کو دنیا کی بالکل حرص نہ ہوئی، بلکہ دین کا خیال غالب رہا۔ (واقعات خواتین)

امام وقت اور ایک مکھی کی دل جوئی

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے متعلق علامہ شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ عارف ربانی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد انہیں کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت خوش وخرم نظر آ رہے ہیں ان سے دریافت کیا گیا کہ اے امام صاحب! آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ تو علامہ غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور میری مغفرت فرما دی۔ اس کے بعد فرمایا کہ میری مغفرت کا واقع یہ ہوا کہ جب میں کتابیں لکھنے بیٹھتا تھا تو کتابت کے دوران کبھی کوئی مکھی قلم پر بیٹھ کر سیاہی (روشنائی) پی لیا کرتی تو جب تک وہ مکھی پی کر اڑ نہ جاتی تھی اس وقت تک میں صبر کرتا رہتا تھا اور لکھنے سے باز رہتا تھا اور جب وہ اڑ کر چلی

جاتی تھی تب میں پھر لکھنا شروع کر دیتا تھا تو اس مکھی کی دل جوئی کرنے اور اس کی خاطر اتنی دیر تک انتظار پر صبر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی۔ (سنن کبریٰ لشعرانی)

نام ونمود سے نفرت

کراچی مقدمہ کی شہرت پورے ملک میں گونج رہی تھی... شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ پر لوگ جانیں چھڑک رہے تھے، جیل سے رہائی ہوئی تو اس خوشی میں عقیدت مندوں نے بڑی بڑی تیاریاں کیں، جلوس کا اعلیٰ پیمانہ پر نظم کیا مگر آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اس کی نوبت نہیں آنے دی... مولانا راشد لکھتے ہیں:

''چنانچہ دیوبند میں اپنے سردار مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ جو محبوب عالم تھے، ان کے استقبال کی تیاریاں شروع ہوئیں، ہر ہر گھر میں عید کی سی خوشی، دیوبند کا ہر ہر فرد اپنے آقا کی آمد پر ہمت سے زیادہ استقبال کی تیاری میں مصروف تھا، کراچی تار دیئے گئے، لاہور میں آدمی متعین تھے کہ فوراً اعلان کر دیں مگر کہیں سے کوئی اطلاع نہیں آئی... شہر دیوبند اسی اُلجھن میں تھا کہ رات کی تاریکی میں تن تنہا حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے مکان پر تشریف لائے، جب سب حضرات غافل سو رہے تھے...'' (تذکرہ شیخ مدنی، ص:۱۵۲)

آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا۔ (برکاتِ درُود شریف)

ایک بیمار عورت کا واقعہ

سکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینہ منورہ تک آئیں۔ مدینہ منورہ سے جب قافلہ کوچ کرنے کا وقت آیا تو ان کا پاؤں اس قدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہوگئی۔ قافلے والے انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آہ وزاری شروع کر دی۔ اسی حالت میں کیا دیکھتی ہے کہ تین

نوجوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ بی بی نے کہا میرا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا اٹھ چل۔ بی بی نے کہا ورم کی وجہ سے تو پاؤں کو جنبش بھی نہیں دے سکتی۔ انہوں نے میرا پاؤں دیکھ کر شغدف پر سوار کرالیا اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ مین نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی مکہ مکرمہ کا قصد رکھتا ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مسجد میں جا کر اس عورت کو ہمراہ لے لو جو جنبش نہیں کر سکتی۔ اس نے میری پناہ لی ہے۔'' بعد میں بآرام مکہ مکرمہ پہنچ گئی۔ (برکاتِ درُود شریف)

حضرت سالم حداد رحمہ اللہ کی کیفیت نماز

سالم حداد رحمہ اللہ ایک بزرگ تھے تجارت کرتے تھے... جب اذان کی آواز سنتے تو رنگ متغیر ہو جاتا اور زرد پڑ جاتا... بے قرار ہو جاتے... دکان کھلی چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے اور یہ اشعار پڑھتے... جس کا ترجمہ یہ ہے۔ جب تمہارا منادی (مؤذن) پکارنے کے واسطے کھڑا ہو جاتا ہے تو میں جلدی سے کھڑا ہو جاتا ہوں... ایسے مالک کی پکار کو قبول کرتے ہوئے جس کی بڑی شان ہے... اس کا کوئی مثل نہیں...

جب وہ منادی (مؤذن) پکارتا ہے تو میں بحالت نشاط... اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ جواب میں کہتا ہوں کہ اے فضل و بزرگی والے! لبیک یعنی حاضر ہوتا ہوں...

اور میرا رنگ خوف اور ہیبت سے زرد پڑ جاتا ہے اور اس پاک ذات کی مشغولی مجھے ہر کام سے بے خبر کر دیتی ہے... تمہارے حق کی قسم تمہارے ذکر کے سوا مجھے کوئی چیز بھی لذیذ نہیں معلوم ہوتی اور تمہارے سوا کسی کے ذکر میں بھی مجھے مزہ نہیں آتا...

دیکھئے زمانہ مجھ کو اور تم کو کب جمع کرے گا اور مشتاق تو جب ہی خوش ہوتا ہے جب اجتماع نصیب ہوتا ہے... جن کی آنکھوں نے تمہارے جمال کا نور دیکھ لیا ہے تمہارے اشتیاق میں مرجائیگا کبھی بھی تسلی نہیں پا سکتا... (فضائل اعمال)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے جب پہلا حج کیا تو کراچی کے راستے سے کیا تھا۔اس زمانے میں اسٹیمر نہیں تھی۔بادبانی جہاز تھے۔تو حضرت بھی بادبانی جہاز میں سوار ہوئے اور رمضان شریف آ گیا۔

گویا شعبان میں چلے تھے کشتی کے اندر رمضان آ گیا اور اتفاق سے کوئی حافظ نہیں۔تراویح سورۂ فیل سے ہوئی تو حضرت کو بڑی غیرت آئی کہ اڑھائی تین سو آدمی جہاز میں موجود اور تراویح میں قرآن کریم نہ سنایا جائے۔ایک بھی حافظ نہیں۔اسی دن قرآن یاد کرنے بیٹھے۔روز ایک سپارہ حفظ کرتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے۔(دین ودانش)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی سود پر گرفت

جس زمانہ میں سود کے جائز اور ناجائز ہونے کی بحث بزور وشور پر تھی۔حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کو پنجاب کے سفر میں لاہور قیام کرنا ہوا۔لاہور کے علماء وزعماء آپ کی خدمت میں جمع ہو گئے جن میں مولانا ظفر علی خان بھی تھے۔موصوف بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتے جو سود خوری کو مسلمانوں کیلئے سودمند سمجھتا۔انہوں نے اس نیت سے کہ حضرت شاہ صاحب سے کوئی جواز حاصل کر لیا جائے سوال کیا تو حضرت نے ڈیڑھ دو گھنٹہ سود کی حرمت اسکی ہلاکت و بلاء انگیزیوں پر سیر حاصل گفتگو کی۔جو ظفر علی خان کے مقصد کے بالکل خلاف پڑی انہوں نے اسلوب بدل کر پھر سوال کیا تو حضرت شاہ صاحب نے اپنے خصوصی انداز میں فرمایا کہ ''بھائی ہم مسئلہ کشف (واضح) کر چکے اب جس کو جہنم میں جانا ہو چلا جائے لیکن ہماری گردنوں کو پل نہ بنائے''۔یہ مختصر جملہ سود کی ان مضرتوں پر خوب پھیلا ہوا ہے جس کا سلسلہ دنیائے دوں سے چل کر جہنم تک دراز ہے۔(حیاتِ کشمیری)

معاملات میں احتیاط

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے انجمن خدام الدین لاہور قائم کی اس کا سارا سرمایہ اس کا مکتب اور اس کی دینی سرگرمیاں مولانا کی محنت، اخلاص اور مقبولیت کی

رہین منت ہیں لیکن یہ سن کر بہت سے لوگوں کو حیرت ہوگی کہ مولانا اس انجمن سے ایک پیسہ لینے کے کبھی روادار نہیں ہوئے ساری عمر اعزازی اور رضا کارانہ طریقہ پر خدمت کی اور اپنی اور اپنی اولاد کے لئے کوئی نفع حاصل نہیں کیا... ایک مرتبہ مولانا لاہوری رحمہ اللہ سخت علیل ہوئے... معالجین نے آپ کے لئے دوا و غذا کا ایک نظام بنایا جس کی (آپ کی زاہدانہ زندگی میں) گنجائش نہ تھی... انجمن کے ارکان نے یہ سمجھ کر کہ:...

''انجمن اور اس کا سارا کام مولانا کے دم سے ہے' ان کی زندگی ہی سے انجمن کی زندگی اور بقا ہے مولانا کے علاج اور صحت پر کچھ انجمن کے حساب سے خرچ کر دیا''

مولانا کو بیماری سے افاقہ کے بعد جب اس کا علم ہوا تو نہایت ناراض ہوئے... اور فرمایا کہ: ''تم نے مجھے ناجائز کھلایا اور پھر اتنی رقم کو اپنے پاس سے ادا کر دیا''... (کایا پلٹ)

ساری جائیداد وقف نہ کرو

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بی بی نے عرض کیا کہ میں اپنی جائیداد وقف کرنا چاہتی ہوں... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں نہیں ایسا نہ کرو، کچھ رکھ لو... نفس کو کبھی پریشانی ہو جایا کرتی ہے، پھر وہ پریشانی قرض تک مقتضی ہوتی ہے...

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ زمانہ گیا کہ درہم و دینار رکھنا تقویٰ و توکل کے خلاف تھا... اب تو اگر کسی کے پاس مال ہو تو اس کو حفاظت سے رکھنا چاہیے، کم ہمت انسان جب مفلس ہوتا ہے تو اوّل اُس کا دین ہی برباد ہوتا ہے... (الاستغفار، ص: ۱۰) (کاروانِ مجدد)

نیت پر مدار ہے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اور ایک درویش کا انتقال ہوا کسی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ تو جنت میں ٹہل رہا ہے اور درویش دوزخ میں پڑا ہے۔

کسی بزرگ سے تعبیر معلوم کی، تو کہا کہ وہ بادشاہ صاحب تخت و تاج تھا مگر درویشی کی تمنا کرتا تھا اور درویشوں کی طرف بڑی حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اور یہ درویش تھے تو فقیر بے نوا! مگر بادشاہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

اسی طرح اگر کوئی مسجد میں ہے اور اس کا دل لگا ہوا ہے کہ جلدی نماز ہو اور میں اپنے کام کو

جاؤں تو گویا وہ مسجد سے نکل چکا، اور کوئی بازار میں ہے اور اس کا دل مسجد و نماز میں لگا ہوا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے یعنی معنی ہے انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ کے۔ زہد خانقاہ میں صرف بیٹھنے کا نام نہیں ہے، معلوم نہیں ہم کہاں ہیں اس کا حال تو قیامت میں معلوم ہوگا۔ "فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (سورۃ المومنون) وہاں ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر، اگر ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر۔ (ماخوذ از صحبتے با اہل دل، تعمیر حیات صفحہ ۲۱، ۱۰ ستمبر ۲۰۰۱)

حکیم الامت کا اہتمام حقوق العباد

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک مرید تھے، جن کو آپ نے خلافت بھی عطا فرمادی تھی اور ان کو بیعت اور تلقین کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ ایک مرتبہ وہ سفر کر کے حضرت والا کی خدمت میں تشریف لائے، ان کے ساتھ ان کا بچہ بھی تھا، انہوں نے آکر سلام کیا اور ملاقات کی، اور بچے کو بھی ملوایا کہ حضرت یہ میرا بچہ ہے، اس کے لئے دعا فرما دیجئے۔ حضرت والا نے بچے کے لئے دعا فرمائی، اور پھر ویسے ہی پوچھ لیا کہ اس بچے کی عمر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت اس کی عمر ۱۳ سال ہے، حضرت نے پوچھا کہ آپ نے ریل گاڑی کا سفر کیا ہے تو اس بچے کا آدھا ٹکٹ لیا تھا یا پورا ٹکٹ لیا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ حضرت آدھا ٹکٹ لیا تھا۔ حضرت نے فرمایا: کہ آپ نے آدھا ٹکٹ کیسے لیا جب کہ بارہ سال سے زائد عمر کے بچے کا تو پورا ٹکٹ لگتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ قانون تو یہی ہے کہ بارہ سال کے بعد ٹکٹ پورا لینا چاہئے، اور یہ بچہ اگرچہ ۱۳ سال کا ہے لیکن دیکھنے میں ۱۲ سال کا لگتا ہے، اس وجہ سے میں نے آدھا ٹکٹ لے لیا۔

حضرت نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تصوف اور طریقت کی ہوا بھی نہیں لگی۔ آپ کو ابھی تک اس بات کا احساس اور ادراک نہیں کہ بچے کو جو سفر آپ نے کرایا، یہ حرام کرایا۔ جب قانون یہ ہے کہ ۱۲ سال سے زائد عمر کے بچے کا ٹکٹ پورا لگتا ہے اور آپ نے آدھا ٹکٹ لیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ریلوے کے آدھے ٹکٹ کے پیسے غصب کر لئے اور آپ نے چوری کر لی۔ اور جو شخص چوری اور غصب کرے ایسا شخص تصوف اور طریقت میں کوئی مقام نہیں رکھ سکتا۔ لہٰذا آج سے آپ کی خلافت اور

اجازت بیعت واپس لی جاتی ہے۔ چنانچہ اس بات پر ان کی خلافت سلب فرمالی۔ حالانکہ اپنے اوراد و وظائف میں، عبادات اور نوافل میں، تہجد اور اشراق میں، ان میں سے ہر چیز میں بالکل اپنے طریقت پر مکمل تھے، لیکن یہ غلطی کی کہ بچے کا ٹکٹ پورا نہیں لیا، صرف اس غلطی کی بنا پر خلافت سلب فرمالی۔ (انمول موتی)

اتباع سنت کا اہتمام

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئ عارفی صاحب قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سالہا سال اس بات کی مشق ہے۔ مثلاً گھر میں داخل ہوا اور کھانے کا وقت آیا اور دستر خوان پر بیٹھے، کھانا سامنے آیا اب بھوک شدید ہے اور کھانا بھی لذیذ ہے دل چاہ رہا ہے کہ فوراً کھانا شروع کر دوں لیکن ایک لمحے کیلئے کھانے سے رُک گیا اور دل سے کہا کہ یہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس کے بعد دوسرے لمحے یہ سوچا کہ یہ کھانا اللہ کی عطا ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے یہ میرے قوت بازو کا کرشمہ نہیں ہے ور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھانا سامنے آتا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اس کو کھا لیا کرتے تھے۔ اس لئے میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اس کھانے کو کھاؤں گا۔ اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتا۔

گھر میں داخل ہوئے اور بچہ کھیلتا ہوا اچھا معلوم ہوا دل چاہا کہ اس کو گود میں اٹھا کر پیار کریں۔ لیکن ایک لمحے کیلئے رک گئے اور سوچا کہ محض دل کے چاہنے پر بچے کو گود میں نہیں لیں گے۔ پھر دوسرے لمحے یہ خیال لائے کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں سے محبت فرمایا کرتے تھے اور ان کو گود میں لے لیا کرتے تھے اب میں بھی آپ کی سنت کی اتباع میں بچے کو گود میں اٹھاؤں گا۔ اس کے بعد بچے کو اٹھا لیا۔ حضرت والا فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سالہا سال تک اس عمل کی مشق کی ہے اور یہ شعر سنایا کرتے تھے کہ

جگر پانی کیا ہے مدتوں غم کی کشاکشی میں کوئی آسان ہے کیا خوگر آزاد ہو جانا

سالہا سال کی مشق کے بعد یہ چیز حاصل ہوئی ہے اور الحمدللہ اب اس میں غفلت نہیں ہوتی۔ اب جب بھی اس قسم کی کوئی نعمت سامنے آتی ہے تو پہلے ذہن اس طرف جاتا

ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور پھر اس پر شکر ادا کر کے بسم اللہ پڑھ کر اس کام کو کر لیتا ہوں اور اب عادت پڑ گئی ہے اور اسی کو زاویہ نگاہ کی تبدیلی کہتے ہیں اس کے نتیجے میں دنیاوی چیز دین بن جاتی ہے۔ (اصلاحی خطبات جلد ۵ ص ۱۴۹)

خاندان مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی مبارک یادیں

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں:

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کے گھر جانے کا موقع ملا' ان کے بچے گھر کے گراؤنڈ میں فٹ بال کھیل رہے تھے' نئی آبادی تھی' مسجد قریب نہیں تھی' اس لئے گھر میں ہی جماعت سے نماز ادا کرنا پڑتی تھی' جب ہم نے مغرب کی نماز کیلئے اذان دی اور صفیں بنانی شروع کیں تو ہم نے دیکھا کہ جو بچے فٹ بال کھیل رہے تھے' چھوٹے بڑے سارے ہی آئے اور آ کر صف باندھ کر کھڑے ہو گئے' میں نے صاحب خانہ سے پوچھا کہ ان بچوں نے وضو نہیں کرنا؟ انہوں نے کہا کہ وضو کیا ہوا ہے۔

اس عاجز نے سمجھا کہ شاید انہوں نے سوچا ہوگا کہ مہمان آیا ہوا ہے نماز تو پڑھنی ہی ہے اس لئے ہم پہلے سے وضو کر کے کھیلتے ہیں۔

لیکن نماز پڑھنے کے بعد صاحب خانہ نے بتایا کہ ہمارے خاندان میں اوپر مشائخ سے یہ عمل چلتا آرہا ہے کہ کوئی بچہ بھی جب چار پانچ سال کی عمر سے بڑا ہو جاتا ہے تو ہم اس کو بھی جاگتے ہوئے ہوش کی حالت میں بے وضو نہیں دیکھیں گے' آج کے دور میں بھی ایسے لوگ ہیں کہ جن کو باوضو زندگی گزارنے کی تڑپ اور تمنا ہوتی ہے ''کما تعیشون تموتون'' فرمایا تم جس حال میں زندگی گزارو گے تمہیں اسی حال میں موت آئے گی' تو باوضو زندگی گزارنے والوں کو اللہ تعالیٰ باوضو موت عطا فرمائیں گے.... (خطبات فقیر)

نسبت کا نور

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اکوڑہ خٹک کے مدرسہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں علماء کا پندرہ روزہ تربیتی پروگرام تھا۔ ایک عالم نے ان سے سوال کیا کہ حضرت! میں نے یہ نوٹ کیا ہے کہ آپ جب بھی نماز پڑھانے کیلئے کھڑے

ہوتے ہیں، اقامت ہوجاتی ہے مگر آپ جلدی نیت نہیں باندھتے، تھوڑا سا ٹھہر کر نیت باندھتے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ آپ لوگ تو علماء ہیں، آپ کی توجہ الی اللہ کی کیفیت ہر وقت بنی رہتی ہے مگر میں تو فقیر آدمی ہوں، نماز پڑھانے کیلئے مصلے پر کھڑا ہوتا ہوں تو جب تک مجھے سامنے بیت اللہ نظر نہیں آتا میں اس وقت تک نماز کی نیت نہیں باندھا کرتا۔ جن کو نسبت کا نور نصیب ہوجاتا ہے تو پھر وہ ایسی نماز پڑھا کرتے ہیں۔ (خطباتِ فقیر، ج6 ص45)

معمولی کام پر مغفرت

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے متعلق علامہ شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے... لکھتے ہیں کہ عارف ربانی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد انہیں کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت خوش وخرم نظر آرہے ہیں ان سے دریافت کیا گیا کہ اے امام صاحب! آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ تو علامہ غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور میری مغفرت فرمادی...

اس کے بعد فرمایا کہ میری مغفرت کا واقع یہ ہوا کہ جب میں کتابیں لکھنے بیٹھتا تھا تو کتابت کے دوران کبھی کوئی مکھی قلم پر بیٹھ کر سیاہی (روشنائی) پی لیا کرتی تو جب تک وہ مکھی پی کر اڑ نہ جاتی تھی اس وقت تک میں صبر کرتا رہتا تھا اور لکھنے سے باز رہتا تھا اور جب وہ اڑ کر چلی جاتی تھی تب میں پھر لکھنا شروع کردیتا تھا تو اس مکھی کی دل جوئی کرنے اور اس کی خاطر اتنی دیر تک انتظار پر صبر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی... (سنن کبریٰ لشعرانی)

ایک پہلوان کی اصلاح

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مسجد میں آیا اور غسل کرنا چاہتا تھا مؤذن نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ:.....

''نہ نماز کے نہ روزے کے مسجد میں نہانے کے لئے آجاتے ہیں''

مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے مؤذن کو روکا اور خود اس کے نہانے کے لئے پانی بھرنے لگے اور اس سے فرمایا:..... ''ماشاء اللہ تم تو بڑے پہلوان معلوم ہوتے ہو..... ویسے تو

بہت زور کرتے ہو ذرا نفس کے معاملہ میں بھی تو زور کیا کرو..... نفس کو دبایا کرو اور ہمت کر کے نماز پڑھا کرو پہلوانی تو یہ ہے'' اتنا سننا تھا کہ وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نرم گفتگو کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت سے نماز کا پابند ہو گیا.....

فائدہ: بعض افراد پر نرمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور سختی سے وہ دین سے بیزار ہو جاتے ہیں اس لئے لوگوں کے مزاج کو پیش نظر رکھ کر بات کرنی چاہئے..... (حکایات اسلاف)

اللہ والے ہی کامل ہوتے ہیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاہ محمد غوث گوالیری نے جنات کو تابع کیا تھا... ایک مرتبہ جنات کو حکم دیا کہ شاہ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کو یا اس سلسلہ کے اور کوئی بزرگ تھے ان کو یہاں لے آؤ جنات پہنچے.... حضرت شیخ عبادت میں مشغول تھے .... جنات پر ہیبت طاری ہو گئی.... شیخ نے دفعۃً دیکھا تو کچھ اشخاص نہایت قوی ہیکل کھڑے ہیں.... دریافت فرمایا کہ کون؟ عرض کیا ہم جنات ہیں پوچھا کیسے آئے؟

عرض کیا کہ شاہ محمد غوث گوالیری نے بھیجا ہے... وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر ارشاد ہو تو بہت آرام سے حضرت کو وہاں پہنچا دیں.... فرمایا کہ ان کو ہی لے آؤ وہ جنات واپس گئے اور شاہ محمد غوث گوالیری کو لے کر چلے.... انہوں نے کہا تم تو میرے حکم بردار ہو جنات کہنے لگے کہ اوروں کے مقابلہ میں، باقی شیخ کے مقابلہ میں ہم ان کے حکم بردار ہیں .....غرض ان کو لیکر گنگوہ حاضر ہو گئے شیخ نے بہت ملامت کی کہ یہ کیا واہیات مشغلہ ہے انہوں نے اسی مجلس میں توبہ کی اور حضرت شیخ سے بیعت ہو گئے.... (عامل کامل)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی حضرت شیخ الہند کو دُعا

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے والد ماجد جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو قیام ان کے جانثار شاگرد حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف شیخ الہند کے مکان پر تھا۔ اسی دوران جبکہ دستوں کا مرض تھا ایک دفعہ دست چارپائی پر خطا ہو گیا اس وقت حضرت نانوتوی بھی نہ تھے حضرت شیخ الہندؒ موجود تھے اور نجاست اٹھانے کے لئے کوئی چیز نہ تھی اسی لمحہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بے تکلف ساری نجاست اپنے

ہاتھوں اور ہتھیلیوں میں لے لی اور سمیٹنی شروع کر دی اسی وقت حضرت نانوتویؒ پہنچ گئے اور دیکھا کہ حضرت شیخ الہندؒ کے دونوں ہاتھ نجاست سے آلودہ ہیں اور اسے سمیٹ سمیٹ کر بار بار باہر جاتے ہیں اور پھینک آتے ہیں اس پر حضرت نانوتویؒ بہت متاثر ہوئے اور وہیں کھڑے کھڑے جس طرح ان کے ہاتھ مصروف دیکھے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور عرض کیا کہ اے خداوند محمودؒ کے ہاتھوں کی لاج رکھ لے۔

دل سے نکلی ہوئی دعا نے اثر کر دکھایا اور وہی محمود حسنؒ ہند کے شیخ اور عالمگیر شخصیت بنے۔ جن کی فراست وجوان مردی اور جوش جہاد کے چرچے ہند اور بیرون ہند میں تھے اور ان کی تفسیر عثمانی کو اللہ پاک نے عالمی قبولیت سے نوازا.... (علمائے حق کے واقعات)

تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرا دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آ گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گزاری۔ تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور اتنا عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو ورم زائل ہو کر تکلیف رفع ہو چکی تھی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

ایک درویش کی رہائی کا حکم

ابو مسلم صاحب دعوت کے عہد میں ایک بے قصور درویش کو چوری کے الزام میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا۔ رات ہوئی تو ابو مسلم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو مسلم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست بغیر قصور تیری قید میں ہے۔ اٹھ اور اس کو اسی وقت قید سے رہا کر۔

ابو مسلم اسی وقت اپنے بستر سے کودا اور ننگے سر ننگے پاؤں جیل خانہ کے دروازے کے پاس پہنچا اور داروغہ کو حکم دیا دروازہ جلدی کھولو اور اس درویش کو باہر لاؤ۔ جب وہ باہر آیا تو ابو مسلم نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو بلا تکلف فرمایئے۔ تعمیل کیلئے حاضر ہوں۔

درویش نے جواب دیا اے امیر جو شخص ایسا مالک رکھے جو ابو مسلم کو آدھی رات کے وقت بستر سے اٹھالائے تاکہ وہ مجھے اس بلا سے نجات دے۔ تو اس شخص کے لیے کب جائز ہے کہ وہ اپنے ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے سوال کرتا پھرے۔ اور اپنی ضروریات طلب کرے۔ یہ سن کر ابو مسلم نے رونا شروع کر دیا اور درویش اس کے سامنے سے چلا گیا۔ (برکاتِ درُود شریف)

غریب پروری کا عجیب واقعہ

ملتان تشریف آوری کے دوران ایک جلسہ کے اختتام کے بعد جب علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ واپس ہونے لگے تو اچانک سامنے ایک شخص عبدالستار نامی آ گیا اور اس نے آپ کو دیرینہ وعدہ یاد دلایا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب ملتان آؤں گا تو تمہارے پاس ضرور چائے نوش کروں گا آپ کے چند ہمراہیوں نے انہیں یہ دعوت ٹالنے کے لئے کہا کیونکہ وہ بیچارہ ایک مسکین سا آدمی تھا جسے کوئی خاطر میں نہ لا رہا تھا.... حضرت نے فرمایا کہ میں نے وعدہ کیا تھا.... اس لئے میں اس کی دل شکنی کرنا نہیں چاہتا.... وہاں سے وہ اس کے ساتھ موٹر میں روانہ ہو پڑے میں ساتھ تھا.... اس غریب.... مسکین سے جو کچھ ہو سکا اسے آپ نے بڑی محبت سے نوش فرمایا اور واپسی پر مجھ سے فرمانے لگے کہ ہمارے جانے سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا مگر اس کا جو دل خوش ہوا ہے اس کا یہ لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے یہ ان کے علم و فضل کی ایک معمولی سی جھلک تھی جو اتنا بھی برداشت نہ کر سکے کہ جسے محض غربت و مسکینی اور پھٹے پرانے کپڑوں کی وجہ سے بنظرِ حقارت دیکھا جا رہا ہے اس کی دل شکنی کی جائے.... (یادگار واقعات)

ایک علمی سفر

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر ثواب دوسروں کو پہنچایا جائے تو ثواب دوسروں کو پہنچ جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک کی سعی دوسرے کے کام آتی ہے۔ اس طرح حدیث وقرآن میں تعارض واقع ہوتا ہے۔ مفتی عزیز الرحمٰن صاحب جو ایک خدا ترس عالم تھے۔ اُنہوں نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ میں نے جلالین میں قرآن کی آیت **لیس للانسان الا ماسعی** پڑھی اور حدیث کی ایک کتاب میں ایصال ثواب کی یہ حدیث دیکھی، دونوں میں تعارض نظر آیا، بہت سوچا، کتابیں دیکھیں لیکن کسی طرح اس کا حل سمجھ نہ آ سکا۔

رات کو سونے کے لیے گھر گیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا لیکن معاً یہ خیال آیا کہ اگر رات کو موت آ گئی تو دو صورتوں میں سے ایک یقینی ہے یا تو حدیث کا انکار لازم آتا ہے یا پھر قرآن کا اور ان دو صورتوں میں ایمان کی سلامتی نہیں۔

یہ خیال آتے ہی بستر چھوڑ دیا اور پیدل گنگوہ کا سفر کیا، ۲۲ کوس کا سفر رات بھر میں کر کے صبح تڑکے گنگوہ پہنچا۔ مولانا گنگوہی رحمہ اللہ جو کہ ضعیف ہو چکے تھے، بینائی جا چکی تھی، اس وقت وضو فرما رہے تھے، فرمایا کہ کیوں آئے؟ میں نے عرض کیا کہ اس آیت اور حدیث میں تعارض واقع ہو گیا ہے اور اس کا حل سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا:

قرآن کی اس آیت "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" سے نفسِ ایمان مراد ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایمان نہیں لائے تو کسی دوسرے کا ایمان اس کے کام نہیں آئے گا اور حدیث سے مراد عمل ہے۔ ایمان کسی کو نہیں بخشا جا سکتا، عمل بخشا جا سکتا ہے۔

(وعظ تعلیم و تبلیغ جلد ۴)

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مثالی ازدواجی زندگی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحب قدس اللہ سرہ کبھی کبھی تعلیم کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ "آج میرے نکاح کو ۵۵ سال ہو گئے لیکن الحمد للہ کبھی اس عرصہ میں لہجہ بدل کر بات نہیں کی" میں کہا کرتا ہوں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں .... اصل کرامت تو یہ ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں ...

یہ بات ممکن نہیں کہ ناگواری نہ ہوتی ہو لیکن فرماتے ہیں کہ "میں نے لہجہ بدل کر بات نہیں کی" اور اس سے آگے بڑھ کر ان کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا کہ مجھے پانی پلا دو" یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کر دو.... میں خود اپنے شوق اور جذبے سے سعادت سمجھ کر ان کا خیال رکھتی اور ان کا کام کرتی تھی لیکن ساری عمر ان سے انہوں نے مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔ (اصلاحی خطبات، ج ۲ ص ۴۳)

امر بالمعروف کا عجیب انداز

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ مسجد میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حسب معمول حدیث کا درس ہو رہا تھا کہ ایک طالب علم وقت سے دیر کر کے سبق کے لئے آئے۔ حضرت شاہ صاحب کو منکشف ہو گیا کہ جنبی ہے۔ غسل نہیں کیا۔ وہ طالب علم معقولی تھے۔ معقولی ایسے ہی لاپرواہ ہوتے ہیں۔

شاہ صاحب نے مسجد سے باہر روک دیا اور فرمایا کہ آج تو طبیعت سست ہے۔ جمنا پر چل کر نہائیں گے۔ سب لنگیاں لے کر چلو۔ سب لنگیاں لے کر چلے اور سب نے غسل کیا اور وہاں سے آ کر فرمایا ناغہ مت کرو کچھ پڑھ لو۔ وہ طالب علم ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اہل اللہ کی یہ شان ہوتی ہے۔ کیسے لطیف انداز سے اس کو امر بالمعروف فرمایا۔ (امثال عبرت حصہ دوم ص ۱۰۶)

اصلاح کا انداز

ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ حضرت حاجی صاحب کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب بھی (جو کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے پیر بھائی تھے... تشریف لے آئے اور کہا کہ آج تو بڑی ان کے (یعنی مولانا گنگوہیؒ کے حال پر عنایت ہو رہی ہے کہ ساتھ کھانا کھلایا جا رہا ہے... حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ ہاں ہے تو میری عنایت ہی کہ جو ساتھ کھلا رہا ہوں... ورنہ یہ کافی تھا کہ روٹی پر دال رکھ کر ان کے ہاتھ پر رکھ دیتا اور کہہ دیتا کہ جاؤ وہاں بیٹھ کر کھالو... یہ واقعی میری عنایت ہے کہ جو ان کو ساتھ کھلا رہا ہوں...

پھر حضرت والا (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی اس واقعہ کو نہایت فخر کے ساتھ سناتے تھے... الفاظ تو واقعی حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے ایسے ہی فرمائے تھے کہ دوسرا جل بھن کر کوئلہ ہی ہو جائے... پھر فرمایا کہ ہر شخص کے مجاہدے کا طریق جدا ہے... بعض لوگوں پر صرف ایک بات کہہ دینے کا اتنا اثر پڑتا ہے کہ دوسرے پر وہ اثر بے حد ذلت کا بھی نہیں ہوتا... حضرت مولانا گنگوہیؒ کے قلب میں کبر کا دخل نہ ہونے کے لئے حضرت حاجی صاحبؒ کا یہ فرما دینا ہی بہت کچھ کافی تھا اور یہ حضرت حاجی صاحبؒ کی بصیرت و فقاہت کی کافی دلیل ہے جیسا کہ فقہاء نے فرمایا

ہے کہ ہر شخص کو تعذیر دینے کا جدا طریق ہے... شرفا کو شرافت کے طرز سے اور ارذل کو ان کی حیثیت کا اندازہ کر کے تعذیر دی جائے... (قصص الاکابر)

ایک کاتب کی درُود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

بعض رسائل میں عبید اللہ بن قمر قواریری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخشدیا۔ میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی دل پر گذرا (گلشنِ جنت)

درُود شریف پڑھنے والی لڑکی کی کرامت

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔

مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی۔ اُس نے کہا یہ برکت ہے درُود شریف کی۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔ (برکاتِ درُود شریف)

انقلاب آفریں جملہ

بعض سلف سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک قوم نے ایک خوبصورت عورت کو جو حسن میں لاثانی تھی حکم کیا کہ وہ ربیع ابن خیثمؒ کو چھیڑے شاید وہ فتنہ میں پڑ جائیں اور اس فعل کی ہزار درہم اجرت ٹھہرائی۔ اس نے حتی المقدور عمدہ لباس اور زیور سے آراستہ ہوکر نہایت عمدہ خوشبو لگائی۔ جب حضرت نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو سامنے آئی۔ آپ اسے دیکھ کر گھبرائے اور وہ کھلے منہ آپ کے پاس آ گئی۔

حضرت نے فرمایا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ تجھ پر بخار نازل ہو اور تیرا رنگ متغیر ہو جائے اور رونق تیری اڑ جائے۔ یا تجھ پر ملک الموت نازل ہو کر تیری رگ جان

کاٹ ڈالیں۔ یا تجھ سے منکر ونکیر سوال کریں۔ یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑی۔ راوی کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی جب اسے افاقہ ہوا تو ایسی عبادت گزار بن گئی کہ جس دن وہ مری ہے جلے ہوئے درخت کی طرح خشک وسیاہ تھی۔ (راہ جنت)

ہر کام میں حکمت

ایک بزرگ کا قصہ ہے کہ وہ جنگل میں رہتے تھے اور انہوں نے ایک گدھا پال رکھا تھا جس پر اسباب لادتے تھے اور ایک کتا رکھ چھوڑا تھا جو مکان کی حفاظت کیا کرتا تھا اور ایک مرغ پال رکھا تھا جو اذان دے کر سب کو جگا دیا کرتا تھا۔ اللہ کی شان کہ ایک دن لومڑی آئی اور مرغ کو پکڑ کر لے گئی۔ ان کی بیوی رونے لگی کہ ہائے مرغ جاتا رہا۔ شیخ نے فرمایا ''رمت اسی میں بہتری ہوگی'' اس کے بعد بھیڑیا آیا اور گدھے کو مار گیا۔ اس وقت بیوی پھر رنجیدہ ہوئی تو شیخ نے کہا اس میں خیر تھی رونے کی کوئی بات نہیں۔ اس کے بعد اچانک کتا مر گیا اور بیوی پھر غمگین ہوئی تو شیخ نے پھر یہی فرمایا کہ غم نہ کرو اس میں بھلائی تھی۔ غرض صبح ہوئی تو دفعتاً غنیم کا ایک لشکر اس میدان میں لوٹنے کے لئے آپڑا اور جتنے بھی گھروں کا ان کو پتہ چلا سب کو لوٹ لیا اور بجز ان بزرگ اور ان کی بیوی کے سب ہی کو گرفتار کر کے باندی غلام بنا کر لے گئے۔ ان کے مکانات کا پتہ دشمن کی فوج کو اس طرح چلا کہ کسی کے دروازے کا کتا آہٹ پا کر بھونکنے لگا اور کسی کا گدھا رینگ رہا تھا اور کسی کا مرغ اپنی بانگ بلند کر رہا تھا۔ اس وقت ان بزرگ نے اپنی بیوی سے کہا کہ دیکھا! اس بادیہ نشین قوم کی بربادی کا سبب یہی جانور بن گئے پس خدا کا کتنا فضل تھا کہ ہمارے تینوں جانور پہلے ہی مر گئے ورنہ آج ہم بھی گرفتار ہوتے۔ (تبلیغ دین ص ۳۱۲)

حکمت بھری بات

محمد بن شفیق رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ اپنی والدہ کے لئے خربوزہ خریدا مگر انہیں پسند نہ آیا اور خفا ہوئیں، میں نے عرض کیا اماجان آپ کس پر خفا ہوتی ہیں بیچنے والے یا خریدار پر یا اس کے خالق پر؟ واللہ اس کا خالق تو احسن الخالقین ہے اور بائع اور مشتری تجھے وہی دیتا ہے جو ازل میں تیرے لئے رکھا ہے، پھر میری والدہ نے استغفار اور توبہ کی۔ (اولیاء اللہ کے اخلاق)

محمد بن واسع رحمہ اللہ کا واقعہ

ایک دفعہ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں سخت پھنسی نکلی تو ان کے دوست نے کہا بخدا مجھے یہ حال دیکھ کر تم پر رحم آتا ہے۔ محمد بن واسع نے جواب دیا کہ اے دوست اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کہ یہ پھنسی میری زبان، آنکھ یا شرمگاہ میں نہیں نکلی۔ (سکونِ قلب)

شیخ الہند رحمہ اللہ کا ایک ہندو سے برتاؤ

مولانا محمود رام پوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں اور ایک ہندو تحصیل دیوبند میں کسی کام کو گئے، میں حضرت شیخ الہند کے ہاں مہمان ہوا اور وہ ہندو بھی اپنے بھائیوں کے گھر کھانا کھا کر میرے پاس آ گیا کہ میں بھی یہاں ہی رہوں گا، اس کو ایک چارپائی دے دی گئی، جب ہم سب سو گئے تو رات کو میں نے دیکھا کہ مولانا (حضرت شیخ الہند) اٹھے، میں لیٹا رہا اور دیکھتا رہا کہ اگر کوئی مشقت کا کام کریں گے تو میں امداد کروں گا ورنہ خواہ مخواہ اپنے جاگنے کا اظہار کر کے کیوں پریشان کروں....

میں نے دیکھا کہ مولانا اس ہندو کی طرف بڑھے اور اس کی چارپائی پر بیٹھ کر اس کے پیر دبانے شروع کیے.... وہ خراٹے لے کر خوب سوتا رہا.... مولانا محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور عرض کیا: ''حضرت! آپ تکلیف نہ کریں میں دبا دوں گا....'' مولانا نے فرمایا: ''تم جا کر سوؤ یہ میرا مہمان ہے، میں ہی اس کی خدمت انجام دوں گا....'' مجبوراً میں چپ رہ گیا اور مولانا اس ہندو کے پاؤں دباتے رہے....'' (ارواح ثلاثہ: ۲۸۵)

قرآن مجید کی محبت

مرشد عالم حضرت حافظ غلام حبیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے قرآن مجید حرم میں بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر اس طرح مکمل کیا کہ ایک آیت پڑھتا تھا اور آیت کے مناسب جو دعا ہوتی تھی وہ مانگتا تھا...

بشارت کی آیت ہے تو جنت کی دعا اور اگر ڈرانے والی آیت ہے تو جہنم سے پناہ!

حضرت فرماتے ہیں کہ الم سے قرآن شروع کیا... ہر آیت پڑھ کے دعا مانگتا پھر آیت پڑھتا پھر دعا مانگتا حتیٰ کہ میں نے پورا قرآن بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر مکمل کیا... ہم بھی قرآن پڑھتے ہیں کبھی یہ خیال ذہن میں آیا..(خطبات فقیر ج33 ص45)

وعظ ونصیحت کی تاثیر

خداوند قدوس کو اپنی مخلوق اور اپنے بندوں سے کتنی محبت ہے اس کے متعلق شیخ العرب والعجم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث پاک رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ بیان فرمایا ہے اس سے اندازہ لگ جائے گا کہ اس مالک حقیقی کو اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کے ساتھ کس قدر اُنس ومحبت ہے۔

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا سیدنا حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وعظ میں چالیس سال تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان فرمایا، پھر بڑے پیر صاحب کے جی میں آیا کہ رحمت کا وعظ سن سن کر لوگ نڈر و بے خوف ہو گئے ہوں گے لہٰذا اس جبار وقہار کے غضب کا بھی کچھ حال بیان کروں تو مصلحت ومناسب ہے تاکہ لوگ نڈر و بے خوف نہ ہو جائیں چنانچہ ایک دن کچھ (تھوڑا سا) قہر خداوندی کا حال بھی بیان فرمایا تو لوگوں کی یہ حالت ہوگئی کہ کئی کئی لاشیں مجلس وعظ سے اٹھائی گئیں۔

اس وقت سیدنا جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو الہام کے ذریعہ اس بات کی طرف رہنمائی فرمائی گئی کہ اے میرے بندے! کیا چالیس سال ہی میں ہماری رحمت ختم ہوگئی؟

تم نے میرے بندوں کو خواہ مخواہ ہلاک کیا اگر تم عمر بھر ہماری رحمت کا بیان کرتے رہتے تو بھی میری رحمت ختم نہ ہوتی۔ (کلمۃ الحق صفحہ ۱۱۵)

منصور بن زاذان کا عمل

السید الجلیل احمد الدروقی نے اپنی سند کے ذریعہ روایت کیا ہے کہ منصور بن زاذان جو بڑے عبادت گذار تابعین میں سے ہیں رمضان المبارک میں ایک قرآن شریف ظہر اور عصر کے درمیان دوسرا مغرب اور عشاء کے درمیان چوتھائی رات تک پورا کرتے تھے۔ (رواہ ایضاً فی الحلیۃ) اور غیر رمضان میں صلوٰۃ الضحیٰ میں ایک کلام مجید دوسرا ظہر سے عصر تک پورا کرتے تھے اور تمام رات نوافل میں گذارتے تھے۔ اور اتنا روتے تھے کہ عمامہ کا شملہ تر ہو جاتا تھا۔ (آہ وزاری)

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمہ اللہ کا یہ حال تھا کہ جب کبھی اخراجات کرتے کرتے پیسے کم ہو جاتے تو جو رہ جاتے تھے ان کو بھی جلدی سے صدقہ کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب جیب خالی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ خود جیب کو بھر دیتے ہیں۔

اور ہماری یہ حالت ہے کہ جو بچ جائے اس کو ہم سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دل پیسوں سے لگا ہوا ہے۔ (خطبات فقیر ج 4 ص 215)

فرشتوں کی آمین

محمد بن سماعہ رحمہ اللہ ایک بزرگ عالم ہیں جو امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ کے شاگرد ہیں... ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال ہوا... اُس وقت دو سو رکعات نفل روزانہ پڑھتے تھے کہتے ہیں کہ مسلسل چالیس برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی صرف ایک مرتبہ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا ہے اس کی مشغولی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی تھی... یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری جماعت کی نماز فوت ہو گئی تھی تو میں نے اس وجہ سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے اس نماز کو پچیس دفعہ پڑھا تا کہ وہ عدد پورا ہو جائے... تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ

محمد! پچیس دفعہ نماز تو پڑھ لی مگر فرشتوں کی آمین کا کیا ہوگا۔ (فضائل اعمال)

علامہ بنوری کا ٹی وی پر خطاب کرنے سے انکار

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

اسلامی مشاورتی کونسل اسلام آباد میں بعض حضرات نے علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ سے فرمائش کی تھی وہ ٹیلی ویژن پر خطاب فرمائیں مولانا نے ریڈیو پر تو قبول کر لیا لیکن ٹی وی پر خطاب کرنے سے معذرت فرما دی تھی کہ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ اور فرمایا ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کے مکلف نہیں ہیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو لوگوں کو پکا مسلمان بنا کر چھوڑیں ہاں اس بات کے مکلف ضرور ہیں کہ تبلیغ دین کیلئے جتنے جائز ذرائع و وسائل

ہمارے بس میں ہیں ان کو اختیار کر کے اپنی پوری کوشش صرف کر دیں۔ اسلام نے ہمیں جہاں تبلیغ کا حکم دیا ہے، وہاں تبلیغ کے باوقار طریقے اور آداب بھی بتائے ہیں، ہم ان طریقوں اور آداب کے دائرے میں رہ کر تبلیغ کے مکلف ہیں، اگر ان جائز ذرائع اور تبلیغ کے ان آداب کے ساتھ ہم اپنی تبلیغی کوششوں میں کامیاب ہوتے ہیں تو عین مراد ہے، لیکن اگر بالفرض ان جائز ذرائع سے ہمیں مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو ہم اس بات کے مکلف نہیں ہیں کہ ناجائز ذرائع اختیار کر کے لوگوں کو دین کی دعوت دیں، اور آداب تبلیغ کو پس پشت ڈال کر جس جائز وناجائز طریقے سے ممکن ہو، لوگوں کو اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کریں۔ (نقوش رفتگاں)

استاذ القراٗ کی کرامت

مقری کبیر حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ نے ساری زندگی قرآن پڑھنے پڑھانے میں گزار دی گویا قرآن آپکی زندگی میں رچ بس گیا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں دعا وارد ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ ایک بزرگ نے فرمایا حضرت کے بالوں میں بھی قرآن کی نورانیت نظر آتی تھی۔ ایسے عاشق قرآن استاد کی درج ذیل ایسی کرامت ہے جو فی زمانہ ناممکن نہیں تو ناپید ضرور ہے کہ حضرت قاری صاحب طویل درس گاہ کے آخر میں بیٹھے ہوئے طالب علم کے ہونٹوں کی حرکت سے ہی اندازہ فرمالیا کرتے تھے کہ یہ قرآن کی کس جگہ سے پڑھ رہا ہے۔ پھر دس پندرہ منٹ بعد دیکھتے اور تلاوت کردہ منزل کا موازنہ فرماتے کہ اتنے وقت میں جو اس نے اتنا پڑھا ہے صحیح ہے یا نہیں اگر وہ وقت کے لحاظ سے زیادہ آگے نکلا ہوتا تو اسے بلاتے اور سرزنش فرماتے کہ ابھی دس منٹ پہلے تو تم یہاں تھے اور اب اتنی جلدی تم نے اتنا کیسے پڑھ لیا۔ وہ طالب علم حضرت قاری صاحب کی اس فراست کی تصدیق کرتا اور اپنی غلطی کا اقرار کر لیتا۔ (دین ودانش)

اللہ اس وقت بھی وہی کر رہا ہے

علامہ ابن جوزی دو برس تک آیت کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ کے معنی بیان کرتے کرتے ایک دن اپنی معنی آفرینی پر ناز کرنے لگے۔ ایک شخص نے کہا ہمارا خدا اس وقت کس شان میں ہے کیا کر رہا ہے؟ علامہ لاجواب ہو گئے۔ متواتر تین روز تک یہ شخص یہی سوال

کرتا رہا اور ابن جوزی کو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ چوتھی شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابن جوزی یہ سائل خضر ہیں تم ان کو یہ جواب دے دینا کہ ہمارا خدا اپنی اصلی اور قدیمی شانوں کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتا ہے۔ کسی جدید شان کی ابتداء نہیں کرتا۔ اسلیے اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل میں کر چکا ہے۔

حضرت خضر نے یہ سن کر فرمایا اے ابن جوزی ان پر دُرود بھیجئے جنہوں نے خواب میں آپ کو تعلیم دی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

مجوسی آپکے دست مبارک پر ایمان لے آیا

''تاتار خانیہ'' میں تحریر ہے کہ بغداد میں ایک کمیٹی تھی جس کو امراء کی کمیٹی کہتے تھے اس کا دستور تھا کہ جب کسی کو ضرورت ہوتی تو سب لوگ چندہ کر کے اس کی ضرورت پوری کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان شخص کو پانچ ہزار روپے کی ضرورت پیش آئی۔ کمیٹی والوں نے چندہ سے روپیہ جمع کرنے کی تجویز کی۔ اتنے میں ایک مجوسی نے چپکے سے دس ہزار روپیہ لا کر اس کے حوالے کر دیا۔ پانچ ہزار قرضہ کے لیے اور پانچ ہزار تجارت کے لیے۔

اسی رات اسی مجوسی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تو نے ایک مسلمان کی مشکل حل کی۔ خدا تیری سعی کو قبول کرے۔ اس نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شخص اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لے آیا اور صبح جامع مسجد میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے روبرو تمام واقعہ دہرا دیا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

اہل حق کا انداز نصیحت

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک بار ملتان کو دریائی سیلاب کا خطرہ ہوا... سجادہ نشین دربار خواجہ بہاء الحق ملتانی رحمہ اللہ نے دوستانہ تعلقات کی بناء پر مجھے اطلاع کئے بغیر شہر میں اعلان کرا دیا کہ کل کو قلعہ پر مولانا خیر محمد صاحب نفلی جماعت کرائیں گے... علماء کو اس اعلان سے تشویش ہوئی اور بعض نے مجھے جانے سے منع بھی کیا کہ نفلی جماعت

بالخصوص اہتمام کے ساتھ احناف کے ہاں مکروہ ہے... میں نے کہا جاؤں گا ضرور' کہ نہ جانے میں سجادہ صاحب کی سبکی ہے... باقی جماعت کرانا نہ کرانا میرا اپنا فعل ہے...

چنانچہ جب سجادہ صاحب کی طرف سے کار آئی تو میں چلا گیا... جا کر سجادہ صاحب سے کہا کہ مجھے آپ سے علیحدگی میں کوئی بات کرنی ہے وہ بخوشی علیحدہ ہو گئے... میں نے کہا کہ ہم حنفی ہیں... جو کام فقہ حنفی کے مطابق ہو وہ کرتے ہیں اور جو عمل رواج کے موافق اور فقہ حنفی کے خلاف ہو وہ نہیں کرتے... اس لئے ہمیں لوگ وہابی کہتے ہیں... چونکہ نفلی جماعت کو فقہ حنفی نے مکروہ کہا ہے... اس لئے میں معذور ہوں... سجادہ صاحب نے کہا کہ حضرت میری غلطی ہوئی کہ آپکو اطلاع دیئے بغیر میں نے اعلان کرادیا جس کی وجہ سے اب ہزاروں کا مجمع آیا ہوا ہے... میں آپکو خلاف شرع پر مجبور نہیں کرتا' مگر میری غلطی کا تدارک فرمادیں تاکہ میری سبکی نہ ہو... میں نے کہا آپ اعلان فرمادیں کہ آدھ گھنٹہ مولانا کا بیان ہوگا' بعد میں نفل پڑھے جائیں گے... سجادہ صاہب بڑے خوش ہوئے اور اعلان کردیا...

میں نے بعد خطبہ مسنونہ کے وعظ میں یہ کہا کہ مسلمان کے دشمن دو طرح کے ہیں... ایک وہ جن کا وجود ہمیں نظر آتا ہے... یعنی کافر دوسرے وہ جن کا وجود ہمیں نظر نہیں آتا' یعنی نفس اور شیطان... یہ دشمن پہلے کی نسبت بڑا سخت ہے... اسکے ساتھ جہاد کرنے کو جہاد اکبر فرمایا گیا ہے... قرآن مجید میں ظاہری دشمن یعنی کافروں کے ساتھ جہاد میں شہید ہونے والوں کے متعلق فرمایا گیا کہ تم انکو مردہ نہ کہو وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں... جو لوگ جہاد اکبر یعنی نفس و شیطان کے مقابلہ میں ختم ہو جائیں وہ بدرجہ اولی اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہونگے...

یہ بزرگان دین اولیاء اللہ جہاد اکبر میں شہید ہونے والے ہیں... اور یقیناً اپنے مزارات کے اندر زندہ ہیں... محض ایک پردہ حائل ہے...

ہم ان کے مزارات پر جا کر خلاف شرع کام کرتے ہیں... انکے مزارات کو سجدہ کرتے ہیں... اگر یہ پردہ حائل نہ ہوتا تو یہ ہمارے منہ پر تھپڑ مارتے...

میں نے وعظ کے آخر میں کہا کہ نفلی نماز باجماعت پڑھنا ناجائز ہے... بزرگوں کی روحیں اس سے ناراض ہوں گی... نفل سب اکیلے اکیلے پڑھیں... دعا مل کر کرلیں گے...

سب نے خوشی خوشی اکیلے اکیلے نفل پڑھے' بعد میں مل کر دعا کی گئی... اللہ پاک کا فضل

ہوا' خطرہ ٹل گیا... جو ڈرائیور مجھے مدرسہ تک پہنچانے آیا... اس نے کہا: حضرت! اگر کبھی کبھی اس طرح کے وعظ ہوجایا کریں تو بڑا فائدہ ہو... بڑی اصلاح ہو... آج کل کے مقررین کفر کی مشین چلانے لگ جاتے ہیں' بجائے فائدہ کے نقصان ہی نقصان ہوتا ہے...

سجادہ صاحب نے اپنے مجمع خاص میں فرمایا ''اہل حق اور غیر اہل حق میں یہی فرق ہے کہ اہل حق کو کسی قیمت پر نہیں خریدا جاسکتا اور غیر اہل حق کو ٹکہ دے کر جو چاہو بیان کرالو'... اللہ پاک ہم سب کو اہل حق کے ساتھ وابستہ رکھیں اور ہر قسم کی بدعات سے محفوظ رکھیں آمین... (خیر السوانح)

حکمت کے ساتھ اصلاح کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نوجوانی کے زمانے میں ایک مرتبہ کسی شادی کے سلسلے میں تھانہ بھون تشریف لے گئے تو خیال ہوا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی کرلوں۔ وہاں حاضر ہوئے تو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کسی سے بیعت بھی ہوئے یا نہیں؟ آپ نے کہا: نہیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ پھر مجھ سے بیعت ہوجاؤ۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں اس شرط پر بیعت ہوں گا کہ آپ مجھے ذکر وشغل کا حکم نہیں فرمائیں گے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تو بیعت ہونے کو کہا ہے، شغل کا تو میں نے کہا ہی نہیں اور وعدہ بھی فرمایا کہ آئندہ بھی نہیں کہوں گا۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ دو تین دن یہاں ٹھہر جاؤ۔ آپ وہاں تھانہ بھون میں تین دن ٹھہرے۔ رات کے وقت ڈھائی، تین بجے دیکھا کہ سب لوگ اٹھ کر تہجد ادا کررہے ہیں۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو شرم آئی، انہوں نے بھی اٹھ کر تہجد پڑھی۔ پھر جب لوگوں کو ذکر و شغل میں دیکھا تو خود بھی مشغول ہوگئے۔ دوسرے دن بھی یہی حالت ہوئی۔ تیسرے دن خود بخود خوشی سے تہجد پڑھی، اور ذکر و شغل میں مشغول ہوگئے۔

تیسرے دن حضرت کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ حضرت آپ نے سب کچھ ہی کرا دیا۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تھوڑا ہی کہا تھا۔ میں نے

وعدہ خلافی نہیں کی۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، اب تو میں نہیں جاتا۔ چالیس دن وہاں ٹھہرے اور اس تھوڑے سے عرصے کے بعد خلافت لے کر واپس ہوئے۔ بس پہلے یہ عبادت ریا تھی، پھر عادت ہوئی، پھر عبادت ہوگئی، اور ساتھ ہی خلافت بھی مل گئی۔ (از خطبات حکیم الاسلام)

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی جرأت و بے باکی

غازی امان اللہ شاہ افغانستان ملکہ ثریا کے ہمراہ جب یورپ کی سیر کو گئے تو وہاں ملکہ ثریا نے پردہ اتار دیا جس پر افغانستان میں اس اسلامی شعار کے ترک کر دینے پر غیظ و غضب کا ایسا طوفان آیا جو غازی امان اللہ خان کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا اور تخت و تاج سے محروم ہو کر جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے لگے۔

اخبارات میں جب پردہ موضوع بحث بن گیا تو آپ نے بھی پردہ کے موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی حقیقت اور شرعی اہمیت واضح کرتے ہوئے شاہ افغانستان کو یہ پیغام بھیجا۔

''کاش کوئی صاحب ہمت' دولت علیہ افغانستان کے امیر غازی اور ان کی ملکہ معظمہ ثریا جاہ کے سمع ہمایوں تک صحابی رسول کے یہ الفاظ پہنچا دے کہ اے ابوعبیدہ تم دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل حقیر اور کمتر تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ سے تمہاری عزت بڑھائی پس جب کبھی تم غیر اللہ کے ذریعہ عزت حاصل کرو گے تو خدا تمہیں ذلیل کر دے گا۔''

ترک موالات کے خطبہ میں بھی حق گوئی کا یہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے کہ

''مسلمانوں کی فلاح سے متعلق شرعی حیثیت سے جو میری معلومات ہیں ان کو بلا کم و کاست آپ کے سامنے رکھ دوں اور اس کی بالکل پروانہ کروں کہ حق کی آواز سننے سے حضور وائسرائے بہادر مجھ سے برہم ہو جائیں گے یا مسٹر گاندھی یا علی برادران یا اور کوئی ہندو یا مسلمان ناراض ہو جائے گا''۔ (چند ناقابل فراموش شخصیات)

دینی غیرت

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن تھے اور وہاں شب و روز اسلامی دستور کے سلسلہ میں دوسرے ارکان سے بحث و مباحثہ رہتا تھا ایک

مرتبہ مولانا کی کسی تجویز پر غالباً (سابق گورنر جنرل) غلام محمد صاحب نے یہ طعنہ دیا کہ "مولانا یہ امور مملکت ہیں علماء کو ان باتوں کی کیا خبر؟ لہذا ان معاملات میں علماء کو دخل اندازی نہ کرنی چاہئے۔اس موقع پر حضرت علامہ نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک بلیغ جملہ یہ تھا۔

"ہمارے اور آپ کے درمیان صرف اے بی سی ڈی کے پردے حائل ہیں۔ان مصنوعی پردوں کو اٹھا کر دیکھئے تو پتہ چلے گا کہ علم کس کے پاس ہے اور جاہل کون ہے۔"

(اکابر علماء دیوبند کیا تھے؟)

چھوٹی بچھیا کے دودھ دینے کی کرامت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب انا ساگر کے نزدیک ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا تو وہاں پر ایک گوالہ راجہ کی گائیں چرا رہا تھا....آپ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں دودھ پلاؤ....وہ کہنے لگا کہ یہ راجہ کی گائیوں کی بچھڑیاں ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دودھ دینے والی نہیں ہے....آپ نے گوالے کی بات سن کر ایک بچھڑی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ اس بچھڑی کا دودھ دوہ کر لاؤ....گوالہ بڑا حیران ہوا، مگر پھر بھی آپ کے فرمان کے مطابق بچھڑی کے پاس گیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھ پھیرتے ہی تھنوں میں دودھ بھر گیا....اس نے دودھ دوہا اور خوب دوہا، آپ کی کرامت سے دودھ اس قدر تھا کہ آپ کے تقریباً چالیس ساتھیوں نے سیر ہو کر پیا....اس کرامت کو دیکھ کر اس گوالے نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا....(حوالہ سیرت معین الدین 35)

اولیاء اللہ کا کمال عفو

حضرت گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے۔ایک مرتبہ وہ کشتی میں سفر کر رہے تھے، لوگوں نے ان کے ساتھ بدتمیزی کا معاملہ کیا۔جب لوگوں نے بہت ہی زیادہ ان کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں الہام کیا، اے میرے پیارے! یہ آپ کے ساتھ ایسا بدتمیزی کا معاملہ کر رہے ہیں، اور آپ عفو و درگزر کا مجسمہ بن کر آرام سے بیٹھے ہیں، اگر آپ چاہیں تو میں کشتی الٹ دوں تا کہ یہ سب لوگ ڈوب جائیں۔جیسے ہی ان کے دل میں یہ الہام ہوا، تو حضرتؒ نے فوراً ہاتھ اٹھائے، دعا مانگی، اے اللہ! اگر آپ کشتی کو الٹنا ہی چاہتے

ہیں تو ان لوگوں کے دلوں کی کشتی کو الٹ دیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا قبول ہوگئی اور اس کشتی میں جتنے مرد اور عورتیں سوار تھیں ان میں سے ہر ایک کو موت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ولایت کا مقام عطا فرمادیا...... یہ عفو و درگزر رہوتا ہے۔ اور یہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں ہمیں اپنے اندر قوت برداشت پیدا کرنی چاہئے۔ (خطباتِ فقیر ج 15 ص 183)

یہ ہے نعمت کی قدر دانی

ایک مرتبہ ریل میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ایک رئیس کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے.... ان کے ہاتھ سے ایک بوٹی نیچے کے تختے پر گر پڑی تو ان صاحب نے اس کو بوٹ سے پھینچ کر نیچے کر دیا..... یہ دیکھ کر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو بڑا صدمہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کے رزق کی یہ بے قدری آپ نے خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ سے فرمایا کہ:........ ذرا اس بوٹی کو اُٹھا کر پانی سے دھولیجئے اور دھوکر مجھے دے دیجئے میں اس کو کھاؤں گا... خواجہ صاحب نے اس بوٹی کو دھویا اور دھوکر کہنے لگے کہ:.....

''اگر کوئی دوسرا شخص اس بوٹی کو کھالے تو اجازت ہے۔''

حضرت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں! اجازت ہے لہٰذا خواجہ صاحب نے خود کھالی.... وہ رئیس بعد میں کہتے تھے کہ اس عملی تنبیہ کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ...

میں کٹ کٹ گیا.... اور اُس دن سے کبھی گرے ہوئے لقمہ کو زمین پر نہیں چھوڑتا بلکہ صاف کر کے کھالیتا ہوں... (انمول موتی جلد۲)

موئے مبارک کی ناقدری کی وجہ سے بہت کچھ کھودیا

حضرت ابوحفص سمرقندی اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں لکھتے ہیں کہ بلخ کے شہر میں تاجر نہایت مالدار اس نے دو بیٹے چھوڑے دونوں نے آدھا آدھا ترکہ بانٹ لیا۔ اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ ایک ایک لینے کے بعد بڑے نے کہا تیسرے بال کو کاٹ کر آدھا آدھا کرلیں۔ مگر چھوٹا راضی نہ ہوا اور کہا ایسا کرنا بے ادبی ہے۔ بڑے نے کہا اگر تجھے رغبت ہے تو ان تینوں موئے مبارک کو اپنی میراث اور ترکہ کے عوض لے لے۔ چھوٹا بھائی راضی ہوگیا اور ان تینوں بالوں کے عوض اپنا سارا مال بڑے بھائی کو دے دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد بڑے بھائی کا سارا مال غارت ہو گیا اور وہ بالکل محتاج ہو کر رہ گیا۔ مایوسی کے عالم میں ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے اپنی مفلسی اور محتاجی کا رونا رویا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بد نصیب تو نے ان بالوں سے بے رغبتی کر کے ان پر دنیا کو ترجیح دی۔ جبکہ تیرے چھوٹے بھائی نے خوشی اور شوق کے ساتھ انہیں لے لیا۔ جب انہیں دیکھتا مجھ پر درُود پڑھتا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اس کو سعادت دارین عطا فرمائی۔ خواب سے بیدار ہو کر بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا۔ (برکاتِ درُود شریف)

ہم تم سے ملنے آئے ہیں

شیخ ابن ثابت ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے ساٹھ سال تک مدینہ شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے۔ زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لیے ہم تم سے ملنے آئے ہیں''۔ (برکاتِ درُود شریف)

سید احمد شہید رحمہ اللہ کی صحبت پر تاثیر

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے' ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ نہایت نورانیت مسجد میں معلوم ہوئی۔ مجھے اس کی ٹٹول ہوئی دیکھا کہ ایک صاحب ہیں جن کا باطن نہایت نورانی تھا اور ان کے تمام لطائف ذاکر تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے مجاہدہ و ریاضت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ میں تھوڑی دیر حضرت سید احمد صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوں۔

پھر فرمایا کہ حضرۃ سید احمد صاحب رحمہ اللہ کے مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ جیسے شخص معتقد تھے جو کہ تمام دنیا میں کسی کے معتقد نہ تھے۔ (حسن العزیز جلد دوم)

بے بس مخلوق کی دل شکنی کا انجام

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ مفتی اعظم فرماتے ہیں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ مجلس میں فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں مرغیاں پال رکھی تھیں... انہیں روزانہ شام کے وقت بند کر دیتا تھا اور صبح کے وقت کھول دیا کرتا تھا اس کے بعد ذکر و تلاوت اور اپنے معمولات میں مشغول ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ صبح کے وقت میں تلاوت کر رہا تھا مگر اس میں دل جما نہیں بلکہ بے رغبتی اور وحشت سی پیدا ہونے لگی اور دل اچاٹ سا ہو گیا... میں نے اسی وقت تلاوت کرنا بند کر دیا اور دربار الٰہی میں استغفار اور توبۃ اللہ کر کے معافی مانگنے لگا اور دعا کی کہ یا اللہ یہ وحشت اور بے اطمینانی کس وجہ سے ہو رہی ہے مجھ سے کیا ہو گیا؟ بس اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا تھا کہ فوراً میری رہنمائی فرمائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ القاء فرمایا کہ آج سورج طلوع ہو گیا دن بھی کافی نکل آیا مگر گھر میں جو مرغیاں پال رکھی ہیں انہیں آج چھوڑنا اور کھولنا بھول گئے ہو میری اس مخلوق کے پنجرے میں جکڑ رکھنے کی وجہ سے تمہارے دل کا انبساط ہم نے چھین لیا ہے... بس یہ معلوم ہونا تھا کہ توبہ استغفار کرتے ہوئے فوراً وہاں سے بھاگے ہوئے گئے اور انہیں کھول دیا... (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی بے زبان اور بے بس مخلوق کی اتنی قدر و منزلت ہے کہ ان کی وجہ سے وقت کے مجدد اور قطب کی عبادات کے انوارات اور حلاوت کو سلب کر لیا...

جب حیوانوں پر معمولی قسم کی زیادتی کو اللہ تعالیٰ برداشت نہیں فرماتے تو پھر حضرت انسان جو اشرف المخلوقات میں سے ہے ان کی دل شکنی... دل آزاری توہین اور بے عزتی وغیرہ کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ لہٰذا کسی پر ظلم و زیادتی بے جا تشدد اور ناانصافی وغیرہ سے بہت بچتے رہنا چاہئے... (برکاتِ دُعا)

طبیعت کی سلامتی

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ اپنا ہی واقعہ بیان فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ اعظم گڑھ گیا۔ اس ضلع میں اسٹیشن سے چار میل چھوٹا سا گاؤں تھا۔ وہاں کے لوگوں نے

مجھے بلایا۔ وہاں سے جب فارغ ہوا تو ریل رات کو گیارہ بجے جاتی تھی۔ سردی کا زمانہ تھا، لوگوں نے کہا کہ سردی ہے اندھیری رات ہوگی، بارشیں ہو رہی ہوں گی، اس لیے رات کو جانے میں تکلیف ہوگی۔ مناسب ہے کہ عصر کے وقت اسٹیشن پہنچا دیا جائے، رات کو ٹرین آئے گی تو سوار ہو جائیں گے تو حضرت کو سوار کر کے اسٹیشن لائے جو بہت چھوٹا سا تھا، نہ ویٹنگ روم، نہ مسافر خانہ، دفتر کا ایک ہی کمرہ تھا اور اسی سے ملا ہوا مال گودام تھا، بوریاں وغیرہ وہاں بھرتے تھے، اسٹیشن ماسٹر تھا تو ہندو مگر بھلا آدمی تھا۔ اُس نے دو چار بوریاں ہٹائیں اور مصلے کی جگہ بنائی، کچھ آرام کی جگہ ہوگئی۔

حضرت رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ آرام سے بیٹھیں، فرماتے تھے جب مغرب کا وقت ہوا تو میں نے نماز پڑھی، اس کے بعد سنتیں اور اس کے بعد نفلوں کی نیت باندھ لی، وہ اسٹیشن ماسٹر ایک لیمپ لیکر آیا تا کہ روشنی ہو جائے۔ حضرت رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے معاً یہ خطرہ ہوا کہ مال گودام کے لیے گورنمنٹ نے کوئی لیمپ رکھا نہیں ہے، یہ محض ریلوے کا لیمپ میری وجہ سے لایا ہوگا تو میں گویا غاصب ٹھہرا، میرے لیے حق نہیں کہ اسے استعمال کروں، نماز میں ایک بے چینی شروع ہوگئی کہ اے اللہ! تو نے ہمیشہ مجھے مشتبہ چیزوں سے بچایا ہے۔ یہ مشتبہ چیز آ رہی ہے جس کا مجھے حق نہیں اس لیے تو ہی بچانے والا ہے۔ فرماتے تھے کہ بمشکل میں نے دو رکعتیں ختم کیں اور اس نے لیمپ رکھا نہیں بلکہ لیے ہوئے کھڑا ہے۔ جب میں نے سلام پھیرا تو اس نے آگے بڑھ کر کہا کہ میں یہ لیمپ لیکر آیا ہوں اور یہ اسٹیشن کا نہیں، میرا ذاتی ہے، لایا اس لیے کہ اندھیرے کی تکلیف نہ ہو۔ فرماتے تھے کہ میں نے اتنی دُعائیں کیں اس کے حق میں کہ اتنی رعایت ہے، اس لیے اس نے خود محسوس کیا کہ مجھے حق نہیں تو اپنے گھر سے لایا تو طبیعت میں جب سلامتی ہو تو کافر کی بھی تو قدرت رہنمائی کرتی ہے۔ بشرطیکہ مذہب کا جذبہ موجود ہو، اخلاقی قدریں اس کے اندر ہوں۔ (وعظ حیاۃ طیبہ)

حضرت میاں جی نور محمد اور وقت کی قدر

حضرت میاں جی نور محمد جھنجانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حال تھا کہ.... جب بازار میں کوئی چیز خریدنے جاتے تو ہاتھ میں پیسوں کی تھیلی ہوتی اور.... چیز خریدنے کے بعد خود پیسے گن کر

دکاندار کو نہیں دیتے تھے بلکہ پیسوں کی تھیلی اس کے سامنے رکھ دیتے اور.... اس سے کہتے کہ تم خود ہی اس میں سے پیسے نکال لو.... اس لئے کہ اگر میں نکالوں گا اور اس کو گنوں گا تو وقت لگے گا.... اتنی دیر میں سبحان اللہ کئی مرتبہ کہہ لوں گا۔

ایک مرتبہ وہ اپنے پیسوں کی تھیلی اٹھائے ہوئے جا رہے تھے کہ.... پیچھے سے ایک اچکا آیا اور وہ تھیلی چھین کر بھاگ کھڑا ہوا.... حضرت میاں جی نور محمد نور نے مڑ کر بھی اس کو نہیں دیکھا کہ کون لے گیا اور.... کہاں گیا اور گھر واپس آ گئے کیوں؟

اس لئے کہ انہوں نے سوچا کہ کون اس چکر میں پڑے کہ.... اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑے، بس اللہ اللہ کرو، بہر حال ان حضرات کا مزاج یہ تھا کہ....

ہم اپنی زندگی کے اوقات کو کیوں ایسے کاموں میں صرف کریں.... جس میں آخرت کا فائدہ نہ ہو۔ (اصلاحی خطبات، جلد ۴ ص ۲۱۶)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا جواب

حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب سے میں نے جو کچھ تقریراً یا تحریراً کہا... انہوں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا...

مگر ایک دفعہ ایسا کورا جواب دیا کہ میں دیکھتا رہ گیا وہ یہ کہ نواب محمد علی صاحب رئیس ٹونک نے بعد معزولی مکہ معظمہ میں حرم شریف میں بخاری کا ختم کرانا چاہا اور حضرت حاجی صاحب سے سفارش کرائی...

حضرت نے مولانا سے فرمایا کہ میں وعدہ کر چکا ہوں آپ ختم میں شریک ہو جاویں...

مولانا نے جواب دیا کہ حضرت میں نے بخاری اس لئے نہیں پڑھی تھی فرماتے ہیں حضرت حاجی صاحب کہ میرے اوپر اس کا بڑا اثر ہوا فرمایا حضرت والا نے کہ مجھ سے حضرة حاجی صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خلیل پاشا بزرگ آدمی ہیں... ان سے مل لو میں ان سے ملا تو انہوں نے علما ہند کی بے حد تعریف کی کہ ایسے متقی علماء کہیں اور نہیں ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہ امراء سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے خلیل پاشا مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ سے ملے تھے اور خاص لوگوں میں سے تھے... (قصص الاکابر)

آسان تدابیر کی ناقدری

مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ انبیٹھہ میں ایک دولت مند شخص کو بہت سخت مرض تھا اور خلط سودا کا بہت زور ہو گیا تھا۔ مولانا کو بلایا گیا مولانا نے اس کے لیے افتیمون تجویز فرمایا۔ ان لوگوں نے ارزاں دوا سمجھ کر ٹال دیا وہاں ایک نابینا حافظ جی رہتے تھے ان سے علاج پوچھا گیا انہوں نے خواب دیکھا کہ افتیمون ہی بتلاتے ہیں انہوں نے لوگوں سے ذکر کیا لوگوں نے حضرت مولانا رحمہ اللہ سے ذکر کیا' مولانا رحمہ اللہ خوش مزاج بہت تھے۔ حافظ جی سے پوچھا کہ خواب میں میں تو نہ تھا تو حافظ جی کہتے ہیں کہ جی ہاں! آواز تو ایسی ہی تھی اور پھر اس کا استعمال کیا۔

یہ مثال اس پر یاد آ گئی کہ یہ نسخہ چونکہ نہایت سہل تھا اس لیے اس کی قدر نہیں کی گئی۔ اسی طرح ہمارے مولانا رحمہ اللہ نے ایک شخص کو جامن کی کونپل بتلائی تھی وہ بھی بڑے آدمی تھے کچھ التفات نہ کیا' اکثر سہل الحصول چیز کی وقعت کم ہوتی ہے۔ (امثال عبرت)

قبر سے خوشبو آنا

شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

کاتب کی درود شریف والی بیاض مقبول ہو گئی

لکھنؤ کے ایک خوش نویس کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے جب اُنکے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آ نکلے اور کہنے لگے' بابا کیوں گھبراتا ہے' وہ بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔ (برکات درود شریف)

مخلص کون ہوتا ہے؟

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ حضرت اخلاص کے بارے میں بڑا پڑھتے ہیں مثال دے کے سمجھائیں مخلص کون ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بھئی! تم نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ اس نے کہا: جی بھئی بکریاں چراتے ہوئے کبھی نماز کا وقت آیا؟ جی، تو پھر کیسے پڑھتے ہو؟ اس نے کہا کہ مصلیٰ بچھا کے پڑھتا ہوں، اردگرد بکریاں چر رہی ہوتی ہیں..... اچھا جب تم نماز پڑھ لیتے ہو تو کیا تمہارے دل میں یہ طمع ہوتی ہے کہ بکریاں میری تعریف کریں گی اس نے کہا طمع تو کوئی نہیں بکریوں سے تو کوئی توقع ہی نہیں ہوتی، فرمانے لگے کہ جس طرح چرواہا بکریوں کے درمیان بیٹھ کر عبادت کرتا ہے اور اسے بکریوں سے تعریف کی کوئی توقع نہیں ہوتی مخلص بندہ لوگوں کے مجمع میں بیٹھ کر عبادت کرتا ہے اور اسے کوئی توقع نہیں ہوتی کہ لوگ میری عبادت کریں..... یہ ہے اللہ کے لئے کرنا..... (خطبات فقیر 28 ص 40)

عبداللہ بن مرزوق اور ان کی باندی کی توبہ

ابوسعید نے اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن مرزوق، مہدی کے ساتھ دنیا میں مشغول تھے۔ ایک دن انہوں نے شراب پی اور لہو اور سماع میں مشغول رہے تو ظہر، عصر اور مغرب کی نماز نہ پڑھ سکے اور ہر نماز کے لئے ان کی باندی انہیں متنبہ کرنے آئی۔ پھر جب عشاء کا وقت نکلنے لگا تو وہ ایک انگارہ لائی اور اس کے پاؤں پر رکھ دیا۔ وہ چیخ مار کر اٹھا اور کہا یہ کیا ہے۔ باندی نے کہا یہ تو دنیا کی آگ کا انگارہ ہے تو آخرت کی آگ کیسے برداشت کرے گا۔ تو عبداللہ بہت روئے پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور ان کے دل میں باندی کی بات بیٹھ گئی۔ انہوں نے نجات کے لئے یہی جانا کہ ہر قسم کے مال و دولت سے چھٹکارا حاصل کرلیں تو انہوں نے اپنی باندیاں آزاد کردیں اور معاملات نمٹائے اور بقیہ مال صدقہ کردیا اور خود سبزی بیچنے لگے اور باندی نے بھی ان کی پیروی کی۔

ایک مرتبہ ان کے پاس سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض آئے یہ اپنے سر کے نیچے اینٹ لگائے لیٹے ہوئے تھے تو سفیان رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدل اسے عطا فرماتے ہیں۔ عبداللہ! بتاؤ تمہیں عوض میں کیا ملا۔ تو عبداللہ نے جواب دیا کہ مجھے اس حالت پر اللہ کی رضامندی ملی ہے۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

شدید مخالف سے درگزر اور صلہ رحمی

یہ واقعہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) کا ہے جو اکابر دیو بند کے شیخ و مرشد ہیں، حکیم الامت حضرت تھانویؒ رقمطراز ہیں:

حضرت صاحب کے اجل الخلفاء حضرت مولانا رشید احمد صاحب دام فیوضھم بیان فرماتے تھے کہ حضرت صاحب کے فلاں عزیز جو رشتہ قرابت کے بھائی ہوتے تھے نہایت تندخو اور تلخ مزاج تھے اور حضرت صاحب سے دوبدو گستاخانہ و مخاصمانہ گفتگو کرتے تھے غرض حضرت صاحب کو ایذا پہنچانے میں بیباک تھے۔

ایک بار جس زمانہ میں کہ مظفر نگر میں جناب مولوی نصر اللہ خان صاحب (کہ درویش اجازت یافتہ و ذی علم بھی تھے) ڈپٹی کلکٹر تھے وہی عزیز مذکور کسی سرکاری سپاہی سے کسی بات پر الجھ گئے اور اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے اس نے شکایت کر دی ڈپٹی صاحب نے طلب کر کے حوالات میں کر دیا اور مقدمہ کی تاریخ مقرر کر دی۔

یہ خبر حضرت صاحب کو تھانہ بھون میں پہنچی حضرت صاحب فی الفور سوار ہو کر مظفر نگر تشریف لے گئے اور ڈپٹی صاحب کے مہمان ہوئے ڈپٹی صاحب بڑی تعظیم سے پیش آئے اور اپنے ایک پیر بھائی کو حضرت صاحب کی خدمت کے لئے متعین فرمایا غرض فرصت کے وقت میں حضرت صاحب نے اس عزیز کی سفارش فرمائی ڈپٹی صاحب کو سخت حیرت ہوئی اور کہا کہ آپ ایسے مفسد و موذی کی سفارش کرتے ہیں آپ رہنے دیجئے یہ بدون سزا کے نہ مانے گا آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا کہ چلنے کی تیاری کرو۔

ڈپٹی صاحب نے قیام پر اصرار کیا آپ نے فرمایا کہ میں تو خاص اسی کام کے واسطے آیا تھا جب آخر عاجز ہوئے اور کہا کہ بہت اچھا میں وعدہ کرتا ہوں ضرور رہا کر دوں گا اور رہا تو ابھی کر دیتا لیکن اس میں شبہ ہوگا اس لئے ایک ہفتہ کے بعد چھوڑ دوں گا، آپ اطمینان فرمایئے؟ جب حضرت صاحب راضی ہوئے سب میں چرچا تھا کہ دیکھو آ کر پھر حضرت ہی کو ایذا دے گا مگر آپ کو اصلاً اس کا خیال نہ تھا''.... (کمالات امدادیہ ص ۳۲)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا... جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا... میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے... پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں... اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا... (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

بسم اللہ کی برکت سے زہر بے اثر ہو گیا

ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کی ایک لونڈی تھی جوان سے بغض وعداوت رکھتی تھی اور انکو زہر پلاتی تھی لیکن وہ ان پر کچھ اثر نہ کرتا تھا جب اس طرح ایک عرصہ گزر گیا تو اس لونڈی نے ابومسلم سے کہا کہ میں نے تمہیں زمانہ دراز تک زہر پلایا مگر وہ تم پر اثر انداز نہیں ہوا... ابومسلم نے اس سے کہا کہ تو یہ کیوں کرتی رہی ہے؟ اس نے یہ کہا کہ تم بہت بوڑھے ہو گئے ہو... ابومسلم نے اس سے کہا کہ زہر کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے میں کھانے اور پینے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہوں... پھر انہوں نے اس لونڈی کو آزاد کر دیا... (انوار محبوبی ص ۶۲...۶۳)

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ اور تفسیر قرآن کریم

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں:

میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمر کے ستر پچھتر سال دین کے علوم پڑھنے پڑھانے میں گزارے... آخر عمر میں جا کر "معارف القرآن" کے نام سے تفسیر تالیف فرمائی... اس کے بارے میں آپ مجھ سے بار بار فرماتے تھے کہ معلوم نہیں کہ اس قابل تھا کہ یہ قلم اٹھاتا... میں تو حقیقت میں تفسیر کا اہل نہیں ہوں... لیکن

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کو میں نے آسان الفاظ میں تعبیر کر دیا ہے ساری عمر یہ فرماتے رہے... بڑے بڑے علماء تفسیر پر کلام کرتے ہوئے تھراتے رہے... (اصلاحی خطبات وعظ دعوت وتبلیغ)

دُعا کی قبولیت کے لئے ایک چیز کی ضرورت ہے

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دعا کی قبولیت کے لئے اس کا بھی یقین ہونا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا مراد پوری نہیں کرسکتا اس کے متعلق ایک واقعہ گزرا جو اس طرح ہے:

ایک مرتبہ ایک بزرگ پوری رات عبادت کرتے رہے آخر شب میں جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کان میں یہ آواز آئی کہ ہمارے دربار میں تمہاری دعا قبول نہیں ہے چاہے ذلت کے ساتھ نکل جاؤ چاہے آہ وزاری کے ساتھ پڑے رہو۔ دوسری راتوں میں بھی وہ اسی طرح عبادات میں مسروف رہے آخر شب میں وہی آواز آتی رہی، ایک مرتبہ یہ آواز ان کے ایک عزیز نے بھی سن لی تو عزیز صاحب نے عرض کیا کہ جب آپ کی دعا قبول نہیں ہوتی تو پھر کیوں ساری ساری رات بیداری کی مشقت برداشت فرمارہے ہو؟

جاؤ پڑ کر سو جاؤ تو اس بزرگ پیر صاحب نے جواب ارشاد فرمایا کہ بیٹے! اس در کے علاوہ کوئی اور در ہوتا تو میں وہاں جا کر رو دھو کر دعا کر لیتا مگر در اور چوکھٹ تو صرف ایک ہی ہے ملے گا تو یہیں سے ملے گا اس لئے اس در کو چھوڑ کر تو میں کہیں جا نہیں سکتا اس لئے چاہے وہ میری دعا قبول فرمائیں یا نہ فرمائیں مجھے تو اسی در اور چوکھٹ پر پڑے رہنا ہے۔

بس اس بزرگ کا صدق دل سے یہ کہنا تھا کہ اب حالت بدل گئی اور اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی کہ:

قبول است گرچہ ہنر نیست تست   کہ جز ما پناہ دیگر نیست تست

یعنی تمہاری ساری عبادات اور دعائیں میں نے قبول کرلیں کیونکہ تم ہمارے سوا اور کسی جگہ امید اور آس نہیں رکھتے۔ (ملفوظات فقیہ الامت)

قبر کی خوشبو

حضرت مغیرہ بن حبیب رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کی قبر کے پاس سے جب گزرتا تو ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس کیا کرتا تھا...ایک دن حسن اتفاق سے خود وہی بزرگ خواب میں نظر آ گئے تو میں نے ان ہی سے اس کی حقیقت دریافت کر لی...انہوں نے جواب دیا کہ یہ خوشبو تلاوت قرآن اور روزے کی پیاس کی ہے...(کتاب القبور)

شاگرد کی خدمت

اسارت کراچی کے زمانے میں مشہور لیڈر مولانا محمد علی صاحب حضرت مدنی رحمہ اللہ سے تفسیر قرآن کریم پڑھتے تھے اور حضرت رحمہ اللہ کا بے حد احترام فرماتے تھے...اس کے باوجود حضرت شیخ میں خدمت خلق کا جو بے پناہ جذبہ تھا، اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے...

مولانا محمد علی صاحب رحمہ اللہ کو کثرت بول کا عارضہ تھا جس کی بنا پر آپ نے پیشاب کے لیے برتن اپنے کمرہ میں ہی رکھوالیا تھا... یہ برتن اکثر و بیشتر پیشاب سے بھرا رہتا تھا لیکن مولانا محمد علی صاحب جب علی الصبح بیدار ہوتے تو وہ برتن پیشاب سے خالی اور دُھلا ہوا صاف ستھرا نظر آتا...کافی عرصہ تک یہ معمہ ان کی سمجھ نہ آیا...

اتفاق سے ایک رات عین اس وقت آنکھ کھل گئی جب کہ حضرت شیخ اس برتن کو صاف کرنے کی غرض سے لیے جا رہے تھے...اس وقت معلوم ہوا کہ مخدوم جہاں خادم بنے ہوئے ہیں...(اکابر کا مقام تواضع ص:۲۷۲)

یہ دُعا پڑھا کرو

ایک نیک اور صالح مرد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حق میں دعا فرمائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک کھول دیئے اور دعا فرمائی اور بعدہ ارشاد فرمایا کہ اکثر یہ دعا پڑھا کرو۔" اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ " (المقاصد الحسنہ)

تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے

ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جا رہا تھا اتفاقاً اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے دُرُود شریف کا ورد شروع کیا۔ دیکھتا کیا ہے تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں اسے ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان نزدیک تشریف لائے اور اس کے جانور کا پیر درست کر دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس شخص نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ! مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے۔ (برکاتِ دُرُود شریف)

سرزمین مدینہ کا ادب

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی زندگی مدینہ منورہ میں بسر کی۔ جب قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو آپؒ شہر سے باہر حدودِ حرم تک جاتے اور اس طرح بیٹھ کر فراغت حاصل کرتے کہ جسم تو حدودِ حرم میں رہتا تاہم فضلہ حدود سے باہر گرتا۔ کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر میری موت واقع نہ ہو جائے۔ ایک طرف تو دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا لگاؤ اور دوسری طرف ادب کی یہ انتہا کہ اپنے جسم کی نجاست مدینہ منورہ کی مٹی میں شامل کرنا گوارہ نہیں۔ محبت و ادب کا یہ امتزاج بہت کم دیکھا گیا ہے۔ (شمع رسالت)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عمل

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہر ہفتہ میں دو قرآن ختم فرماتے تھے۔ ایک رات کو دوسرا دن کو، قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مکۃ المکرمہ میں بحالت امامت نماز کی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا۔ (تحفہ حفاظ)

اعمال کی قبولیت کی فکر

حضرت عثمان خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کریانے کی دکان تھی۔ ان کے پاس اگر کوئی کھوٹے پیسے لاتا تو وہ پیسے لے لیتے اور سودا دے دیتے۔ وہ ان پیسوں کو علیحدہ جمع کرتے جاتے تھے۔ انہوں نے پوری زندگی اپنا یہ دستور بنائے رکھا۔ کھوٹے پیسوں والوں کو کبھی واپس نہیں بھیجتے تھے۔ جب ان کا آخری وقت آیا تو وفات سے پہلے بستر پر لیٹے ہوئے دعا مانگنے لگے:

"اللہ! میرے پاس لوگ کھوٹا مال لے کر آتے تھے، کھوٹے سکے لے کر آتے تھے، اللہ! میں تیرے بندوں سے کھوٹے سکے قبول کرتا رہا، آج تو بھی میرے کھوٹے عملوں کو قبول فرمالے۔"

سوچئے تو سہی کہ ہمارے اکابر اس طرح موت کی تیاری کیا کرتے تھے۔

(خطبات فقیر ج 17 ص 210)

کمال عبادت

شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ مشہور صوفیا میں ہیں... فرماتے ہیں کہ ایک روز نیند کا اتنا غلبہ ہوا کہ رات کو اوراد و ظائف بھی چھوٹ گئے... خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت حسین خوبصورت لڑکی ریشمی لباس پہنے ہوئے ہے جس کے پاؤں کی جوتیاں تک تسبیح میں مشغول ہیں... کہتی ہے کہ میری طلب میں کوشش کر میں تیری طلب میں ہوں... اس کے بعد اس نے چند شوقیہ شعر پڑھے... یہ خواب سے اُٹھے اور قسم کھالی کہ رات کو نہیں سوؤں گا... کہتے ہیں کہ چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کی وضو سے پڑھی... (فضائل اعمال)

اکابر کی باہمی محبت و اُلفت

ایک دفعہ جامعہ قاسم العلوم میں حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کی تقریر تھی اس موقع پر بڑے بڑے اکابر جن میں مولانا محمد علی جالندھری، علامہ دوست محمد قریشی، قاضی احسان احمد شجاعبادی اور استاذ العلماء مولانا خیر محمد صاحب رحمہم اللہ جیسی شخصیات موجود تھیں۔

اس موقع پر امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ بھی تشریف لائے۔ شاہ جی کرسی پر بیٹھنے کی بجائے اسٹیج کے قریب لکڑی کے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت حکیم

الاسلام کی تقریر شروع ہوئی تو حضرت حسب عادت حکیمانہ انداز میں علم وحکمت کے موتی بکھیرنے لگے تقریر کے دوران شاہ جی کا جوش وولولہ قابل دید تھا اور وہ اپنے خاص انداز میں داد دے رہے تھے۔ بار بار اکابر کو متوجہ کر کے فرماتے دیکھو! دیکھو! یہ کیا کہہ رہے ہیں یہ خود نہیں بلکہ ان میں حضرت نانوتوی کی روح بول رہی ہے۔ مولانا دیکھئے دیکھئے یہ کیا کہہ رہے ہیں۔

یہ داد کیا تھی بلکہ شاہ جی صحیح معنوں میں حکیم الاسلام رحمہ اللہ کا تعارف کرا رہے تھے۔ گویا پوری تقریر کے دوران شاہ جی نے اپنی داد کے ذریعے پورے مجمع کو مسخر کیے رکھا۔ اس طرح کی بے مثال اور پُر خلوص داد دیتے ہوئے میں نے آج تک اپنی زندگی میں کسی کو نہیں دیکھا۔ (دین ودانش)

اساتذہ کا احترام

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ نے تحریک ریشمی رومال کے دوران ارادہ فرمالیا کہ اب میں حرمین شریفین جاتا ہوں... ایک دن آپ مدرسہ میں چارپائی پر بیٹھے دھوپ میں زمین پر پاؤں رکھے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے ان دنوں علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ حضرت کی عدم موجودگی میں بخاری شریف پڑھاتے تھے... اس دوران ان کی نظر اپنے استاد حضرت شیخ الہند پر پڑی... جب درس دے چکے تو طلباء سے فرمایا کہ آپ تھوڑی دیر بیٹھیں... آپ یہ کہہ کر کہ میں ابھی آتا ہوں دارالحدیث سے باہر نکل کر سیدھے حضرت کے پاس آ کر ان کے قدموں میں بیٹھ گئے... اس کے بعد حضرت سے عرض کرنے لگے حضرت! آپ یہاں ہیں جب ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہم آپ کی طرف رجوع کر لیتے ہیں.... اب آپ نے یہاں سے ہجرت کا ارادہ فرمالیا ہے... اس طرح تو ہم بے سایہ ہو جائیں گے...

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے یہ الفاظ کہے اور رونا شروع کر دیا حتی کہ انہوں نے بچوں کی طرح بلکنا شروع کر دیا... حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے بھی انہیں رونے دیا جب ان کے دل کی بھڑاس نکل گئی تو اس وقت شیخ الہند نے انہیں تسلی کی بات کہی اور فرمایا انور شاہ! ہم تھے تو آپ ہماری طرف رجوع کرتے تھے اور جب ہم چلے جائیں گے تو پھر لوگ علم حاصل کرنے کیلئے تمہاری طرف رجوع کیا کریں گے...

چنانچہ شاہ صاحب کو اس طرح کی تسلی کی باتیں کر کے واپس بھیج دیا... جب شاہ صاحب چلے گئے تو حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے اپنے دل میں خیال آیا کہ ان کو تو اپنے استاد کی دعاؤں کی اتنی قدر ہے اور آج میں اتنے بڑے کام کیلئے جا رہا ہوں لیکن آج میرے سر پر تو استاد کا سایہ نہیں ہے جن کی دعائیں لیکر چلتا.... چنانچہ یہ سوچتے ہی انکو اپنے استاد حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا خیال آیا اور طبیعت میں رقت طاری ہوئی.... لہٰذا وہیں سے اٹھے اور سیدھے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے گھر گئے.... دروازے پر دستک دی اور ڈیوڑھی میں کھڑے ہو کر آواز دی.... اماں جی! میں محمود حسن ہوں.... اگر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے جوتے گھر میں پڑے ہیں تو وہ بھجوا دیں چنانچہ اماں جی نے ان کے جوتے ان کے پاس بھیج دیئے... حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اپنے استاد کے جوتے اپنے سر پر رکھے اور اللہ رب العزت سے دعا کی.... اے اللہ! آج میرے استاد سر پر نہیں ہیں.... میں ان کے جوتے سر پر رکھے بیٹھا ہوں... اے اللہ اس نسبت کی وجہ سے تو میری حفاظت فرما لینا اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب فرما دینا... استادوں کی قدر اس وقت آتی ہے.... جب دیکھنے کیلئے فقط ان کے جوتے باقی رہ جاتے ہیں... (کایا پلٹ)

وصول اِلی اللہ کا آسان راستہ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا شعر ہے:

گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم   بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں

یعنی وصول کے لیے تو ایک دفعہ اللہ کہہ لینا بھی کافی ہو جاتا ہے کچھ زیادہ ضربیں لگانے ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کی ضرورت ہے کہ تم اپنی ہمت کے موافق طلب ظاہر کرو، ہمت سے زیادہ نہ کرو... جتنا ہو سکے اس کو بیکار نہ سمجھو قاعدہ سے یا بے قاعدہ، ناغہ سے یا بلا ناغہ کرتے رہو... ایک دن عنایت ہو جائے گی... دیکھو اگرچہ پیٹ آخری لقمہ سے بھرتا ہے لیکن پیٹ بھرنے میں پہلے لقمہ کو اتنا ہی دخل ہے جتنا آخری لقمہ کو... اسی طرح واصل اگرچہ آخر میں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے ہوتا ہے لیکن اس میں پہلی مرتبہ اللہ کہنے اور ذکر و شغل کو بھی دخل ہے... (الدنیا والاخرۃ، ص:۳۹، ہم الآخرہ، ص:۵۶، زکوٰۃ النفس، ص:۱۸)

درس قناعت

ہمارے بزرگ حضرت قمرالدین شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ایک واقعہ سنایا کہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ مجھ سے چارپائیوں کیلئے بان منگوایا کرتے تھے۔ جن دنوں بان کی قیمتیں کافی تھیں ایک جگہ انتہائی ارزاں نرخ پر ملنے کی میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ میرا گمان یہ تھا کہ کم قیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت کافی مقدار میں خرید لیں گے۔ لیکن حضرت نے سن کر صرف اتنا فرمایا:

''نہیں ابھی ضرورت نہیں''۔ اس مختصر سے جملہ میں حضرت نے قناعت و کفایت شعاری کا جو عظیم سبق دیا وہ ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے۔ (انمول موتی)

اکابر کا مسلک اعتدال

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے تقریباً پچاس سال تک مختلف فکری واعتقادی اور فقہی واجتہادی مسائل پر تحقیق کی اور تحقیق کے دوران بعض علمی وفقہی ایسے مسائل بھی میرے سامنے آئے جن کے بارے میں ذاتی تحقیق ومطالعہ کی بنا پر میری ذہنی رائے اکابرین اہل سنت کی تحقیقی رائے سے مختلف رہی۔ لیکن میں نے تقریری وتحریری طور پر کبھی بھی پبلک کے سامنے اپنی ان ذہنی آراء کا اظہار نہیں کیا۔ اس لئے کہ خود کو اکابرواسلاف کی علمی وتحقیقی سطح کے برابر لانے کا تصور بھی دل میں پیدا نہیں ہوا۔ ہمیشہ یہی سوچا کہ میری اس ذہنی رائے کے پیچھے تحقیق میں کوئی نہ کوئی کمی موجود ہے۔ اسی سوچ وفکر کے تحت ہمیشہ اپنے اکابرواسلاف کی تحقیقی آراء کو ہی زیادہ صحیح سمجھا۔ انہی کو دل وجان سے قابل قبول جانا اور انہی کی اتباع وپیروی کو اپنے لئے باعث ہدایت ونجات سمجھا بلکہ ان میں سے بعض مسائل ایسے بھی تھے جن کے بارے میں طویل مدت کے بعد تحقیقی طور پر بھی یہ منکشف ہوگیا کہ اس مسئلہ میں بھی اکابر کی تحقیق ورائے ہی مدلل ومحقق تھی۔ میں نے جن دلائل پر اپنی رائے قائم کی تھی وہ توریت کا گھروندا تھے۔

اس لئے میں اپنے عزیز علماء کرام اور طلباء سے درخواست کرتا ہوں۔ ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اکابرواسلاف کی اجماعی واتفاقی تحقیقات وتعلیمات سے کبھی انکار وانحراف نہ

کرنا اور نہ ہی کبھی جمہور اہل سنت کا دامن چھوڑنا کیونکہ ہمارے علم وفن اور دیانت وامانت کا انتہا بھی ان کے علم وحکمت کی ابجد کو نہیں چھوسکتا انہی پر اعتماد میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہمارے لئے خیر وبرکت ہے۔ (ماہنامہ الشریعۃ)

عرصے سے گمشدہ لڑکا گھر واپس آ گیا

ایک روز حضرت بابا فرید الدین گنج شکر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک بڑھیا پریشان حال حاضر ہوئی.... بابا صاحب نے فرمایا: کیا حال ہے؟ کیوں پریشان ہو؟ بڑھیا نے عرض کیا: میرا لڑکا عرصے سے غائب ہے....اس کا کچھ پتہ ونشان نہیں، دعا فرمایئے.... بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا: جا تیرا لڑکا گھر آیا ہے.... بڑھیا گھر واپس آئی تو لڑکا موجود تھا ... بڑھیا نے لڑکے سے حال دریافت کیا کہ تو کہاں چلا گیا تھا؟ اور کس طرح واپس آیا؟ تو لڑکے نے جواب دیا کہ میں دریا کے کنارے آپ کی جدائی میں رو رہا تھا کہ ایک بڈھے خرقہ پوش نے دریا سے برآمد ہو کر پوچھا: بیٹے کیوں رو رہا ہے؟
میں نے سارا حال عرض کیا....انہوں نے فرمایا: بیٹا آنکھ بند کر، میں نے آنکھ بند کر لی اس کے بعد جو میں نے آنکھ کھولی تو اپنے مکان کے دروازے پر موجود تھا.... بڑھیا نے کہا وہ بوڑھے آدمی حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہی تھے.... (حوالہ سوانح بابا فرید رحمہ اللہ تعالیٰ 47)

خدمت کی برکت

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد تھے مولانا غلام رسول پونٹوی رحمہ اللہ۔ ملتان سے آگے ایک علاقہ پونٹہ ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اسی علاقے سے تھا۔ انہوں نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی بہت خدمت کی اور دعائیں بھی لیں۔
ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قوت حافظہ عطا فرمائی کہ اپنے بیان میں فرماتے تھے کہ اگر ساری دنیا سے شرح جامی کو ضبط کر لیا جائے، ختم کر دیا جائے اور کوئی طالب علم میرے پاس آ کر کہے کہ حضرت! شرح جامی کی ضرورت ہے، تو میں اپنی قوت حافظہ سے اس کتاب کو دوبارہ لکھوا سکتا ہوں۔ (خطبات فقیر ج15 ص215)

بادشاہی میں درویشی

...حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (م 632ھ) نے اپنے وصال سے پہلے یہ وصیت کی تھی کہ ان کے جنازہ کی نماز ایسا شخص پڑھائے جو ہمیشہ عفیف رہا ہو (کبھی زنا نہ کیا ہو) عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں اور ہمیشہ نماز با جماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو...نماز جنازہ کے وقت جب اس وصیت کا اعلان کیا گیا تو (سلطان شمس الدین التمش) نے بھی اس کو سنا اور تھوڑی دیر خاموش رہا کہ کسی بزرگ کو یہ سعادت حاصل ہو...لیکن جب کسی نے امامت کے لیے سبقت نہیں کی تو وہ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ میری خواہش تو یہی تھی کہ میرے حال سے کسی کو واقفیت نہ ہو...

لیکن خواجہ کے حکم کے آگے کوئی چارہ نہیں...پھر جنازہ کی نماز پڑھائی اور ایک طرف تو اپنے کاندھے پر جنازہ اٹھایا اور بقیہ تین طرف اولیاء اللہ اپنے اپنے کاندھوں پر قطب صاحب رحمہ اللہ کے جسد مبارک کو مدفن تک لے گئے...(جواہر پارے اول ص ۱۶۴)

یہ ہے ایمان کی فکر

سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح حضرت نظام الدین اولیاء سے شرف ملاقات حاصل ہو....

حضرت امیر خسرو جو کہ حضرت نظام الدین اولیاء سے تعلق رکھتے تھے اور سلطان کے دربار سے وابستہ تھے....ان کے سلطان سے اچھے معاملات تھے....ان کو اپنے مرشد کے معاملات میں بڑا دخل تھا....اس لئے ایک دن بادشاہ نے حضرت امیر خسرو سے مشورہ کیا کہ نظام الدین ان کو ملاقات کی اجازت نہیں دیں گے اس لئے وہ کسی دن اچانک بغیر اطلاع کے ان کے پاس پہنچنا چاہتا ہے جس دن وہ خواجہ سے ملنے جائے گا....امیر خسرو کو بھی ساتھ لے جائے گا....

حضرت امیر خسرو نے اس بات کی اطلاع پہلے ہی حضرت نظام الدین اولیاء کو پہنچا دی کہ سلطان اچانک ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے....حضرت خواجہ اسی وقت دہلی چھوڑ کر اپنے مرشد خواجہ فرید الدین گنج شکر کے مزار پر اجودھن پہنچ گئے....سلطان کو خبر ملی کہ خواجہ دہلی چھوڑ گئے تو اس کو بہت ملال ہوا کہ ناحق ایک اللہ

کے ولی کو تکلیف دی....اس نے امیر خسرو کو بلا کر کہا...میں نے تم سے ایک مشورہ کیا تھا تم نے اس راز کو فاش کر دیا یہ اچھی بات نہیں کی....تم نے کیا سوچ کر ایسا کیا....کیا تمہیں شاہی سزا کا خوف نہیں ہوا...؟

حضرت امیر خسرو نے کسی شاہانہ عتاب کی پرواہ کیئے بغیر کہا...میں جانتا تھا کہ اگر حضور والا ناراض ہوں گے تو میری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اگر مرشد کو تکلیف پہنچی تو ایمان کا خطرہ ہے اور میری نظر میں ایمان کے خطرہ کے مقابلہ میں جان کے خطرہ کی کوئی اہمیت نہیں......سلطان کو امیر خسرو کا یہ جواب بہت پسند آیا....(سیر الاولیاء ص ۱۳۰)

یتیم سے محبت کا فائدہ

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ عید کے روز میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو کھجوریں چنتے ہوئے دیکھا.....میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کس لئے اکٹھی فرما رہے ہیں؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکے کو آج کے روز روتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو.....

اس لڑکے نے جواب دیا کہ میں یتیم ہوں.....آج عید کا دن ہے سب لڑکوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے.....

چنانچہ میں اس لئے کھجوریں چن رہا ہوں کہ ان کو بیچ کر اس کو اخروٹ لے دوں..... تا کہ وہ ان کے ساتھ کھیلے اور روئے نہیں.....

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس خدمت کو میں سرانجام دے لوں گا آپ اس بارے میں ہرگز فکرمند نہ ہوں.....چنانچہ اس کے بعد میں نے اس یتیم بچے کو اپنے ہمراہ لیا اور اس کو نئے کپڑے خرید کر پہنا دیئے.....پھر میں نے اس کو تھوڑے سے اخروٹ بھی لے کر دیئے تا کہ وہ ان سے کھیلتا رہے.....

اس حُسنِ سلوک سے لڑکے کا دل بہت خوش ہو گیا اور مجھے اس کام کا یہ فائدہ ہوا کہ میرے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو گیا جس نے میرے دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور مجھے معرفت کی بلندیوں پر پہنچا دیا.....(مثالی بچپن)

صحت کے لیے دعا کی تعلیم

ایک بزرگ تین ماہ سے اسقدر سخت بیمار تھے کہ لوگ بس ان کے سانس گنتے تھے اسی حالت میں ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ"

انہوں نے خواب کے اندر ہی اس دعا کو پڑھا اور جب بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔ (برکاتِ دُرودشریف)

عید کے کپڑوں کا انتظام کرادیا

ابوالحسن تمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خرچ سے بہت تنگ تھا۔ عیدالفطر کو سخت اضطراب میں تھا کہ کل عید کا خرچہ کہاں سے کروں۔ بچوں کے لیے کپڑوں وغیرہ کا انتظام کیسے ہوگا۔ ناگاہ دروازے سے کسی نے آواز دی۔

میں باہر آیا تو ابن ابی عمر تھے۔ انہوں نے کہا میں نے خواب میں ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوالحسن تمیمی اور ان کی اولاد بڑی تنگی میں ہے اسی وقت ان کی کچھ مدد کر کہ ان کی بھی عید ہو جائے۔

میں نے بیدار ہو کر فوراً کپڑے وغیرہ خریدے اور وہ لیکر اب آپ کے پاس آیا ہوں اور اس طرح ابوالحسن تمیمی اور ان کے گھر والوں کا پورا انتظام ہو گیا۔ (برکاتِ دُرودشریف)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہمسایہ سے ملاقات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مکان کے سامنے ایک لوہار رہتا تھا.... بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے وہ سارا دن کام میں لگا رہتا....اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا ہوا میں اٹھایا ہوتا کہ لوہا کوٹ سکے اور اسی دوران اذان کی آواز آجاتی تو وہ ہتھوڑا لوہے پر مارنے کی بجائے اسے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلاوا آگیا ہے میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر کام کروں گا.... جب اس کی وفات ہوئی تو

کسی کو خواب میں نظر آیا اس نے پوچھا کہ کیا بنا؟ کہنے لگا کہ مجھے امام احمد بن حنبلؒ کے نیچے والا درجہ عطا کیا گیا.... اس نے پوچھا کہ تمہارا علم وعمل اتنا تو نہیں تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اور اذان کی آواز سنتے ہی کام روک دیتا تھا تاکہ نماز ادا کروں .... اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرما دی.... (نماز کے اسرار ورموز)

حکیم الامت رحمہ اللہ...... خود اپنی نظر میں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنا تعارف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں ایک خشک طالب علم ہوں... اس زمانہ میں جن چیزوں کو لوازم درویشی سمجھا جاتا ہے.... جیسے میلاد شریف... گیارہویں... عرس... نیاز... فاتحہ... قوالی وتصرف ومثل ذالک میں ان سب سے محروم ہوں.... اور اپنے دوستوں کو بھی اس خشک طریقہ پر رکھنا پسند کرتا ہوں...... میں نہ صاحب کرامت ہوں اور نہ صاحب کشف نہ صاحب تعریف ہوں اور نہ عامل صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر مطلع کرتا رہتا ہوں اپنے دوستوں سے کسی قسم کا تکلف نہیں کرتا نہ اپنی حالت نہ اپنی کوئی تعلیم... نہ امور دینیہ کے متعلق کوئی مشورہ چھپانا چاہتا ہوں... عمل کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کرتا... البتہ عمل کرتا ہوا دیکھ کر خوش اور عمل سے دور دیکھ کر رنجیدہ ضرور ہوتا ہوں... میں کسی سے نہ کوئی فرمائش کرتا ہوں نہ کسی کی سفارش اس لئے بعض اہل الرائے مجھ کو خشک کہتے ہیں میرا مذاق یہ ہے کہ ایک کو دوسرے کی رعایت سے کوئی اذیت نہ دوں خواہ حرفی ہی اذیت ہو... سب سے زیادہ اہتمام مجھ کو اپنے لئے اور اپنے دوستوں کیلئے اس امر کا ہے کہ کسی کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائی جائے خواہ بدنی ہو جیسے مار پیٹ خواہ مالی ہو جیسے کسی کا حق مار لینا یا ناحق کوئی چیز لے لینا... خواہ آبرو کے متعلق ہو جیسے کسی کی تحقیر... کسی کی غیبت خواہ نفسانی ہو جیسے کسی کو کسی تشویش میں ڈالنا یا کوئی ناگوار رنج دہ معاملہ کرنا اور اگر اپنی غلطی سے ایسی بات ہو جائے تو معافی چاہنے سے عار نہ کرنا... مجھے ان کا اس قدر اہتمام ہے کہ کسی کی وضع خلاف شرع دیکھ کر تو صرف شکایت ہوتی ہے مگر ان امور میں کوتاہی دیکھ کر بے حد صدمہ ہوتا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اس سے نجات دے یہ ہے کچا چٹھا ورنہ لوگوں نے تو ۔

منش کردہ ام رستم داستاں ۔۔۔ وگرنہ یلے بود در سیستاں

(بیس بڑے مسلمان)

کامل حضرات کے جوتوں کی برکت

ایک شخص نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے جنات کے متعلق شکایت کی کہ بہت پریشان کرتے ہیں... حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا جوتا لے جاؤ... آپ کے جوتے کی برکت سے وہ جن چلا گیا... کامل حضرات کا ایک جملہ بھی کافی ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت سید آدم بنوری رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا کہ حضرت! میری بچی کے اوپر ایک جن مسلط ہے، خاوند اندر جاتا ہے وہ جن اس کو باہر دھکے دے کر نکال دیتا ہے۔ لہٰذا کوئی تعویذ دے دیں۔

فرمایا: بچی کے کان میں صرف اتنا کہہ دیں کہ آدم بنوری کا حکم ہے فوراً نکل جاؤ۔

جب والد نے یہ الفاظ بچی کے کان میں کہے تو پھر وہ جن کبھی نظر نہ آیا۔ (عامل کامل)

کمال تواضع

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ.... اگر دو حرف علم کی تہمت محمد قاسم کے نام پر نہ ہوتی تو دنیا کو پتہ بھی نہ چلتا کہ.... قاسم کہاں پیدا ہوا تھا اور کہاں مر گیا اس طرح فنائیت کے ساتھ زندگی گزاری۔ (اصلاحی خطبات جلد ۵ ص ۳۹)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا کمال ادب

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ جب حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے فراغت کے بعد جب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانگی ہوئی تو دربار حبیب سے کئی میل دور ہی گنبد خضراء پر نظر پڑتے ہی اپنا جوتا اتار حالانکہ وہاں سے راستہ نوکدار پتھر کے ٹکڑوں سے بھرا تھا۔

مگر آپ کے ضمیر نے گوارا نہ کیا کہ دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں جوتا پہن کر چلا ئے نامعلوم کس مقام پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام مبارک پڑے ہوں اور ری کیا مجال کہ میں جوتا پہن کر اس مقام پر چلوں۔ (دین و دانش جلد ۴)

تقویٰ کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ) کے پاؤں پر ایک زہریلا قسم کا پھوڑا ہو گیا تھا جس نے رفتہ رفتہ ساری پنڈلی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا..... جب وہ زخم اوپر بڑھنے لگا تو اس وقت معالجین کے اصرار پر آپ ٹانگ کٹوانے پر راضی ہو گئے.....

جب آپکی ٹانگ کاٹی گئی تو ڈاکٹروں کو خطرہ تھا کہ شاید آپ جانبر نہ ہو سکیں گے..... کرنل امیر الدین صاحب گھبرائے ہوئے تھے اور ٹانگ کاٹ رہے تھے اور ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب ٹانکے لگا رہے تھے اور کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے..... وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ مفتی صاحب بھی پریشان ہوں گے مگر آپ بالکل مطمئن تھے اور فرمایا کہ میرے لئے تو آج عید ہے"

ٹانگ کاٹنے سے قبل حسب دستور ڈاکٹروں نے ایسی دوا دینی چاہی کہ شدید تکلیف کا احساس نہ ہو یا ہو تو کم ہو..... مگر حضرت مفتی صاحب نے کوئی ایسی دوا لینے سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: "مجھے میرے حال پر چھوڑ کر آپ اپنا کام شروع کریں۔"

ستر برس کی عمر ڈاکٹر صاحبان بڑے پریشان تھے طوعاً و کرہاً ایک ٹیکہ لگا کر ران کاٹنی شروع کر دی اس میں تقریباً ایک گھنٹہ لگا..... آپریشن کے وقت جس ڈاکٹر نے آپ کے نبض پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اُن کا بیان ہے کہ: "حیرت ہے کہ آپریشن کے شروع سے اختتام تک نبض کی رفتار میں سرمو فرق نہیں آیا اس آپریشن کے بعد جو درد ہوتا ہے اس کی شدت کا اور کوئی فرد مقابلہ نہیں کر سکتا مگر حضرت جس بشاشت کے ساتھ آپریشن روم میں داخل ہوئے تھے اسی کے ساتھ واپس ہوئے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں"

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو تشریف لائے تو آپ نے اس استقامت کا (جو کہ ٹانگ کٹنے کے وقت تھی) راز پوچھا آپ نے فرمایا: "میں اس وقت اس تکلیف کے اجر جزیل کو خوشی میں جو متشکل ہو کر سامنے آ گیا تھا ایسا محو ہوا کہ مجھے کچھ پتہ نہ چلا کہ کیا ہو رہا ہے.....

ف: یہ عین الیقین کا مقام تھا کہ تکلیف تک احساس نہ ہوا..... (تذکرہ حسن ص ۵۰)

کمال حکمت اور دور اندیشی

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ ہجرت فرما کر مکہ مکرمہ آئے وہیں ان کی وفات بھی ہوئی انہیں یہ حدیث معلوم تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبی خاندان کو بیت اللہ کی کنجیاں سپرد کی ہیں مکہ میں چاہے سارے خاندان (خدانخواستہ) اجڑ جائیں مگر شیبی کا خاندان قیامت تک کے لئے باقی رہے گا۔ یہ ان کا ایمان تھا مولانا کو عجیب ترکیب سوجھی۔ واقعی ان بزرگوں کو داد دینی چاہئے کہاں ذہن پہنچا۔ مولانا نے ایک حمائل شریف اور ایک تلوار۔ یہ دونوں چیزیں لیں اور امام مہدی کے نام ایک خط لکھا کہ:

"فقیر رفیع الدین دیوبندی مکہ معظمہ میں حاضر ہے اور آپ جہاد کی ترتیب کر رہے ہیں۔ مجاہدین آپ کے ساتھ ہیں جن کو وہ اجر ملے گا جو غزوہ بدر کے مجاہدین کو ملا تو رفیع الدین کی طرف سے یہ حمائل تو آپ کی ذات کے لئے ہدیہ ہے اور یہ تلوار کسی مجاہد کو دے دیجئے کہ وہ میری طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے اور مجھے اجر مل جائے جو غزوۂ بدر کے مجاہدین کو ملا"۔

یہ خط لکھ کر تلوار اور حمائل شیبی کے سپرد کی جوان کے زمانہ میں شیبی تھا اور کہا کہ مہدیؑ کے ظہور تک یہ امانت ہے تم جب انتقال کرو تو جو تمہارا قائم مقام ہو اسے وصیت کر دینا اور یہ کہہ دینا کہ جب اس کا انتقال ہو تو وہ اپنی اولاد کو وصیت کرے کہ "رفیع الدین" کی یہ تلوار اور حمائل شریف خاندان میں چلتی رہے یہاں تک کہ امام مہدی کا ظہور ہو جائے تو جو اس زمانے میں شیبی ہو وہ میری طرف سے امام مہدی کو یہ دونوں ہدیئے پیش کر دے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ایک واقعہ کی مثال سے وضاحت

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کسی نے مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمہ اللہ کی خدمت میں اعتراضاً عرض کیا کہ مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ نے ایک بات تو ایسی لکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر کفر عائد ہوئے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سینکڑوں بنا ڈالے میں ڈالے کا لفظ ایسا ہے جو تحقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف دلالت کر رہا ہے، مولانا نے جواب دیا کہ بنا ڈالے میں لفظ ڈالے سے فعل کی تحقیر مقصود ہے نہ کہ

مفعول کی مگر انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ آپ تاویلیں کرتے ہیں اس سے دو یا تین دن بعد ہی وہ صاحب معترض پھر حضرت مولانا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ نے بہت سی حدیث وتفسیر کی کتابیں چھپوائی ہیں کیونکہ آپ کے یہاں مطبع موجود ہے کاتب موجود ہیں۔ سب سامان کاغذ وغیرہ موجود ہے لہذا تفسیر بیضاوی بھی چھپوا ڈالئے۔

اس پر مولانا نے فرمایا کہ یہ وہی ڈالنا ہے جس پر اس روز شہیدؒ کی تکفیر ہوتی تھی۔ اب آپ نے تفسیر بیضاوی کی تحقیر کی کہ چھپوا ڈالئے اور قرآن شریف تفسیر کا جز ہے اور کل کی تحقیر سے جز کی تحقیر لازم آتی ہے لہٰذا آپ نے قرآن کی تحقیر کی۔ اب ان صاحب کی آنکھیں کھلیں اور اس جواب کی حقیقت سمجھے۔ (حسن العزیز جلد دوم)

سلامت قلب

ہمارے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص آئے... انہوں نے مشورہ کیا کہ مجھے مدینہ جانا ہے کس طرف کو جاؤں فرمایا کہ ینبوع کو جاؤ... دوسرا ایک اور آیا اس نے بھی مشورہ لیا اس کو کہا کہ سلطانی راستہ کو جاؤ سو جس کو ینبوع کے راستے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ بھی کسی مصلحت سے سلطانی ہی راستہ کو گیا اور حضرت کے مشورے پر عمل نہ کیا... اس کو ویسے بھی بہت تکلیف ہوئی اور بدوؤں سے بھی سابقہ پڑا اور ان سے الگ تکلیف پہنچی اور جس کو سلطانی راستے کا مشورہ دیا تھا وہ راحت سے چلا گیا۔

حضرت سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ آپ نے اس کو اس راستے کا مشورہ دیا اور اس کو دوسرے راستے کا اس میں کیا حکمت تھی... فرمایا کہ جب پہلا آیا میرے دل میں وہی آیا جو اس کو بتایا اور جب دوسرا آیا میرے دل میں اس وقت وہی آیا جو اس کو مشورہ دیا سو ایسے شخص سے واقعی غلطی کم ہوتی ہے... (قصص الاکابر)

تقدیر تبدیل ہونے کا انداز

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک مرید تھا اس کو یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک روز جو سویا تو اس کو احتلام ہو گیا فوراً اٹھ کر غسل کیا اور سویا تو پھر احتلام ہوا۔ غرض! ایک شب میں ستر بار احتلام ہوا اور ہر بار میں ایک نئی اجنبیہ عورت کو دیکھتا تھا اس کو خیال ہوا کہ شیطان کے

اس قدر تسلط سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید میں مردود ہوگیا۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں نہایت مغموم حاضر ہوا۔ آپ نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ خدا کا شکر کرو۔ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ تمہاری قسمت میں ستر اجنبیہ عورتوں سے زنا کرنا لکھا ہے۔

میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اس کو اس سے بچائے خدا تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور اس کو بیداری سے خواب میں منتقل فرمایا کہ تقدیر بھی پوری ہوگئی اور تم گناہ سے بھی محفوظ رہے اور یہاں تقدیر کے اس طرح بدلنے کے متعلق ایک مسئلہ بھی ہے مگر مجلس عام میں اس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں کہ شاید سمجھ (مختصراً حاصل اس کا یہ ہے کہ بعض اوقات قیود دلوح محفوظ میں نہیں ہوتیں علم الٰہی میں ہوتی ہیں۔۱۲) میں نہ آئے کہ دیکھئے یہ حالت رحمت تھی جو حضرت پر منکشف ہوگئی اور اس کے نزدیک عذاب تھا۔ (امثال عبرت)

ایک مہینہ تک کمرہ سے خوشبو آنا

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔

فرمایا یہ برکت دُرود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر دُرود شریف کا شغل فرماتے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

گاہکوں کے ساتھ خیر خواہی

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن ظہر کے بعد دکان بند کر کے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے، آپ سے ایک آدمی ملے.....انہوں نے پوچھا، نعمان! کیا آپ دکان بند کر کے گھر جا رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے دکان بند کر دی ہے..... پوچھا: کیوں بند کر دی ہے؟ فرمانے لگے: اس لئے بند کر دی کہ آج آسمان پر بادل آگئے ہیں، روشنی پوری نہیں ہے، جس کی وجہ سے کسٹمر کو کپڑے کی کوالٹی کی صحیح ججمنٹ نہیں ہوتی، میں نے دکان بند کر دی ہے تا کہ کوئی کم قیمت کپڑے کو بیش قیمت سمجھ کر مجھ سے نہ خرید لے، اسے دھوکا نہ لگ جائے.....ایک دکاندار اپنے کسٹمر کا اتنا خیر خواہ تھا.....(خطبات فقیر 15 ص 78)

ابوشعیب براثی کے ہاتھ پر ایک لڑکی کی توبہ

جنید بن محمد کہتے ہیں کہ ابوشعیب براثی پہلے شخص ہیں جو براثی میں مقیم ہوئے وہ ایک کونے میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہاں سے بادشاہوں کے گھروں میں پرورش پانے والی ایک لڑکی گذری۔ اس نے ابوشعیبؒ کو دیکھا تو ان کی حالت اسے پسند آئی اور وہ گویا ان کی قیدی ہو کر رہ گئی اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ دنیا سے دور ہو کر ابوشعیب کی خدمت میں رہے گی۔ لہٰذا وہ آئی اور انہیں کہا کہ کیا میں آپ کی خادمہ بن سکتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ چاہتی ہو تو اپنی ہیئت درست کرو اور یہ فاخرانہ لباس، زیور وغیرہ سے جان چھڑاؤ۔ اس نے اپنی تمام ملکیت کی چیزیں اتار دیں اور درویشوں کا لباس پہن کر ان کی خدمت میں پھر حاضر ہوگئی۔ ابوشعیب نے اس سے نکاح کرلیا۔

جب رات کو یہ ان کی کوٹھڑی میں آئی تو وہاں ایک موٹا کپڑا بچھا دیکھا جو مٹی اور پانی سے بچاتا تھا اس نے کہا میں اس کوٹھڑی میں اس وقت تک نہیں رہوں گی جب تک آپ اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا نہ دیں۔ کیونکہ میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ زمین کہتی ہے اے ابن آدم! آج تو اپنے اور میرے درمیان پردہ حائل کررہا ہے اور کل میرے پیٹ میں رہے گا اور میں زمین اور اپنے درمیان حجاب نہیں رکھوں گی۔

ابوشعیب نے وہ بچھونا اٹھا کر پھینک دیا پھر وہ ابوشعیب کے ساتھ کئی سال تک عبادت میں مصروف رہی اور پھر دونوں کا اسی حال میں انتقال ہوا۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

قتل کی دھمکی اور حکیم الامت رحمہ اللہ کا ردعمل

ایک صاحب نے ایک گمنام خط حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے نام شائع کردیا جس میں آپ کو قتل کی دھمکی دی گئی تھی.... فتح پور کے لوگوں نے اس سے متاثر ہو کر خط لکھا جس میں اس خط پر اظہار ناراضی اور حضرت سے محبت وعقیدت کا اظہار تھا آخر میں بہت سے لوگوں کے دستخط تھے.... حضرت نے اس کے جواب میں فرمایا مکرمی السلام علیکم! محبت کا شکر گزار ہوں مگر خیر خواہی سے اعتدال فی المحبت کا مشورہ دیتا ہوں اور اس اعتدال کی صورت یہ ہے کہ دعا کی جاوے اور اگر بہت جوش ہو انفرادی طور پر اس کا اظہار کردیا

جائے باقی دستخطوں کا اہتمام اور اس قدر تطویل مضمون غالباً یہ زیادت علی السنۃ ہے گو مغلوب المحبت معذور ہے مگر معذور سے محقق اچھا ہے....(والسلام)

یہ خط لکھا ہی گیا تھا کہ ایک پولیس سب انسپکٹر آئے اور عرض کیا کہ ضلع اعظم گڑھ کے کلکٹر کی چٹھی آئی ہے وہ پوچھتے ہیں کہ قتل کی دھمکی کا جو خط آیا ہے کیا اس کے متعلق آپ کچھ چاہتے ہیں (غالباً خط ضلع اعظم گڑھ کا تھا) حضرت نے اس کے جواب میں سب انسپکٹر پولیس سے کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں چاہتا نہ امداد نہ تفتیش....حضرت نے فرمایا کہ قتل کی دھمکی کے خط نے مجھے بڑا فائدہ پہنچایا....جس قدر لوگوں کے حقوق میرے ذمہ تھے میں نے ان سب کو ادا کر کے سبکدوشی حاصل کر لی اس سبکدوشی کا میرے باطن پر ایسا اثر ہوا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا....(9 ربیع الثانی 1358ھ)۔(مجالس حکیم الامت)

اتباع شریعت

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ کا معمول تھا کہ پورے رمضان شب بیداری فرماتے تھے اور قرآن کریم نفلوں میں سماعت فرماتے تھے...جب لوگوں نے اس کی جماعت میں شرکت کی خواہش ظاہر کی تو اس کی اجازت نہیں دی...گھر کا دروازہ بند کر کے اندر حافظ کفایت اللہ صاحب کی اقتداء میں قرآن مجید سنتے تھے...

پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھا تو معمول یہ بنالیا کہ: ''فرض نماز مسجد میں باجماعت پڑھ کر مکان پر تشریف لے آتے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد تراویح میں پوری رات قرآن شریف سنتے تھے...مکان پر جماعت ہوتی تھی جس میں چالیس پچاس آدمی شریک ہوتے تھے''...حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ:۔''یہ احقر خود بھی حضرت کی اسارت مالٹا سے پہلے دو سال اس جماعت میں شریک رہا ہے جو تراویح کی جماعت تھی.... نفل تہجد کی جماعت کو حضرتؒ نے گوارا نہیں فرمایا''۔(بینات ص ۱۲۴)

ظالم کی گرفت پر اولیاء اللہ کی دعا بھی کارگر نہیں ہوتی

ظالم کی گرفت اللہ تعالیٰ مختلف طریقے سے کرتے رہتے ہیں۔حسب ذیل واقعہ میں مظلوموں کی آہ و فغاں نے زمانے کے حاکم کو لا علاج امراض میں مبتلا کر دیا عبرت و

موعظت کے خیال سے اسے لکھا جارہا ہے۔

حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امیر خراسان (وزیر مملکت) یعقوب بن لیث، خود ایک مرتبہ ایسے مہلک مرض میں مبتلا ہوگیا کہ جس کے علاج سے وقت کے سارے بڑے بڑے اطباء (ڈاکٹرز) عاجز ہوچکے تھے کسی قسم کی دوا سے وہ شفایاب نہ ہوسکا تب کسی نے کہا کہ تمہارے ملک میں ایک بڑے مستجاب بزرگ ہیں جن کا نام عارف ربانی حضرت شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر ان کو بلا کر ان سے دعا کراؤ تو امید ہے کہ تم شفایاب ہوجاؤ یہ سنتے ہی وزیر یعقوب نے آپ کو بلوالیا اور دعا کے لئے درخواست کی یہ سنتے ہی حضرت نے فرمایا کہ میری دعا تمہارے لئے کیسے قبول ہوسکتی ہے اس حالت میں کہ تم تو ابھی تک ظلم پر قائم ہو؟ (یعنی تم ظالم ہو۔ ظلم کا بازار اب بھی گرم ہے)

یہ سن کر وزیر نے اسی وقت مظالم سے باز آنے کے لئے توبہ کرلی اور اپنی رعیت سے حسن سلوک کا وعدہ بھی فرمالیا اس کے علاوہ جتنے بے گناہ قیدی تھے ان سبھوں کو رہا کرنے کا حکم دیدیا بس اسی وقت حضرت سہل تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا فرمائی کہ اے بارالہا! معصیت اور گناہوں کا مزہ آپ انہیں دکھا چکے بس اب اپنی طاعت اور فرمانبرداری کی عزت بھی اس کو دکھا دیجئے اور ہر قسم کے مرض اور بیماریوں کو دور فرمادیجئے؟ بس اتنی سی دعا فرمانا تھا کہ وہ اسی وقت اسی مجلس میں اٹھ کھڑا ہوا جیسے اونٹ کے پاؤں کی بندش کھل جائے اور وہ کھڑا ہوجایا کرتا ہے۔

حضرت کی دعا کی برکت اور کرامت کا ظہور وزیر کے صدق دل سے توبہ اور ظلم سے باز رہنے پر ہوا۔ (انوار المحسنین قصص الاولیاء جلد ۱ ص ۲۷)

استغفار کی مقبولیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ایک مرتبہ وہ مجھے خواب میں دکھائی دیئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے وہاں کس عمل کو سب سے بہتر پایا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''اس جہان میں استغفار سب سے زیادہ مقبول شے ہے...'' (کتاب القبور)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر لطف وکرم

ابوبکر فزاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے کسی بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھ کر انجام کے متعلق سوالات کیے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روبرو طلب کر کے ارشاد فرمایا:

''اے احمد! تم نے دُنیا والوں کے جبر وظلم کا جس ثابت قدمی اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اس کے صلہ میں اب ہم تمہیں قیامت تک اپنا کلام خود اپنی زبان سے سناتے رہیں گے... چنانچہ اسی وقت سے برابر اس شرف سے حظ اندوز ہو رہا ہوں...'' (ابن عساکر)

باہمی اکرام واعزاز کا تابندہ واقعہ

ایک مرتبہ کھتولی میں تبلیغی اجتماع تھا ہم لوگ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ کی ہمرکابی میں کھتولی پہنچے... ریل سے اتر کر معلوم ہوا کہ ہاتھی وغیرہ آئے ہیں اور اسٹیشن سے جلوس کی شکل میں جانا ہوگا... ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ تبلیغی اصول کے خلاف ہے جلوس سے انکار کر دیا اور ایک معمولی یکہ پر بیٹھ کر قیام گاہ پہنچ گئے... جلسہ کی کارروائی شروع ہو چکی تھی... اچانک معلوم ہوا کہ اس وقت کانگریس کا بھی جلسہ ہے اور حضرت مولانا مدنی بھی تشریف لائے ہوئے ہیں اس کی مخالفت میں یہ جلسہ کیا گیا ہے... حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ نے تقریر بند کر دی اور فرمایا:

حضرت مدنی تشریف لائے ہوئے ہیں سب حضرات چل کر ان کی تقریر سنیں! یہ فرما کر اپنے جلسے کو ختم کر دیا اور اس مقام پر پہنچے جہاں کانگریس کا جلسہ ہو رہا تھا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت مدنی کو جب اس بات کا علم ہوا کہ اس وقت تبلیغی جلسہ ہے اور مولانا محمد الیاس صاحب تقریر فرما رہے ہیں تو اپنی تقریر ختم کر دی اور لوگوں کو تبلیغی جلسہ میں شرکت کی ہدایت فرما کر دیوبند روانہ ہو گئے... جلسہ نہ یہاں ہوا نہ وہاں... دونوں بزرگ چل بسے مگر آنے والی نسلوں کے لئے اپنے خلوص اور للّٰہیت کی ایک مثال قائم کر گئے...

(حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی)

شیر شاہ سوری کے سر پر تاج شاہی رکھا

ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ دربار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہیں۔ نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہیں۔ جس نے تاج پہنا ہوا ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتار کر شیر شاہ سوری کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا ''عدل وانصاف سے حکومت کرنا''۔
پھر شیر شاہ سوری کی آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد شیر شاہ سوری کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر فوج کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا جس میں شیر شاہ سوری کامیاب رہا اور ہمایوں شکست کھا کر بمشکل جان بچا کر ایران چلا گیا۔ (برکاتِ درُود شریف)

شاہ وجیہ الدین کے عشق کی قبولیت

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ کے دادا شاہ وجیہ الدین رحمہ اللہ بڑے صاحب تقویٰ بزرگ تھے آپ کو قرآن مجید سے خاص شغف تھا۔
عالمگیر کی فوج میں ملازم تھے اور فوجی زندگی کے عادی تھے۔ اس کے باوجود تہجد میں قرآن پڑھتے۔ تہجد کے بعد روزانہ کئی سیپارے سوز وگداز سے پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک رات تہجد کے بعد تلاوت فرما رہے تھے کہ ڈاکوؤں کا حملہ ہوا اور شہید ہو گئے۔
اللہ پاک کو ان کا اپنے کلام پاک کے ساتھ عشق اور لگاؤ پسند آ گیا اور اس نے کئی نسلوں تک ان کے خاندان کو قرآن کریم کی خدمت کے لئے قبول فرما لیا۔ (آہ وزاری)

آخرت کی فکر

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ حضرت مولانا حسین علی تھے۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی شخص ملنے آتا تھا۔ سلام کر کے خیریت پوچھنے کے بعد فرماتے تھے۔ اچھا بھئی آپ نے بھی تیاری کرنی ہوگی آخرت کی میں نے بھی تیاری کرنی ہے۔ اچھا پھر ان شاء اللہ قیامت کے دن ملیں گے۔ یہ کہہ کر رخصت کر دیا کرتے۔ (خطبات فقیر ج19 ص280)

ایک مبارک خواب

شیخ مظہر سعدی رحمہ اللہ ایک بزرگ ہیں جو اللہ جل شانہ... کے عشق وشوق میں ساٹھ برس تک روتے رہے ایک شب خواب میں دیکھا گویا ایک نہر ہے جس میں خالص مشک بھراہوا ہے... اس کے کناروں پر موتیوں کے درخت سونے کی شاخوں والے لہلہار ہے ہیں... وہاں چند نوعمر لڑکیاں پکار پکار کر اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں...

انہوں نے پوچھا تم کون ہو... تو انہوں نے دو شعر پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگوں کے معبود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے ان لوگوں کے واسطے پیدا فرمایا ہے جو رات کو اپنے پروردگار کے سامنے اپنے قدموں پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے اللہ سے مناجات کرتے رہتے ہیں... (فضائل اعمال)

باہمی محبت کا عجیب انداز

ایک مرتبہ جامعہ خیر المدارس ملتان میں جلسہ تھا شیخ التفسیر حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کسی وجہ سے اپنے مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو امیر شریعت شاہ جی رحمہ اللہ نے تقریر شروع کردی کچھ دیر بعد حضرت کاندھلوی تشریف لے آئے تو شاہ جی نے یہ کہتے ہوئے اپنی تقریر ختم فرمادی کہ اب مولانا تشریف لے آئے ہیں۔ انہی کی تقریر ہوگی اور میری بھی یہ خواہش ہے کہ میں ان کی تقریر سنوں۔ حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کی تقریر کے دوران شاہ جی کا داد دینے کا انداز بڑا مسحور کن تھا۔ (دین ودانش)

ایک مبارک خواب

حضرت الحاج محترم ظفر صاحب مدظلہ جو کہ سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں میں سے ہیں اور حضرت مولانا عبدالغفور عباسی المدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں فرماتے ہیں کہ میرا معمول ہے کہ روزانہ رات کو کچھ قرآنی سورتیں اور وظائف پڑھ کر تمام صلحائے امت اور اپنے آباؤ اجداد کو ایصال ثواب کرتا ہوں... ایک دن کسی مصروفیت کی وجہ سے یہ معمول نہ کرسکا... اسی رات کو خواب میں دادا جان آئے اور فرمایا کہ آج رات آپ نے کھانا نہیں بھجوایا... گویا خواب میں

یاددہانی بھی فرما گئے اور اطلاع بھی کر گئے کہ آپ کا بھجوایا ہوا ثواب ہمیں ملتا رہتا ہے...

کچھ عرصہ بعد دوبارہ خواب میں زیارت ہوئی تو دادا جان نے فرمایا کہ آج آپ نے اتنا کھانا بھجوایا ہے کہ میں نے ہمسایوں میں بھی تقسیم کیا ہے... میرے دادا جان جن کا نام ولی محمد تھا ماشاء اللہ بڑے صالح بزرگ تھے عرصہ بارہ سال سے متواتر مدینہ منورہ میں بحالت نوافل قرآن کریم پڑھنے کا معمول تھا...

حضرت نے دوران گفتگو اپنا یہ معمول بتایا کہ میں سفر حضر میں اپنا کفن ساتھ رکھتا ہوں تاکہ جہاں بھی مجھے موت آئے تو کسی کو تکلیف نہ ہو... (کایاپلٹ)

عارف باللہ کی ہر مخلوق اطاعت کرتی ہے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت ہے کہ ایک دفعہ پیرانِ کلیر سے واپس ہوتے ہوئے سہارن پور تشریف لائے... لوگوں نے آپ کو ایک ایسے مکان میں اُتروایا کہ وہاں ایک جن نے سخت آزار پہنچا رکھا تھا حتیٰ کہ وہ مکان بالکل معطل چھوڑ دیا گیا تھا... جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ صبح کو اُٹھے... دیکھتے کیا ہیں کہ ایک آدمی آیا اور سلام کیا... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب سے پوچھا تم کون ہو؟ کیونکہ مکان بند تھا... اُس نے عرض کیا، میں ایک جن ہوں اور میری وجہ سے یہ مکان خالی پڑا ہے... حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کو خدا کا خوف نہیں کہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو... اُس نے عہد کیا کہ اب میں تکلیف نہ دوں گا... اس کے بعد وہ جن اس مکان سے چلا گیا اور وہ مکان آباد ہو گیا تو یہ اثر جن پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طاعت ہی کا تھا... (استخفاف المعاصی، ص:۱۲)

فنائیت

مولانا عبداللہ رومی حضرت رائے پوری رحمہ اللہ سے بیعت تھے۔ لاہور دہلی مسلم ہوٹل میں برسہابرس خطیب رہے، ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولانا مدنی کے ہاں قیام کیا۔ ایک روز جب مولانا کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے گیا تو میں نے مولانا کا جوتا اٹھالیا۔ مولانا اس وقت تو خاموش رہے دوسرے وقت جب ہم نماز پڑھنے کیلئے گئے تو مولانا نے میرا جوتا اٹھا کر سر پر رکھ لیا میں پیچھے بھاگا۔

مولانا نے تیز چلنا شروع کر دیا۔ میں نے کوشش کی کہ جوتا لے لوں، نہیں لینے دیا۔ میں نے کہا خدا کیلئے سر پر تو نہ رکھئے۔ فرمایا کہ عہد کرو کہ آئندہ حسین احمد کا جوتا نہ اُٹھاؤ گے۔ میں نے عہد کرلیا، جوتا سر پر سے اُتار کر نیچے رکھا۔ (خزینہ)

حضرت بنوری رحمہ اللہ کی علامہ طنطاوی سے ملاقات

ایک مرتبہ علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ پہلی بار حجاز اور مصر وشام کے سفر پر تشریف لے گئے تو وہاں ان کی ملاقات علامہ جوہر طنطاوی مرحوم سے ہوگئی، جن کی ''تفسیر الجواہر'' اپنی نوعیت کی منفرد تفسیر ہے۔ علامہ طنطاوی سے حضرت بنوریؒ کا تعارف ہوا تو انہوں نے مولاناؒ سے پوچھا کہ کیا آپ نے میری تفسیر کا مطالعہ کیا ہے؟ مولاناؒ نے فرمایا'' کہ ''ہاں! اتنا مطالعہ کیا ہے کہ اس کی بنیاد پر کتاب کے بارے میں رائے قائم کرسکتا ہوں۔ علامہ طنطاوی نے رائے پوچھی، تو مولاناؒ نے فرمایا'' آپ کی کتاب اس لحاظ سے تو علماء کیلئے احسان عظیم ہے کہ اس میں سائنس کی بے شمار معلومات عربی زبان میں جمع ہوگئی ہیں۔ سائنس کی کتابیں چونکہ عموماً انگریزی زبان میں ہوتی ہے اس لئے عموماً علمائے دین ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن جہاں تک تفسیر قرآن کا تعلق ہے اس سلسلے میں آپ کے طرز فکر سے مجھے اختلاف ہے۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ عصر حاضر کے سائنس دانوں کے نظریات کو کسی نہ کسی طرح قرآن کریم سے ثابت کر دیا جائے اور اس غرض کیلئے آپ بسا اوقات تفسیر کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ سائنس کے نظریات آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ آج آپ جس نظریئے کو قرآن سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ کل وہ خود سائنس دانوں کے نزدیک غلط ثابت ہو جائے، کیا اس صورت میں آپ کی تفسیر کو پڑھنے والا شخص یہ نہ سمجھ بیٹھے گا کہ قرآن کریم کی بات ''معاذ اللہ'' غلط ہوگئی! مولانا نے یہ بات ایسے مؤثر اور دلنشین انداز میں بیان فرمائی کہ علامہ طنطاوی مرحوم بڑے متاثر ہوئے اور فرمایا ''مولانا! آپ کوئی ہندوستانی عالم نہیں ہیں بلکہ آپ تو فرشتہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری اصلاح کیلئے نازل کیا ہے''۔ (نقوش رفتگاں)

حضرت سید اشرف رحمہ اللہ کی کرامت

بنارس کے ایک مندر میں پتھر کا بت کچھ عجیب طریقہ سے بنا ہوا تھا.... جب وہ آنکھیں کھولتا تو مندر جگمگا اٹھتا.... اس عجوبے کو دیکھنے کے لئے ہندوستان کے طول وعرض سے ہندو یاتری اس مندر میں آتے.... حضرت سید اشرف رحمہ اللہ تعالیٰ جب بنارس تشریف لے گئے تو آپ نے بھی اس مندر میں جا کر بت کو دیکھنے کا ارادہ کیا.... جب آپ مندر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بڑا یاتری جو کہ سید اشرف کی ریاضت وکرامات سے واقف تھا.... آپ کو اندر لے گیا.... بت کی روشنی پھیلانے والی آنکھوں کی کرامت دکھائی اور کہنے لگا.... دیکھئے! آپ اپنے ان دیکھے بھگوان کو مانتے ہیں جب کہ ہمارا بھگوان پتھر کا ہے.... پاک، صاف اور ٹھوس ہے....

حضرت سید اشرف رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی باتیں سن کر مسکرائے اور بت کی طرف دیکھا.... ان کا دیکھنا تھا کہ بت ریت کی مانند زمین بوس ہو گیا.... ہندو پنڈت اور پجاری اس کو نظروں کا فریب سمجھے.... اسی اثناء میں مندر میں اس قدر تاریک اندھیرا چھا گیا کہ پجاریوں پر سکتہ طاری ہو گیا اور بڑا پجاری بالکل پتھر کا ہو گیا.... پجاریوں نے اس کو دوبارہ اصلی حالت پر لانے کے لئے بڑے بڑے جاپ کئے مگر بے سود....

آخر کار تمام کے تمام پجاری سید اشرف کے قدموں میں گر گئے اور اسلام قبول کیا.... یوں بڑا پجاری بھی پھر اصلی حالت میں آ گیا اور سید اشرف کا مرید ہو گیا.... رفتہ رفتہ پورے کا پورا بنارس حضرت سید اشرف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور اس مندر اور بت کا نام ونشان مٹ گیا.... (تذکرۃ اولیاء ہندوستان صفحہ 382)

کشف القلوب کا مطلب

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ ہندو تھا۔ کہنے لگا کہ مجھے کشف القلوب حاصل ہے۔ کشف القلوب کا کیا مطلب؟ کہ دلوں میں جھانک کر دیکھ لیتے ہیں کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ یہ کشف کی ایک قسم ہے اور اللہ والوں کو بھی اللہ تعالیٰ دے دیتے ہیں۔ اور اگر غیر مسلم بھی اگر ریاضت اور مجاہدہ کریں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو بھی یہ دے دیتے ہیں کہ چل دنیا میں تمہیں بھی تھوڑا منظر دکھا دیں۔ اس ہندو کو

یہ حاصل تھا اور وہ کہنے لگا کہ مجھے کشف القلوب حاصل ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا میرا دل دیکھو! اس نے دل دیکھا، کہنے لگا کہ جی دل میں تو بالکل سیاہی ہی سیاہی نظر آ رہی ہے۔

حضرت نے فرمایا: اچھا تمہیں یہ نعمت کیسے ملی؟ کہنے لگا کہ میں نے ہر کام اپنے نفس کے خلاف کیا جس وجہ سے مجھے یہ چیز مل گئی۔ حضرت نے تھوڑی دیر بعد بات بدلی اور فرمایا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ کہنے لگا کہ میرا جی نہیں چاہتا، حضرت نے پکڑا کہ اچھا کہ جب تم نے باقی کام جی (نفس) کے خلاف کئے تو یہ بھی جی کے خلاف کرو۔ اب وہ پکڑا گیا اصل میں توجہ پڑ رہی تھی۔ چنانچہ اس نے کلمہ پڑھ لیا، کلمہ پڑھنے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اب میرے دل میں ذرا جھانک کر دیکھو! تو کہنے لگا کہ حضرت ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ دیکھو بھئی! میرا دل آئینے کی مانند تھا، جب تم نے پہلے دیکھا، چونکہ تم پہلے کافر تھے تمہیں اپنے دل کی سیاہی اس آئینے میں نظر آئی، اب کلمہ پڑھ لیا اور جھانک کر دیکھا تو تمہیں اپنے دل کا ایمان نور کی شکل میں نظر آیا۔ تو دوسروں کی شخصیت میں انسان کو اپنی تصویر نظر آ رہی ہوتی ہے۔ (خطباتِ فقیر ج 26 ص 241)

دُعا کا عجیب انداز

حضرت شیخ حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں... میں جب صبح تہجد کے وقت اُٹھتا ہوں میرے ہاتھ دُعا کیلئے جُڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں...

اے اللہ! جتنے قیامت کے دن آپ نے مجھ سے سوال کرنے ہیں میں اُن سب کا ابھی سے جواب دیئے دیتا ہوں کہ...

میرے پاس کسی سوال کا جواب نہیں...

اس لئے محض اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دیجئے گا...

فرمایا: چلتے پھرتے یہ کہہ لیا کریں... کہ اے نفس دنیا فانی... زندگی قلیل.....

ایک ایک سانس بے بہا گوہر....

فرصت کو غنیمت جان اور ابدی سعادت کا سامان کر لے.... ورنہ انجام حسرت کے سوا کچھ نہیں...... (حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

اَدب سے مغفرت

ایک بزرگ کی وفات کے بعد ایک دن کسی نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا... اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟... انہوں نے جواب دیا... اللہ نے میری مغفرت فرمادی... پوچھا... کس عمل پر؟... انہوں نے جواب میں فرمایا... ایک روز میں اصفہان جارہا تھا... راستے میں زور کی بارش شروع ہوگئی... مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میرے ساتھ کچھ کتابیں ہیں... اگر وہ ضائع ہوگئیں تو میری ساری پونجی لٹ جائے گی... قریب میں کوئی ایسا سائبان یا چھت نہ تھی جس کے نیچے پناہ لی جاسکے... چنانچہ میں نے اپنے جسم کو دہرا کر کے کتابوں پر سایہ کردیا تاکہ وہ حتی الامکان بارش سے محفوظ رہیں... بارش ساری رات جاری رہی... اور میں ساری رات اسی حالت میں بیٹھا رہا... صبح کے وقت بارش رُکی تو میں سیدھا ہوا... بس اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے میری مغفرت کی...

یہ بزرگ امام ابوایوب سلیمان بن داؤد شاذکونی رحمۃ اللہ علیہ تھے... (ماخوذ از تراشے)

حبیب عجمی رحمہ اللہ کی حسن بصری رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک بار حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ جو بہت بڑے بزرگ تھے.... بصرہ تشریف لائے.... حضرت حسن بصریؒ جو بڑے امام صوفی قاری و عالم بزرگ تھے.... اور سلوک و تصوف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکتساب فیض کیا تھا.... وہ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے.... جب آپ پہنچے تو اتفاقاً حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے.... اور ان کی قرأت زیادہ صحیح اور تجوید والی نہ تھی.... یہ دیکھ کر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بدظن ہوکر واپس آ گئے.... کہ جس شخص کا قرآن ہی صحیح نہ ہو.... وہ بزرگ کیونکر ہوسکتا ہے؟

رات کو سوئے.... تو خواب میں اللہ رب العالمین کی زیارت ہوئی.... حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا یا رب العالمین! سب سے اچھا اور اونچا عمل جس سے آپ کا قرب زیادہ حاصل ہو وہ کیا ہے؟ جواب ملا الصلوٰۃ خلف حبیب العجمی .... کہ حبیب عجمیؒ کے پیچھے نماز پڑھنا.... صبح فوراً حضرت حبیب عجمیؒ کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئے.... اور توبہ و استغفار کیا.... یہ تھے حضرت حسن بصریؒ.... ان بزرگوں کا یہ کمال تھا کہ فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کرلیتے تھے.... اور ایک ہم ہیں جو غلطی پر ڈٹ جاتے ہیں.... (تابعین)

محدثانہ شان وعظمت

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ جب مدرسے میں درس حدیث پاک دینے تشریف لے جاتے تو روزانہ نئے دھلے ہوئے کپڑے پہنتے اور خوب عطر لگاتے...

جس راستے سے آپ گزرتے اس راستے میں خوب خوشبو پھیلی ہوئی ہوتی... چونکہ عوام الناس بھی درس سننے آتے تھے...تو خوشبو سے لوگ اندازہ کر لیتے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ درس دینے کیلئے تشریف لے گئے ہیں تو وہ جلدی جلدی چلنے لگتے...

ایک دن آپ درس کیلئے تیار ہو رہے تھے کہ کسی ریاست کا نواب آ گیا جو آپ کو اپنے ہاں لے جانا چاہتا تھا...آپ نے فرمایا درس سے فارغ ہو کر چلیں گے تو دوران تیاری جب طالب علم نے الماری سے خالص کستوری کے عطر کی شیشی نکالی اس وقت جس کی قیمت 90 روپے تھی وہ نواب سمجھا شاید کچھ کپاس کو لگا کر کان میں رکھیں گے...مگر طالب علم نے حسب معمول پوری شیشی ہاتھ پہ ڈال کر حضرت مدنی رحمہ اللہ کے کپڑے اور بالوں اور داڑھی مبارک کو لگا دی نواب حیران ہوا...اس نے کہا حضرت یہ تو اتنی قیمتی ہے...فرمایا ہاں بھائی جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام کر دیتا ہے خیر نواب بھی درس میں شریک ہوا...درس سے فارغ ہو کر وہ موٹر میں حضرت کو لے کر روانہ ہوا...درس حدیث کا اس کے دل پر کوئی ایسا اثر ہوا کہ دوران سفر کہتا ہے کہ حضرت جب تک میں زندہ ہوں یہ عطر کی خدمت میرے ذمہ ہے... ہر ماہ تیس شیشیاں عطر کی پیش کیا کروں گا...حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے نہیں کہا تھا کہ میاں! جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام فرما دیتے ہیں...آج میرے پاس یہ آخری شیشی تھی...سبحان اللہ...(ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

کاملین اور جنات

قاضی انعام الحق صاحب کی لڑکی پر ایک جن تھا اور اس کا بہت علاج ہو چکا تھا لیکن افاقہ نہ ہوا تھا...آخر میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا تو حضرت نے عذر کیا کہ میں عامل نہیں ہوں جب عامل لوگ علاج کر چکے اور کچھ نہ ہوا تو میرے تعویذ وغیرہ سے کیا ہوگا...

گھر میں پیرانی صاحبہ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ) نے عرض کیا کہ اثر ہو یا نہ ہو آپ اس کو ایک پرچہ پر تو لکھیں ممکن ہے کہ اس کو نیک ہدایت ہو اور ایذاء مسلم سے باز رہے... چنانچہ حضرت رحمہ اللہ نے پرچہ لکھا کہ:

''تم اگر مسلمان ہو تو ہم تم کو یاد دلاتے ہیں کہ شریعت کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دو... حق تعالیٰ کے حکم سے تم اس فعل سے باز آؤ... اور اگر تم مسلمان نہیں ہو تو ہم تم کو فہمائش کرتے ہیں (یعنی سمجھاتے ہیں) کہ اس لڑکی کو تکلیف نہ دو، ورنہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم کو جبراً روکیں گے... اور ہلاک کر دیں گے''...

یہ پرچہ لے کر آدمی وہاں پہنچا اور اس پرچہ کو سنایا گیا... جن نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا پرچہ نہیں ہے جس کا کہنا نہ مانا جائے... اندازے سے معلوم ہوا کہ وہ جن حضرت والا کے مکان کے پاس مولوی ممتاز صاحب کے مکان پر رہتا ہے... اس وقت لڑکی اچھی ہو گئی...

چند روز کے بعد جن پھر آ گیا گھر والوں نے پھر حضرت والا کے پاس آدمی بھیجا ... جیسے ہی آدمی چلا جن نے کہا کہ میں جاتا ہوں آدمی کو مت بھیجو... اس کے بعد یہی معمول ہو گیا کہ جب جن کا اثر پایا گیا اور گھر والوں نے کہہ دیا کہ ہم آدمی بھیجتے ہیں بس جن چلتا بنا... مگر اخیر میں مکمل فائدہ حاجی محمد عابد صاحب کے تعویذ سے ہو گیا۔ (معمولات اشرفی)

تواضع کی برکت کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا، اس کے دماغ میں یہی بسا ہوا تھا کہ مولوی اگر تعویذ گنڈا نہیں جانتا تو وہ بالکل جاہل ہے، اس کو کچھ نہیں آتا، چنانچہ آپ کو بڑا عالم سمجھ کر آپ کے پاس آیا، اور کہا کہ مجھے تعویذ دیدو، مولانا نے فرمایا کہ مجھے تو تعویذ آتا نہیں، اس نے کہا کہ اجی نہیں مجھے دیدو، حضرت نے فرمایا کہ مجھے آتا نہیں تو کیا دیدوں؟ لیکن وہ پیچھے پڑ گیا کہ مجھے تعویذ دیدو، حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں، تو میں نے اس تعویذ میں لکھ دیا کہ ''یا اللہ یہ مانتا نہیں، میں جانتا نہیں، آپ اپنے فضل و کرم سے اس کا کام کر دیجئے'' یہ لکھ کر میں نے اس کو دیدیا کہ یہ لٹکا لے، اس نے لٹکا لیا، اللہ تعالیٰ نے اسی کے ذریعہ اس کا کام بنا دیا۔ (علمائے حق کے واقعات)

جس جگہ درد ہو دس بار سورۃ اخلاص پڑھیں

حضرت سید عبدالقادر ثانی فرزند بزرگ سید محمد غوث حلبی گیلانی سے غیاث الدین لنگاہ کو بہت عقیدت تھی اور وہ خود بھی نہایت متقی اور پرہیزگار تھے اور ہر شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بانس کا ٹکڑا ایک ہاتھ لمبا ان کو دیا کہ ہمارے فرزند عبدالقادر کو دے دو اور یہ بشارت دو کہ جس جگہ درد ہو اس جگہ اس کو رکھ کر دس بار سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھو تو اللہ تعالیٰ شفا بخش دے گا۔ اور خود سید عبدالقادر ثانی کو بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بشارت ہوئی کہ غیاث الدین کو امانت دے دی ہے وہ لے لو اور عمل کرو۔ اس قدر آثار و اسرار اس سے ظاہر ہوئے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں اور یہ حکایت دیار ملتان میں اب تک مشہور ہے۔ ملتان میں اس زمانہ میں درد استخوان ایسا پیدا ہوا کہ اس کے ہوتے ہی آدمی مر جاتا تھا۔ اس زمانہ میں یہ خواب دیکھا اور اس روز سے ہزاروں لوگوں کو مرض ذات الجنب سے صحت ہونے لگی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہیز و تکفین کا انتظام کرا دیا

سقا آپ کا اصل نام گمنامی میں پنہاں ہے۔ اکبر اعظم کے عہد میں ہمیشہ آگرہ کے گلی کوچوں میں اپنے چند شاگردوں کے ساتھ مشکیں کندھوں پر رکھے مخلوق خدا کو پانی پلانے میں مصروف رہتے تھے۔ اسی حالت میں اکثر اشعار آبدار فرماتے تھے۔

آپ شیخ حاجی محمد حنوشانی کے مرید تھے۔

ایک مرتبہ آپ کے پیرزادوں میں سے ایک شخص ہندوستان آیا۔ اس وقت جو کچھ پاس تھا سب اس کی نذر کر دیا اور خود لنکا کا راستہ لیا۔

۱۰۰۰ھ میں اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا۔ وہ علاقہ بالکل کفرستان تھا۔ ایک شخص کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی جس نے غیب سے ظاہر ہو کر آپ کی تجہیز و تکفین کی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

حضرت مدنی رحمہ اللہ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا.... ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگر چہ آپکی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح وتہلیل.... ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہوگیا تھا.... سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ حال تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہو جانا ضروری تھا.... سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرمادیتے.... ''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے.... (یادگار واقعات)

مولانا مملوک علی رحمہ اللہ کا حصول علم کیلئے مجاہدہ

حضرت مولانا مملوک علی صاحب رحمہ اللہ جو حضرت نانوتوی رحمہ اللہ اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ جیسے حضرات کے اُستاذ الکل تھے۔ وہ ایک دن فرمانے لگے کہ تم علم کیا حاصل کروگے۔ علم ہم نے حاصل کیا ہے اور جو ہم نے محنتیں اٹھائی ہیں تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی غذا کا سامان نہیں تھا اور نہ کوئی کھانا ہی مقرر تھا، اور نہ کوئی وظیفہ تھا ہمارے پاس کھانے کا ڈھنگ یہ تھا کہ شام کو سبزی منڈی جاتے تھے۔ جب سبزی فروش سبزیاں بیچ کر چلے جاتے تھے تو وہاں سبزیوں کے ڈنٹھے اور پتے پڑے رہتے تھے ان سب کو جمع کر کے دھوتے اور پاک کرتے اور اس میں نمک ڈالتے اور ابال کر کھالیا کرتے تھے۔ یہ کھانا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ روٹی بھی نہیں ہوتی تھی پتے ہی کھا کر گزر کیا کرتے تھے۔

اور فرمایا کہ مطالعہ کی صورت یہ تھی کہ مدرسہ میں کوئی روشنی کا بندوبست نہیں تھا ہم چلے جاتے تھے بازار میں بنیوں کی دکان پر۔ ان تختوں کے بیچ میں چراغ کی روشنی کی چھینٹ پڑ جاتی تھی۔ بنیوں کا قاعدہ یہ تھا کہ رات بھر دوکان میں چراغ جلاتے تھے وہ اسے بدفالی سمجھتے تھے کہ رات کو دکان میں اندھیرا رہے، وہ دکان کے اندر شام کو چراغ جلا کر چھوڑ دیتے۔

مولانا مملوک علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم دکانوں کے تختوں پر بیٹھ کر جو روشنی دکان سے نکلتی تھی اس میں کتاب دیکھا کرتے تھے یہ ہمارے مطالعہ کا طریقہ تھا۔اس پر فرمایا کہ تم کیا علم حاصل کروگے کیا محنتیں اٹھاؤ گے۔محنتیں تو ہم نے اٹھائی ہیں۔

بہرحال اس سے اخلاص اور علم کی راہ میں فنائیت معلوم ہوتی ہے۔(مجالس حکیم الاسلام)

شیخ کی خدمت اور ادب واحترام

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ حضرت سید احمد صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کرنے کو اور ایک مجلس میں بیٹھنے کو خلاف ادب سمجھتے تھے حضرت سید صاحب کی جوتیاں لئے ہوئے مجلس کے آخر میں بیٹھے رہتے تھے اگر کبھی بیٹھے بیٹھے کسل ہو جاتا تو وہیں جوتیاں سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے تھے جس وقت حضرت سید صاحب کی پالکی چلا کرتی تھی تو حضرت مولانا شہید صاحبؒ پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے تھے اور اس کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔چاندنی چوک میں پالکی جارہی ہے اور آپ ساتھ ساتھ دوڑ رہے ہیں۔حالانکہ دہلی میں اس خاندان کے ہزاروں سلامی تھے مگر ذرہ برابر حضرت شاہ صاحبؒ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے کیا یہ حضرات خشک تھے ان کو خشک کہا جاتا ہے اصلاح یوں ہی ہوتی ہے آج ذرا ذرا بات پر ناگواری ہوتی ہے غرض ہر شخص کو اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہنا چاہئے۔مرتے دم تک یہی حالت رہے عارف رومی فرماتے ہیں۔

اندریں رہ می تراش و می خراش   تا دمے آخر دمے فارغ مباش

تا دم آخر دمے آخر بود   کہ عنایت باتو صاحب سربود

(الافاضات الیومیہ)

محبت الٰہی پیدا کرنے کا طریقہ

پیلی بھیت میں ایک بزرگ تھے میں نے ان سے ایک دفعہ عرض کیا کہ کوئی بات بتلایئے جس سے خدا تعالیٰ کی محبت ہو انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑو میں نے ان کے ارشاد کے موافق اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑا۔فرمایا کیوں کچھ گرمی پیدا ہوئی میں نے عرض کیا جی ہاں!فرمانے لگے بس اسی طرح رگڑتے رگڑتے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔(امثال عبرت)

اطاعت خداوندی کے ثمرات

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی ایک حکایت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے بیان فرمائی کہ سہارنپور میں ایک مکان تھا اس میں جن کا سخت اثر تھا... جس وجہ سے وہ مکان متروک کر دیا تھا... اتفاق سے حضرت حاجی صاحب پیران کلیر سے واپس ہوتے ہوئے سہارنپور تشریف لائے تو مالک مکان نے حضرت کو اسی مکان میں ٹھہرایا کہ حضرت کی برکت سے جن دفع ہو جائیں گے... رات کو تہجد کے واسطے حضرت اٹھے اور معمولات سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص سامنے آ کر بیٹھ گیا... حضرت کو حیرت ہوئی کہ سوائے میرے اندر کوئی نہ تھا اور کنڈی لگی ہوئی ہے... پھر یہ کیسے آیا... حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ حضرت میں وہ شخص ہوں جس کی وجہ سے یہ مکان متروک ہو گیا ہے... یعنی جن ہوں... میں مدت دراز سے حضرت کی زیارت کا مشتاق ہوں...

اللہ تعالیٰ نے آج میری تمنا پوری کی... حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر مخلوق کو ستاتے ہو توبہ کرو... حضرت نے اس کو توبہ کرائی... پھر فرمایا کہ دیکھو سامنے حافظ صاحب (محمد ضامن صاحب) تشریف رکھتے ہیں... ان سے بھی ملے ہو... اس نے کہا نہ حضور ان سے ملنے کی ہمت نہیں ہوتی... وہ بڑے صاحب جلال ہیں... ان سے ڈر لگتا ہے... صاحبو! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری وہ شے ہے کہ جن وانس سب مطیع ہو جاتے ہیں۔ (قصص الاکابر)

فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا۔ اُس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب نامِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آتا' میں دُرود لکھتا تھا۔ اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ (نفں)

زادالسعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی۔ صحیح یہ ہے کہ ابوزرعہ رحمہ اللہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں نمبر ۲۹ پر آ رہا ہے۔ (برکات دُرود شریف)

دوسروں کے ساتھ اچھائی کرو

ایک شخص خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''حضرت! فلاں بندہ میرا مخالف ہے..... وہ مجھے بڑا تنگ کرتا ہے اور ہر وقت میرے خلاف سازشیں کرتا رہتا ہے.....''...... اصل میں وہ حضرت سے این او سی (اجازت نامہ) مانگنا چاہتا تھا کہ اگر مجھے اجازت دیں تو پھر میں اس کو ذرا مزہ چکھاؤں گا...... وہ کہنے لگا: ''حضرت! وہ مجھے برا بھلا کہتا رہتا ہے..... وہ میرے راستے میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے''..... حضرت بھی اس کا اندازِ بیاں سمجھ گئے..... کیونکہ اللہ والے بڑے سمجھدار ہوتے ہیں..... چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایک بڑا عجیب جواب دیا..... اس کو سونے کی روشنائی سے لکھنا چاہئے حضرت نے فرمایا:

''اے دوست! اگر کوئی تیرے راستے میں کانٹے بچھائے تو تو اس کے راستے میں کانٹے نہ بچھانا، ورنہ پوری دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے.....''

کاش! ہم اس اصول کو اپنا لیتے..... اگر کوئی ہمارے ساتھ برائی کر رہا ہو تو ہم اس کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کر کے اس کی برائی کو ختم کرنے کا باعث بن جائیں..... (خطبات فقیر 16 ص 269)

دس لڑکوں اور دس نوجوانوں کی توبہ

ابوعلی الروذباری کی بہن فاطمہ بنت احمد کہتی ہیں کہ: بغداد میں دس نوعمر لڑکے تھے ان کے ساتھ دس نوجوان تھے انہوں نے ایک لڑکے کو کسی کام سے بھیجا تو اس نے دیر کر دی تو یہ سب اس پر غصہ ہونے لگے اتنے میں وہ ہنستا ہوا آیا اس کے ہاتھ میں ایک خربوزہ تھا تو یہ لڑکے اسے کہنے لگے، کہ ایک تو دیر کر دی اور ہنستا ہوا آ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میں ایک عجیب چیز لے کر آیا ہوں اس خربوزہ پر بشر بن حارث نے ہاتھ رکھا تھا اور میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا ہے۔ یہ سن کر ان لڑکوں میں سے ہر ایک نے باری باری اسے چومنا اور آنکھوں سے لگانا شروع کر دیا تو اس نے کہا کہ اتنا بلند مرتبہ بشر کو کیسے حاصل ہو گیا۔ کہا کہ پرہیزگاری کی وجہ سے، تو اس نے کہا کہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ اللہ سے توبہ کر چکا ہے، تو لڑکوں نے کہا کہ آج سے ہم سب اس کے جیسے بن کر دکھائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ پھر وہ لڑکے تقوے کے راستے پر گامزن ہو گئے اور طرطوس چلے گئے جہاں یہ سب جہاد میں شہید ہو گئے۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

اکابر کی باہمی محبت

حضرت علامہ محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ (احمد پور شرقیہ) کے ایک چچا جو کہ دین پور شریف کی خانقاہ سے عقیدت و تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے شیخ کی وفات کے بعد اصلاحی تعلق قائم کرنے کیلئے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کیلئے روانہ ہوئے.... راستہ میں دیوبند ٹھہرے اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی.... حضرت مدنی رحمہ اللہ کی شفقت و عنایات دیکھ کر انہوں نے ارادہ کرلیا کہ میں اب حضرت مدنی رحمہ اللہ سے ہی بیعت ہو جاؤں.... جب حضرت مدنی رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا ہمارے بڑے موجود ہیں (مراد حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ و دیگر اکابر) حضرت علامہ کے چچا نے عرض کیا مجھے خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون جانے سے ڈر لگتا ہے کہ وہاں جلال ہے....

حضرت مدنی رحمہ اللہ نے ایک سفارشی رقعہ لکھ کر عنایت فرمایا.... جب انہوں نے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچ کر رقعہ پیش کیا تو حضرت نے اس پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا آتے اصلاح کرانے ہیں اور لاتے سفارشی رقعے ہیں....

انہوں نے عرض کیا کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے یہ رقعہ از خود لکھ کر دیا ہے.... اس پر حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے نہ صرف معذرت کی بلکہ فرمایا میرے اس عتاب کرنے پر مجھے اپنی طرف سے معافی نامہ لکھ کر دو تب بیعت کروں گا.... سبحان اللہ! یہ ہمارے اکابر تھے جو واقعۃً رحماء بینھم کی عملی تفسیر تھے.... (اسلاف کی باہمی محبت)

مریض کی دعا مقبول ہے

مشہور تابعی عارفِ ربانی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ایک مرتبہ شیخ ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے کسی نے کہا اے ابوعثمانؒ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کیونکہ مریض کی دعا کے متعلق جو کچھ روایات ہیں وہ سب آپ کو معلوم ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں یہ کہنے پر ابوعثمانؒ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، کتاب اللہ کی متعدد آیات پڑھیں، درود شریف پڑھا پھر ہاتھ اوپر اٹھائے حاضرین نے بھی اپنے اپنے ہاتھ اٹھا لئے اور حضرت دعا مانگتے رہے۔ فارغ ہو کر ہاتھ رکھ دیئے اس کے بعد مریض ابو

عثمانؒ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعائیں قبول فرمالیں۔
سن کر حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا کہ یا شیخ ابوعثمان! اللہ پاک کے معاملہ میں آپ نے قسم کیسے کھالی؟ یہ سنتے ہی انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! اے حسن جب تم کوئی بات مجھ سے کہتے ہو تو میں تمہیں سچا یقین کرتا ہوں مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتے تو پھر جب اللہ تعالیٰ فرمائیں تو پھر ہم اسے کیوں سچا نہ جانیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ فرمایا ہے کہ ادعونی استجب لکم، مجھے پکارو (یعنی مجھ سے دعا مانگو) میں قبول کرتا ہوں۔ یہ سن کر جب حضرت حسن بصریؒ جانے کیلئے باہر نکلے تو فرمایا کہ یہ شخص یقیناً مجھ سے زیادہ فقیہ معلوم ہوتے ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

شہرت سے نقصان

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی متوفی بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ پر تو کرم ہو گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا ضرر ہم لوگوں کو شہرت پانے سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا... (مرنے والوں سے ملاقات)

ہر نماز امام کے پیچھے

حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ حج کے لئے گیا تو جتنے دن مجھے وہاں رہنے کا موقع ملا میری ہر نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں امام کے پیچھے ادا ہوئی۔ میں نے کوئی نماز دوسری صف میں بھی ادا نہیں کی۔
اب سوچئے کہ ہر نماز پہلی صف میں امام کے پیچھے ادا کی۔ مجھے تو لگتا تھا شاید وہ فجر سے پہلے وضو کرنے جاتے ہوں گے اور پھر عشاء کے بعد وضو کرنے جاتے ہوں گے۔ ظہر سے لے کر عشاء تک اسی وضو سے نمازیں پڑھتے ہوں گے۔
ایسا لگتا ہے کہ بس حرم میں ہی بیٹھے رہتے تھے۔ ہمارے بزرگوں نے یہاں ایسا وقت گزارا۔ (خطبات فقیر ج 29 ص 81)

ملفوظ لطیف

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ کسی طالب علم نے عرض کیا کہ حضرت! میرے لیے کسی خاص وقت میں دُعا فرمائیے... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ ستیاناس ہو اُس خاص وقت کا جس میں تم یاد آؤ... مطلب یہ ہے کہ وہ خاص وقت کیسا رہا وہ تو عام ہو گیا... خاص وقت وہ ہے جس میں میرے اور خداوند تعالیٰ کے درمیان کوئی بھی حائل نہ ہو... سبحان اللہ! کیا عمدہ لطیف بات فرمائی... (جواہرات مدنی)

اعمال کی مثالی صورت

ابوبکر ضریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک نوجوان غلام رہتا تھا... دن بھر روزہ رکھتا تھا اور رات بھر تہجد پڑھتا... ایک دن وہ میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ وہ اتفاق سے آج رات سو گیا تھا... خواب میں دیکھا... کہ محراب کی دیوار پھٹی...

اس میں سے چند لڑکیاں نہایت ہی حسین اور خوبصورت ظاہر ہوئیں مگر ایک ان میں نہایت بدصورت بھی ہے... میں نے اُن سے پوچھا تم کون ہو اور یہ بدصورت کون ہے... وہ کہنے لگیں کہ ہم تیری گذشتہ راتیں ہیں اور یہ تیری آج کی رات ہے... (فضائل اعمال)

شاہ جی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

ایک شخص امیر شریعت حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بار بار اپنے گناہوں کا اقرار کرتا رہا کہ میں بہت گناہگار ہوں۔ میں نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں ۔شاہ جی اُسے سمجھاتے رہے اور تسلی دیتے رہے۔

بالآخر فرمایا کہ تم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ تم بڑے گناہ کر سکو تم نے جو بھی گناہ کیے ہوں دو ندامت کے آنسو بہا کر اللہ رب العزت سے انہیں معاف کرا سکتے ہو۔ بڑے گناہگار تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے پوری قوم کے ساتھ غداری کی ہے۔ یہ لوگ اگر آنسوؤں کے سمندر بھی بہا دیں تب بھی اُن کے گناہ معاف نہیں ہوں گے۔ (دین و دانش)

اخلاص وللّٰہیت

بزرگ سلسلہ نقشبند کے حضرت حافظ محمد موسیٰ جلالپوری رحمہ اللہ کے خلیفہ مستری محمد رفیع غوری رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے دور دراز علاقہ میں دو کنال جگہ مدرسہ کیلئے وقف کرنا چاہی اور اس بارہ میں حضرت جلالپوری رحمہ اللہ کو اطلاع دی... حضرت نے احباب سے مشورہ فرمایا پھر خود وہاں جاکر اس جگہ کا معائنہ فرمایا... احباب نے مشورہ دیا کہ یہ جگہ آبادی سے بہت دور ہے اس لئے مدرسہ کیلئے مناسب نہیں آپ نے فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو... حالانکہ وقف کنندہ نے حضرت کی تولیت میں وہ جگہ دے بھی دی تھی... لیکن آپ نے بلاتکلف دو کنال کا رقبہ چھوڑنے کا فرمادیا... واپسی پر شہر کے قریب وہ جگہ جہاں آج جامعہ موسویہ ہے اس جگہ کو دیکھ کر احباب نے عرض کیا کہ حضرت یہ جگہ مل جائے تو بہتر ہے... آپ نے فرمایا کہ خرید لو اب خریدنے کیلئے رقم کہاں سے آئے تو حضرت نے فرمایا: مجھے جو جو احباب ہدیہ میں رقم دیتے رہتے ہیں وہ میں باقاعدہ رجسٹر میں درج کرکے جمع کرتا رہتا ہوں... اس لئے رقم کا بندوبست ہو چکا ہے... بالآخر وہ جگہ خریدی گئی یوں جلالپور میں علم دین کی عظیم درس گاہ ''جامعہ موسویہ'' کا آغاز ہوا...

یقیناً یہ واقعہ حضرت جلالپوری رحمہ اللہ کے اخلاص وللّٰہیت اور استغناء کا بہترین نمونہ ہے جس میں عوام وخواص کیلئے عبرت ونصیحت کے بہت سے پہلو نمایاں ہیں.... (کایا پلٹ)

خلوت کے اوقات میں کسی کو تنگ نہ کرو

ایک شخص حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عین دوپہر کے وقت آتے تھے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نیند ضائع ہوتی... مگر حضرت اپنی خوش اخلاقی سے کچھ نہ فرماتے... ایک روز حضرت حافظ ضامن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو تاب نہ رہی اور اس شخص کو سختی سے ڈانٹا اور کہا بےچارے درویش رات کو جاگتے ہیں دوپہر کا وقت تھوڑا سا سونے کا ہوتا ہے وہ تم خراب کرتے ہو... یہ کس قدر بے انصافی ہے آخر کچھ لحاظ چاہیے...

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تیزی بضرورت تھی... بعض اوقات اصلاح

بجز سیاست اور سختی کے نہیں ہوتی... کسی کے پاس جانے میں اس کا خیال رکھے کہ اطلاع کر کے جائے اور عام بیٹھک میں بلا اطلاع جانا جائز ہے۔

اور "لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا" سے مستثنیٰ ہے مگر خاص خلوت کے وقتوں میں بھی وہاں نہ جانا چاہیے شاید تکلیف یا گرانی ہو...(حقوق المعاشرت، ص:۲۲)

ایک لاکھ نوافل

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ (مسترشد خاص: حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ) کے متعلق حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

ایک دفعہ آپ کو بہت اہم حاجت پیش آئی تو حق تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ میری یہ حاجت پوری فرما دیں میں ایک لاکھ نفل پڑھوں گا غالباً یہ مقصد ہوگا کہ جب سنت پوری ہونے سے نفل واجب ہو جائیں گے تو ادا کرنا بھی ضروری ہوگا چنانچہ آپ کی حاجت پوری ہوگئی اور آپ نے ایک لاکھ نوافل ادا کیے۔(اصلاحی مضامین)

حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کا ایک قصہ

حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہوگئی' آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے۔ پڑوسی نے بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔ حضرت احمد حرب رحمہ اللہ نے بتایا کہ ہم تمہاری چوری ہو جانے کا افسوس کرنے آئے ہیں' پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہوگئے ہیں۔ ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے میں نے نہیں۔ دوسرے یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے' تیسرے یہ کہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے اور دین میرے پاس ہے' یعنی اللہ کا بندہ وہی ہے جو پریشانی میں بھی شکر کرے۔

واقعہ: کہتے ہیں کہ ایک شخص سہل بن عبداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ چور میرے گھر میں گھس کر سارا سامان لے گیا۔ آپ نے فرمایا' اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر چور (یعنی شیطان) تمہارے دل میں گھس کر توحید کو خراب کر دیتا تو کیا کر سکتا تھا؟ کہتے ہیں کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔(رسالہ قشیریہ)

محبت نبوی کا عجیب عالم

حضرت مولانا شیر محمد شاہ صاحب حضرت مولانا فخر الدین شاہ صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے بڑے عالم بزرگ تھے... حضرت حکیم الامت کے خلیفہ مجاز تھے دیار حبیب کی محبت غالب آئی تو پاکستان کو چھوڑ کر مدینہ منورہ مقیم ہوئے گھوٹکی میں اہل وعیال اولاد... زمین جائیداد سب کچھ تھا مگر سب کچھ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں جا بسے اور ایسے گئے کہ پھر وطن کا نام نہیں لیا... حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا فخر الدین شاہ صاحبؒ حج کو تشریف لے گئے اور اپنے بھائی سے ملے ایک دفعہ دونوں برادران مسجد نبوی میں ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں گنبد خضراء سامنے آ رہا تھا...

حضرت مولانا فخر الدین رحمہ اللہ نے اپنے برادر عزیز حضرت مولانا شیر محمدؒ سے کہا کہ بھائی جی اس سبز روضے کا واسطہ دیتا ہوں ایک دفعہ وطن چلیں حضرت مولانا شیر محمدؒ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا بھائی جی میں بھی اسی گنبد خضراء کا واسطہ دیتا ہوں... مجھے مدینہ منورہ سے جدا ہونے پر مجبور نہ کریں... چنانچہ پھر وطن نہیں آئے... چونکہ حضرت مولانا شیر محمد رحمہ اللہ کا مستقل قیام مدینہ منورہ تھا اس لئے حضرت نے مناسک یعنی مسائل حج کی خوب تحقیق کی اور ان مسائل میں حضرت کو بے حد مہارت تھی۔

چنانچہ حضرت نے زبدۃ المناسک مصنفہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ایک بہت ہی عمدہ شرح عمدۃ المناسک تصنیف فرمائی ہے اور بقول حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ اردو میں حج کے مسائل میں ایسی محققانہ کتاب اس کے علاوہ نہیں ہے... (گلستان دل)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالہ کو چوما

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ دوستوں نے التماس کی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ میں نے جب اس رسالہ کو مکمل کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لیے

ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اسے چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں۔
اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد ہونے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی۔ وہ ممتاز حضرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں۔ قصہ یہ بہت لمبا ہے اور اس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

(برکات درُود شریف)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا واقعہ

بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو خواب میں ہر روز دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی رہی ہے۔ ایسے حضرات ''صاحب حضوری'' کہلاتے ہیں۔ انہی میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تھے۔

آپ جب مدینہ منورہ میں تکمیل حدیث کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ تم ہندوستان جا کر علم حدیث کی اشاعت کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بغیر حضوری آستانہ مبارک میری زندگی کیسے کٹے گی حکم ہوا پریشان مت ہو۔ رات کو مراقب ہو کر بیٹھا کرو۔ ہمارے پاس پہنچ جایا کرو گے۔ تم کو ہر روز زیارت ہوا کرے گی۔ (برکات درُود شریف)

نیکی کا حرص

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ایک بار کشتی میں سفر کر رہے تھے... انہوں نے دریا کے کنارے پر ایک آدمی کو چھینکنے کے بعد... اَلْحَمْدُلِلّٰہِ... کہتے ہوئے سنا۔ چھینکنے والا... اَلْحَمْدُلِلّٰہِ... کہے تو جواب میں... یَرْحَمُکَ اللہ... کہنا سنت بھی ہے اور مسلمان بھائی کا حق بھی....

امام کی کشتی آگے نکل گئی... آپ نے ایک دوسری کشتی (چھوٹی کشتی) ایک درہم کے بدلے کرائے پر لی... چھینکنے والے کے پاس آئے اور انہیں... یَرْحَمُکَ اللہ... کہا.... اس نے جواب میں... یَھْدِیْکُمُ اللہُ... (اللہ آپ کو ہدایت دے) کہا... امام واپس اپنی کشتی پر آ گئے... ساتھیوں نے ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

مجھے خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے... اس آدمی کی دعائیں قبول ہوتی ہوں.... میرے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنے کے جواب میں وہ... یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ... کہے گا تو بہت ممکن ہے...اس کی یہ دعا میرے حق میں قبول ہوجائے...اس لیے میں کشتی لے کراس کے پاس گیا......

رات کے وقت ایک غیبی آواز گونجی:... کشتی والو! ابوداؤد نے ایک درہم کے بدلے اللہ سے جنت خرید لی ہے......(خطبات حکیم الاسلام)

مولانا روم رحمہ اللہ کی اپنے شیخ سے ملاقات

شمس تبریزؒ مولانا عراقی رحمہما اللہ کے ہمعصر ہیں اور دونوں ایک بزرگ کے مرید ہیں ....دونوں شیخ کی خدمت میں اپنے حالات بیان کیا کرتے تھے....مولانا عراقیؒ بڑے شاعر تھے اپنے واردات نظم میں بیان کرتے تھے اور شمس تبریزؒ شاعر نہ تھے....

ایک روز شیخ نے کہا کہ شمس تبریز تم ایسی نظم بیان نہیں کرتے.... شمس تبریزؒ نے مغموم ہوکر فرمایا کہ حضرت مجھ کو ایسی نظم نہیں آتی' فرمایا کہ مغموم مت ہو تمہارے مریدین میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ تمام علوم اولین و آخرین کے کھول دے گا.... چنانچہ جب اس بشارت کا وقت آیا اور حضرت شمس تبریزؒ کو الہام ہوا کہ جلال الدین کی جا کر تربیت کرو....مولانا رومی بڑے عالم تھے علوم اور کتب کی خدمت میں رات دن مشغول رہتے تھے.... بیٹھے کتاب دیکھ رہے تھے کہ شمس تبریزؒ آئے اور بیٹھ گئے اور مولانا سے پوچھا کہ یہ تمہارے سامنے کیا ہے مولانا نے فرمایا کتابیں ہیں....حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا کہ یہ تو علم قال ہی ہے کچھ علم حال بھی حاصل کرو اور یہ کہہ کر تمام کتابیں سامنے حوض تھا اس میں پھینک دیں.... یہ شور مچانے لگے انہوں نے سوکھی کتابیں حوض میں سے نکال کردے دیں' آگ تو اسی وقت لگ گئی پھر شمس تبریزؒ غائب ہوگئے اور ان پر علوم کا دریا کھل گیا....

پھر ایک روز مولانا گھوڑے پر سوار ہوکر جارہے تھے کہ شمس تبریزؒ نے آکر باگ پکڑ لی اور پوچھا کہ مولانا ایک شخص تو یہ کہتا ہے: "سبحانی ما اعظم شانی اور ایک کہتا ہے ماعرفناک حق معرفتک" ان میں کون بڑھا ہوا ہے....مولانا نے جواب دیا کہ دوسرے کی معرفت بڑھی ہوئی ہے اس لیے کہ اس کی معرفت تو ختم ہوکر رُک گئی اور دوسرے کی معرفت ترقی پذیر ہے....(یادگار ملاقاتیں)

معاملات میں احتیاط

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں.....کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمہ اللہ کا قیام ہمیشہ کلکتہ رہا....کلکتہ اور اسکے نواح کے لوگ حضرت سے واقف تھے...اس لیے ایک مرتبہ آپ نے مدرسہ مظاہر العلوم کے چندہ کے لیے کلکتہ کا سفر فرمایا....اور سفر سے واپسی پر سفر خرچ میں ایک ایک پیسہ کا حساب درج تھا....

اس حساب کو میں نے خود بھی نہایت بے غیرتی سے پڑھا کہ جن کے اکابر کی یہ احتیاط ہو انکے اصاغر کی بے التفاتیاں انتہائی موجب قلق ہیں....اس حساب کے اخیر میں ایک نوٹ یہ بھی تھا کہ کلکتہ سے فلاں جگہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کی غرض سے گیا تھا.... اگرچہ وہاں چندہ اندازہ سے زیادہ ہوا لیکن میرے سفر کی غرض چندہ کی نیت سے جانے کی نہیں تھی اس لیے اتنی مقدار سفر کلکتہ سے وضع کر لیا جائے....(ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

شیخ کے تعویذ کا اکرام

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمہ اللہ کو فاقہ سے بڑی محبت تھی اور دو دو ہفتے فاقے ہوتے تھے اور وہ ارادی فاقے ہوتے تھے، یہ نہیں کہ مفلس اور تنگدست تھے...دولت تو ایسے لوگوں کے قدموں میں آ کر گرتی ہے تو شاہ ابوالمعالی رحمہ اللہ کے پیر اُن کے گھر آئے، شاہ صاحب موجود نہیں تھے تو گھر والوں کو پریشانی ہوئی کہ ہمارے گھر کے جو بڑے ہیں (شاہ ابوالمعالی) ان کے شیخ کی کس طرح خاطر مدارت کریں...شیخ سمجھ گئے کہ نہ دانہ ہے نہ پانی تو ایک روپے کا غلہ منگوایا اور ایک تعویذ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ اسے غلہ میں ڈال دو اللہ برکت دے گا...شیخ ایک ہفتہ ٹھہرے اور روزانہ کھایا جب چلے گئے تو وہ غلہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا...دو تین ہفتے کے بعد شاہ ابوالمعالی رحمہ اللہ تشریف لائے تو دیکھا کہ دو دو وقت روٹی پک رہی ہے، انہیں فقر و فاقہ سے محبت تھی تو فرمایا کہ کیا بات ہے فاقہ نہیں ہوتا، ہمارے پاس تو کچھ تھا نہیں...

دو وقت کی روٹی کہاں سے آ گئی، تو بتلایا گیا کہ آپ کے شیخ آئے تھے، گھر میں فاقہ تھا تو انہوں نے خود ایک روپے کا غلہ منگوایا اور تعویذ لکھ کر اس میں ڈالا...اس کی برکت ہے، کہا اچھا تم بڑے گستاخ ہو، میرے شیخ کے تعویذ کو غلہ میں ڈال دیا ہے، نکال کر لاؤ...میں اسے اپنے سر پر رکھوں، اُسے لے کر پگڑی میں باندھ لیا اور وہ غلہ اسی دن ختم ہو گیا...اب

پھر فقر و فاقہ شروع ہوگیا تو یہ کہیں شریعت کا حکم تھا کہ ہفتہ ہفتہ فاقہ کرو؟

مگر قانون بتانے والے کا منشاء محسوس کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ فقر و فاقہ کی زندگی ہو تا کہ درجات بلند ہوں، روحانیت ترقی کرے... (وعظ حیاۃ طیبہ جلد اول)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی کمال صداقت

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور انگریزوں کیخلاف جہاد میں بڑا حصہ لیا تھا.... آپ کے علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی' حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی وغیرہ.... ان سب حضرات نے اس جہاد میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے.... اب جو لوگ اس جہاد میں شریک تھے آخر کار انگریزوں نے ان کو پکڑنا شروع کیا.... چوراہوں پر پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے۔

جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی صاحب دار ہے

اور ہر ہر محلے میں مجسٹریٹوں کی مصنوعی عدالتیں قائم کر دی تھیں.... جہاں کہیں کسی پر شبہ ہوا اس کو مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا.... اور اس نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو پھانسی پر چڑھا دو پھانسی پر اس کو لٹکا دیا گیا.... اسی دوران ایک مقدمہ میرٹھ میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے خلاف بھی قائم ہوگیا.... اور مجسٹریٹ کے یہاں پیشی ہوگئی جب مجسٹریٹ کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا کہ تمہارے پاس ہتھیار ہیں.... اس لئے کہ یہ اطلاع ملی تھی کہ ان کے پاس بندوقیں ہیں اور حقیقت میں حضرت کے پاس بندوقیں تھیں.... چنانچہ جس وقت مجسٹریٹ نے یہ سوال کیا اس وقت حضرت کے ہاتھ میں تسبیح تھی.... آپ نے وہ تسبیح اس کو دکھاتے ہوئے فرمایا ہمارا ہتھیار یہ ہے.... یہ نہیں فرمایا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہیں اس لئے کہ یہ جھوٹ ہو جاتا.... آپ کا حلیہ بھی ایسا تھا کہ بالکل درویش صفت معلوم ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد بھی فرماتے ہیں ابھی سوال جواب ہو رہا تھا کہ.... اتنے میں کوئی دیہاتی وہاں آ گیا.... اس نے جب دیکھا کہ حضرت سے اس طرح سوال جواب ہو رہے ہیں تو اس نے کہا کہ ارے اس کو کہاں سے پکڑ لائے یہ تو ہمارے محلے کا موجن (مؤذن) ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلاصی عطا فرمائی۔ (اصلاحی خطبات جلد ۳ ص ۱۵۱)

تدریس اور ثواب

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت مولانا محمد سہول عثمانی رحمہ اللہ نے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: ''حضرت! ہم دینی علوم پڑھاتے ہیں اور ان پر تنخواہ بھی لیتے ہیں تو کیا ایسی تدریس پر کچھ ثواب بھی ملے گا''؟ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے فرمایا: ''مولوی صاحب! ثواب کی بات کرتے ہو....اس تدریس میں جو کچھ کوتاہیاں ہم سے ہوتی ہیں اگر ان پر مواخذہ نہ ہو تو اسی کو غنیمت سمجھو''....حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت رحمہ اللہ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ تنخواہ لینے کے بعد ثواب کی کوئی امید نہیں کیونکہ اگر نیت بخیر ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی ثواب کی اُمید ہے....لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ تنخواہ کا حق پورا پورا ادا کیا ہو اور اگر مقررہ وقت سے کم پڑھایا.... غیر حاضریاں کیں اور پڑھانے کیلئے جس محنت اور مطالعے کی ضرورت ہے اس وقت میں کوتاہی کی تو تنخواہ کا حلال ہونا بھی مشکوک ہے....حضرت شیخ الہندؒ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے....(البلاغ مفتی اعظم رحمہ اللہ)

علامہ کشمیری رحمہ اللہ کی شان وجاہت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے ہاں دیوبند کے قریب مظفر نگر میں آریوں سے مسلمانوں کا مناظرہ ہوا، اس میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لے گئے۔ یہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی جوانی کا زمانہ تھا۔ تھوڑی تھوڑی ڈاڑھی آئی ہوئی تھی، بالکل ابتدائی دور تھا، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وجیہ بھی تھے اور حسین وجمیل بھی تھے، اکثر سبز پگڑی باندھا کرتے تھے غرض حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی دلکش صورت تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مناظرے میں گئے کیونکہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ ان کے اُستاذ بھی پہنچے ہوئے تھے، اس موقع پر آریہ مبلغ نے کہا کہ: ''اگر کسی کی صورت کو دیکھ کر اسلام قبول کیا جاسکتا، تو میں مولوی انور شاہ کی صورت کو دیکھ کر ابھی اسلام قبول کر لیتا۔ اس کا چہرہ بتلاتا ہے کہ اسلام یہ ہے۔'' تو مسلمان کا چہرہ مہرہ خود مبلغ ہوتا ہے۔ (وعظ سیرت وصورت)

لطافت طبع

حضرت شاہ غلام علی صاحب جو کہ مرزا مظہر جانجاناں صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں مرزا صاحب کی خدمت میں رہتے تھے کہیں سے مٹھائی آئی مرزا صاحب نے فرمایا کہ غلام علی مٹھائی لو انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا فرمایا مٹھائی ہاتھ میں لیا کرتے ہیں؟ کاغذ لاؤ۔ پھر وہ کاغذ لائے اس پر ذراسی دی بعد کو دریافت فرمایا کہ وہ مٹھائی کھائی تھی۔

انہوں نے عرض کیا کہ کھائی تھی۔ فرمایا کیسی تھی؟ عرض کیا بہت لذیذ تھی۔ فرمایا کہ کچھ بچی ہے عرض کیا نہیں فرمایا ارے سب ایک ہی دفعہ کھالی۔ پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مرزا صاحب کا مزاج کس قدر لطیف تھا کہ ذراسی تو کاغذ پر مٹھائی دی اور اس کی نسبت بھی دریافت فرمایا کہ کیا سب ایک ہی دفعہ کھالی۔ (حسن العزیز جلد دوم)

خود کو غیبت سننے سے بچانا

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص کی شکایت کی گئی کہ اُس نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بے ساختہ فرمایا کہ اس پر اس وقت تجلی جلالی غالب تھی... اس لیے اس سے یہ حرکت صادر ہوگئی... (ترجمہ دُر منضود بحوالہ ماہنامہ النور تھانہ بھون، ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ) جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت میں جو صرف تجلی جلالی کا ذکر ہے اور زنا کار کو فعل وارده پر ملامت نہیں تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ شخص خود حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حاضر نہ تھا بلکہ دوسروں نے پیٹھ پیچھے اُس کی غیبت کی تھی... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تجلی جلالی کا ذکر کر کے اپنے کو غیبت سننے سے بچالیا اور اگر وہ شخص سامنے ہوتا تو حضرت اس کو ملامت ضرور فرماتے... (قصص الاکابر)

نعمتوں کا مشاہدہ

ایک شخص نے مرزا مظہر جانجاناں رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک شخص خالص شوربا نہیں کھاتا پانی ملا کر کھاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ ناقص ہے جو خدا کی خاص تجلی خالص میں ہے وہ اس

پانی ملے میں کہاں ہے۔ راز اس میں یہ ہے کہ خالص شوربا کھا کر جی خوش ہوگا۔ روئیں روئیں سے شکر پیدا ہوگا اور تجلی سے مراد رویت نہیں ہے۔ معرفت ہے یہ تجلی ہے جس سے حق تعالیٰ اپنے کلام میں متجلی ہے یہی تجلی ہے جس سے وہ اپنی نعمتوں میں متجلی ہے۔ کلام میں اس کا مشاہدہ کرو نعمتوں میں اس کا مشاہدہ کرو۔ (وعظ روح)

نیت کے ساتھ کوشش بھی کرنا

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب نور اللہ مرقدہ سے ایک تاجر نے ممبئی میں کہا کہ حضرت دعا کیجئے کہ خدا تعالیٰ مجھے حج نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شرط سے دعا کروں گا کہ جس روز جہاز چلے اس روز کامل اختیار تم مجھے اپنے اوپر دے دینا' کہنے لگے کہ حضرت اس میں کیا مسلحت ہے آپ نے فرمایا کہ مصلحت یہ ہے کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر جہاز میں بٹھلا دوں گا اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ تمہیں صحیح وسالم پہنچا کر حج کرادے ورنہ میری خالی دعا کرنے سے کیا ہوگا جب کہ تم ممبئی سے باہر نکلنے ہی کا قصد نہ کرو۔

غرض محض دعا کرانے سے کام نہیں چلتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ اول کوشش کی جائے اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے البتہ جو کام ایسے ہیں کہ ان میں تدبیر کو بالکل دخل نہیں وہاں نری دعا ہی کافی ہے۔ مثلاً بارش کا ہونا کہ وہ محض خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور بعض چیزیں بین بین ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنا ان میں نہ تو نری تدبیر پر اکتفا کیا جائے کہ وہ بسا اوقات ناز اور عجب کا باعث ہو جاتی ہے اور نہ نری دعا پر بس کیا جائے کہ وہ کچھ مفید نہیں۔ (امثال عبرت)

علامہ کشمیری رحمہ اللہ سے علامہ اقبال کی ملاقات

شیخ الاسلام علامہ انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ بلند پایہ محدث اور علوم و معارف کا خزینہ تھے.... عربی علم وادب کے علاوہ آپ قدیم فارسی کے بھی بہت بڑے ماہر تھے....

علامہ اقبال مرحوم نے جب ایران کا سفر کیا تو وہاں زرتشتی مذہب کے پیروکاروں نے ان سے اپنی قدیم کتاب ''پاژند'' کے سلیس فارسی ترجمہ کی درخواست کی علامہ اقبال نے جواباً کہا کہ:.... ''اس کا ترجمہ مجھ سے تو ممکن نہیں .... البتہ میرے ملک میں ایک ہستی ایسی

ہے جو اس کام کو بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہے“

زرتشتیوں نے ایک لاکھ ایرانی سکے کی پیش کش کی.... حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ہندوستان واپس لوٹ کر حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ذکر کیا حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے جواب دیا:....

”لاکھ روپے کے بدلے میں.... میں کفر کی اشاعت کیوں کروں.... انور شاہ اسلام کے لئے پیدا ہوا ہے اشاعت کفر کے لئے نہیں“۔ (ایک ہزار پُر تاثیر واقعات)

عطاء ازرق رحمہ اللہ کی دعا پر ایک چور کی توبہ

امتہ الملک بن ہشام بن حسان کہتی ہیں کہ:۔ عطاء ازرق پہاڑوں میں جا کر رات کو عبادت کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک چور ان کے سامنے آ گیا عطاء نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس سے بچا! تو اس چور کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے وہ رونے چلانے لگا تو عطاء نے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا چور ان کے پیچھے آیا اور کہا تجھے اللہ کا واسطہ ہے بتا تو کون ہے۔ عطاء نے جواب دیا ”میں عطاء ہوں۔“ چور نے صبح کے وقت لوگوں سے پوچھا کہ کیا تم اس نیک آدمی کو جانتے ہو جو راتوں کو پہاڑوں میں جا کر عبادت کرتا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ عطاء اسلمی ہیں۔

عطاء وہیں کھنڈرات میں جا رہے تھے تو یہ بھی پیچھے پیچھے پہنچ گیا اور کہا کہ میں توبہ کر کے آیا ہوں اپنے اس قصہ کی وجہ سے، اس لئے میرے لئے دعا کرو، تو عطاء سلمی نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بولے ہائے میں کچھ نہیں ہوں یہ عطاء ازرق ہے۔ (توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا حکیمانہ طرز

مرتب کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ مجھ سے مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حکیم الامت رحمہ اللہ کی خانقاہ میں جبکہ قیلولہ کا وقت تھا.... حضرت بھی استراحت فرما تھے کہ اس وقت ایک غیر مقلد بغیر اجازت وارد ہوئے اور کرخت انداز میں سلام کیا.... حضرت نے سلام کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا.... وہ شخص فی الفور دیوبند پہنچا اور حضرت مدنی رحمہ اللہ کو جا کر بتایا....

حضرت مدنی رحمہ اللہ نے پوچھا کیا واقعی انہوں نے ایسا فرمایا ہے.... اس نے کچھ

واقعۃً ایسا فرمایا ہے میں اس پر گواہ پیش کرسکتا ہوں جب حضرت کی تسلی ہوگئی تو فرمایا اگر انہوں نے ایسا فرمایا ہے تو بالکل صحیح ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکیم الامت بنایا ہے وہ جس کسی کے ساتھ جو معاملہ فرماتے ہیں وہ بالکل درست ہوتا ہے....(اسلاف کی باہمی محبت)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا۔ جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں' اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

قرآن مجید کا اعجاز

شیخ یمانی طرطوسی رحمہ اللہ کی بینائی ختم ہوچکی تھی...ان کا ایک پرانا خادم حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا...دیکھا کہ ان کے حجرے میں قرآن مجید لٹکا ہوا ہے...

دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت شیخ تو نابینا ہیں، پھر قرآن مجید رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے حضرت شیخ سے اس کی وضاحت چاہی...فرمایا کہ یہ ایک راز ہے جب تک زندہ رہوں کسی پر ظاہر نہ کرنا...میں نے وعدہ کرلیا...

آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کررکھی تھی کہ یارب العالمین! تلاوت کے دوران مجھے بینائی عنایت کیا کریں...الحمدللہ تلاوت کے دوران مجھے بینائی مل جاتی ہے اور جب کلام پاک بند کردیتا ہوں تو پھر بدستور بینائی ختم ہوجاتی ہے اس لیے قرآن مجید اپنے پاس رکھتا ہوں...(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

بے بسی کے وقت کی دعا کا اثر

بعض اکابر شیوخ سے مروی ہے کہ ان کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ: حضرت میرے لئے دعا فرمائیں مجھے عیال نے بہت ستایا ہے۔ (یعنی تنگ دستی کی وجہ سے پریشانی ہے) تو اس اللہ والے نے اس وقت یہ جواب دیا کہ: جب تیرے اہل وعیال روٹی بھوک کی شکایت کیا کریں تو اس وقت تم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو یہ اس لئے کہ اس وقت کی تیری دعا (مجبوری کی وجہ سے) میری دعا سے بھی بہتر ہوگی اور قبولیت کی بھی زیادہ امید ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۵)

عجیب کرامت

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں دن رات میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ نہیں سوتا ہوں اور وہ نیند بھی میرے اختیار میں ہے، جب چاہوں پوری کرلوں اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ میرے سر میں کبھی بھی درد نہیں ہوا اور یہ میرے اللہ پاک کا مجھ پر خاص احسان ہے... (جواہرات مدنی)

حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ کا عمل

حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ والد گرامی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ کا قرآن شریف سے بڑا شغف تھا۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی تذکرۃ الخلیل میں لکھتے ہیں ''ایک مرتبہ میری درخواست پر آپ رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے تو دیکھا۔ دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرما لیتے تھے اور افطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہوتی تھی۔ ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت تھی، اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلے پر آ گئے اور تین گھنٹے میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ کہیں لکنت تھی نہ متشابہ۔ گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں۔ تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے۔ کہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی حاجت۔''

(سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی بحوالہ تحفہ حفاظ)

قبر میں سوال وجواب

ابن ابی الدنیا اور ابن جریر رحمہما اللہ نے یزید بن طریق بجلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میرے بھائی کو جب سب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے اوپر سر رکھ کر بیٹھ گیا... اس وقت میرا بایاں کان قبر کی مٹی سے بالکل لگا ہوا تھا... اچانک قبر کے اندر سے متوفی کی آواز سنائی دینے لگی، یہ آواز یقیناً اسی کی تھی، میں نے اس بات کا اچھی طرح اندازہ کرلیا ہے، اس وقت وہ کہہ رہا تھا "میرا رب اللہ ہے" اس کے بعد کسی دوسرے نے پوچھا "اور تیرا دین؟" تو اس نے جواب دیا "اسلام"... (مرنے والوں سے ملاقات)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا یقین کامل

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا:

حضرت! کیا کریں، رزق کی بڑی پریشانی ہے۔ فرمایا: تم اپنے گھر جاؤ اور تمہیں اپنے گھر میں جو بندہ ایسا نظر آئے کہ اس کا رزق تمہارے ذمے ہو، اس کو تم بازو سے پکڑ کر گھر سے نکال دو اور جس کا رزق خدا کے ذمے ہے، اس کی تمہیں کیا پروا؟ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: "اگر اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو میری عیال بنادے اور ساری زمین کو تانبے کی بنادے اور آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی نہ ٹپکے تو یہ اتنے عیال کی روزی کی پریشانی نہیں، میرا مولا روزی پہنچادے گا۔ (خطبات فقیر ج30 ص149)

جنت کا سفر

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ مجھے ایک رات ایسی گہری نیند آئی کہ آنکھ نہ کھلی... میں نے خواب میں دیکھا ایک ایسی نہایت حسین لڑکی ہے کہ اس جیسی میں نے عمر بھر نہیں دیکھی... اس میں سے ایسی تیز خوشبو مہک رہی تھی کہ میں نے ویسی خوشبو بھی کبھی نہیں سونگھی اس نے مجھے کاغذ کا ایک پرچہ دیا... جسمیں تین شعر لکھے ہوئے تھے ان کا مطلب یہ تھا کہ تو نیند کی لذّت میں مشغول ہوکر جنت کے بالا خانوں سے غافل ہوگیا جہاں ہمیشہ تجھے رہنا ہے اور موت بھی وہاں نہ آئیگی... اپنی نیند سے اُٹھ... سونے سے تہجد میں قرآن پڑھنا بہت بہتر ہے... کہتے ہیں اس کے بعد سے جب مجھے نیند آتی ہے اور یہ اشعار یاد آتے ہیں تو نیند بالکل اُڑ جاتی ہے... (فضائل اعمال)

امیر شریعت رحمہ اللہ کی حسرت

ایک دفعہ امیر شریعت حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کسی عالم کے ہمراہ اپنے گھر تشریف لائے تو اُن عالم سے فرمایا میں تمہیں ایک تماشا دکھاتا ہوں پھر شاہ جی نے مخصوص انداز سے آواز نکالی تو گھر کی پالتو مرغیاں اور اُن کے بچے شاہ جی کے گرد جمع ہو گئے۔

اس پر شاہ جی نے آہ بھرتے ہوئے کہا ''میں نے مسلمانوں کو بہت پکارا لیکن انہوں نے جب میری آواز پر لبیک نہ کہی تو میں نے دل بہلانے کیلئے ان جانوروں کو سدھار لیا کہ یہ جانور ہو کر بھی میری آواز پر جمع ہو جاتے ہیں لیکن افسوس ہے اس انسان پر جو اصلاح کی دعوت پر بھی کان نہیں دھرتا''۔ (دین و دانش)

طلباء و اہل علم کو نصیحت

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے انتہائی دلسوزی سے فرماتے ہیں: میں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے اور ملک ملک پھرا ہوں' ہر ملک اور ہر طبقہ کی اردو' عربی' فارسی اور انگلش کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں... اصلاح نفس اور اصلاح ظاہر و باطن سے متعلق حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ و ملفوظات سے بڑھ کر میں نے کوئی کتاب نہیں دیکھی... اپنی حد سے زیادہ مصروفیات کے باوجود میں ہر روز سونے سے پہلے انکا تقریباً پانچ منٹ ضرور مطالعہ کرتا ہوں... بعض اوقات ان میں دل ایسا لگتا ہے کہ یہ مختصر سا دورانیہ آدھے گھنٹے تک بھی چلا جاتا ہے...

حضرت کا کوئی نہ کوئی وعظ ہمیشہ میرے سرہانے رکھا رہتا ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں انکی افادیت آپ کے دل و دماغ میں کس طرح اتاروں؟ بس! میں آپ سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر طالب علم حضرت رحمہ اللہ کے مواعظ (خطبات) کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کر لے... ممکن ہے کہ ابتداء میں آپکا دل ان میں نہ لگے لیکن آپ جوں جوں آگے بڑھتے جائینگے۔ ان شاء اللہ دل ان میں کھنچتا چلا جائیگا اور پھر ایک ہی مجلس میں آپ انہیں ختم کرنا چاہیں گے.... (کایا پلٹ)

قصد کے بغیر عمل نہیں ہوتا

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ جب ممبئی تشریف لے گئے تو ایک سوداگر نے عرض کیا کہ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حج نصیب کرے... آپ نے فرمایا ایک شرط سے دُعا کروں گا کہ جس دن جہاز چلے اُس دن مجھے پورا اختیار اپنے نفس پر دے دو کہ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر جہاز میں تم کو بٹھلا دوں کیونکہ جب تم قصد نہ کرو گے دُنیا کے کاروبار کو نہ چھوڑو گے نہ وہ خود کم ہوں گے تو صرف میری دُعا تم کو حج کیونکر کرا دے گی کیونکہ خود کعبہ تو تم تک آنے سے رہا... اس کو کیا غرض پڑی ہے... (اصلاح النفس)

درسِ مثنوی میں حالت

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مثنوی پڑھاتے تو خوب زور شور سے تقریر فرماتے اور جب درس ختم ہو جاتا تو سر پکڑ کر بیٹھ جاتے کہ

ارے بھائی! کچھ شربت بنالو، سر دبا دو، بس یہ حالت تھی:

ہر چند پیر خستہ و بس ناتواں شدم — ہر گہ نظر بسوئے تُو کردم جواں شدم

خود قوی ترے شود خمر کہن — خاصہ آں خمرے کہ باشد من لان

بڑھاپے میں قوت روحانی بڑھ جاتی ہے جو کیفیت کہ بڑھاپے میں جاتی رہے تو وہ روحانی ہے اور جو بڑھاپے میں زائل ہو جائے تو سمجھو نفسانی تھی... گو محمود ہو، پہلے ذوقاً معلوم ہوتا تھا اب بحمداللہ تحقیقاً سمجھ میں آ گیا... (ارواحِ ثلاثہ، ص: ۲۲۷)

اکابر کی باہمی محبت

ایک بار جاڑے کے دنوں میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رضائی تو کسی مہمان کو دے دی۔ پھر مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے ان کی اپنے لئے رضائی مانگی تو فرمایا اپنی رضائی کیوں دوسرے کو دے دی میں تو اپنی رضائی نہیں دیتا۔ جب انہوں نے کہا حضرت میں رات بھر جاڑے مروں گا تب دو شرطوں سے دی ایک یہ کہ تہجد کے وقت مجھے واپس کر دینا کیونکہ لحاف اوڑھ کر مجھ سے نہ اٹھا جائے گا اور دوسرے کسی اور شخص کو مت دینا تا کہ کسی کی جوں نہ چڑھ جاوے۔ (حسن العزیز ج ا ص ۲۳۹)

عجیب انداز تبلیغ

ابتداء میں جب حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور شیخ حسام الدین صاحب کا تعلق بڑھا تو وہ شیخ صاحب کو نماز کی ادائیگی میں مداومت کی تلقین کرنے لگے اور پھر جب شیخ صاحب کی عادت میں کچھ تغیر نظر نہ آیا تو یہ اسرار یہاں تک بڑھا کہ جیل کی رفاقت میں ایک دن شیخ صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنی ٹوپی سر سے اتاری اور شیخ صاحب کے پاؤں پر رکھ کر کہنے لگے: "حسام! یہ ٹوپی کسی بڑے سے بڑے فرعون اور نمرود کے پیروں پر بھی نہیں پڑ سکتی۔ میری تم سے صرف یہی التجا ہے کہ اس ٹوپی کی شرم رکھ لو اور پنج وقتہ نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو"۔ (ماہنامہ تبصرہ امیر شریعت)

یہ کیسے لوگ تھے

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ جو کہ دیوبند کے بزرگ گزرے ہیں...

ان کے حالات میں لکھا کہ آپ جس دن جلدی مدرسہ سے گھر جاتے تو مکمل راستہ جوتا پہن کر ہی جاتے تھے.... لیکن جب کبھی تاخیر سے رات ہو جاتی.... تو چلتے چلتے راستہ میں ایک جگہ جوتے اتار کر ہاتھ میں لے لیتے.... اور تھوڑا سا آگے جا کر پھر جوتا پہن لیتے...

جب دیگر احباب کو حضرت کے اس عمل کا علم ہوا.... تو انہوں نے اس طرح جوتا اتارنے کی وجہ پوچھی... مگر حضرت نے پہلے تو ٹالنے کی کوشش کی... مگر جب اصرار کیا گیا تو فرمایا کہ اصل میں اس جگہ ایک طوائفہ کا گھر ہے اور جب رات کو مجھے تاخیر ہو جاتی ہے....

تو میں جوتا ہاتھ میں اس لئے پکڑتا ہوں کہ اگر میں جوتے پہن کر گزروں گا تو اس سے آواز پیدا ہو گی اور وہ عورت سمجھے گی کہ شاید گاہک آ رہا ہے...

مگر جب میں گزر جاؤں گا تو اس کی دل شکنی ہو گی....

اور جب میں جلدی جاتا ہوں تو اس وقت یہ احتمال نہیں ہوتا....

کیونکہ اس وقت لوگوں کی چہل پہل ہوتی ہے... اس لئے دل شکنی کا احتمال نہیں ہے تو میں جوتا بھی نہیں اُتارتا... (انمول واقعات)

قابل رشک ازدواجی زندگی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحب قدس سرہ کبھی کبھی نصیحت کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ...آج میرے نکاح کو ۵۵ سال ہو گئے....لیکن الحمدللہ کبھی اس عرصہ میں لہجہ بدل کر بات نہیں کی... میں کہتا ہوں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں......اصل کرامت تو یہ ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں....

یہ بات ناممکن ہے کہ ناگواری نہ ہوتی ہو لیکن فرماتے ہیں کہ...میں نے لہجہ بدل کر بات نہ کی...اوراس سے آگے بڑھ کر ان کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا... مجھے پانی پلادو...یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کردو......میں خود اپنے شوق اور جذبے سے سعادت سمجھ کر ان کا خیال رکھتی اور ان کا کام کرتی تھی لیکن ساری عمر زبان سے انہوں نے مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا....(اصلاحی خطبات)

حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ کا تقویٰ

اُستاذ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد رحمہ اللہ ایک سال قیام حجاز کے بعد جب سہارن پور تشریف لائے تو یہ کہہ کر مدرسہ کی تنخواہ بند کردی تھی کہ میں اپنے ضعف و پیری کیوجہ سے مدرسہ کا پورا کام انجام نہیں دے سکتا...مگر اب تک چونکہ مولانا یحییٰ صاحب میری جگہ اسباق پڑھاتے تھے اور تنخواہ نہیں لیتے تھے وہ میرا ہی کام سمجھ کر کرتے تھے اور میں اور وہ دونوں مل کر ایک مدرس سے زیادہ کام کرتے تھے....اب چونکہ انکا انتقال ہو چکا ہے اور میں مدرسہ کی تعلیم کا پورا کام نہیں کرسکتا....اس لیے قبول تنخواہ سے معذور ہوں....

حضرت سہارنپوری نور اللہ مرقدہ جب تک سبق پڑھاتے رہتے اتنی دیر تو مدرسہ کی قالین پر تشریف فرما رہتے تھے ...لیکن جب سبق کے بعد اپنے اعزہ میں سے کسی ذی وجاہت شخص سے بھی بات شروع کی تو قالین سے نیچے اُتر جاتے اور فرماتے کہ مدرسہ نے یہ قالین ہمیں سبق پڑھانے کیلئے دیا ہے ذاتی استعمال کیلئے نہیں دیا....(آپ بیتی)

کامل کا بغلگیر ہونا کام کر گیا

پٹیالہ شہر میں جلسہ تھا، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جلسہ سے خطاب کرنے وہاں پہنچے... جلسہ ایک بڑی عمارت کی چھت پر تھا، اس کی سیڑھیاں بہت بڑی تھیں... شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں جانے کے لیے سیڑھیاں عبور کر رہے تھے، دیکھا تو ایک نوجوان ہاتھ میں جھاڑو لیے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اُتر رہا ہے، شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: ''برخوردار! کون ہو؟''

نوجوان نے جواب دیا: ''جی! ہم صفائی والے'' شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکڑ کر گلے لگالیا اور اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا: ''ذرا یہاں کی بھی صفائی کرتے جاؤ...'' حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد جلسہ گاہ میں پہنچ گئے... تقریباً آدھ گھنٹے بعد مولانا عبدالجبار ابوہری رحمۃ اللہ علیہ نے آتے ہی کہا: شاہ جی!'' اسے کیا کر آئے ہو؟''

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے حیرت سے پوچھا: ''بھائی کس کو؟'' مولانا عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت! وہ تو سڑک پر تڑپ رہا ہے اور بہت بے قرار و مضطرب نظر آتا ہے اور کہتا ہے کہ شاہ جی سے کہو کہ وہ مجھے فوراً مسلمان کریں اور خود میرے دل کی صفائی کردیں... چنانچہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق وہ اس جلسہ میں لایا گیا اور مشرف بہ اسلام ہوگیا تو شاہ جی کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگا: ''آپ نے مجھے گلے سے کیا لگایا کہ میرا دل روشن ہوگیا اور میں دولت اسلام حاصل کرنے کے لیے بے تاب ہوگیا...(از ضرورت مرشد)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی دُعا کا اثر

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایک حکیم صاحب ہیں نابینا دہلی میں اور ان کو تشخیص میں کمال ہے اور یہ کمال قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی دعا سے ان میں پیدا ہوا کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سے عرض کیا تھا کہ میں نابینا ہوں اور دوسرے طبیب تو قارورہ دیکھ کر رنگ دیکھ کر زبان یا چہرہ دیکھ کر مرض کی شناخت کر لیتے ہیں

مگر میں کوئی چیز نہیں دیکھ سکتا تو میں کیسے مرض کی شناخت کر سکتا ہوں اس لئے دعا

کر دیجئے کہ مجھ کو نبض میں کمال ہو جاوے کہ نبض دیکھ کر معلوم کر لیا کروں... چنانچہ حضرت کی دعا سے یہی بات انکے اندر پیدا ہوگئی کہ نبض دیکھ کر مرض کو شناخت کر لیتے ہیں اور یہ سب حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے کہ اسباب ان کے ہاتھ میں ہیں اور جب وہ رزق پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے ویسے ہی اسباب پیدا فرما دیتے ہیں...(عالم کامل)

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کی کمال خدمت

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں رمضان المبارک میں یہ معمول تھا کہ....آپ کے یہاں عشاء کے بعد تراویح شروع ہوتی تو فجر تک ساری رات تراویح ہوتی تھی .... ہر تیسرے یا چوتھے روز قرآن شریف ختم ہوتا تھا....ایک حافظ صاحب تراویح پڑھایا کرتے تھے ....اور حضرت والا پیچھے کھڑے ہو کر سنتے تھے‘ خود حافظ نہیں تھے....تراویح سے فارغ ہونے کے بعد حافظ صاحب وہیں حضرت والا کے قریب تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے تھے....حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ کوئی آدمی میرے پاؤں دبا رہا ہے‘ میں سمجھا کہ کوئی شاگرد یا کوئی طالب علم ہوگا....چنانچہ میں نے دیکھا نہیں کہ کون دبا رہا ہے....کافی دیر گزرنے کے بعد میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضرت شیخ الہند محمود الحسن صاحب میرے پاؤں دبا رہے تھے‘ میں ایک دم سے اُٹھ گیا اور کہا کہ حضرت....یہ آپ نے کیا غضب کر دیا...حضرت نے فرمایا کہ غضب کیا کرتا‘ تم ساری رات تراویح میں کھڑے رہتے ہو....میں نے سوچا کہ دبانے سے تمہارے پیروں کو آرام ملے گا....اس لیے دبانے کے لیے آ گیا۔(اصلاحی خطبات جلد۵ ص۴۲)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا جذبہ خدمت

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یوپی میں ایک جگہ میری تقریر تھی... رات کو تین بجے تقریر سے فارغ ہو کر لیٹ گیا... ابھی میں نیم غنودگی کی حالت میں تھا... کہ مجھ کو محسوس ہوا کہ کوئی میرے پاؤں دبا رہا ہے... میں نے کہا... کہ لوگ اسی طرح دباتے رہتے ہیں... کوئی مخلص ہوگا... مگر اس کے ساتھ معلوم ہو رہا تھا... کہ یہ مٹھی تو عجیب

قسم کی ہے... باوجود راحت کے نیند رخصت ہوتی جارہی تھی... سر اُٹھایا تو دیکھا حضرت شیخ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں... فوراً پھڑک کر چار پائی سے اتر پڑا... اور ندامت سے عرض کیا... حضرت! کیا ہم نے اپنے لیے جہنم کا خود سامان پہلے سے کم کر رکھا ہے... کہ آپ بھی ہم کو دھکا دے کر جہنم بھیج رہے ہیں... شیخ نے جواباً فرمایا... آپ نے دیر تک تقریر کی تھی... آرام کی ضرورت تھی ... اور آپ کی عادت بھی تھی... اور مجھ کو سعادت کی ضرورت... ساتھ ہی نماز کا وقت قریب تھا... میں نے کیا غلطی کی ہے...(یادگار واقعات)

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا جہادی مزاج

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کو جہاد کی نسبت حاصل تھی، وہ ہر وقت جہاد ہی کی فکر اور تیاری میں رہتے تھے، ایک مرتبہ میں ان کے کمرے پر حاضر ہوا، دیکھا کواڑ بند ہے، میں نے کواڑ کو کھولا تو دیکھا حضرت ہاتھ میں تلوار لیے پینترے بدل رہے ہیں، ان کے دل میں ہر وقت جہاد کی لگن رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا عزیر گل صاحب حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا عزیر گل کے مزاج میں بے تکلفی تھی، انہوں نے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ سے فرمایا کہ حضرت اپنے لیے جگہ پسند فرمالیں، یہ آپ کے شیخ کا مزار ہے۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ جگہ پسند نہیں، اس پر حضرت مولانا عزیر گل نے فرمایا کہ حضرت آپ کیا فرمارہے، یہ تو آپ کے اُستاذ اور شیخ کی جگہ ہے اور آپ فرمارہے ہیں مجھے پسند نہیں۔ اس پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ میدانِ جنگ ہو اور میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں، میرا سر کہیں ہو اور ہاتھ و پیر کہیں ہوں، سر کہیں پر پڑا ہو، جسم کہیں پر پڑا ہو، مجھ کو تو یہ پسند ہے۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ پر جہاد کا غلبہ تھا، اس لیے آپ نے اپنے شیخ کے مزار کے بجائے میدانِ جہاد کو پسند فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مختلف احوال ہوتے ہیں، کسی کو اس عمل سے مناسبت ہوتی ہے اور اس کا غلبہ ہوتا ہے اور کسی کو دوسرے عمل سے مناسبت ہوتی ہے اور اس کا ان پر غلبہ ہوتا ہے جس شخص پر جس عمل کا غلبہ ہوتا ہے وہ اسی عمل کے ذریعہ ترقی پاتا ہے۔ (مجالس حکیم الاسلام)

مسمیٰ سے اسم کی طرف

حضرت میاں جی نور محمد صاحب قدس سرہ العزیز کے ایک پیر بھائی تھے شیر محمد خاں صاحب بعد وفات اپنے شیخ کے خانصاحب نے حضرت میاں جی صاحب سے رجوع کیا تھا۔ اس طرح خان صاحب پیر بھائی بھی تھے اور مرید بھی تھے۔ مرتے وقت لوگ ان سے کلمہ پڑھنے کو کہتے تھے تو وہ منہ پھیر لیتے تھے۔ سب لوگ پریشان تھے کہ اتنے بڑے شخص کا یہ حال ہے تو ہم کس شمار میں ہیں۔ ہمارے حسن خاتمہ کا کیا بھروسہ۔ ان میں سے ایک شخص حضرت میاں جی صاحب کے پاس دوڑے ہوئے گئے حضرت حجرہ کے اندر مشغول ذکر و فکر تھے۔ جب کبھی حضرت میاں جی صاحب کو باہر بلانا ہوتا تو حجرے کے کواڑوں کے پاس کھڑے ہو کر بلانے والا دو چار دفعہ پکار کر اللہ اللہ کہنے لگتا تھا۔ حضرت مراقبے سے افاقہ میں آ کر بات چیت کر لیتے تھے۔ چنانچہ ان صاحب نے بھی اسی طرح اللہ اللہ کہا۔ حضرت نے کواڑ کھول دیئے۔ انہوں نے خان صاحب کا سب حال بیان کیا کہ جلدی چلئے وہاں یہ غضب ہو رہا ہے کہ ان سے کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں لیکن وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اخیر وقت ہے چل کر ان کی امداد کیجئے۔ حضرت میاں جی صاحب کو تو اطمینان تھا لیکن لوگوں کی دفع پریشانی کی غرض سے آپ تشریف لے گئے سلام کر کے دریافت کیا کہ خان صاحب کیا حالت ہے۔ خان صاحب نے آواز پہچان کر فوراً آنکھ کھول دی اور سلام کا جواب دے کر کہا الحمد للہ میں بہت اچھے حال میں ہوں۔ لیکن آپ ذرا لوگوں کو منع کر دیجئے کہ مجھے تنگ نہ کریں۔ یہ مجھ سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہہ رہے ہیں مجھے مسمیٰ سے اسم کی طرف لاتے ہیں لیجئے وہ اس وقت مشاہدہ ذات میں تھے اس لئے اسم کی طرف نہ آنا چاہتے تھے لوگ اس کو سمجھے کہ کلمہ پڑھنے سے اعراض کرتے ہیں۔ (حسن العزیز جلد اول)

مرزا صاحب کی نازک مزاجی

حضرت میر درد دہلی رحمہ اللہ کو سماع سننے سے کچھ رغبت تھی ان کی نسبت حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ سے آ کر کسی نے کہا کہ حضرت میر درد سماع سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی کوئی کانوں کا بیمار ہے کوئی آنکھوں کا بیمار ہے۔ مرزا صاحب کے اس مقولہ سے اکثر جاہلوں نے یہ

سمجھا کہ مرزا صاحب حسن پرست تھے حالانکہ یہ اعتراض بالکل غلط اور بہتان ہے اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بچپن کے واقعات اس کی تائید کرتے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب کی نسبت یہ مشہور بات ہے کہ شیر خوارگی کے زمانہ میں آپ کسی بدصورت عورت کی گود میں نہ جاتے تھے حالانکہ اس وقت آپ کو خوبصورتی' بدصورتی کا ادراک بھی نہ تھا لیکن لطافت روح کے باعث آپ کو بدصورت آدمی سے اسی وقت تکلیف ہوتی تھی اور اس کا اثر بڑے ہو کر بھی تھا۔ غرض اس قسم کے حضرات ایسے لوگوں کا منہ وقت بند کر دیتے ہیں اور جو لوگ احتیاط نہیں کرتے وہ ان آنے والوں کی بدولت اکثر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ ان کو سمجھنا چاہیے کہ

ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرد　　　بے گماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

اس لیے میں نے کہا تھا کہ مقتداء لوگ باستثناء محتاطین کے زیادہ اس آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (ایضاً) (امثال عبرت)

حضرت شیخ الہند کو حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی دُعا

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے والد ماجد جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو قیام ان کے جانثار شاگرد حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف شیخ الہند کے مکان پر تھا.... اسی دوران جبکہ دستوں کا مرض تھا ایک دفعہ دست چارپائی پر خطا ہو گیا اس وقت حضرت نانوتوی بھی نہ تھے حضرت شیخ الہندؒ موجود تھے.... اور نجاست اٹھانے کے لئے کوئی چیز نہ تھی اسی لمحہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بے تکلف ساری نجاست اپنے ہاتھوں اور ہتھیلیوں میں لے لی اور سمیٹنی شروع کر دی اسی وقت حضرت نانوتویؒ پہنچ گئے اور دیکھا کہ حضرت شیخ الہندؒ کے دونوں ہاتھ نجاست سے آلودہ ہیں اور اسے سمیٹ سمیٹ کر بار بار باہر جاتے ہیں اور پھینک آتے ہیں اس پر حضرت نانوتویؒ بہت متاثر ہوئے.... اور وہیں کھڑے کھڑے جس طرح ان کے ہاتھ مصروف دیکھے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور عرض کیا کہ اے خداوند محمودؒ کے ہاتھوں کی لاج رکھ لے.... دل سے نکلی ہوئی دعا نے اثر کر دکھایا اور وہی محمود حسنؒ ہند کے شیخ اور عالمگیر شخصیت بنے.... جن کی فراست و جوان مردی اور جوش جہاد کے چرچے ہند اور بیرون ہند میں تھے اور ان کی تفسیر عثمانی کو اللہ پاک نے عالمی قبولیت سے نوازا.... (ایک ہزار پُر تاثیر واقعات)

دُرُود کی کثرت کی وجہ سے بخشش

شیخ ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا' اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخشد یا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا۔ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود کو شمار کیا۔ سو ۱۰۰ درُود کا شمار زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اتنا بس ہے' اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (برکاتِ دُرُود شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا

شاہی مسجد دہلی جب تیار ہو چکی شاہجہاں ایک رات محو استراحت تھے کہ رات کے پچھلے حصہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام بزرگان امت شاہی مسجد میں موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع مسجد کے حوض کے شمال مغربی گوشہ پر جلوہ افروز ہو کر وضو فرما رہے ہیں۔ شہنشاہ شاہجہاں اسی وقت بیدار ہوئے اور فوراً اس سرنگ کے ذریعے جو لال قلعہ دہلی سے ملاتی تھی۔ جامعہ مسجد پہنچے۔ اس وقت وہاں کامل سکوت وسناٹا تھا۔ جن وانس میں کوئی موجود نہ تھا۔ البتہ وہ جگہ جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضوء فرمایا تھا پانی سے تر تھی۔ (برکاتِ دُرُود شریف)

حضرت سید آدم بنوری رحمہ اللہ کو بشارت

حضرت خواجہ سید آدم بنوری جب مکہ معظمہ پہنچے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ روضہ ءمنورہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضری دی تو ایک دن اپنے احباب کے حلقہ میں بیٹھے تھے کہ روحانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور فرمایا اور دونوں ہاتھ کھول کر مصافحہ کیا اور بطور مکاشفہ یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص تیرے متوسلین میں سے تجھ سے مصافحہ کرے گا گویا مجھ سے مصافحہ کرے گا اور جس نے مجھ سے مصافحہ کیا وہ مغفور ہے۔ پھر سید صاحب نے تمام مریدوں کو جمع کر کے مصافحہ کیا تا کہ کوئی محروم نہ رہے۔

اس بات نے یہاں تک شہرت حاصل کی کہ عوام الناس کی بھیڑ کی وجہ سے سید صاحب کو مصافحہ کے لیے خاص انتظام کرنا پڑا۔ آپ کو حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے یہ بشارت ہوئی کہ یا ولدی انت فی جواری (فرزند من تم میرے جوار میں رہو) چنانچہ آپ نے وہیں قیام فرمایا اور ۱۰۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے پاس دفن ہوئے جنت البقیع میں۔

آپ صحیح سادات النسب تھے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مقتدر خلیفہ تھے شروع میں امی محض تھے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد ۱۰۰ اور مریدین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ہزار ہا پٹھان ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ لوگوں نے شہنشاہ شاہجہاں کے کان بھرے کہ حضرت آدم بنوری کہیں حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔ پس شہنشاہ نے آپ کو حج کے لیے روانہ کر دیا۔ (برکاتِ دُرُود شریف)

یہودی کی توبہ

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک مکان کرائے پر لیا۔ آپ کے ہمسائے میں ایک یہودی رہتا تھا۔ آپ کے گھر کی محراب یہودی کے مکان کے دروازے پر تھی۔ اس نے پاخانہ بنالیا اور غلاظت آپ کے گھر میں پھینکتا اور محراب کو پلید کر دیتا۔

ایک مدت تک اس نے ایسا ہی کیا اور آپ نے کسی سے ذکر نہ کیا، اور نہ ہی اس سے شکایت کی۔ ایک دن وہ یہودی آپ کے پاس آیا اور کہا ''اے مالک! تجھے میرے اس پاخانہ سے تکلیف تو نہیں؟'' آپ نے فرمایا ''تکلیف تو ضرور ہے لیکن میں نے ایک تغار اور جھاڑو بنالی ہے اس سے صاف کر لیتا ہوں اور دھو لیتا ہوں۔''

اس نے کہا ''یہ تکلیف آپ کس لئے برداشت کرتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی حکم ہے۔ والکاظمین الغیظ۔ یہودی نے کہا:

''افسوس کہ اللہ کا دوست دشمن کا رنج اٹھائے اور ہرگز فریاد نہ کرے اور اس حد تک صبر کرے۔'' کہا اور وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔'' (مخزن اخلاق)

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ مخالفین کے علاقہ میں

مرتب کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ میں نے اکابر سے سنا کہ یہ اس دور کی بات ہے جب جامعہ خیر المدارس جالندھر میں تھا.... مدرسہ کے ایک جلسہ کے موقع پر علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی آخری تقریر تھی.... اردگرد میں متشدد قسم کے مخالفین تھے جو اپنی کم علمی کی وجہ سے ہمارے اکابر علماء حق سے اس قدر بعد رکھتے تھے کہ ہمارے مسلک کا کوئی شخص ان کی مساجد میں چلا جاتا تو مسجد کو دھوتے.... تقریر سے قبل حضرت عثمانی رحمہ اللہ سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ نے ایسے لوگوں کی اپنی تقریر میں خبر لینی ہے....

حضرت نے فرمایا اچھا دوران تقریر سامعین میں مخالف لوگ بھی کثیر تعداد میں موجود تھے.... حضرت نے سیرۃ طیبہ کے عنوان پر مفصل علمی خطاب فرمایا.... جب دیکھا کہ زمین ہموار ہو چکی ہے تو تقریر کے آخر میں بڑے پرسوز لہجے میں فرمایا جس نبی کی امت کے شبیر احمد کافر ہیں تو اس نبی کی امت کے مسلمان کیسے ہوں گے.... اس پر مخالف لوگوں میں کھلبلی مچ گئی اور یہی جملہ ان کی اصلاح کا ذریعہ ثابت ہوا اور پھر یہ حال ہوا کہ ہمارے اکابر میں سے کوئی بھی جالندھر آتا تو پہلے انہی مخالفین کے ہاں تقریر ہوتی.... (اسلاف کی باہمی محبت)

اُستاد کا کمال ادب واحترام

حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ حضرت حاجی فاروق صاحب رحمہ اللہ کی زبانی یہ واقعہ معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح الامت رحمہ اللہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تو آپ کو اپنے استاذ حضرت مدنی رحمہ اللہ کے تبرکات کی زیارت کرائی گئی فرط محبت، غایت ادب اور فنائیت سے لبریز منظر وہاں موجود لوگوں نے دیکھا کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ کی نعلین (جوتوں) کو حضرت مسیح الامت رحمہ اللہ نے اپنے کپڑوں سے اندر لے جا کر دل کے ساتھ کافی دیر تک لگائے رکھا..

اللہ اللہ! کیا شان تھی ہمارے اکابر کی.. واقعی اکابر نے پہلے لوگوں کی یاد تازہ کر دیں.. بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے: اولئک آبائی فجئنی بمثلھم (جواہرات مدنی)

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ اور رمضان

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ تراویح کے بعد صبح تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متعدد حفاظ سے قرآن مجید سنتے رہتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ کے ہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ تو دن رات تلاوت ہی کا ہوتا تھا۔ ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی گوارا نہیں ہوتی تھی۔ (ماہنامہ بینات رمضان ۱۴۰۹ھ)

اس دعا کی برکت سے مطلوبہ چیز مل گئی

حضرت لیث ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ۱۱۳ھ میں پاپیادہ حج کے لئے میں گیا مکہ معظمہ میں نماز عصر کے بعد کوہ ابوقبیس پر چلا گیا دیکھا تو وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہاتھ پھیلائے دعائیں مانگ رہے ہیں انداز دعا یہ تھا ایک مرتبہ یارب یارب پورے سانس چلنے تک کہتے رہے۔ پھر یا رباہ، یا رباہ پورے سانس ختم ہونے تک کہتے رہے پھر اسی طرح یا اللہ یا اللہ پھر یا حیّ یا قیوم پھر یا رحمٰن پھر یا رحیم پھر یا ارحم الراحمین یہ مذکورہ سب اسماء مقدسہ سانس ختم ہونے تک پڑھتے رہے پھر اخیر میں یوں دعا کی کہ: خداوندا میں بھوکا ہوں، انگور کھانے کو جی چاہ رہا ہے اور میرے کپڑے پھٹ گئے ہیں مجھے صرف دو کپڑے عنایت فرمادیجئے، حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کی دعا ختم ہوتے ہی میں نے بے موسم تازہ انگور کا ایک خوشہ اور دو چادریں ان کے سامنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے یہ بزرگ آل رسول حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس (دعا) کو سبعہ اسماء حسنیٰ بھی کہتے ہیں۔ (نزہۃ البساتین)

سفید ریش عمر بارہ سال

ایک سفید ریش بزرگ سے کسی نے پوچھا بابا جی آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ کہا کوئی دس بارہ سال ہوگی۔ کہنے لگا۔ بابا جی! آپ کے بال سفید اور آپ کہتے ہیں کہ بارہ سال عمر ہے۔ فرمایا کہ ہاں بیٹا جب سے میں نے سچی توبہ کی ہے بارہ سال گزرے ہیں۔ یہی میری زندگی ہے اس سے پہلے میری زندگی نہیں شرمندگی تھی۔ (خطبات فقیر ج1 ص219)

سلطان مظفر کی پُر اثر تلاوت

سلطان مظفر تلاوت بہت کیا کرتا تھا، ایک روز احوال قیامت کی آیت پر بہت رویا، شیخ جیوندیم سلطان جو قطب عالم کے فرزند تھے انہوں نے تسلی دی کہ آپ زاہد و عابد ہیں۔ آپ کو ہراساں نہ ہونا چاہیے تو کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ **نجاالمحففون وهلک المثقلون** (سبک بار نجات پا گئے اور گراں بار ہلاک ہو گئے) اس لئے روتا ہوں۔ یہ بادشاہ راتوں کو رعایا کے حالات دریافت کرنے نکل جاتا اور اہل حاجت پاتا تو حاجت روائی کرتا۔ (تذکرۂ قاریان ہند)

عابدہ باندی کی موت

حضرت عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بازار میں گیا وہاں ایک باندی فروخت ہورہی تھی جو دیوانی بتائی جاتی تھی... میں نے سات دینار میں خرید لی اور اپنے گھر لے آیا... جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو میں نے دیکھا کہ وہ اٹھی... وضو کیا.. نماز شروع کردی اور نماز میں اس کی یہ حالت تھی کہ روتے روتے اس کا دم نکلا جاتا تھا... نماز کے بعد اُس نے مناجات شروع کی اور یہ کہنے لگی... اے میرے معبود آپ کو مجھ سے محبت رکھنے کی قسم مجھ پر رحم فرما... میں نے اُس سے کہا کہ اس طرح نہ کہو...

یوں کہو کہ مجھے تجھ سے محبت رکھنے کی قسم... یہ سنکر اسکو غصہ آگیا اور کہنے لگی... قسم ہے اس ذات کی اگر اس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تجھے میٹھی نیند نہ سلاتا اور مجھے یوں نہ کھڑا رکھتا... پھر اوندھے منہ گرگئی اور چند شعر پڑھے... جن کا مطلب یہ ہے کہ بے چینی بڑھتی جارہی ہے اور دل جلا جارہا ہے اور صبر جاتا رہا اور آنسو بہہ رہے ہیں اس شخص کو کس طرح قرار آسکتا ہے جسکو عشق وشوق اور اضطراب سے چین ہی نہیں...

اے اللہ! اگر کوئی خوشی کی چیز ہو تو اس کو عطا فرما کر مجھ پر احسان فرما... اس کے بعد بلند آواز سے یہ دُعا کی کہ یا اللہ میرا اور آپ کا معاملہ اب تک پوشیدہ تھا... اب مخلوق کو خبر ہو چلی اب مجھے اُٹھا لیجئے... یہ کہہ کر زور سے ایک چیخ ماری اور مرگئی... (فضائل اعمال)

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ

مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی حالات مشائخ کاندھلہ میں لکھتے ہیں ’’حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں اپنی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کو قرآن شریف سنانے کے لیے کاندھلہ تشریف لاتے اور ہمیشہ تین شب میں پورا قرآن شریف سنا کر واپس تشریف لے جاتے جس سال ذی قعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس میں ایک ہی شب میں پورا قرآن مجید سنایا تھا اور اگلے ہی دن واپس تشریف لے گئے‘‘ (سوانح یوسفی بحوالہ تحفہ حفاظ)

حکیم الاسلام رحمہ اللہ کی کمال خطابت

حضرت قاری سیف الدین صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا ’’حضرت کیا آپ کی کوئی ایسی تقریر ہوئی جس پر خود آپ کو بھی تعجب ہوا ہو‘‘؟ اس پر حضرت حکیم الاسلام نے فرمایا ’’ہاں ایک مرتبہ اعظم گڑھ میں جلسہ تھا عشاء کے بعد میری تقریر شروع ہوئی یہ تقریر اس قدر طویل ہوگئی کہ فجر کی اذان ہونے لگی لیکن وقت کے گزرنے کا نہ مجھے احساس ہوا اور نہ سامعین کی کثیر تعداد میں سے کسی نے اکتاہٹ کا ثبوت دیا‘‘ (حضرت حکیم الاسلام کی ایک کرامت نیند کی حالت میں کی ہوئی منامی تقریر جو خطبات طیب میں موجود ہے دیکھی جا سکتی ہے)۔ (دین ودانش)

ادب کی ضرورت

حضرت ’’شیخ برہان الدین زرنُوجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’خلیفہ ہارون رشید نے اپنے لڑکے (مامون رشید) کو علم و ادب کی تعلیم کے لئے امام اصمعیؒ کے سپرد کر دیا تھا، ایک دن (اتفاقاً ہارون وہاں جا پہنچے) دیکھا کہ اصمعی رحمہ اللہ وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے، ہارون نے بڑی برہمی سے فرمایا:

’’میں نے تو اس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ آپ اس کو ادب سکھائیں گے، آپ نے شہزادے کو یہ حکم کیوں نہیں دیا کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کا پاؤں دھوئے...‘‘ (جواہر پارے)

بدن پر کلمہ طیبہ

حضرت ابونصر فتح بن شحرف نہایت زاہد اور پارسا محدث تھے.... تیس برس تک روٹی نہیں کھائی.... چند پھل پھول کھاتے رہے اور تیس برس تک کبھی سر اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھا...ایک دن بے اختیار آسمان کی طرف سر اٹھ گیا تو ایک دم منہ سے یہ دعا نکل پڑی کہ الٰہی! اب تیرا اشتیاق میرے لئے ناقابل برداشت ہو چکا لہٰذا تو جلد مجھے اپنے دربار میں بلا لے....اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا.. محمد بن جعفر کا بیان ہے کہ جب ہم لوگوں نے انہیں غسل دینے کیلئے انکے کپڑوں کو اتارا تو انکے بدن پر ''لا الہ الا اللہ'' لکھا ہوا تھا....ہم لوگوں نے سمجھا کہ کسی نے قلم سے لکھ دیا ہوگا مگر جب غور سے دیکھا تو وہ حروف سیاہ رنگ کی رگیں تھیں جو انکے گوشت کے اندر پیوست تھیں...

بغداد کے اندر ان کی وفات ہوئی اہل بغداد کا فرط عقیدت سے ان کا جنازہ پر اتنا پر ہجوم ہوا کہ ۳۳ مرتبہ لوگوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی...اور سب سے چھوٹی جماعت جس نے ان کی نماز جنازہ پڑھی....اس کی تعداد ۲۵ سے ۳۰ ہزار تھی....(کایا پلٹ)

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن مزین صغیر تبوک کے ایک پرانے کنویں میں پانی لینے کیلئے گئے' پاؤں پھسلا گر گئے اس کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے' لق ودق بیابان' نہ آدم نہ آدم زاد' اچانک دھما کہ ہوا' دیکھا کہ ایک بڑا سانپ میری طرف بڑھا' اپنی دم میں مجھے لپیٹ لیا اور دیوار پر چڑھنا شروع کیا' باہر آ کر گرفت ڈھیلی کر دی اور مجھے چھوڑ کر چلا گیا...(حیاۃ الحیوان)

اکابر کی باہمی بے تکلفی

ایک بار حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔''

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ: ''اب تو ماشاء اللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی بہت

آ گے بڑھ گئی ہے۔'' حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:''لا حول و لا قوۃ، استغفر اللہ، بھلا کہاں حضرت، کہاں میں ۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
مجھے اس بات سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بڑا صدمہ ہوا۔''

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا کہ:''خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت۔ آپ تو کہتے تھے مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں؟ ویسے ہی اپنی فضیلت کی نفی کر دیتے۔ بس یہی محبت ہے۔'' حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:''بھائی تم بڑے استاد ہو۔'' (حسن العزیز جلد اول ص ۲۵۶)

مثنوی سے فال

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہ میں تشریف لائے ہوئے تھے... رام پور کے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت میرا گھوڑا گم ہو گیا ہے... آپ دُعا فرمایئے کہ مل جائے... حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مثنوی معنوی دست مبارک میں لیے ہوئے تھے اس کو کھول کر پڑھنے کا جو ارادہ کیا تو سر صفحہ یہ شعر نکلا

گر برو حالت عدو پر فتے دشمنے را بردہ باشد دُشمنے

(ارواحِ ثلاثہ، ص: ۲۳۰، تذکرۃ الرشید، ص: ۲۱۶)

کشف کا صحیح ہونا

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مدینہ منورہ میں موت آئے مگر بظاہر اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے، آپ مراقبہ کیجئے... انہوں نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ نہیں آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے... کچھ روز کے بعد آپ اچھے ہو گئے اور اگلے ہی روز مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے... مدینہ منورہ پہنچنے میں ایک منزل باقی تھی کہ آپ پھر بیمار ہو گئے اور ۱۰ رمحرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۵ رمئی یوم جمعہ ۱۸۶۶ء کو انتقال فرمایا اور نزدیک قبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے... (منقول از تذکرۃ الخلیل، ارواحِ ثلاثہ، ص: ۲۴۴)

حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ کی عجیب توبہ

حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پہلے عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن اپنی دکان پر بیٹھے نسخے باندھ رہے تھے۔ ایک درویش کمبل پوش دکان کے آگے کھڑے ہو کر انہیں تکنے لگے دیر تک اسی حالت میں دیکھ کر حضرت عطار نے فرمایا کہ بھائی جو کچھ لینا ہو لو۔ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو درویش نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دکان میں خمیرے شربت معجونیں بہت سی چمکتی ہوئی چیزیں بھری پڑی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ مرتے وقت تمہاری روح کیسے نکلے گی جو اتنی چمکتی ہوئی چیزوں میں پھنسی ہوئی ہے۔

اس وقت حضرت عطار کو باطن کا تو چسکا تھا ہی نہیں بے دھڑک کہہ بیٹھے کہ جیسے تمہاری نکلے گی ویسے ہی ہماری بھی نکل جائے گی درویش نے کہا کہ میاں ہمارا کیا ہے اور کمبل اوڑھ کر وہیں دکان کے سامنے لیٹ گیا۔ اول تو حضرت عطار یہ سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب بہت دیر ہوگئی تو شبہ ہوا پاس جا کر کمبل اٹھایا تو وہ درویش واقعی مردہ تھا۔ بس ایک چوٹ دل پر لگی اور وہیں چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ دل دنیا سے بالکل سرد ہو چکا تھا۔ اس وقت دکان لٹا کر کسی پیر کی تلاش میں نکلے۔ پھر وہ طریق کے اندر کتنے بڑے عارف ہوئے ہیں۔ (عجیب وغریب واقعات)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طرزِ زندگی

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک فقیہ گزرے ہیں۔ ایک شخص ان کو ایک سال کے تین سو پینسٹھ جوڑے کپڑے کے بنا کر ہدیہ کرتا تھا۔ وہ روزانہ نیا سوٹ بدلتے تھے اور پرانا صدقہ کر دیتے تھے۔ اللہ نے ایک شخص کے دل میں ان کی ایسی محبت ڈال دی تھی۔

آج ہے کوئی ایسا نواب؟ ایسا امیر کہ جو سال میں تین سو پینسٹھ سوٹ بدلے؟ کوئی عورت ایسی ہے؟ نہیں۔ تو دیکھو! اللہ اپنے راستے پر محنت کرنے والے بندوں کے لیے دُنیا اس طرح ان کے قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔ (خطباتِ فقیر، ج ۲۲ ص ۲۱۳)

جواب لا جواب

ایک مرتبہ ایک شخص نے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ محفل رقص وسرود میں انسان بخوبی بیٹھا رہتا ہے.... لیکن جب عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اسے نیند آنے لگتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت نے فرمایا: ''دو پلنگ ہیں.... ایک پر کانٹے ہوں اور دوسرے پر پھول تو کس پر نیند آئے گی؟'' اُس شخص نے عرض کیا: ''پھولوں کے پلنگ پر''۔ آپ نے فرمایا: ''بس کانٹوں کا پلنگ محفل رقص وسرود کی مانند ہے اور پھولوں کا پلنگ عبادت ہے۔ یہی سبب ہے محفل رقص وسرود میں نیند نہیں آتی اور عبادت میں آ جاتی ہے۔'' (انمول واقعات)

زیارت کے لیے خاص دُرود شریف

حضرت رسول نما صاحب خواہشمند حضرات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ''رسول نما'' کے معزز لقب سے مشہور ہوئے۔

جملہ اوراد وظائف کے علاوہ نہایت پابندی اور توجہ کے ساتھ ایک خاص وقت روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَةٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ** (بعض کتب میں **بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ لَكَ** تحریر ہے) اور اس کی برکت سے آپ کے اندر یہ وصف پیدا ہو گیا تھا۔ آپ کی طرف سے اس دُرود شریف کو اسی انداز میں پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

اہلیہ کو زیارت کس طرح نصیب ہوئی

سید حسن رسول نما کی زوجہ نے ایک روز آپ سے کہا کہ مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادو۔ فرمایا عمدہ صورت سے سنگھار کرو، غسل کرو، پاک وطاہر ہو، زوجہ نے تعمیل ارشاد کی، اسی اثناء میں زوجہ کے بھائی آ گئے۔

سید صاحب نے ان سے ظریفانہ انداز میں فرمایا۔ کہ آج تمہاری ہمشیرہ نے عالم ضعیفی میں کیا بناؤ سنگھار کیا ہے۔ بھائی نے بھی بہن سے کہا یہ کیا بہروپ ہے۔ اس عمر میں اور یہ سامان! انہوں نے سنا اور غصے میں کپڑے پھاڑ ڈالے اور سب سامان دور کیا اور غم د

غصہ میں لیٹ گئیں۔ اسی وقت مالک کون ومکاں، وجہ وجود کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئیں۔ اور خوش ہو کر فرمانے لگیں۔ یہ کیا اسرار تھا۔

سید صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پہلے تم مجھ کو حقیر جانتی تھیں اور خودی وخودنمائی (اپنے کو دوسروں سے افضل وبرتر سمجھنا) کی بُو تم میں پائی جاتی تھی۔

آج اس ترکیب سے خودی دور ہوئی اور یہ مرتبہ تم کو نصیب ہوا۔ دنیا میں خودی و خودنمائی تمام بری باتوں سے زیادہ بری ہے۔ (برکات درود شریف)

حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا رحمہ اللہ کی علماء سے ملاقات

حضرت خواجہ صاحب جب ملتان گئے تو وہاں کے علماء نے آپ کے پاس دودھ سے بھرا ہوا برتن بھیجا..... اس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح اس برتن میں مزید دودھ نہیں ٹھہر سکتا .... تو آپ بھی یہاں ملتان میں نہیں ٹھہر سکتے..... کسی دوسری جگہ رہائش اپنائیں..... آپ نے اسی برتن میں دودھ کے اوپر گلاب کا پھول رکھ دیا اور واپس ان کے پاس بھجوایا..... مطلب یہ تھا کہ دیکھیں برتن میں دودھ کے اوپر پھول پڑا ہے اور دودھ گرتا بھی نہیں تو آپ لوگ مجھے بوجھ مت سمجھیں میں ان شاء اللہ آپ کے ساتھ پھول کی طرح زندگی گزاروں گا..... اور مجھ سے آپ لوگوں کو فائدہ ہی فائدہ ملے گا..... میں پریشانی کا باعث آپ کے لئے کبھی نہیں بنوں گا.....

حضرت خواجہ صاحب حج بیت اللہ سے واپس براستہ ٹانک آرہے تھے راستے میں معلوم ہوا کہ ملتان میں خانہ جنگی ہو رہی ہے تو پیزو کے ساتھ اوپر سیدھے شیخ بدین پہاڑ پر چڑھ گئے..... وہاں ایک عرصہ تک عبادت کی اور پھر ملتان چلے گئے..... یہ شیخ بدین کا لفظ اصل میں شیخ بہاؤالدین تھا ..... لوگوں نے اسے بگاڑا اور شیخ بدین بنایا..... ان لوگوں کی کیا شان تھی..... جہاں وہ ڈیرہ لگاتے سب کچھ ان کی طرف منسوب ہو جاتا..... حضرت خواجہ صاحب نے ایک دن مریدوں سے فرمایا کہ آپ میں کوئی ایسا بندہ بھی ہے جو ایک رکعت میں پورا قرآن مجید سنائے؟

سب خاموش ہو گئے.... حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ پہلی رکعت میں چوبیس سپارے پڑھ لئے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی....

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را (حضرت خواجہ بہاؤالدین رحمہ اللہ کی شخصیت)

اخلاص کا عجیب واقعہ

جس زمانہ میں مصر میں شیخ المحد ثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ شہرہ آفاق شرح بذل المجہود کی طباعت ہو رہی تھی تو اس کی تصحیح وغیرہ کے سلسلہ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے انتظامات کیے جا رہے تھے تو ایک دن حضرت مولانا شیخ سلیم صاحب رحمہ اللہ سابق مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ۔۔آپ اتنا روپیہ خرچ کر کے اتنے اہتمام سے کتاب طبع کرا رہے ہیں اور اس کی رجسٹری کروائی نہیں اگر کوئی اس کا فوٹو لے کر چھاپ لے گا تو وہ کتاب کو چوتھائی قیمت پر بیچ سکے گا اور آپ کی کتاب رہ جائے گی۔۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ:.....اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو فوٹو کروانے کی اجرت بھی میں خود پیش کر دوں گا اور بعد میں میری یہ کتاب بھی بک جائے گی۔۔(اکابر کا تقویٰ ۱۰۲)

کاملین کے سامنے فلسفہ نہیں چلتا

ایک بزرگ ولی اللہ نے شیخ بوعلی سینا سے فرمایا کہ تو نے علوم عقلیہ اور فلسفہ میں اپنی ساری عمر برباد کی....آخر کس مرتبہ تک تو پہنچا؟ شیخ بوعلی سینا نے فرمایا کہ دن میں مجھے ایک ایسی گھڑی اور ساعت کا علم ہے کہ اس گھڑی میں لوہا آٹے کی طرح نرم ہو جاتا ہے.....بزرگ نے فرمایا جب وہ ٹائم اور گھڑی آئے تو مجھے بتانا.....چنانچہ شیخ بوعلی سینا رحمہ اللہ نے وہ گھڑی بتادی اور ہاتھ میں لوہا لے کر اس میں انگلی داخل کر دی....تو انگلی اس کے اندر دھنس گئی.....وہ ٹائم اور گھڑی گزر جانے پر اس بزرگ نے شیخ بوعلی سینا سے فرمایا کہ اب پھر اسی طرح لوہے کے اندر انگلی داخل کرو.....شیخ بوعلی سینا نے کہا وہ گھڑی گزر چکی ہے اب ممکن نہیں تو اس بزرگ نے لوہا ہاتھ میں لے کر کرامت سے اپنی انگلی اس میں داخل کر دی اور فرمایا کہ عقلمند کے لئے یہ مناسب نہیں ہے.....کہ وہ اپنی عمر عزیز ایسی بے کار چیزوں میں تباہ کر دے یہ کوئی کمال نہیں.....کمال یہ ہے کہ آخرت کے لئے بندہ محنت کرے اور اپنے اللہ کو راضی کرلے.....شیخ بوعلی سینا اس سے بہت متاثر ہوا....اور اس کی زندگی میں تبدیلی آگئی....مرض الموت میں دل سے توبہ کی اپنا مال فقراء پر صدقہ کیا اپنے تمام حقوق ادا کر دیئے....اور کثرت کے ساتھ تلاوت کرنے لگے.....

چنانچہ ہر تیسرے دن ایک قرآن کریم ختم کرتے تھے اور جب اس کا انتقال ہوا تو صحیح بخاری شریف اس کے سینے پر پڑی تھی....(ظفر المحصلین)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی اتباع سنت

ایک مرتبہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ تھانہ بھون سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں دعوت میں تشریف لے جارہے تھے اور اہلیہ محترمہ ساتھ تھیں جنگل کا پیدل سفر تھا۔ کوئی اور شخص بھی ساتھ نہیں تھا۔ جب جنگل کے درمیان پہنچے تو خیال آیا کہ الحمد للہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق ہوگئی ہے لیکن اہلیہ کے ساتھ دوڑ لگانے کی سنت پر ابھی تک مکمل کرنے کا موقع نہیں ملا۔

آج موقع ہے کہ اس سنت پر بھی عمل ہو جائے۔ چنانچہ اس وقت آپ نے دوڑ لگا کر اس سنت پر بھی عمل کرلیا.... اب ظاہر ہے کہ دوڑ لگانے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کے لیے دوڑ لگائی یہ ہے اتباع سنت کی حرص، نیک کاموں کی حرص، اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص.... (ارشادات اکابر)

حفاظت دین

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں (مکہ معظمہ میں) حاضر تھے تو حضرت حاجی صاحب کے پاس مولود شریف کا بلاوا آیا حضرت نے مولانا سے پوچھا مولوی صاحب چلو گے مولانا نے فرمایا نا حضرت میں نہیں جاتا کیونکہ میں ہندوستان میں لوگوں کو منع کیا کرتا ہوں تو اگر میں یہاں شریک ہوگیا تو وہاں کے لوگ کہیں گے کہ وہاں بھلے شریک ہوگئے تھے حضرت حاجی صاحب نے بجائے برا ماننے کے مولانا کے اس انکار کی بہت تحسین فرمائی اور فرمایا کہ میں تمہارے جانے سے اتنا خوش نہ ہوتا جتنا تمہارے نہ جانے سے خوش ہوں اب دیکھئے پیر سے زیادہ کون محبوب اور معظم ہوگا مگر دین کی حفاظت ان کے اتباع سے بھی زیادہ ضروری تھی اسلئے دونوں کے ظاہری تعارض کے وقت اسی کو ترجیح دی..... واقعی حفاظت دین بڑی نازک خدمت ہے کیونکہ سارے پہلوؤں پر نظر رکھنی پڑتی ہے کہ نہ چھوٹوں کو نقصان پہنچے نہ بڑوں کے ساتھ جو عقیدت ہونی چاہئے اس میں فرق آئے..... (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

حکمت قاسمی کا وارث ''فاتح ممبئی''

حکیم الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں پہلی مرتبہ بمبئی گیا تو میرے خلاف مخالف مسلک والوں نے قد آدم پوسٹر لگائے اور عوام کو بتایا گیا کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا مرید ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مجاز ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ رحمہ اللہ کا مخصوص شاگرد ہے اور حضرت قاسم العلوم نانوتوی ؒ کا سگا پوتا ہے اس لیے اس میں ساری کفریہ نسبتیں جمع ہیں۔ ہمارے مسلک کے بھائیوں کو چاہیے کہ اس کی صورت بھی نہ دیکھیں ورنہ ایمان کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔

عجیب اتفاق یہ پوسٹر ہی اس جلسہ میں جس میں حکیم الاسلام کی تقریر ہونیوالی تھی لوگوں کی غیر معمولی حاضری کا سبب بن گیا' لوگوں نے کہا کہ دیکھنا تو چاہیے کہ آخر اتنے بڑے ''کافر'' کی صورت شکل کیسی ہوگی اور وہ کیا کیا کفریہ باتیں لوگوں کو تلقین کرے گا۔

لیکن خلاف توقع اس دن وعظ میں اتنا بڑا اجتماع ہوا کہ بمبئی کی تاریخ میں اتنا بڑا مجمع لوگ کہتے ہیں کہ دیکھنے میں نہیں آیا تھا' لوگوں کا محتاط اندازہ ہے کہ تیس چالیس ہزار انسانوں کا اجتماع تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارا بمبئی ٹوٹ پڑا ہے اس دن آپ کا وعظ تقریباً تین گھنٹے ہوا۔ مجمع پر سکوت طاری تھا آپ اپنے دستور کے مطابق مثبت انداز میں تقریر فرما رہے تھے آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اکابر اولیاء اللہ کے واقعات اور اپنے اسلاف و اکابر کی خدمات کا تذکرہ بڑے مؤثر انداز میں بیان فرما رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سامعین نے غیر معمولی اثر لیا اور پورے بمبئی میں مشہور ہو گیا کہ اگر علماء دیوبند ایسے ہوتے ہیں پھر ان سے بہتر تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ان محلوں سے تقریر کی دعوتیں آنا شروع ہو گئیں جو خاص مخالفین کے محلے کہلاتے تھے اور پھر انتیس دن تک مسلسل یومیہ آپ کی تقریریں بمبئی کے مختلف محلوں میں ہوتی رہیں جن میں عوام و خواص کی بہت بڑی تعداد حاضر ہوتی رہی۔

اسی کے پیش نظر ''فاتح بمبئی'' کا خطاب عطا فرمایا۔ (مجالس حکیم الاسلام)

بیعت کی حقیقت

حضرت حافظ ضامن صاحب اور حضرت حاجی صاحب، دونوں میں وعدہ تھا کہ دونوں ایک ہی جگہ مرید ہوں گے اتفاق سے حضرت حاجی صاحب کو یاد نہ رہا اور وہ حضرت میاں جی صاحبؒ سے بیعت ہو گئے۔ جب حافظ صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے حاجی صاحب سے شکایت کی۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ بھائی مجھے خیال نہیں رہا۔ پھر حافظ صاحب حاجی صاحب کے ہمراہ حضرت میاں جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کیا۔ حضرت میاں جی صاحب نے انکار کر دیا۔ حافظ صاحب خاموش ہو گئے مگر تیسرے چوتھے دن وہیں کھڑے رہتے تھے مگر بیعت کر لینے پر اصرار نہیں کیا۔

آخر کار میاں جی صاحب نے جب کثرت سے آمد و رفت دیکھی تو فرمایا کہ کیا اب بھی وہی خیال ہے۔ عرض کیا کہ حضرت! درخواست کو بے ادبی سمجھتا ہوں۔ محبت و عقیدت کافی ہے اور جگہ بیعت ہوؤں گا نہیں۔

پھر میاں جی صاحب نے فرمایا کہ اچھا وضو کر لو۔ پھر دو رکعتیں پڑھوائیں۔

پھر حضرت والا سیدنا و مولانا مرشدنا حکیم الامۃ شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان واقعات سے میں سمجھتا ہوں کہ بیعت کو آج کل ایک رسم سمجھتے ہیں حقیقت بیعت کی نہیں سمجھتے۔ بیعت میں کمی کرنے سے حقیقت سمجھ میں آوے۔ (قصص الاکابر)

مشتبہ دعوت

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کی مشہور کرامت تھی کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو مشتبہ کھانا کبھی ہضم نہیں ہوا۔ اسی وقت نکل جاتا تھا ورنہ ظلمت اور پریشانی قلب تو ضرور ہوتی ہے تو کھانا ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں حکومت وغیرہ کسی چیز کا واسطہ نہ ہو کیونکہ دعوت واجب تو ہے نہیں مستحب ہے اور حرام کھانا کھلانا حرام ہے تو جس کے پاس حلال کھانا نہ ہو اس کو کسی کی دعوت نہ کرنا چاہیے اور اس کی ضرورت کیا ہے کہ مرغن ہی کھلاؤ۔

(تعظیم الشعائر وعظ)

غیبت کا عملی علاج

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی حکایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ کا فلاں مرید شراب خانہ میں مست پڑا ہے۔ حضرت کو غیبت کرنا اس کا برا معلوم ہوا اور اس کو سزا دینا چاہا' زبان سے تو کچھ نہیں فرمایا' فرمایا کہ جاؤ کہ اس کو کندھے پر اٹھا لاؤ یہ بہت چکرائے اور پچتائے لیکن کرتے کیا پیر کا حکم تھا۔

شراب خانہ میں گئے اور اس کو کندھے پر لا رہے تھے اور لوگ کہتے تھے کہ بھائی ان صوفیوں کا بھی کچھ اعتبار نہیں دیکھو دونوں نے شراب پی ہے ایک کو تو نشہ ہو گیا دوسرے کو اب ہوگا دونوں اپنا عیب چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (امثالِ عبرت)

دُرود شریف پڑھنے والے منہ کا بوسہ

شیخ ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت دُرود بعدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو دُرود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رُخسار سامنے کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا۔ بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

سید احمد شہید رحمہ اللہ کا اخلاص

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا (اسماعیل شہیدؒ) نے اپنی تاریخ اعتقاد بھی بیان کی ہے کہ میں اس وجہ معتقد ہوا ہوں کہ ایک روز بارش ہو رہی تھی..... میں نماز کے لئے مسجد میں آیا' دیکھا تو جماعت تیار ہے اور ایک جگہ سے مسجد ٹپک رہی ہے اور وہاں کیچڑ ہو رہی ہے اس جگہ پر کوئی کھڑا نہیں ہوتا' اس وجہ سے جماعت میں فصل ہو رہا ہے سید صاحب صف میں سے نکل کر اس جگہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو گئے اس حالت کو دیکھتے ہی مجھے سید صاحب کے ساتھ اعتقاد پیدا ہو گیا اور یہ خیال ہوا کہ یہ

بدوں اخلاص تام کے نہیں ہوسکتا.... اس پر حضرت والا (سیدی مولائی مرشدی محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں یہ معمولی بات نہیں ہے ہاں اب سن کر اگر کوئی ایسا کرے تو وہ دوسری بات ہے مگر وہ حال اور یکسوئی جو مخلصین میں ہوتی ہے کہاں سے آوے گی..... (ص ۴۸ م نمبر ۱۰۷ مزید المجید)

شرابی کی توبہ

ایک فقیر رند مشرب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور کہا مولوی بابا شراب پلوا۔ شاہ صاحب نے ایک روپیہ اس کی نذر کیا اور فرمایا کہ جو چاہو سو کھاؤ پیو۔ تم کو اختیار ہے۔ وہ بولا ہم نے آپ کا بڑا نام سنا تھا۔ لیکن آپ تو قید میں ہیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ کیا آپ قید میں نہیں ہیں؟ کہا کہ نہیں۔

آپ نے فرمایا اگر کسی روش کے مقید نہیں ہو تو آج غسل کرو اور جبہ پہن اور عمامہ باندھ کر مسجد میں چلو اور نماز پڑھو۔ ورنہ جیسے تم رندی کی قید میں مبتلا ہو، اسی طرح ہم شریعت مطہرہ کی قید میں پابند ہیں۔ تمہاری آزادی ایک خام خیال ہے، یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور شاہ صاحب کے قدم پکڑے کہ درحقیقت ہمارا خیال غلط تھا جو آزادی کا دم بھرتے تھے اور آئندہ کے لئے مشرب رندانہ سے تائب ہو گیا۔ (مخزن اخلاق)

حکیم الاسلام کا حکیمانہ اسلوب

ایک مرتبہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ ملتان تشریف لائے تو فرمایا کہ یہاں کوئی بزرگ ہوں تو میں جا کر ان کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کر لوں.... میزبانوں نے عرض کیا کہ حضرت ایک بزرگ ہیں لیکن وہ ہمارے مسلک کے نہیں.... فرمایا کوئی حرج نہیں مجھے ان کے پاس لے چلو....

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے جا کر ان سے ملاقات کی.... انہوں نے بھی اکرام کا معاملہ کیا اور وہ اس ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنے دونوں بیٹوں کو تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند بھیجا.... (اسلاف کی باہمی محبت)

حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ اور رمضان

حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی حالات مشائخ کاندھلہ میں لکھتے ہیں

''حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں اپنی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کو قرآن شریف سنانے کے لیے کاندھلہ تشریف لاتے اور ہمیشہ تین شب میں پورا قرآن شریف سنا کر واپس تشریف لے جاتے جس سال ذی قعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس میں ایک ہی شب میں پورا قرآن مجید سنایا تھا اور اگلے ہی دن واپس تشریف لے گئے'' (سوانح یوسفی)

قرآن کریم سے عشق کی ایک جھلک

حضرت موصوف روزانہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے بلکہ ایک قرآن مجید تہجد میں شروع فرماتے روزانہ کچھ پارے پڑھتے۔ ایک قرآن مجید آپ نمازوں میں روزانہ تھوڑا تھوڑا پڑھتے۔ ایک، دن بھر میں بطور منزل شروع رکھتے تمام دن ویسے بھی قرآن مجید کا مشغلہ رہتا، کسی کا سن رہے ہیں اور کسی کا امتحان لے رہے ہیں، اسی طرح اپنے سے اصلاحی تعلق رکھنے والوں کو بھی روزانہ تلاوت قرآن کا حکم فرماتے۔ الغرض آپ کو تلاوت قرآن مجید سے بہت عشق تھا۔ صحت میں جس وقت کوئی قرآن مجید سننے کی خواہش کا اظہار کرتا آپ فوراً شروع فرما دیتے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنا سنانے کے لئے عرض کرتا تو آپ فوراً سننے کے لئے آمادہ ہو جاتے، غرض یہ کہ آپ کی زندگی کا اہم مشغلہ قرآن مجید کا سننا اور سنانا ہی تھا۔ (تحفہ حفاظ)

غیبی پیغام

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ کسی فاسق و فاجر کے جنازہ کو آتا دیکھ کر تیز قدمی کے ساتھ اپنے گھر کے اندر داخل ہو گئے... اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ کہیں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنی پڑ جائے... قصہ مختصر یہ کہ تجہیز و تکفین کے بعد کچھ لوگوں نے اس کو خواب میں دیکھ کر کیفیت معلوم کی تو اس نے بے ساختہ جواب دیا کہ ''خدا نے مجھے فوراً بخش دیا مگر ابوایوب سے کہہ دینا کہ اگر رحمت الٰہی کے خزانے تمہارے قبضہ میں دیئے جاتے تو تم انہیں ختم ہونے کے ڈر سے کبھی کھلنے ہی نہ دیتے...'' (احیاء العلوم)

بداخلاق کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

ایک مرتبہ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مرید نے رخصت ہوتے وقت کچھ وصیت طلب کی تو اس وقت حضرت بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیٹے تین خصلتوں (عادتوں) کا خیال رکھنا: اول یہ کہ اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی (نرمی، شیریں زبانی اور حسن خلق) میں تبدیل کر لینا، دوسرا یہ کہ: اگر کوئی تم پر احسان کرے تو اول اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا پھر محسن کا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کو تمہارے اور پر مہربان کیا ہے، تیسری بات یہ کہ: اگر تم پر کوئی مصیبت پیش آئے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار اور فریاد (دعا) کرنا کہ اے بارالٰہا! مجھ میں ان مصائب کے اٹھانے اور برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء جلد۱)

اخلاص نیت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے فرمایا جو اخلاص کے ساتھ پڑھاتا ہے... اس کیلئے بخاری پڑھانا یا نورانی قاعدہ پڑھانا برابر ہے... شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ایک دفعہ ایک استاد صاحب کی کلاس میں قطبی کے اختتام پر اختتامی دعا کرادی ایک طالب علم نے دریافت کیا کہ بخاری شریف کے ختم پر بھی دعا کرائی جاتی ہے اور قطبی کے ختم پر بھی دعا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا بھائی ہم جس نیت سے بخاری پڑھاتے ہیں... اسی نیت سے قطبی پڑھاتے ہیں... (جواہرات مدنی)

عبدالرحمٰن اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالرحمٰن اسلمی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عبادت گزار شخص تھے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت زیادہ پاس کرتے تھے۔ کوفہ کی مسجد میں تمام وقت گزارا کرتے تھے۔ ایک وقت کی نماز پڑھ لیتے تھے تو دوسرے وقت کی نماز کا انتظار شروع کر دیتے تھے۔

۳ے ھجری میں ایک بار جب یہ سخت بیمار ہوئے تو بھی مسجد نہ چھوڑی۔ تمام وقت ایک کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں گزارتے رہے۔

ایک دن عطاء بن سائب نے ان کی تکلیف کو دیکھ کر کہا:

''یا ابو عبدالرحمٰن! اب تو آپ بستر پر لیٹ کر آرام کریں تو اچھا ہے۔''

انہوں نے جواب دیا ''عطاء! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی ہے کہ بندہ جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کو فرشتے نماز کی حالت میں شمار کرتے ہیں اور اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مسجد میں رہ کر نماز کے انتظار میں جان دوں تا کہ میرا شمار نماز کی حالت میں مرنے والوں میں ہو۔ یا ابن سائب! تم بتاؤ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث کو فراموش کر کے بستر پر کس طرح لیٹ جاؤں۔'' (طبقات ابن سعد قسم ۶ ص ۱۲۱)

ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ کی آہ وزاری

احمد بن ابی خواری نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ: میں ایک روز ابو سلیمان دارانیؒ کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو میں نے کہا' آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا اے احمد! جب رات آتی ہے تو اہل محبت اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور رخساروں پر ان کے آنسو بہنے لگتے ہیں تو رب جلیل ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اے جبریل دیکھو یہ کون ہے جو میرے کلام سے لطف اندوز ہو رہا ہے! اور میری مناجات سے کون لذت پا رہا ہے۔ حالانکہ میں انہیں خوب جانتا ہوں ان کے رونے کی آواز سن رہا ہوں اور ان کی حالت دیکھ رہا ہوں۔ اے جبرئیل ان لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ میں تمہارے اندر کیسی جزع فزع دیکھ رہا ہوں؟ کیا تمہیں کسی بتانے والے نے یہ بتایا ہے کہ کوئی اپنے دوستوں کو سزا دیا کرتا ہے؟ یا کیا یہ بات مجھے زیب دیتی ہے کہ میں ان لوگوں کو عذاب دوں؟

جونہی رات آتی ہے تو وہ لوگ میرے سامنے کھڑے ہو کر انتہائی تضرع وزاری کے ساتھ عاجزی واظہار محبت کرنے لگتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم میں ضرور انہیں اپنے راستے کی رہنمائی کروں گا۔ جب یہ لوگ قیامت کے روز میرے سامنے آئیں گے تو میں اپنا معزز ومکرم چہرہ ان کے سامنے ظاہر کروں گا' وہ مجھے دیکھیں گے اور میں انہیں دیکھ رہا ہوں گا۔ (الرقۃ والبکاء لابن قدامہ)

جہالت کا اندازہ

حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت تصوف کیا ہے؟ فرمایا اپنے آپ کو مٹا دینا دوسرا نام تصوف ہے۔ حضرت دین میں اس کا ثبوت کہاں ہے؟ فرمایا تم چند دن میرے پاس رہو۔ شرط یہ ہے کہ زبان نہیں کھولنی۔ میں نے ہاں کردی۔ ابھی دو دن نہیں گزرے تھے۔

حضرت کی صحبت اور توجہات کا یہ عالم تھا کہ میرے سارے اشکالات دور ہو گئے اور میں نے اپنے آپ کو بیعت کے لئے پیش کر دیا۔ اب واپس آئے تو لوگوں نے کہا یہ کیا کر آئے۔ وہ بوریا نشیں سا بندہ تھا۔ نسبت اس کے ساتھ جا کر قائم کرلی۔ آپ تو عالمی شخصیت ہیں۔ تو حضرت ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ تو مجھے علامہ کہہ رہے ہیں مجھے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر اپنی جہالت کا اندازہ ہوا۔ (خطبات فقیر ج32 ص235)

باندی کو آزاد کر دیا

حضرت سری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خدمت کے لئے ایک باندی خریدی... ایک مدت تک وہ میری خدمت کرتی رہی اور اپنی حالت مجھ سے اخفاء کرتی۔ اُس کی نماز کی ایک جگہ متعین تھی... جب کام سے فارغ ہو جاتی وہاں جا کر نماز میں مشغول ہو جاتی... ایک رات میں نے دیکھا کہ وہ کبھی نماز پڑھتی ہے اور کبھی مناجات میں مشغول ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ آپ اس محبت کے وسیلہ سے جو مجھ سے ہے فلاں فلاں کام کر دیں... میں نے آواز سے کہا کہ اے عورت یُوں کہہ کر میری محبت کے وسیلہ سے جو مجھے آپ سے ہے... کہنے لگی میرے آقا اگر اُس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تمہیں نماز سے بٹھلا کر مجھے کھڑا نہ کرتا... سرّی کہتے ہیں... جب صبح ہوئی تو میں نے اس کو بُلا کر کہا تو میری خدمت کے قابل نہیں اللہ ہی کے عبادت کے لائق ہے... اس کو کچھ سامان دے کر آزاد کر دیا...

حضرت سرّی سقطی رحمہ اللہ ایک عورت کا حال فرماتے ہیں کہ جب وہ تہجد کی نماز کو کھڑی ہوتی تو کہتی... اے اللہ ابلیس بھی تیرا ایک بندہ ہے اس کی پیشانی بھی تیرے قبضہ میں ہے... وہ مجھے دیکھتا ہے اور میں اسے نہیں دیکھ سکتی... تو اُسے دیکھتا ہے اور اس کے

سارے کاموں پر قادر ہے اور وہ تیرے کسی کام پر بھی قدرت نہیں رکھتا...اے اللہ اگر وہ میری برائی چاہے تو تو اُس کو دفع کر اور وہ میرے ساتھ مکر کرے تو تو اس کے مکر کا انتقام لے... میں اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں اور تیری مدد سے اس کو دھکیلتی ہوں اس کے بعد وہ روتی رہتی تھی... حتی کہ روتے روتے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی...

لوگوں نے اس سے کہا... خدا سے ڈر کہیں دوسری آنکھ بھی نہ جاتی رہے... اس نے کہا... اگر یہ آنکھ جنت کی آنکھ ہے تو اللہ جل شانہ... اس سے بہتر عطا فرمائیں گے اور اگر دوزخ کی آنکھ ہے تو اس کا دُور ہی ہونا اچھا... (فضائل اعمال)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا علمی تصفیہ

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کے زمانے میں دہلی کی جامع مسجد میں کسی شخص نے نماز باجماعت کے دوران اونچی آواز سے آمین کہہ دی لوگوں نے اس شخص کی پٹائی کر دی اس نے شاہ اسمٰعیل شہید کو بتلایا کہ میں نے اس طرح ایک سنت کو زندہ کیا جس پر لوگوں نے میرا یہ حال کر دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا آج سے ہم بھی اس سنت کو زندہ کریں گے پھر دیکھتے ہیں لوگ ہمیں کس طرح منع کرتے ہیں تو شاہ صاحب نے بھی اونچی آواز سے آمین کہنی شروع کر دی۔ یہ بات جب اُن کے اُستاد و مربی محترم شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ (جو حضرت شہید کے تایا جان بھی تھے) کو پہنچی تو فرمایا کہ ہم سمجھے تھے کہ اسمٰعیل عالم بن گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دیر ہے اور اسمٰعیل نے یہ اچھا نہیں کیا۔ بعد میں جب دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی تو شاہ عبدالعزیز نے فرمایا کہ سنت وہاں زندہ کی جاتی ہے جہاں اس کے مقابلے میں بدعت ہو اگر سنت کے مقابلے میں سنت ہی ہو تو پھر وہاں سنت کے زندہ کرنے کا کیا معنیٰ؟ اس علمی جواب سے شاہ اسمٰعیل شہید کی تسلی و تشفی ہو گئی۔ (دین و دانش)

حضرت شہاب الدین سہروردی کے لیے دُعا

''مقاصد السالکین'' کے مصنف حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی نے ایک رات نبوت کے دریا کے دریتیم، ہادی راہ دین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت تیزی سے کسی مقام کی طرف تشریف لے جا

رہے ہیں۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اور حضرت سُہروردی کے پیچھے حضرت ضیاء اللہ کے مرشد ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان نہ کوئی مکان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور اپنا دست مبارک حضرت سہروردی کے سر پر رکھ کر حسب ذیل دعا فرمائی۔''

اے میرے اللہ اے میرے مولا (تو خوب جانتا ہے کہ) یہ شہاب الدین سہروردی ہے اس نے میری متابعت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور میری تمام سنتیں بجالایا ہے میں اس سے بہت راضی ہوں۔ اے اللہ پاک تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (برکات دُرودشریف)

مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے

عارف باللہ عاشق رسول حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ تم میرے دین کی خدمت کرتے ہو اور خدا کے بندوں کو ذکر الٰہی کے نور سے منور کرتے ہو۔ لہٰذا تمہارا نام ''عبدالمؤمن'' رکھا جاتا ہے۔ عابد ہونا آسان ہے زاہد ہونا آسان ہے۔ صوفی ہونا آسان ہے ذاکر ہونا آسان ہے۔ مگر مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے۔ جب انسان مؤمن ہوا تو تمام بزرگی اور مرتبہ کا جامع ہو گیا۔ (برکات دُرودشریف)

راحت رسانی کا اہتمام

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ اپنی زندگی کے آخری چار سال صاحب فراش رہے' دل کی تکلیف تھی... ہمارے دو بڑے بھائی شہر میں رہتے تھے... انکا معمول تھا کہ وہ اپنی بیوی بچوں کو لیکر ہر اتوار کو ملنے آیا کرتے تھے... شام کے قریب آیا کرتے تھے... عصر کے بعد والد صاحب کی نظریں دروازے پر ہوتیں... پانچ منٹ بھی دیر ہو تو انہیں مشکل محسوس ہوتی تھی... جب وہ آجاتے تو ہمارے گھر میں عید کا سماں ہو جاتا... سب خوش ہوتے' ہنستے بولتے' والد صاحب کے پاس بیٹھتے... کبھی وہ رات کو رہنے کے ارادے سے آتے' کبھی صرف رات کا کھانا کھا کر واپس جانے کے ارادے سے آتے اور کبھی کھانا کھائے بغیر ہی واپس جانے کا پروگرام ہوتا تھا مگر

جو کچھ بھی ہوتا پہلے سے طے ہوتا تھا...

ایک مرتبہ بھائی آئے ہوئے تھے اور پروگرام کھانا کھانے کا نہیں تھا' رہنے کا بھی نہیں تھا... مغرب کے بعد جانے کا تھا... ہم دونوں بھائی (مفتی رفیع عثمانی صاحب اور مولانا تقی عثمانی صاحب) اپنے بڑے بھائی کے سر ہوگئے کہ ہم نہیں جانے دینگے... آج رات آپ یہیں رہیں یا کم از کم کھانا کھا کر جائیں... لیکن وہ جانا چاہتے تھے...

ہماری یہ باتیں والد صاحب رحمہ اللہ سن رہے تھے جو برابر کے ایک کمرے میں تھے... انہوں نے مجھے اور مولانا تقی عثمانی صاحب کو علیحدگی میں بلایا اور فرمایا تم تو انہیں رکنے پر اصرار کر رہے ہو... تم نے اپنی اپنی بیویوں سے پوچھ لیا ہے یا نہیں کہ کیا انکے پاس اتنے آدمیوں کے کھانے کا انتظام ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے تو نہیں پوچھا... فرمایا کہ تمہاری تو زبان ہلے گی... ساری مشقت تو تمہاری بیویوں پر پڑے گی... اگر انہوں نے پہلے سے تیاری نہیں کر رکھی تو انہیں پریشانی ہوگی... انہیں روکنے سے پہلے تمہیں یہ بات دیکھنی چاہئے تھی کہ آپ کی بیویاں آسانی اور خوشی سے انکے کھانے کا انتظام کر سکیں گی یا نہیں... ظاہر ہے کہ اگر وہ رکتے تو خود والد صاحب کو کتنی خوشی ہوتی... لیکن ہمارے اس پر عمل ناراضگی کا اظہار کیا... یہ شریعت کی رعایتیں ہیں جنہیں اللہ والے جانتے ہیں اور ان کی صحبت سے یہ چیزیں نصیب ہوتی ہیں... اللہ تعالیٰ ہمیں دوسروں کی تکلیف کا ذریعہ بننے سے بچائیں آمین... (کایا پلٹ)

زندگی مکہ کی، موت مدینہ کی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زندگی تو مکہ مکرمہ کی بہتر ہے کہ ایک کے، ایک لاکھ بنتے ہیں اور موت مدینہ کی بہتر ہے کہ محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا اور شفاعت کی قوی اُمید ہونا اس کا لازمی اثر ہے اور احادیث مختلفہ کو جمع کرنے کی بھی بہتر صورت یہی ہے... (مجالس حکیم الامتؒ، ص: ۲۶۷)

کمال عبدیت کو اہل دل ہی سمجھتے ہیں

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہے کوئی عمل بتلا دیجئے... حضرت رحمۃ اللہ

علیہ نے فرمایا، ماشاء اللہ آپ بڑا حوصلہ رکھتے ہیں، ہم تو گنبد خضریٰ کی زیارت کی بھی قابلیت نہیں رکھتے... حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ ایسی چیز ہے کہ اس پر طالب علمانہ اشکال کرو تو بہت سے شبہات ہیں لیکن جو چیز اس کا منشاء تھی یعنی کمال عبدیت، وہ اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں نرا طالب کیا جانے:

ذوقِ وصال وشوق کنار آروزی کیست　　　　ما ئیم و خذف بوسی آں آستان بلب

(کاروانِ مجدد)

کیمیا ہرگز نہ سیکھنا

حضرت پیر جیو محمد جعفر صاحب ساڈھوروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن عرض کیا کہ: ''حضرت کیمیا مرکبات سے بنتی ہے یا قدرتی جمادات سے۔'' مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''کیمیا مرکبات سے بنی ہے مگر تم اس کو ہرگز نہ سیکھنا ایک شخص نے مجھ کو کیمیا کا نسخہ بتایا تھا میں نے کبھی اس نسخہ کے بنانے کا ارادہ بھی نہیں کیا اور نہ وہ نسخہ اب میرے یاد رہا۔'' (تذکرۃ الرشید ص ۲۳۵)

حکیم ترمذی رحمہ اللہ کا عجیب خواب

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا بھی حکیم بنایا تھا اور دُنیا کی بھی حکمت دی تھی۔ ترمذ کے رہنے والے تھے۔ دریا آمو کے بالکل کنارے پر ان کا مزار ہے۔ آپ اپنے وقت کے ایک بہت بڑے محدث بھی تھے اور طبیب بھی۔

اللہ رب العزت نے آپ کو حسن و جمال اتنا دیا تھا کہ دیکھ کر دل فریفتہ ہو جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو باطنی حسن و جمال بھی عطا کیا ہوا تھا۔ اللہ رب العزت نے ان کو اپنے علاقے میں قبولیت تامہ عطا کر رکھی تھی۔

آپ عین جوانی کے وقت ایک دن اپنے مطب میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے اپنا چہرہ کھول دیا۔ وہ بڑی حسینہ و جمیلہ تھی۔ کہنے لگی کہ میں آپ پر فریفتہ ہوں' بڑی مدت سے موقع کی تلاش میں تھی' آج تنہائی ملی ہے' آپ میری خواہش پوری کریں۔ آپ کے دل پر خوفِ خدا غالب ہوا تو رو پڑے۔ آپ اس انداز سے روئے کہ وہ عورت نادم ہو کر

واپس چلی گئی۔ وقت گزر گیا اور آپ اس بات کو بھول گئے۔

جب آپ کے بال سفید ہو گئے اور کام بھی چھوڑ دیا تو ایک مرتبہ آپ مصلے پر بیٹھے تھے' ایسے ہی آپ کے دل میں خیال آیا کہ فلاں وقت جوانی میں ایک عورت نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا' اس وقت اگر میں گناہ کر بھی لیتا تو آج میں توبہ کر لیتا۔ لیکن جیسے ہی دل میں یہ خیال گزرا تو رونے بیٹھ گئے۔ کہنے لگے:

اے رب کریم! جوانی میں تو یہ حالت تھی کہ میں گناہ کا نام سن کر اتنا رویا کہ میرے رونے سے وہ عورت نادم ہو کر چلی گئی تھی' اب میرے بال سفید ہو گئے تو کیا میرا دل سیاہ ہو گیا۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے کیسے پیش ہوں گا' اس بڑھاپے کے اندر جب میرے جسم میں قوت ہی نہیں رہی تو آج میرے دل میں گناہوں کا خیال کیوں پیدا ہوا۔

روتے ہوئے اسی حالت میں سو گئے۔ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ پوچھا' حکیم ترمذی! تو کیوں روتا ہے؟ عرض کیا' میرے محبوب! جب جوانی کا وقت تھا' جب شہوت کا دور تھا' جب قوت کا زمانہ تھا' جب اندھے پن کا وقت تھا' اس وقت تو خشیت کا یہ عالم تھا کہ گناہ کی بات سن کر میں اتنا رویا کہ وہ نادم ہو کر چلی گئی لیکن اب جب بڑھاپا آیا ہے تو اے اللہ کے محبوب! میرے بال سفید ہو گئے' لگتا ہے کہ میرا دل اس قدر سیاہ ہو گیا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ میں اُس عورت کی خواہش پوری کر لیتا اور بعد میں توبہ کر لیتا۔ میں اس لیے آج بہت پریشان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''یہ تیری کمی اور قصور کی بات نہیں' جب تو نوجوان تھا تو اُس زمانے کو میرے زمانے سے قرب کی نسبت تھی' ان برکتوں کی وجہ سے تیری کیفیت اتنی اچھی تھی کہ گناہ کی طرف خیال ہی نہ گیا۔ اب تیرا بڑھاپا آ گیا ہے تو میرے زمانے سے دوری ہو گئی ہے۔ اس لیے اب دل میں گناہ کا وسوسہ پیدا ہو گیا تھا۔'' (بکھرے موتی)

حضرت دین پوری رحمہ اللہ کا فیضانِ محبت

حضرت مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بیوہ عورتوں اور رنڈوے مردوں کے نکاح کر دیا کرتے تھے۔ بے نکاح نہیں رہنے دیا کرتے تھے۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے بلکہ قرآن مجید میں حکم ربی ہے۔

''تمہارے میں جو بے نکاح ہیں ان کا نکاح کر دیا کرو' اگر وہ تنگ دست ہوں گے تو نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو غنی کر دے گا۔(النور ۳۲)

ایک عورت تھی اس کا نکاح نہ ہوا۔ حضرت دین پوریؒ نے فرمایا کہ:۔''بچی! تو نکاح کر لے'اس نے کہا حضرت! مجھے خاوند ایسا ملا یئے کہ جو جھوٹ نہ بولے۔ حضرت نے ایک نیک آدمی کا نام لیکر فرمایا کہ بچی! ہم یہ تمھارے لئے تجویز کرتے ہیں یہ جھوٹ نہیں بولے گا ۔نکاح ہو گیا اور ساتھ ہی یہ شرط لگائی کہ اگر جھوٹ بولا تو میری اس کی جدائی۔اس شخص نے منظور کر لیا۔ وقت گذرتا گیا' اللہ نے بچہ دیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ بچہ رو رہا تھا' بی بی کنویں پر سے پانی لینے گئی تو بچے کا باپ بچہ کو چپ کرا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ:۔

''اللہ'اللہ' چپ کر جاؤ وہ دیکھو تمہاری ماں آئی''

وہ بی بی ابھی جا رہی تھی' وہ اسی طرح خالی گھڑا لے کر واپس آ گئی اور رکھ کر کہنے لگی:۔

''اللہ کے بندے! میرا تیرا تعلق ٹوٹ گیا ہے' چونکہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔اب جھوٹ بولا ہے تو تعلق ٹوٹ گیا۔ میں تو جا رہی تھی اور تو نے کہا ہے آ رہی ہے''

غرضیکہ حضرت کی صحبت میں بیٹھ کر لوگوں کی اس قدر تربیت ہو گئی تھی کہ جھوٹ بولنے اور سننے سے طبعی نفرت ہو گئی تھی۔(ہفت روزہ خدام الدین ص ۱۶)

مغفرت کے بہانے

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو کسی نے بعد وفات کے خواب میں دیکھا... پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا...فرمایا جب میں پیش کیا گیا تو پوچھا گیا کہ اے بایزید کیا لائے...میں نے سوچا کہ نماز روزہ وغیرہ سب اعمال تو اس قابل نہیں کہ پیش کروں...البتہ ایمان تو بفضلہٖ تعالیٰ ہے...اس لیے عرض کیا کہ توحید...ارشاد ہوا: . . .

اَمَا تَذْکُرُ لَیْلَةَ اللَّبَنِ. . . (یعنی دودھ والی رات یاد نہیں؟)

قصہ یہ ہوا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے ایک شب پیٹ میں درد ہوا تو اُن کی زبان سے نکل گیا کہ دودھ پیا تھا اس سے درد ہو گیا...اس پر شکایت ہوئی کہ درد کو دودھ کی طرف منسوب کیا اور فاعل حقیقی کو بھول گئے حالانکہ...درد از یار ست درماں نیز ہم...

پھر ارشاد ہوا کہ اب بتلاؤ کیا لائے... عرض کیا اے اللہ! کچھ نہیں...
فرمایا کہ ایک عمل تمہارا ہم کو پسند آیا ہے اس کی وجہ سے بخشتے ہیں...
ایک مرتبہ ایک بلی کا بچہ سردی میں مر رہا تھا... تم نے اس کو لے کر اپنے پاس لٹالیا...
رہ گئی ساری کی ساری بزرگی اور تمام حقائق اور دقائق و معارف سب کالعدم ہو گئے...
(وعظ احسان الاسلام... ص:۱۴۰) (جواہر پارے ج اول)

ایک قیدی سے ملاقات

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ کو بادشاہ وقت نے جیل بھیج دیا... جیل میں حضرتؒ کا یہ معمول رہا تھا کہ جہاں جمعہ کا دن آیا تو صبح سے غسل کی تیاری کرتے تھے... غسل کیا اور جیل میں جو بھی ان کے کپڑے تھے خود دھو کر صاف کر لیتے اور جب جمعہ کی اذان ہوتی تو جمعہ کی نماز کے لئے چلتے مگر جیل کا دروازہ بند ہے... دروازہ کے قریب پہنچ کر واپس آتے اور آ کے ظہر کی نماز پڑھ لیتے... ہر جمعہ کو حضرت شیخ کا یہی معمول تھا... لوگوں نے عرض کیا جب آپ کو معلوم ہے کہ آپ باہر نکل نہیں سکتے آپ کی قید کی مدت ختم نہیں ہوئی تو آپ پر جمعہ واجب ہی نہیں پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ آپ جمعہ کی نیت سے کپڑے بدلیں اور پھر جمعہ کے قصد سے چلیں... دروازہ پر پہنچیں... تالے کو ہاتھ لگا کے واپس آئیں اور آ کر ظہر پڑھیں آپ پہلے ہی نماز ظہر کیوں نہیں پڑھ لیتے...؟

فرمایا: جمعہ کی ادائیگی میں جتنا میرے امکان اور قوت میں ہے اتنا تو کر دوں جیل کے دروازے تک آ جانا تو میری قوت میں تھا... وہ میں نے کر لیا اب آگے میری قوت سے خارج ہے میں اللہ کے حوالے کر کے چلا آتا ہوں کہ یا اللہ آگے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ آپ کر دیں... تو یہ صورت ہونی چاہئے کہ جتنی تدبیر بس میں ہو اتنی کر لینی چاہئے اس سے آگے اللہ پر چھوڑ دے کہ یہ آپ ہی کے قبضہ میں ہے آپ ہی کرنے والے ہیں... (یادگار ملاقاتیں)

مخالف سے برتاؤ

ایک مشہور عالم دین بزرگ سے بعض سیاسی مسائل میں حضرت میاں اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ کو شدید اختلاف تھا جس کا اظہار ہمیشہ برملا فرماتے رہے لیکن اس کے باوجود

ان کی شان میں اگر کسی سے کبھی کوئی نامناسب کلمہ نکل بھی جاتا تو بڑی سختی سے تنبیہ فرماتے... اختلاف بھی اختلاف امتی رحمۃ کی تشریح پر تھا اختلاف کی حدود سے سرمو تجاوز ان کی فطرت ہی نہیں تھی... انہی مختلف الخیال بزرگ نے ایک دفعہ امساک باراں کی شدت دیکھ کر نماز استسقاء پڑھنے کا اعلان کیا میاں صاحب رحمہ اللہ کو غالباً کشف کے ذریعہ معلوم ہو چکا تھا کہ ان ایام میں بارش نہیں ہوگی لیکن اس کے باوجود والد صاحب سے فرمایا کہ میاں بارش تو ہوتی نہیں البتہ نماز کا ثواب حاصل کرنے کیلئے چلنا ضرور ہے چنانچہ والد صاحب نے ان کی معیت میں نماز استسقاء ادا کی بارش کو نہ ہونا تھا نہ ہوئی ان بزرگ نے دوسرے روز کیلئے بھی نماز کا اعلان فرمایا تو اس دن بھی وہی پہلے والی بات فرما کر نماز ادا کرنے پہنچ گئے اور بغیر بارش ہوئے واپس آ گئے تیسرے روز کیلئے پھر نماز کا اعلان ہوا تو میاں صاحب رحمہ اللہ تیسرے دن بھی نماز کیلئے میدان میں پہنچ گئے اور خود ان بزرگ سے کہا کہ آپ اجازت دیں تو آج نماز میں پڑھا دوں ہر شخص حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ میاں صاحب تو کبھی پنج وقتہ نماز لوگوں کے اصرار پر بھی نہیں پڑھاتے آج انہوں نے خود نماز پڑھانے کی پیش کش کیسے کی؟

بہرکیف نماز استسقاء میاں صاحب کی امامت میں شروع ہوئی... میاں صاحب رحمہ اللہ کے عقیدت مندوں کے دل میں بار بار یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ آج بارش ضرور ہو جائے گی شاید میاں صاحب نے کشف کے ذریعہ معلوم کر کے یہ تبدیلی کی ہوگی... لیکن آج بھی دھوپ اسی شدت کے ساتھ چمکتی رہی اور بادل کا دور دور بھی نام ونشان نہ تھا... مجبور پورا مجمع شکستہ دل اور مغموم واپس ہوا... والد صاحب نے اس خلاف عادت عمل پر استفسار کیا کہ آپ نے کبھی نماز پنجگانہ میں بھی امامت نہیں فرماتے آج یہ کیا ماجرا تھا؟ تو فرمایا میرا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ جو عالم دین دو روز سے نماز پڑھا رہے ہیں لوگوں کو ان پر ہی بدگمانی نہ ہو میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ بارش اس وقت ہونا مقدر نہیں کسی عالم یا مقدس ہستی کا اس میں کیا قصور ہے اب اگر بدنامی ہونی ہے تو تنہا ایک عالم کی نہ ہو...

سوچیے! ان اہل اللہ اور ہم دنیا داروں میں کس قدر بعد المشرقین ہے؟ ہماری تمام کوشش اور سعی کا مجموعہ صرف یہ ہوتا ہے کہ اپنے مخالف کا کوئی کمزور پہلو تلاش کر کے اس کو مجروح کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کیلئے ہر جائز وناجائز حربہ آزمایا جائے اور اگر قابو چل جائے تو اس کو پوری طرح ذلیل ورسوا کیا جائے... (چالیس بڑے مسلمان)

کامل حضرات کا اشارہ بھی کام کر جاتا ہے

حضرت سید نفیس شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر فتنہ کے ساتھ سحر ہوتا ہے...

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند مولوی عبدالمنان پنجابی تھے...ایک دفعہ سرراہ جوگی کے پاس رُک گئے، اس نے سحر کر دیا...واپس آئے تو طبیعت پر ہندو ہو جانے کے خیالات کا ہجوم ہو گیا... بھاگم بھاگ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے...انہوں نے فرمایا...فوراً رائے پور چلے جاؤ...حاضر ہوئے...حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے صورتحال عرض کی...آپ نے خدام سے فرمایا کہ اسے فوراً سلا دو....وہ تین دن سویا رہا...بیدار ہوا تو کہا کہ میں رائے پور سے جاتا ہوں....

میرے قلب کی وہی کیفیت ہے... ہندو ہو جانے... اسلام کو چھوڑنے اور مرتد ہو جانے پر دل مجبور کرتا ہے...اتنے میں حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ صبح کی سیر سے واپس تشریف لائے...مولوی عبدالمنان نے عرض کی کہ مجھے اجازت، میرے دل کی وہی کیفیت ہے، ہندو ہونا چاہتا ہوں...حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت کی انگلی سے اس کے دل کی طرف (چھونے) کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب! اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے اب بھی موجود ہیں جو یوں اشارہ کریں تو دل کی دُنیا بدل جائے...اشارہ کرتے ہی ان کے دل کی دُنیا بدل گئی اور جوگی کے سحر کا اثر جاتا رہا...(حیات نفیس)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور معمول کی پابندی

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں:

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے وہ ایک مرتبہ حضرت کے گھر تھانہ بھون تشریف لائے....حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاد کے آنے پر اتنی خوشی ہوئی اور انکا اتنا اکرام کیا کہ ایک وقت میں دستر خوان پر 52 قسم کے کھانے تیار کرائے جب کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو اپنے استاد سے فرمایا کہ حضرت! میں نے یہ وقت بیان القرآن کی تالیف کیلئے مقرر کر رکھا ہے اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو تو کچھ دیر جا کر اپنا معمول پورا کرلوں....

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہاں' بھائی ضرور جاؤ.... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تالیف کے کام کیلئے بیٹھ گیا لیکن کام میں دل نہیں لگا' اس لئے کہ استاذ تشریف لائے ہوئے ہیں.... ان کے پاس بیٹھنے کو دل چاہ رہا ہے اس لئے دو تین سطریں لکھیں تاکہ ناغہ کرنے کی بے برکتی نہ ہو اور پھر استاد کی خدمت میں حاضر ہو گیا....

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ارے بھائی! تم تو بہت جلدی آ گئے؟ میں نے کہا کہ حضرت! کام میں دل ہی نہیں لگا میں نے سوچا کہ ناغہ نہ ہو' معمول پورا ہو جائے اس لئے دو تین سطر لکھ کر معمول پورا کر لیا اور حاضر ہو گیا.... وہ بڑے بھی ایسے ہی تھے ایسے نہیں تھے کہ اس بات پر ناراض ہو جاتے اور کہتے کہ لو ہم تو تمہارے پاس آئے اور تم تصنیف کرنے جا رہے ہو؟.... یہ کیا بدتمیزی ہے؟ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی کے استاد تھے اس لئے اجازت دیدی۔ (اصلاحی خطبات ج۱۶ ص۲۷)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کی خانقاہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ' کی خانقاہ میں دس دس ہزار مہمان ہوتے تھے' ایک ایک وقت میں ایک دن آپ باورچی خانہ میں تشریف لے گئے پوچھا کیا پکتا ہے کہنے لگے گوشت روٹی' فرمایا اللہ اکبر ہم مدعی ہیں اتباع سنت کے اور حضورؐ نے تو گوشت کبھی اتفاق سے کھا لیا اور ہمارے یہاں روز گوشت پکتا ہے اور روز روٹی پکتی ہے یہ کیا اتباع سنت ہے! حکم دیا گیا کہ آج سے وہی ''جو'' کی روٹی اور ''جو'' بھی چکی کا پسا ہوا نہیں بلکہ جیسے حضورؐ کی عادت کریمہ تھی کہ ''جو'' کو کوٹ ڈالا اور پھونک ماردی' بھوسہ اڑ گیا موٹے موٹے دانے رہ گئے..... اس کی ایک آدھ ٹکیہ پک گئی بس حضور کا یہ کھانا ہوتا تھا آج سے خانقاہ میں بھی یہی کھانا ہوگا..... چنانچہ گوشت روٹی بند ہو گئی..... اور وہی گدرے ''جو کی ٹکیاں پکنے لگیں..... کس کو عادت تھی؟ کس کے معدہ میں تحمل تھا؟ کوئی بیمار ہوا کسی کے پیٹ میں درد ہوا کسی کو بخار آیا کسی کو دست آئے اور خانقاہ یا تو ذکر اللہ سے گونجتی تھی یا سارے بیمار پڑے ہیں..... فرمایا کیا بات ہے ذکر اللہ کی آواز نہیں آتی ہے عرض کیا گیا کہ حضرت! آپ نے حکم دیا تھا کہ ''جو'' کی روٹی کھاؤ' وہ ہضم ہوئی نہیں' اس لئے لوگ بیمار پڑے ہوئے ہیں..... تو کانوں پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ ہم نے بہت ہی جرأت اور جسارت کی ہے کہ حضورؐ کی ذاتی زندگی کے اتباع کی کوشش کی یہ ہماری مجال نہیں اور حکم دیا کہ آج سے وہی گوشت روٹی پکا کرے..... (خطبات طیب)

دُعا کی برکت وکرامت

ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں۔ عورتوں کا ہجوم ہوا ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں۔ ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں۔ حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی۔ اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑیں۔ تمام جسم پسینے پسینے ہوگیا۔ آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا۔ ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا۔ یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی۔ (قصص الاکابر)

کثرت دُرودوالی مجلس میں حاضری کا حکم

علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید خیاط رحمہ اللہ تھا۔ وہ بہت یکسور ہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق رحمہ اللہ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درُود پڑھتا ہے۔ (برکات درُود شریف)

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمہ اللہ کی جرأت

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں کے دوران حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ دہلی شہر کا گشت لگا رہے تھے.... اچانک دیکھا کہ کچھ نہتے مسلمان کسی مومن کی نماز جنازہ کی تیاریاں شروع کر رہے ہیں.... جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے.... مولانا تیزی سے اس مقام پر

پہنچے تو صف بندی ہو چکی تھی.... مولانا کی نظر اچانک سامنے پڑی تو دیکھا کہ چند فوجی اسلحہ سے لیس چلے آ رہے ہیں.... مسلمانوں کو صف باندھے دیکھ کر فوجیوں نے گولی چلانے کا ارادہ کر لیا اور بندوقیں سیدھی کر لیں.... اگر چند لمحے اسی طرح بیت جاتے تو ان میں سے کوئی نہ بچتا.... مولانا اس منظر کو دیکھ کر موٹر سے کود ے اور آناً فاناً ان درندہ صفت فوجیوں کے سامنے جا دھمکے اور گرج کر پوچھا...

''ان نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے....''

فوجی مولانا کی اس بے باکی اور غیر معمولی جرأت پر حیران رہ گئے.... ان میں سے کسی نے کہا کہ: ''یہ سب مسلمان مل کر ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں''.... مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا... ''کیا یہ نہتے مسلمان جن کے سامنے ایک بھائی کا جنازہ رکھا ہے تم پر حملہ کر سکتے ہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے اس طرح ہولی کھیلو تو یہ حفظ الرحمٰن کی زندگی تک ممکن نہیں میں ہرگز یہ نہیں ہونے دوں گا....'' (بیس بڑے مسلمان ص ۹۲۲)

میرے شیخ کا طرزِ عمل

مرتب کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ سیدی حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ) کی رہائش گاہ کے سامنے مخالف مسلک والوں کی مسجد تھی.... ایک ہمسایہ نہایت مخالف تھا.... مسلکی اختلاف کے علاوہ اس کا رویہ بھی نازیبا رہتا لیکن اس سب کے باوجود حضرت نے کبھی شکوہ نہیں کیا بلکہ اس کے انتقال کی خبر سن کر راقم الحروف کو بار بار بھیجتے رہے کہ جا کر معلوم کرو کہ جنازہ کس وقت ہے تاکہ میں اس میں شرکت کروں.... پھر فرماتے کہ مجھے اس سے بہت محبت ہے کیونکہ میں ہر روز صبح نماز فجر کیلئے نکلتا تو دیکھتا کہ یہ اپنی مسجد میں بیٹھا اللہ اللہ کر رہا ہوتا.... (اسلاف کی باہمی محبت)

قرآنی صفحہ کی پہلی آیت سے نزاع کا فیصلہ

حضرت شیخ مجدد سرہندی رحمہ اللہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے درمیان ''مکتوبات'' کے سلسلے میں کچھ نزاع چل رہی تھی۔ شیخ عبدالخالق سرہندیؒ لکھتے ہیں کہ میں ایک دن شیخ عبدالحقؒ کی خدمت میں گیا اور گفتگو کے دوران یہ کہا کہ ''بزرگان دین

میں عداوت ٹھیک نہیں ہمارا آپ کا منصف قرآن ہے آیئے وضو کریں اور قرآن پاک کھولیں پھر جو آیت آغاز صفحہ میں نکل آئے اس کو شیخ احمد مجددؒ کے حال کی فال سمجھ لیجیے۔"

مولانا نے یہ تجویز قبول کر لی اور ہم دونوں نے وضو کر کے دوگانہ ادا کیا، پھر نہایت ادب واحترام سے قرآن پاک کھولا۔ صفحے کی پہلی آیت یہ نکلی: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ: "وہ ایسے مرد ہیں کہ جنہیں کوئی کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی"۔ مولانا نے اس آیت کے پڑھتے ہی حضرت مجدد کی مخالفت سے توبہ کر لی اور آخری عمر تک اس پر قائم رہے۔ (تحفہ حفاظ)

مسلک حنفی سنت معروفہ کیساتھ زیادہ موافق ہے

حضرت معاذ رازی رحمہ اللہ کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلک حنفی سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ موافق ہے۔ (برکاتِ درود شریف)

جیسی تمہاری اولاد ویسی میری اولاد

حضرت شاہ ولی اللہ جو مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بمقتضائے بشریت بچوں کی صغرسنی کا تردد تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو جیسی تمہاری اولاد ویسی ہی میری اولاد۔ یہ سن کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ (برکاتِ درود شریف)

باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہیئے

غلبہ حال میں چند روز حضرت شاہ فتح قلندر جون پوری سے نماز ترک ہو گئی۔ ان ہی ایام میں ایک روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو فرمایا کہ "باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہیئے" اسی روز سے ایسی پابندی اختیار کی کہ مرض الوصال میں بھی کسی وقت کی نماز قضا نہ ہوئی۔ کچے گھڑے پاس رکھے رہتے۔ ان پر تیمم کر کے نماز ادا کرتے۔ (برکاتِ درود شریف)

جنت البقیع میں تدفین کا حکم

حضرت شاہ محمد امین قلندری بہاری حضرت سید فتح قلندر جونپوری کے مرید وخلیفہ تھے۔ سیر وسیاحت کرتے بغداد شریف وغیرہ ہوتے مدینہ طیبہ پہنچے اور وہیں وصال فرما گئے۔ لوگوں نے لاعلمی میں ایک ویرانہ میں دفن کر دیا۔ اسی روز وہاں کے ایک بزرگ سے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فقیر ولی ہند تھا اس کو وہاں کیوں دفن کیا۔ تب لوگوں نے وہاں سے آپ کی لاش لاکر جنت البقیع میں دفن کی۔ (برکات درود شریف)

جنتی استقبال

جس رات حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اس وقت کے بہت سے بزرگوں نے اپنی اپنی جگہ پر خواب میں دیکھا کہ خدا کی کچھ مخلوق ہے جو آسمان سے زمین تک برابر آ اور جا رہی ہے... بعض بزرگوں نے خواب ہی میں ان آنے جانے والوں سے پوچھا کہ تم کون ہو تو انہوں نے اپنے آپ کو فرشتہ بتلایا اور آمد ورفت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آج رات میں داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ تمہاری دُنیا سے رُخصت ہو کر جنت میں داخل ہو رہے ہیں، اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اُن کی آمد کی وجہ سے آج جنت میں بھی بڑے بڑے انتظامات کیے جا رہے ہیں... (احیاء العلوم)

جذبہ خدمت

حضرت مولانا محمد جلیل صاحب استاذ دار العلوم دیوبند نے ایک مرتبہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا کہ "حضرت شیخ الہند" کے یہاں ایک دفعہ بہت زیادہ مہمان آگئے تھے بیت الخلاء صرف ایک ہی تھا لہٰذا دن بھر کی گندگی سے پُر ہو جاتا تھا لیکن مجھے تعجب تھا کہ روزانہ بیت الخلاء صبح صادق سے پہلے ہی صاف ہو جاتا تھا اور پانی سے دھلا ہوا پایا جاتا تھا" چنانچہ ایک دن تمام رات اس راز کو معلوم کرنے کیلئے بیدار رہا اور اسے جھانکتا رہا جب رات کے دو بجے تو یہی حضرت شیخ الاسلام ٹوکرا لے کر پاخانہ میں داخل ہوئے اور پاخانہ بھر کر جنگل کا رخ کیا فوراً ہی میں نے جا کر راستہ روک لیا تو ارشاد فرمایا:... "دیکھئے کسی سے تذکرہ نہ کیجئے" (انفاس قدسیہ ص ۲۳)

پُراسرار مزدور

شیخ ابوعبداللہ جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے میرے والد سے مچھلی کی فرمائش کی...والد صاحب بازار تشریف لے گئے میں بھی ساتھ تھا...مچھلی خریدی...گھر تک لانے کے واسطے مزدور کی تلاش تھی کہ ایک نوعمر لڑکا جو پاس ہی کھڑا تھا پوچھنے لگا چچا جان اسے اٹھانے کے واسطے مزدور چاہیے...کہا...ہاں اس لڑکے نے اپنے سر پر اٹھائی اور ہمارے ساتھ چل دیا...راستہ میں اُس نے اذان کی آواز سُن لی...کہنے لگا اللہ کے منادی نے بلایا ہے مجھے وضو بھی کرنا ہے...نماز کے بعد لے جاسکوں گا...آپ کا دل چاہے انتظار کر لیجئے ورنہ اپنی مچھلی لے لیجئے...یہ کہہ کر مچھلی رکھ کر چلا گیا...میرے والد صاحب کو خیال آیا کہ یہ مزدور لڑکا تو ایسا کرے ہمیں بطریق اولیٰ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے...یہ سوچ کر وہ بھی مچھلی رکھ کر مسجد میں چلے گئے...نماز سے فارغ ہو کر ہم سب آئے تو مچھلی اسی طرح رکھی ہوئی تھی...اس لڑکے نے اُٹھا کر ہمارے گھر پہنچادی گھر جا کر والد نے یہ عجیب قصہ والدہ کو سُنایا...انہوں نے فرمایا کہ اسکو روک لو وہ بھی مچھلی کھا کر جائے اس سے کہا گیا...اس نے جواب دیا کہ میرا تو روزہ ہے... والد نے اصرار کیا کہ شام کے وقت یہیں آکر افطار کرے لڑنے نے کہا میں ایک دفعہ جا کر دوبارہ نہیں آتا...یہ ممکن ہے کہ میں پاس ہی مسجد میں ہوں شام کو آپکی دعوت کھا کر چلا جاؤں گا...یہ کہہ کر وہ قریب ہی مسجد میں چلا گیا...شام کو بعد مغرب آیا...کھانا کھایا اور کھانے سے فراغت پر اس کو تخلیہ کی جگہ بتادی...ہمارے قریب ہی ایک اپاہج عورت رہا کرتی تھی...ہم نے دیکھا کہ وہ بالکل اچھی تندرست آرہی ہے...ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کس طرح اچھی ہوگئی ...کہا میں نے اس مہمان کے طفیل سے دُعا کی تھی کہ یا اللہ اس کی برکت سے مجھے اچھا کردے...میں فوراً اچھی ہوگئی...اس کے بعد جب ہم اسکے تخلیہ کی جگہ کو دیکھنے گئے تو دیکھا دروازے بند ہیں اور اس مزدور کا کہیں پتہ نہیں...(فضائل اعمال)

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں...زہد و عبادت میں بڑے مشہور تھے...ان کی خداخوفی اور فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ بکیر بن عامر کے

بقول ''اگران سے کہا جائے کہ موت کا فرشتہ آپ کی روح قبض کرنے آیا ہے تو اس خبر سے ان کی حالت میں ذرہ بھی فرق نہیں آئے گا...ایک دن وعظ ونصیحت کی غرض سے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے' حجاج کے ظلم سے کون ناواقف ہوگا...نصیحت فرمائی اور ظلم کے انجام کی طرف توجہ دلائی تو حجاج نے اس کا نقد صلہ دیا، حکم دیا کہ اُسے تنگ وتاریک کوٹھڑی میں بند کردو اس حالت میں پندرہ دن گزر گئے جہاں نہ کھانا' نہ پینا' نہ روشنی اور نہ زندگی کا کوئی سامان' حجاج نے کہا اب اس کی لاش نکال کر دفن کردو... چنانچہ ان کی لاش نکالنے کیلئے حجاج کے کارندوں نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں کہ

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

حجاج کو ان کی یہ کیفیت معلوم ہوئی تو انہیں آزاد کردیا...(تہذیب التہذیب)

کھانے میں سب کے ساتھ اُٹھنا سنت ہے

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھانے میں سب کے ساتھ بیٹھتے تھے اور سب کے ساتھ اُٹھتے مگر بہت کم کھاتے تھے اور کوئی ہدیہ لاتا تو حاضرین سے فرماتے کہ کھاؤ کہ اللہ کے واسطے آئی ہے...اس میں واسطہ کی وجہ سے نور ہے...میں کیا بتلاؤں مجھے ایک مرتبہ ایک بزرگ نے چغہ بھیجا...میں نے جب اس کو پہنا تو دو تین دفعہ پہننے سے یہ تجربہ ہوا کہ جب اس کو پہنتا ہوں، گناہ کا وسوسہ نہیں ہوتا...اب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی پوری طرح تصدیق ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے علاقہ سے جو چیز آتی ہے اُس میں نور ہوتا ہے...(وحدت الحب ص:۲۵)

ماں کی فرمانبرداری

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مکان سے ہم دہلی گئے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، شاہ صاحب رحمہ اللہ نے حدیث مسلسل بالاولیت سنائی اور چند اور بھی حدیثیں، اس وقت مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنویؒ اور مولانا عبدالصمد صاحب رحمہ اللہ وغیرہ بیٹھے تھے۔ ان سے فرمایا کہ: ''اگر یہ لڑکا چار مہینے بھی ہمارے پاس ٹھہرے تو ہم حدیث پڑھادیں۔''

مولانا فضل رحمٰن صاحب نے عرض کیا کہ: ''حضرت مجبور ہوں، میری والدہ نے مجھے ایک ہی مہینہ کی اجازت دی ہے اس سے زیادہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔''

فائدہ: سبحان اللہ ماں کی فرمانبرداری کا کس قدر اہتمام تھا۔ (تذکرہ فضل رحمٰن ص ۳۱)

امام غزالی رحمہ اللہ کی والدہ کا ایک واقعہ

آپ بڑے درجہ کے عالم اور صوفی تھے۔ ان کے ایک بھائی تھے جو بالکل خالص صوفی مزاج کے آدمی تھے امام غزالیؒ جب امامت فرماتے اور نماز پڑھاتے تو یہ بھائی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے کسی نے ان کی والدہ سے شکایت کر دی کہ یہ اپنے بھائی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے والدہ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم اپنے بھائی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کی نماز ہی کیا ہے میں ان کے پیچھے کیسے نماز پڑھوں اس لئے کہ جب یہ نماز پڑھاتے ہیں تو اس وقت ان کا ذہن حیض و نفاس کے مسائل میں الجھا رہتا ہے اس لئے یہ گندی نماز ہے میں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔

وہ بھی امام غزالی رحمہ اللہ کی والدہ تھیں جواب میں فرمایا کہ تمہارا بھائی تو نماز کے اندر فقہی مسئلے سوچتا ہے اور نماز کے اندر فقہی مسئلے سوچنا جائز ہے اور تم نماز کے اندر اپنے بھائی کی عیب جوئی میں لگے رہتے ہو اور یہ دیکھتے رہتے ہو کہ اس کی نماز صحیح ہے یا غلط؟ اور نماز کے اندر یہ کام یقینی طور پر حرام ہے لہٰذا بتاؤ کہ وہ بہتر ہے یا تم بہتر ہو؟

اتباع سنت اور سادگی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے کئی دفعہ یہ واقعہ سنایا: ''جب میری بڑی لڑکی سنِ بلوغ کو پہنچ گئی تو میرے پاس علماء کرام کی ایک جماعت دورہ تفسیر کے لیے آئی ہوئی تھی، جب وہ جماعت فارغ ہوئی تو میں نے ایک مولوی صاحب کو علیحدہ لے جا کر پوچھا کہ کیا آپ شادی کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ پردیس میں مجھے کون رشتہ دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ میری لڑکی ہے اگر آپ راضی ہوں تو ابھی نکاح کر دیتے ہیں ورنہ اس بات کی تشہیر نہ کرنا! مولوی صاحب راضی ہو گئے.... اسی روز جلسہ ہوا، جس میں کامیاب علماء کو سندیں دی گئیں اور مولوی نور اللہ صاحب کو سند دے کر میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا، کئی سال ہو گئے ہیں مجھ کو اب تک معلوم نہیں ہے کہ مولوی نور اللہ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں....'' (پرسکون گھر)

اللہ نے شرابی کا دل دھو دیا

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے اللہ اللہ کہہ رہا تھا.... حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا اور فرمایا... اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے...... منہ دھو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے.... جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ... تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں.... شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان اور نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا.... بے شرم! اب تو سری (رحمۃ اللہ علیہ) بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں... خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کیلئے توبہ کر.... رات کو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا...... اے سری رحمۃ اللہ علیہ! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا.... ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھویا.......

حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا.... آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا... تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا....؟

تو وہ بولا...... آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتا دیا ہے...... (مخزن اخلاق)

صبر و شکر مغفرت کا سبب بن گیا

دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے مدرس حضرت مولانا محمود دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ دیوبند ہی کے باشندے اور بڑے عالم تھے اور ہزاروں علماء کے استاذ تھے... حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے پہلے شاگرد اور مولانا محمود رحمہ اللہ تعالیٰ پہلے استاذ... ان دونوں حضرات رحمہ اللہ تعالیٰ سے دارالعلوم کی بنیاد پڑی... ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا... ان سے پوچھا: کیا گزری... کیا معاملہ ہوا؟

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے بخش دیا... پوچھا: مغفرت کا سبب کیا ہوا؟

فرمایا: اور کسی چیز کے بارے میں... پڑھنے لکھنے کے بارے میں تو کسی نے پوچھا ہی

نہیں... درس وتدریس کے بارے میں بھی کسی نے نہیں پوچھا... البتہ کہا گیا کہ فلاں دن تم نے اپنے گھر میں کھچڑی پکانے کو کہا تھا اور کھچڑی میں نمک تیز ہو گیا اور تم نے اس کھچڑی کو صبر کے ساتھ کھا لیا اور اپنی بیوی کو کچھ کہا نہیں اور تم نے اس تکلیف کو محض اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنے کی خاطر صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کیا اور اس لئے اس کا اظہار نہیں کیا کہ اس سے اس کا دل دُکھے گا... اس صبر وتحمل کے نتیجے میں تمہیں بخشا جاتا ہے... (شرح اسمائے حسنیٰ)

قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی ایک نومسلم سے ملاقات

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی قدس سرہ کے ہاتھ پر ایک حلال خور (بھنگی) نے اسلام قبول کیا.... آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھ دیا تھا.... یہ شخص اسلام لانے کے بعد بھی پاک صاف اور اجلا نہیں رہتا تھا.... اس لئے محلے کے شرفاء اس کی میلی کچیلی حالت سے گھن کھا کر مسجد کے (وضو کے) لوٹے چھپا دیا کرتے.... تاکہ یہ شخص انہیں ہاتھ نہ لگا سکے.... حضرت قاری صاحب نے یہ بات محسوس کر کے ایک دن سب محلے والوں کی موجودگی میں عبداللہ کو بلایا اور فرمایا: ''میاں! عبداللہ ذرا مجھے پانی پلانا''

وہ اُنگلیاں ڈبوتا ہوا ایک پیالہ بھر لایا.... فرمایا: ''یہ تو زیادہ ہے.... اس میں سے کچھ تم پی لو.... باقی مجھے دے دو'' وہ بے تامل پی گیا اور اس سے بچا ہوا آپ نے پی لیا....

اگرچہ آپ نے زبان سے کسی سے کچھ نہ فرمایا.... مگر طرز عمل دیکھ کر سب حاضرین اور اہل محلہ نے ندامت اور شرم سے گردنیں جھکا لیں.... (یادگار ملاقاتیں)

بے لوث خدمت

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندی رحمہ اللہ علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ کاشمیری کے زمانے میں دارالعلوم دیوبند میں استاذ حدیث تھے....

بڑے عابد وزاہد تھے قناعت کا حال یہ تھا کہ مدرسہ سے جو تنخواہ وصول فرماتے وہ گھر پہنچنے تک ختم ہو جاتی کسی نے ایک بار پوچھا:.... ''حضرت جب آپ پوری تنخواہ تقسیم ہی کر دیتے ہیں تو لیتے کیوں ہیں؟ مدرسہ میں فی سبیل اللہ پڑھا دیا کریں''...

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا:.... ''تنخواہ اس لئے لیتا ہوں تاکہ کسی کی

احتیاج نہ ہو کبھی کسی کی طرف دیکھنا نہ پڑے ..... اللہ تعالیٰ خرچ چلا دیتے ہیں تو تنخواہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اگر کبھی ضرورت ہوتی ہے تو تنخواہ میں سے بھی کچھ اپنے اوپر خرچ لیتا ہوں'' (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

تمہارا دشمن ۱۷ ماہ میں غرق ہوگا

حضرت سید شاہ فتح قلندر جونپوری جب جونپور سے چلے گئے اور ضلع اعظم گڑھ میں قلندر پور (یوپی۔ بھارت) آباد کیا تو ایک روز وہاں کا راجہ بابو عظمت خاں قلندر پور شکار کھیلنے آیا۔ آپ بھی اپنے مریدوں کے ہمراہ شکار کھیلنے نکلے۔ آپ کے بھانجے کے پاس ایک نہایت عمدہ شکاری کتیا تھی۔ یہ شکار پر اس وقت حملہ کرتی تھی جب دوسرے شکاری کتے شکار کو قابو نہ کر پاتے اور شکار کو زندہ پکڑ لاتی تھی۔ بابو عظمت خاں کو یہ کتیا بہت پسند آئی اور آپ سے مانگی آپ نے فرمایا یہ میرے بھانجے کی ہے اگر تم کو دے دی۔ تو وہ ناخوش ہوگا اور اس کی ناخوشی مجھے منظور نہیں ہے۔ بابو عظمت خاں اس بات پر آپ سے بگڑ گیا اور ایذا رسانی کے در پے ہوا۔ آپ قلندر پور چلے گئے اور چلتے وقت فرمایا کہ ان شاء اللہ جب یہ ظالم پانی میں ڈوب کر مر جائے گا تب آؤں گا۔ چند روز بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والثناء والسلام نے فرمایا کہ تمہارا دشمن ۱۷ مہینہ میں غرق ہو جائے گا اور تعبیر اس کی سترہ مہینے میں ظاہر ہوئی۔ سترھویں مہینہ ہمت خاں بہادر تسخیر اعظم گڑھ کے لیے الہ آباد سے کوچ کرتا اعظم گڑھ پہنچا۔ بابو عظمت خاں مقابلہ سے بھاگا اور کشتی پر سوار ہو کر کسی طرف روانہ ہوا مگر راستہ میں معہ اسباب کشتی ڈوب گئی۔ (برکاتِ درود شریف)

سید زادہ پر زیادتی کے سبب زیارت بند ہوگئی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر صاحب جو جلال آباد میں رہتے تھے وہ صاحب حضوری تھے۔ یعنی ان کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا قلندر صاحب جب مدینہ شریف جارہے تھے تو کسی غلطی پر اپنے حمال کو جوایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہوگئی۔ انہیں اس کا بڑا غم ہوا۔ اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے۔ جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے۔

اسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا ہمارے قابو سے باہر ہے۔ البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہ اطہر کی زیارت کے لیے آتی ہے۔ وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ کبھی آئے اور توجہ کرے تو ان شاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی۔ وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے۔ ایک دن وہ بی بی آئیں۔ ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا ''شف یعنی دیکھ'' انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جاگنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی پھر حاصل ہوگئی۔ گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس حرکت کا یہ وبال ہوا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سید زادہ تھا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

لفظ ''اللہ'' کا کرشمہ

حضرت خواجہ غلام حسن سواک رحمہ اللہ بڑے معروف بزرگ گزرے ہیں...ان کا بڑا مشہور واقعہ ہے...اس واقعہ کے سینکڑوں لوگ گواہ موجود تھے...ایک جگہ ہندو مسلمان اکٹھے رہتے تھے...ہندوؤں نے مقدمہ کر دیا اور جج نے ان کو عدالت میں بلوالیا..حضرت عدالت میں پہنچے جج سے پوچھا کہ مجھے کیوں بلایا...اس نے کہا کہ جی آپ پر مقدمہ یہ ہے کہ آپ نوجوان ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بناتے ہیں...

وہ بڑے حیران ہوئے...فرمانے لگے کہ میں زبردستی مسلمان بناتا ہوں؟ کہاہاں: تو یہ کہہ کر وہ ہندوؤں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان میں سے جو آدمی قریب تھا...اس کی طرف دیکھ کر کہا ''اللہ'' ان کا ''اللہ'' کہنا تھا کہ اس ہندو نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا...پھر دوسرے کی

طرف متوجہ ہوئے پھر تیسرے کی طرف پانچ بندوں کی طرف اشارہ کر کے ''اللہ'' کا لفظ کہا اور پانچوں بندوں نے کلمہ پڑھا... جج نے یہ دیکھ کر انکا مقدمہ ہی خارج کر دیا... سینکڑوں لوگوں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا... اس ''اللہ'' کے نام کی عجیب برکات ہیں...

ہاں! ہمیں یہ نام لینا نہیں آتا... ذرا لیکر تو دیکھیں تب پتہ چلے گا، جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہہ دیا ''تبارک اسم ربک'' برکت والا نام ہے تیرے رب کا'' ہم پہلے یہ نام پکارنا تو سیکھیں پھر اسکی برکتیں دیکھیں گے، اللہ والے یہ ''اللہ'' کہنا سکھاتے ہیں...

اس کو پہلے دل میں اتارنا پڑتا ہے پھر یہ دل سے نکلتا ہے تو اسکی ایک تاثیر ہوتی ہے... ''دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے...'' (مختصر پر اثر)

مریض ٹھیک ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت اقدس شیخ الحدیث درخواستی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک مریض لایا گیا۔ اس کا سر پیچھے اس کی پیٹھ کے ساتھ لگا ہوا تھا اور منہ آسمان کی طرف تھا۔ حضرت اقدس رحمہ اللہ جس کمرے میں تشریف فرما تھے وہ مریض اس کمرے میں داخل نہ ہو رہا تھا۔ چار پانچ آدمیوں نے مل کر اس کو کمرے میں دھکیلا۔ جونہی وہ کمرے میں داخل ہوا اور حضرت اقدس رحمہ اللہ کی نظر اس پر پڑی وہ مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد اس شخص کو اس طرح کی تکلیف پھر کبھی نہ ہوئی۔ (تذکرہ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ: ۱۱۸)

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کا سفر آخرت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی چھوٹی اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نے بوقت نزع دیکھا کہ جب سانس زور سے اوپر کو آتا تھا تو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلیوں کے درمیان پشت کی طرف سے گھاٹی میں ایک ایسی تیز چمک جگنو کی سی پیدا ہو جاتی تھی کہ باوجود اس کے کہ بجلی کے دو قمقمے اس وقت روشن تھے، پھر بھی اس کی چمک غالب ہو جاتی تھیں، پہلے تو وہ یہ سمجھیں کہ کوئی جگنو آ بیٹھا ہے، لیکن جب دیر تک ایسا ہی ہوتا رہا، تو پھر انہوں نے دوسری مستورات کو بھی جو اس وقت ان کے قریب موجود تھیں دکھایا کہ مجھے دھوکہ ہو رہا ہے یا تمہیں بھی یہ چمک نظر آ رہی ہے؟ چنانچہ ان سب نے دیکھ کر اس کی تصدیق

کی، سانس بند ہو جانے کے بعد وہ چمک بھی بند ہو گئی اور پھر نظر نہ آئی۔انتقال کے بعد عجیب کہرام مچا ہوا تھا کوئی رو رہا تھا، کوئی خاموشی سے اندر ہی اندر سے سسک رہا تھا، ایک عجیب رقت انگیز نظارہ تھا، جس سے آسمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور جونہی جنازہ گھر سے باہر نکلا اس نے بھی ترشح کے ذریعہ اس مجدد الملت کو آخری خراج تحسین ادا کیا، دفن تک بادل چھائے رہے اور تمام راستہ میں ترشح سے خوب چھڑکاؤ سا ہو گیا۔(ماخوذ سیرت اشرف)

شاہ جی عبداللہ شاہ دیوبندی کا واقعہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے یہاں دیوبند میں ایک بزرگ تھے شاہ جی عبداللہ شاہ.....گزر اوقات کے لئے انہوں نے گھاس کھودنے کا مشغلہ اختیار کیا تھا' گھاس کھود کر گٹھڑی بناتے اسے بیچتے اور اس سے گزر اوقات کرتے اور گٹھڑی کی قیمت متعین تھی چھ پیسے نہ کم لیتے تھے نہ زیادہ..... بارہ مہینے ایک ہی قیمت تھی.....دیوبند کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ جو لوگ اپنے جانوروں کے لئے گھاس خریدنے آتے تھے تو ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ شاہ جی کی گٹھڑی میں خرید لوں.....حالانکہ سینکڑوں گھسیارے اپنی اپنی گٹھڑیاں لئے بیٹھے رہتے تھے لیکن ان سے کوئی نہ خریدتا تھا.....بلکہ شاہ جی کو ترجیح دیتے تھے کہ اس میں ہمارے جانوروں کے لئے بھی برکت ہو گی اور ہمارے گھر میں بھی' اسی لئے پہلے سے انتظار میں کھڑے رہتے تھے جب دیکھا کہ شاہ جی سر پر گٹھڑی لئے آ رہے ہیں تو سب لوگ خریدنے کو دوڑتے تھے.....جس نے گٹھڑی پر پہلے ہاتھ رکھ دیا بس گٹھڑی اسی کی ہو جاتی تھی.....اور وہیں پر گٹھڑی ڈال دیتے تھے.....چھ پیسے لئے اور کہہ دیا کہ لے جاؤ اپنی گٹھڑی' پھر ان چھ پیسوں میں ان کے یہاں یہ طریق تھا کہ دو پیسے تو وہیں صدقہ کر دیتے اور دو پیسے گھر کا خرچ تھا.....ایک کوڑی کی لکڑی لی' ایک پائی کا تیل لیا' ایک ادھیلہ کا آٹا لیا سستا زمانہ تھا.....دو پیسے میں خاندان کا گزر ہوتا تھا' اور دو پیسے جمع کر لیا کرتے تھے.....سال بھر میں جب آٹھ دس روپے جمع ہو جاتے تو ہمارے اکابر کی دعوت کیا کرتے تھے.....جن میں مثلاً حضرت نانوتوی' حضرت گنگوہی، حضرت مولانا محمد یعقوب رحمہم اللہ وغیرہ وغیرہ ہوتے تھے.....(خطبات طیب)

اہل خانہ سے حسن سلوک

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے دوسرا نکاح کر لیا تھا تو ان کی پہلی بی بی ان کو گھر میں نہیں آنے دیتی تھیں۔ مولانا تشریف لاتے تو اندر کے کواڑ بند کر لیتی تھیں۔ مولانا ڈیوڑھی میں نماز میں مصروف ہو جاتے اور شب بھر قیام فرما کر صبح کو تشریف لے جاتے اور چلتے وقت فرماتے کہ بیگم تم چاہے کواڑ کھولو یا نہ کھولو میں تو حاضری دے چلا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی قدس سرہ سے بعض لوگوں نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس وقت تک ایمان نہیں ہوتا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ محبت نہ ہو اور ہم کو بظاہر اس درجہ کی محبت نہیں معلوم ہوتی۔ فرمایا کہ نہیں ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی ہی محبت ہے وہ لوگ سمجھے کہ مولانا نے ٹال دیا پھر مولانا صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک شروع کیا وہ لوگ رغبت سے سنتے رہے پھر درمیان میں مولانا صاحب نے ان لوگوں کے آباء کی مدح شروع کی۔ تو وہ لوگ متنفر ہوئے اور پھر ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے تم پر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب ہونے کی کہ حضور کے ذکر کے مقابل آباء کا ذکر پسند نہ کیا۔ (قصص الاکابر)

کثرت درود کی وجہ سے اکرام واعزاز

ابو العباس احمد بن منصور رحمہ اللہ کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرما دی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے ہے۔ (برکاتِ درود شریف)

ہر عمر میں پردہ فرض ہے

گنج مراد میں ایک بزرگ تھے جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب تقریباً ایک سو برس کی ان کی عمر ہوئی۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' جاڑے کا موسم تھا' صبح کو اُٹھ کر خادم کو آواز دی' ارے فلانے مجھ کو کچھ شبہ ہو گیا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ نہالوں طبیعت صاف ہو جاوے گی۔ چنانچہ خادم نے پانی رکھ دیا اسی جاڑے میں غسل فرمایا' اگر کچھ نہ رہا تھا تو یہ شبہ کیسا۔

ایک مرتبہ کانپور میں ہمارے گھر بہت عورتیں آئیں ان میں اختلاف تھا کہ حضرت مولانا موصوف سے پردہ چاہیے یا نہیں میں نے یہ اختلاف سن کر یہ حکایت ان کو سنائی اور یہ کہا کہ اب تم خود فیصلہ کر لو کہ پردہ ضروری ہے یا نہیں؟ سب سن کر چپ ہو رہیں' حضرت جب سو برس کی عمر میں یہ قصہ ہو سکتا ہے تو پچاس برس کی عمر میں اب کیا مشکل ہے۔ (امثال عبرت)

یہودی مسلمان ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حاتم اصمؒ جب بغداد میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایسا یہودی ہے جو علماء پر غالب ہے یہ سن کر حاتمؒ نے فرمایا کہ میں اس سے گفتگو کروں گا چنانچہ جب یہودی حاضر ہوا تو اس نے حاتم سے پوچھا کہ کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نہیں اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ باندھتا ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے..... پس حاتمؒ نے یہودی سے پوچھا اگر میں تیرے سوالوں کا جواب دے دوں تو تو اسلام کا اقرار کرے گا..... اس نے کہا ہاں اس کے بعد حاتمؒ نے کہا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا وہ اس کا شریک یا اس کا لڑکا ہے..... اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے شریک یا لڑکا نہیں جانتا ہے اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا..... اور جو چیز اللہ کے خزانوں میں نہیں ہے وہ فقر اور محتاجی ہے..... اس لئے کہ اللہ غنی ہے اور سب لوگ فقیر ہیں..... اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرے گا وہ قرض ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیتا ہے

اور وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ گرہ لگاتا ہے وہ کفار کے واسطے زنار ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے وہ بھی زنار ہی ہے..... یعنی زنار کو اپنے پیارے بندوں سے کھولتا ہے پس یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی مسلمان ہو گیا..... (انوار قلیوبی)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کی وسعت ظرفی

مرتب کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ حضرت نفیس شاہ صاحب رحمہ اللہ کی روایت سے راقم الحروف کو یہ واقعہ معلوم ہوا کہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے مابین اختلاف کے دور میں حضرت عثمانی رحمہ اللہ نے تفسیر عثمانی کا کام شروع کیا.... اس تفسیر نے بجنور کے ایک پریس میں چھپنا تھا.... پریس کا مالک حضرت مدنی رحمہ اللہ کا معتقد تھا.... اس نے حضرت عثمانی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت! تفسیر ذرا مختصر لکھئے گا.... حضرت مدنی رحمہ اللہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو باقاعدہ سفر کر کے بجنور تشریف لے گئے اور پریس والے کو ڈانٹا کہ تو کون ہوتا ہے دریا میں بند ڈالنے والا.... یعنی تجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ تو حضرت عثمانی کو مختصر تفسیر لکھنے کا کہے.... (اسلاف کی باہمی محبت)

نجات کا سبب

ابو سعید شام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر ''شیخ'' کے الفاظ سے مخاطب کیا تو وہ مجھے ٹوک کر کہنے لگے کہ ''اب شیخ کہنا چھوڑ دو'' ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس لقب کے ساتھ میں نے آپ کو اس لیے پکارا کہ آپ کے حالات دُنیا میں بالکل شیخوں ہی سے ملتے جلتے تھے... اس پر سہیل رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے:

بھائی! وہ دُنیا کی تمام نیکیاں کچھ کام نہ آسکیں... ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ ان کے کلمات سن کر ایک دم سہم گئے... عرض کرنے لگے اچھا! پھر آپ کا کیا حشر ہوا... اس کے جواب میں سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فقط ان مسائل کے بتانے کے عوض میں بخشا ہے جو فلاں بڑھیا روزانہ مجھ سے آکر دریافت کیا کرتی تھی... (احیاء العلوم)

مالٹا میں خدمت استاذ

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے بھی اپنے اُستاد کی خدمت میں خود کو وقف کر دکھایا اور جب حضرت شیخ الہند کو جزیرہ مالٹا کی جیل میں قید کیا گیا تو وہاں سخت سردی کی راتوں میں حضرت مدنیؒ رات بھر لوٹے میں پانی لئے اپنے پیٹ کے ساتھ لگائے رکھتے تاکہ صبح حضرت شیخ الہندؒ کو وضو کے لئے تکلیف نہ ہو حالانکہ اس طرح رات بھر جاگنے سے پانی کی ٹھنڈک برائے نام ختم ہوتی تھی لیکن خدمت کو دیکھئے اپنے محبوب استاد کی خدمت میں نہ جانے کتنی راتیں حضرت مدنیؒ کو سونا نصیب نہ ہوا... اور یوں رات بھر پانی سینے پر لگائے رکھنے سے سینہ پر ایک واضح نشان پڑ گیا تھا...

مزید برآں یہ کہ جب حضرت شیخ الہندؒ کو انگریز کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا اور آپؒ کو قید کرلیا گیا تو حضرت مدنیؒ نے خود درخواست دے کر اپنے آپ کو پیش کیا کہ استاد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا جائے اور یوں خود کو شدید مشقت میں ڈالا اور خدمت استاد کی بینظیر تاریخ رقم کرڈالی... (جواہرات مدنی)

سرزمین مدینہ سے محبت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب مدینہ منورہ سے واپس جانے لگتے تو روتے ہوئے نکلتے کہ کہیں مدینہ مجھے میری گندگی کی وجہ سے نکال نہ رہا ہو کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ گندے آدمی کو اسی طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔ (شمع رسالت)

قاضی عیاض رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ان مقامات متبرکہ کے لئے جو کہ وحی اور نزول قرآن مجید اور فرقان حمید سے آباد رہے ہیں اور جن میں کہ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے آمدورفت رکھی ہے اور جن سے فرشتہ اور ارواحِ طیبہ آسمان کو چڑھے ہیں اور جن کے میدان تسبیح و تقدیس رَبّ جلیل سے گونجے ہیں اور جس سرزمین کی خاک پاک جسد مبارک سید البشر کو مشتمل ہے اور جس سے چاردانگ عالم میں دین الٰہی اور

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی ہیں۔اور جوابات الٰہی اور عبادت اور صلوٰۃ کی درس گاہ بنی ہے اور فضائل اور حسنات کے مشہد' براہین اور معجزات نبوت کے مستقر اور مسلمانوں کے مناسک اور مشاعر اور سید المرسلین اور شفیع المذنبین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی منبت اور مسکن رہے ہیں اور جس سے چشمہ نبوت جاری اور اس کا دریا موجزن ہوا ہے اور جہاں کی رسالت نازل ہوئی ہے اور جس سرزمین کی مٹی کو سب سے پہلے سیدنا ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چھونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔یہی مناسب اور موزوں ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم اور توقیر کی جائے اور اس مقام مقدس کی ہوائیں سونگھی جاویں اور اس کے درودیوار کو بوسہ دیا جائے۔(کتاب الشفاء)

میں نے جن کی صحبت پائی

ربیع بن عبدالرحمٰن سلمی نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ حسن بن ابوالحسن بصریؒ نے فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی ہے جن کی صحبت پر بیماری کے لیے سراسر شفا ہی شفا تھی۔

وہ ساری رات کھڑے کھڑے گذار دیتے تھے' آنسو ان کے چہروں پر بہہ رہے ہوتے تھے' جہنم سے اپنی آزادی کے بارے میں اپنے پروردگار سے سرگوشی اور مناجات کر رہے ہوتے تھے اللہ کی قسم وہ لوگ اللہ کی حلال کردہ چیزوں سے بھی اس سے زیادہ بچتے تھے جس قدر تم لوگ حرام چیزوں سے بچتے ہو! انہیں اپنی نیکیوں کے قبول نہ ہونے کا اس سے زیادہ اندیشہ اور خوف ہوتا تھا جس قدر تمہیں اپنے گناہوں پر گرفت اور پکڑ کا ہے۔

(الرقۃ والبکاء لابن قدامہ)(آہ وزاری)

عبادت میں انہماک

ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ ان کے پاؤں میں پھوڑا نکل آیا...طبیبوں نے کہا...اگر ان کا پاؤں نہ کاٹا گیا تو ہلاکت کا اندیشہ ہے...

ان کی والدہ نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ...جب یہ نماز کی نیت باندھ لیں تو کاٹ لینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ان کو خبر بھی نہ ہوئی...(فضائل اعمال)

ایک گریجویٹ اور فہم حدیث

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

راقم الحروف کے ایک گریجویٹ دوست مطالعے کے شوقین تھے۔ اور انہیں بطور خاص احادیث کے مطالعہ کا شوق تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی ان کے دماغ میں سمائی ہوئی تھی کہ اگرچہ میں حنفی ہوں لیکن اگر حنفی مسلک کی کوئی بات مجھے حدیث کے خلاف معلوم ہوئی تو میں اسے ترک کردوں گا۔ چنانچہ ایک روز انہوں نے احقر کی موجودگی میں ایک صاحب کو یہ مسئلہ بتایا کہ ''ریح خارج ہونے سے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ ریح کی بدبو محسوس نہ ہو یا آواز نہ سنائی دے'' میں سمجھ گیا کہ وہ بیچارے اس غلط فہمی میں کہاں سے مبتلا ہوئے ہیں، میں نے ہرچند انہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن شروع میں انہیں اس بات پر اصرار رہا کہ یہ بات میں نے ترمذی کی ایک حدیث میں دیکھی ہے، اس لئے میں تمہارے کہنے کی بناء پر حدیث کو نہیں چھوڑ سکتا۔

آخر جب میں نے تفصیل کے ساتھ حدیث کا مطلب سمجھایا اور حقیقت واضح کی تب انہوں نے بتایا کہ میں تو عرصہ دراز سے اس پر عمل کرتا آ رہا ہوں اور نہ جانے کتنی نمازیں میں نے اس طرح پڑھی ہیں کہ آواز اور بو نہ ہونے کی وجہ سے میں سمجھتا رہا کہ میرا وضو نہیں ٹوٹا۔ دراصل وہ اس سنگین غلط فہمی میں اس لئے مبتلا ہوئے کہ انہوں نے حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہی سمجھا کہ وضو ٹوٹنے کا مدار آواز یا بو پر ہے۔ حالانکہ تمام فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اُن وہمی قسم کے لوگوں کے لئے ہے جنہیں خواہ مخواہ وضو ٹوٹنے کا شک ہو جاتا ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ جب تک خروج ریح کا ایسا یقین حاصل نہ ہو جائے جیسا کہ آواز سننے یا بو محسوس ہونے سے حاصل ہوتا ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ (دین و دانش)

شیخ کے پاس جانے کے لیے ہدیہ ضروری نہیں

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ دستور تھا کہ کوئی لاتا تھا اور کوئی لے جاتا تھا... ایک امیر نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چھ ہزار روپے پیش

کیے... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دوسرے حاجت مند کو دے دیئے... حضرت رحمۃ اللہ علیہ یوں بھی روپیہ دو روپیہ برابر دیتے رہتے تھے... فرماتے تھے کہ میں بعض آدمی سے ہدیہ اس لیے لے لیتا ہوں کہ یہ شخص حرم کے ثواب سے محروم نہ ہو...

اللہ اکبر! اس میں بھی ہمارے ہی نفع کا خیال ہے... ایک شخص نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک ہدیہ پیش کیا... دوسرے روز اور پیش کیا... تیسرے روز اور پیش کیا... حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مزاحاً فرمایا کہ تھوڑا روزانہ اس لیے دیتے ہیں تاکہ جی خوش ہو... اس لطیف عنوان سے اُن کی پالیسی پر مطلع فرمادیا... (التبشیر ص: ۴۱)

بعض لوگ یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پیر کے پاس کچھ نہ کچھ ضرور لے کر جانا چاہیے خالی ہاتھ نہ جانا چاہیے... اس لیے غالباً وہ روزانہ ہدیہ پیش کرتے تھے... غرض ایسے رسومات قابل ترک ہیں کیونکہ بعض اوقات انسان اس طرح استفادہ سے محروم ہو جاتا ہے... البتہ بزرگوں کے پاس خلوص سے جانا چاہیے... (کاروانِ مجدد)

اخلاص کی قوت و برکت

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ سے حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی (ثم المدنی) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ عرض کیا کہ: ''اگر جامع ترمذی وغیرہ پر کوئی شرح تالیف فرمادیتے تو پس ماندگان کے لئے سرمایہ ہوگا۔''

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ نے غصہ میں آ کر فرمایا کہ: ''زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھا کر پیٹ پالا کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری حدیث کی خدمت بکتی رہے۔''

ف:۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند میں گیارہ بارہ سال تک کوئی تنخواہ نہیں لی۔ آپ کو ڈھاکہ یونیورسٹی اور مدرسہ عالیہ کلکتہ سے بار بار طلب کیا گیا، بڑی بڑی تنخواہیں پیش کی گئیں۔ لیکن آپ نے کبھی بڑی تنخواہوں کو ترجیح نہیں دی اور ہمیشہ دیوبند اور ڈابھیل کے خشک خطوں ہی کو پسند فرمایا۔ نور اللہ ضریحہ وطاب ثراہ وجعل الجنة مثواہ۔ (حیات انور ص ۱۸۳)

کمال ادب

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ جب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو عمر بھر سیاہ جوتا نہیں پہنا۔ سرخ یا زرد رنگ کا پہنا کرتے۔ فرمایا کہ سیاہ رنگ کا ممنوع نہیں مگر بیت اللہ کا غلاف سیاہ ہے۔ تو پاؤں میں اس رنگ کا جوتا کیسے پہنوں۔ اس ادب کی وجہ سے سیاہ رنگ کا جوتا پہننا چھوڑ دیا۔ فائدہ: پگڑی تو سیاہ رنگ کی باندھتے تھے کہ یہ تو ادب کا مقام ہے مگر قدموں میں سیاہ رنگ کا جوتا نہیں پہنتے تھے۔ (الحق ص ۱۴)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا زُہد

بہاول پور میں ایک نواب صاحب نے مدرسہ بنوایا۔ اس نے مقامی علماء سے کہا کہ عمارت میں بنوا دیتا ہوں مگر آباد کیسے ہوگا؟ علماء نے کہا کہ ہم آپ کو ایک ایسی شخصیت کے بارے میں بتائیں گے، آپ اُنہیں لے کر آنا مدرسہ چل جائے گا۔ اس نے کہا: ہیرا تم ڈھونڈنا اور قیمت ہم لگا دیں گے۔ نواب صاحب کو بڑا ناز تھا پیسے کا۔ چنانچہ جب عمارت بن گئی تو اُس نے علماء سے پوچھا: بتاؤ کون سا ہیرا ڈھونڈا ہے؟ کہنے لگے: قاسم نانوتوی، اس نے علماء سے پوچھا کہ حضرت کی تنخواہ کتنی ہوگی؟ انہوں نے کہا کہ حضرت کی تنخواہ چار پانچ روپے ہوگی۔ اُس دور میں اتنی ہی تنخواہ ہوتی تھی۔ کہنے لگا: جاؤ! اور میری طرف سے حضرت کو سو روپیہ ماہانہ کا پیغام دے دو۔ اب جس آدمی کو پانچ روپے کے بجائے سو روپیہ ملنا شروع ہو جائیں تو کتنا فرق ہے۔ چنانچہ علماء بڑے خوش ہوئے جی ہاں! اب تو حضرت ضرور آ جائیں گے۔ دیوبند جا کر حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملے، حضرت نے ان کی خوب خاطر تواضع فرمائی، پوچھا کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگے: حضرت! نیا مدرسہ بنایا ہے، آپ وہاں تشریف لائیں۔ نواب صاحب نے آپ کے لیے سو روپیہ ماہانہ مشاہرہ مقرر کیا ہے۔

حضرت نے فرمایا: بات یہ ہے کہ میرا مشاہرہ تو پانچ روپیہ ہے، اس میں سے تین روپے میرے ذاتی خرچہ کے ہیں اور دو روپے میں غریبوں، مسکینوں اور یتیموں میں خرچ کرتا ہوں۔ اگر میں وہاں چلا گیا اور سو روپیہ تنخواہ ہوگئی تو میرا خرچ تو تین روپے رہے گا اور باقی ستانوے روپے غریبوں میں تقسیم کرنے کے لیے مجھے سارا دن ان کو ہی ڈھونڈنا پڑے گا

اور میں پڑھا نہیں سکوں گا۔ لہٰذا میں وہاں نہیں جاسکتا۔ ایسی دلیل دی کہ اُن علماء کی زبانیں گنگ ہوگئیں۔ اسے زہد فی الدنیا کہتے ہیں۔ اللہ اکبر کبیراً۔ (بکھرے موتی)

کیا میں عیسیٰ ہوں؟

غالباً احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ہے کہ ان کی خدمت میں ایک مرد و عورت اپنے لڑکے کو لائے جو کہ اندھا تھا اور آکر عرض کیا... حضرت! ہمارا یہی ایک لڑکا ہے جو قسمت سے اندھا ہے... اس کو سوانکھا کر دیجئے... آپ نے فرمایا... کیا میں عیسیٰ ہوں... جو اندھوں کو سوانکھا کر دوں... وہ بے چارے چپکے ہی لوٹ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ما کُنیم ما کُنیم اور اُن کو واپس آنے کا حکم دیا... خدام نے اُن کو واپس بلایا...

آپ نے لڑکے کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور دُعا کی وہ فوراً بینا ہوگیا...

بعد میں خدام نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا بات تھی کہ آپ نے اوّل تو انکار کیا اور یہ فرمایا کہ کیا میں عیسیٰ ہوں اور بعد میں اتنا بڑا دعویٰ کیا کہ ما کُنیم ما کُنیم فرمایا کہ ما کُنیم میں نے نہیں کہا تھا بات یہ ہے کہ جب میں نے یہ کہا کہ میں کیا عیسیٰ ہوں تو حق تعالیٰ نے عتاب فرمایا کہ سُبحان اللہ! کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کو مؤثر سمجھتے ہیں.... بلکہ اُس وقت بھی ہم ہی کرتے تھے اور ہم اب بھی موجود ہیں.... پس ما کُنیم ما کُنیم دراصل حق تعالیٰ کا کلام تھا جو بے ساختہ میری زبان سے نکل گیا.... (خطبات حکیم الامت ج ۲۴)

مسلمان کے دل کو اچانک خوش کرنے کی فضیلت

ایک شخص سات سو درہم کا مقروض تھا کچھ لوگوں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ اس کا قرض ادا کر دیں انہوں نے منشی کو لکھا کہ فلاں شخص کو سات ہزار درہم دے دیئے جائیں یہ تحریر لے کر مقروض ان کے منشی کے پاس پہنچا اس نے خط پڑھ کر حامل رقعہ سے پوچھا کہ تم کو کتنی رقم چاہیے اس نے کہا میں سات سو کا مقروض ہوں اور اسی رقم کے لیے لوگوں نے ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کی ہے منشی کو خیال ہوا کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے سبقت قلم ہوگئی ہے اور وہ سات سو کے بجائے سات ہزار لکھ گئے ہیں... منشی نے حامل رقعہ سے کہا کہ خط میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے تم بیٹھو! میں ابن

مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے دوبارہ دریافت کر کے تم کو رقم دیتا ہوں اس نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو لکھا کہ خط لانے والا تو صرف سات سو درہم کا طالب ہے اور آپ نے سات ہزار دینے کی ہدایت کی ہے سبقت قلم تو نہیں ہوگئی ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ جس وقت تم کو یہ خط ملے اسی وقت اس شخص کو تم چودہ ہزار درہم دے دو منشی نے ازراہ ہمدردی ان کو دوبارہ لکھا کہ اسی طرح آپ اپنی دولت لٹاتے رہے تو جلد ہی سارا سرمایہ ختم ہو جائے گا منشی کی یہ ہمدردی اور خیر خواہی ان کو ناپسند ہوئی اور انہوں نے ذرا سخت لہجہ میں لکھا کہ اگر تم میرے ماتحت و مامور ہو تو میں جو حکم دیتا ہوں اس پر عمل کرو اور اگر تم مجھے اپنا مامور و محکوم سمجھتے ہو تو پھر تم آکر میری جگہ پر بیٹھو... اس کے بعد جو تم حکم دو گے میں اس پر عمل کروں گا میرے سامنے مادی دولت و ثروت سے زیادہ قیمتی سرمایہ آخرت کا ثواب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد گرامی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ:

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو اچانک اور غیر متوقع طور پر خوش کر دے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا... اس نے مجھ سے سات سو درہم کا مطالبہ کیا تھا...

میں نے سوچا کہ اس کو سات ہزار ملیں گے تو یہ غیر متوقع رقم پا کر بہت زیادہ خوش ہوگا اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق میں ثواب کا مستحق ہوں گا دوبارہ رقعہ میں چودہ ہزار انہوں نے اس لیے کرایا کہ غالباً لینے والے کو سات ہزار کا علم ہو چکا تھا اس لیے اب زائد ہی رقم اس کے لیے غیر متوقع ہو سکتی تھی... (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۲)

جنات کی شاہ عبدالقدوس سے ملاقات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاہ محمد غوث گوالیری نے جنات کو تابع کیا تھا ایک بار ان کو حکم دیا کہ شاہ عبدالقدوس صاحب قدس سرہ گنگوہی کو یا اس سلسلہ کے اور کوئی بزرگ تھے ان کو یہاں لے آؤ جنات پہنچے.... حضرت شیخ مشغول تھے.... جنات پر ہیبت طاری ہوگئی.... شیخ نے دفعۃً دیکھا تو کچھ اشخاص نہایت قوی ہیکل کھڑے ہیں دریافت فرمایا کہ کون؟ عرض کیا ہم جنات ہیں پوچھا کیسے آئے عرض کیا کہ شاہ محمد غوث گوالیری نے بھیجا ہے وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر ارشاد ہو تو بہت آرام سے حضرت کو وہاں پہنچا دیں.... فرمایا کہ ان کو ہی لے آؤ وہ جنات واپس گئے اور شاہ محمد غوث گوالیری کو

لے کر چلے انہوں نے کہا بھی کہ تم تو میرے حکم بردار ہو کہنے لگے کہ اوروں کے مقابلہ میں باقی شیخ کے مقابلہ میں ہم ان کے حکم بردار ہیں غرض ان کو لیکر گنگوہ حاضر ہو گئے شیخ نے بہت ملامت کی کہ یہ کیا واہیات مشغلہ ہے انہوں نے اسی مجلس میں توبہ کی اور حضرت شیخ سے بیعت ہوئے.... ہمارے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک جولاہہ آیا کہ میری لڑکی پر اللہ بخش کا خلل ہے آپ چلئے فرمایا کہ میں عامل نہیں ہوں اس نے بہت اصرار کیا آپ تشریف لے گئے اس نے سلام کیا اور حضرت کی تشریف آوری پر شرمندگی ظاہر کی اور عرض کیا کہ اگر صرف اپنا نام لکھ کر بھیج دیتے تو میں چلا جاتا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ آپ کے سلسلہ والوں کو کبھی نہ ستاؤں گا.... (ملفوظات حکیم الامت)

نام اور کام

ایک بار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تبلیغی سلسلہ میں سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے... تانگہ پر سوار ہوئے تو ایک ہندو پہلے سے اسی تانگے پر سوار تھا... اس ہندو نے شاہ جی سے سوال کیا:... جناب! آپ کیا کام کرتے ہیں؟...... شاہ جی نے فرمایا:... جس کشتی میں انگریز سوار ہو اس میں سوراخ کرنا میرا کام ہے اور مجھے عطاء اللہ شاہ بخاری کہتے ہیں...... ہندو یہ سنتے ہی فوراً تانگے سے اتر گیا اور امیر شریعت شاداں و فرحاں اپنی منزل کو روانہ ہو گئے... (کشکول جلد دوم ص ۱۲۶)

جن بھاگ جاتے

حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں احقر کا اپنا مشاہدہ ہے کہ ہماری پھوپھی زاد بہن جو ہمارے گھر میں اکثر رہتی تھی، اس کو جنات کے دورے پڑتے تھے اور اس میں حاضر ہونے والے جن عیسائی تھے جو بہت ہی موذی تھے، ان میں سے ایک کا نام چراغ دین تھا۔ ہمارے گھر کی سب سے اوپر والی چھت پر اسے دورہ پڑ جاتا تھا۔ جب حضرت صوفی عبدالحمید سواتی صاحب رحمہ اللہ کو بتایا جاتا اور وہ ابھی سیڑھیاں چڑھنا ہی شروع کرتے تو جنات یہ کہتے ہوئے فوراً بھاگ جاتے کہ ''او صوفی صاحب آ گئے، او صوفی صاحب آ گئے'' تو اس کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو جاتیں۔ (ماہنامہ نصرۃ العلوم مفسر قرآن نمبر ۶۷۳)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا اتباع سنت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف سے آج ایک دنیا فیض یاب ہورہی ہے، ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ہم اتباع سنت کا بہت ذکر کرتے ہیں، مگر اس کا کچھ حصہ ہمارے اعمال میں ہے بھی کہ نہیں؟...... چنانچہ میں تین دن تک صبح سے رات تک اپنے تمام اعمال کا بغور جائزہ لیتا رہا، دیکھنا یہ تھا کہ کتنی اتباع سنت ہم لوگ عادتاً کرتے ہیں، کتنی اتباع کی توفیق علم حاصل کرنے کے بعد ہوئی اور کتنی باتوں میں اب تک محرومی ہے؟ تین دن تک تمام امور زندگی اور معمولات روز و شب کا جائزہ لینے کے بعد اطمینان ہوگیا کہ الحمد للہ معمولات میں کوئی عمل خلاف سنت نہیں۔

اسی اتباع سنت و عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کا ثمر تھا کہ ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ کسی آیت کا مطلب اس (خواب دیکھنے والے) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیان القرآن'' میں دیکھو۔ انہوں نے یہ خواب حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کو لکھا۔ تو حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ: ''اس خوشخبری پر اگر میری جاں بھی قربان ہوجائے'' تو ٹھیک ہے۔ پھر ساری رات نہیں لیٹے۔ برابر درود شریف پڑھتے رہے۔ (دین و دانش جلد ۴)

اکل حلال کی برکت اور نورانیت

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سال بھر میں انتظار رہتا کہ کب وہ وقت آئے کہ شاہ جی کے گھر کی دعوت کھائیں اور فرماتے کہ جس دن ان کے گھر کی دعوت کھاتے تو چالیس چالیس دن قلب میں ایک نور رہتا ہے اور طبیعت میں امنگ رہتی ہے کہ یہ بھی نیکی کرلوں اور یہ نفلیں بھی پڑھ لوں اور یہ تلاوت کرلوں یہ ذکر بھی کرلوں چوبیس گھنٹے یہ جذبہ ابھرتا ہے..... یہ اس اکل حلال کی برکت ہے..... (خطبات طیب)

باکمال لوگ

جس وقت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا... تو آپ نے چار کروڑ روپے ترکہ میں چھوڑے تھے... آپ کے چار صاحبزادے تھے... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بڑے صاحبزادے حضرت صدرالدین مسند پر بیٹھے تو انہوں نے حکم دیا کہ میرے حصہ کے ایک کروڑ روپے فقراء میں تقسیم کردیئے جائیں... لوگوں نے عرض کیا... آپ کے والد نے باوجود یاد خداوندی کے چار کروڑ روپے جمع کیے... اور آپ اس طرح اتنی بڑی رقم ختم کیے ڈالتے ہیں... فرمایا... میرے والد بڑے عالی ظرف تھے... ان کے پاس چار کروڑ روپے موجود تھے... پھر بھی خدا تعالیٰ کی یاد کیا کرتے تھے... مگر میرا یہ حال ہے... کہ جب سے میں نے سنا ہے... کہ میرے حصہ میں ایک کروڑ روپے آئے ہیں... طرح طرح کے خیالات آرہے ہیں... مجھے اندیشہ ہے کہ ان روپوں کی وجہ سے میں خدا سے غافل نہ ہو جاؤں اس لیے ان کا تقسیم کردینا ہی بہتر ہے... (یادگار واقعات)

سچے لوگ

ایک مرتبہ شاہ فضل الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ اچھا ہو گیا۔ بعدہ حضرت قبلہ (سیدنا مولانا ومرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے آدمی کیسے سچے اور سیدھے سادے ہوتے تھے کوئی بات بنا کر نہیں کہتے تھے اصلی بات ظاہر کردیتے تھے نہ کسی بات کا دعویٰ کرتے تھے۔ آج کل تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کیا پرواہ ہے مرنے کی۔ موت تو وصل ہے مرنے سے کیا ڈرنا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

بے ادبی کی ایک قسم

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک قصاب تھے نیک آدمی تھے کیرانہ میں ایک مسجد میں رہتے تھے خود مجھ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت حاجی صاحب کی

خدمت میں مجھے بیٹھے بیٹھے یہی خیال آیا کہ خدا جانے حضرت حافظ صاحب کا رتبہ بڑا ہے یا حضرت حاجی صاحب کا۔ حضرت نے فوراً فرمایا کہ اہل اللہ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ کون بڑا ہے، کون چھوٹا، بے ادبی ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ اس کے نزدیک کون زیادہ مقبول ہے۔ سب سے حسن عقیدت رکھنا چاہئے اس کی تحقیق کی کیا ضرورت۔

پیش اہل دل نگہدارید دل تا نباشید از گمان بدخجل

(قصص الاکابر)

اہل اللہ کا فیض ملنے کا انداز

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ اپنے ابتدائی زمانہ میں اجمیر میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں ایک شخص شریف سید فن موسیقی میں کامل تھے۔ مولانا کو چونکہ ہر فن کی تحصیل کا شوق تھا اس لیے مولانا نے چندے ان سے اس فن کے اصول کو سیکھا تھا لیکن اللہ والے اگر کوئی نفع معمولی بھی کسی سے حاصل کر لیتے ہیں تو اس دوسرے کو بھی دینی نفع پہنچاتے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے سیکھا تو ہوگا ہفتہ دو ہفتہ ہی میں مگر اس کا یہ اثر ہوا کہ چند روز کے بعد ان کی ہدایت کا سامان پیدا ہوا۔ اسی طرح ان کے پاس ایک شخص آیا کہ وہ بھی اس فن میں ماہر تھا اس نے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ انہوں نے سنایا جب سنا چکے تو وہ کہنے لگا کہ سبحان اللہ کیا گلا پایا ہے۔ یہ جملہ سن کر ان کو سخت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس اتنی محنت کا یہ صلہ ملا کہ میری وہ تعریف کی گئی جو ایک ڈوم کی ہو سکتی ہے اور عہد کیا کہ اس کے بعد پھر کبھی اس مہمل کام کے پاس بھی نہ جاؤں گا۔ پس مولانا کی برکت سے تائب ہو گئے اور اخیر راگ یہ دین کا رہا۔ (امثال عبرت)

درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب بن گیا

صوفیا میں ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا یہ

کس عمل سے ہوئی۔ اُس نے کہا کہ میں ایک محدّث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا۔ اُستاذ نے دُرود شریف پڑھا میں نے بھی اُن کے ساتھ بہت آواز سے دُرود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے دُرود پڑھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

شیخ زکریا ملتانی رحمہ اللہ کا واقعہ

ایک بار ملتان میں سخت قحط پڑا حاکم ملتان غلہ کی وجہ سے بہت پریشان تھا..... آپ نے غلہ کی ایک بڑی مقدار اوراسی میں سونے کے دوکوزے رکھ کر حاکم ملتان کو بھیجے..... جب غلہ اس کے پاس پہنچا تو غلہ کے ڈھیر سے دوکوزے بھی نکلے..... حاکم ملتان نے شیخ کو اطلاع دی..... آپ نے فرمایا غلہ کے ساتھ ان کو بھی مساکین میں تقسیم کردیا جائے..... ایک مرتبہ آپ کے پاس گدڑی پوش قلندروں کی ایک جماعت آئی اورآپ سے مالی امداد چاہی..... آپ نے اس جماعت سے بیزاری کا اظہار فرمایا اس پر قلندروں نے نہایت گستاخی شروع کردی اور اینٹ وپتھر سے مارنے لگے آپ نے نہایت حلم وبردباری کی وجہ سے جواباً کوئی اقدام نہیں کرنے دیا بلکہ خادم سے کہا کہ دروازہ بند کردو.....

قلندروں نے دروازہ پر پتھر مارنے شروع کردیئے حضرت شیخ نے کچھ تامل کے بعد خادم سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو..... میں اس جگہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کا بٹھایا ہوا ہوں..... خادم نے دروازہ کھول دیا قلندر بہت شرمندہ ہوئے اوراپنے قصور کی معافی چاہی آپ نے معاف کردیا..... (تذکرہ اولیائے پاک وہند)

قرآن کریم علوم کا سرچشمہ

حضرت مولانا یعقوب صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ مجھے جالندھر کے ایک بزرگ کی بات بہت پسند آئی۔ میری نوعمری تھی انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا پڑھا ہے؟ میں نے انکسار میں کہا کہ میں نے کچھ ایسے علوم دینیہ نہیں پڑھے ہیں تھوڑا سا قرآن شریف یاد کیا ہے۔ فرمایا اپنے لفظوں کو تبدیل کرو تم نے سب علوم پڑھ لیے جب قرآن شریف پڑھ لیا تو سب کچھ پڑھ لیا، سب علوم اسی سے نکلے ہیں۔ (تحفہ حفاظ)

تہمت کی سزا

اصمعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ کسی شخص نے حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو فوراً جواب دیا کہ مجھے میرے مالک نے فقط اس نعرۂ تکبیر کے عوض میں جو میں نے ایک دن آدمیوں کی آبادی سے دور ہٹ کر ایک انتہائی مصیبت کے دوران لگایا تھا، بخش دیا ہے... یہ سن کر سائل نے حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ سے فرزدق شاعر کے متعلق پوچھا کہ ان کے ساتھ وہاں کیا معاملہ ہوا؟ تو حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ وہ چونکہ اپنے اشعار میں عفیفہ اور پرہیزگار عورتوں پر مختلف قسم کی تہمتیں لگایا کرتا تھا اس لیے خدا نے اسے ہلاک کر دیا...'' (ابن عساکر)

غریب کا کھانا حلق سے نہیں اُترتا

(بحیثیت مہمان) حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بارہا کھانے کا اتفاق ہوا آپ (اپنے مہمانوں کی رعایت کرتے ہوئے) ہمیشہ کھانا بعد میں ختم فرماتے اور جب میں کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتا تو ارشاد ہوتا کہ آپ مرغن کھانے کے عادی ہو چکے ہیں... غریب کا کھانا حلق سے نہیں اترتا...

ایک بار میں نے دل ہی دل میں یہ طے کر لیا کہ خواہ کچھ بھی ہو، آج کھاتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ حضرت بھی فارغ ہو جائیں... چنانچہ میں نے ابتدا ہی سے بہت آہستہ آہستہ کھانا شروع کیا... سب لوگ اٹھ گئے لیکن میں کھاتا رہا۔

حضرت بھی میرے ساتھ برابر کھانے میں مشغول رہے، بہت دیر ہو گئی... میں نے کھانا بند نہیں کیا حضرت بھی اسی دلچسپی سے کھاتے رہے... یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ حضرت اب خفا ہو جائیں گے کہ مجھے پریشان کر رہا ہے...

یہ سوچ کر میں نے کھانا بند کر دیا تو حضرت نے مسکرا کر اب بھی یہی فرمایا کہ غریب کا کھانا حلق سے نہیں اترتا آخر ہاتھ کھینچ ہی لیا... (جواہرات مدنی)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا۔لوگوں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ: آپ" خربوزہ کیوں نہیں کھاتے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا' مجھے کوئی ایسی حدیث شریف نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ تناول فرمایا ہے۔تو پھر اس چیز کو کیونکر کھا سکتا ہوں جن کے متعلق مجھے علم نہیں کہ میرے محسن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کس طریقہ سے کھایا ہے۔(حکایاتِ اسلاف)

اسید ضبی رحمہ اللہ کی گریہ وزاری

عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ اسید ضبی روتے روتے نابینا ہو گئے تھے' جب رونے سے منع کیا جاتا تو اور روتے اور فرماتے اب بھی رونا بند نہ کروں گا' اور میں کیوں نہ روؤں کہ کل میں مرجاؤں گا' اللہ کی قسم میں ضرور روؤں گا۔ضرور روؤں گا۔اگر میرے رونے سے کوئی فائدہ ہوا تو یہ محض اللہ کے فضل و کرم سے ہوگا۔اور اگر میرا رونا مفید نہ ہوا تو یہ کس کام کا ہے! کہتے ہیں کہ بسا اوقات اتنا روتے کہ پڑوسی ان کے زیادہ رونے کی وجہ سے پریشان ہونے لگتے۔(صفوۃ الصفوۃ)

ایک عابد کا قصہ

ایک سیّد صاحب رحمہ اللہ کا قصہ لکھا ہے کہ بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں اور پندرہ برس مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی۔کئی کئی دن ایسے گذر جاتے کہ کوئی چیز چکھنے کی نوبت نہ آتی تھی۔(فضائل اعمال)

میں تم سے بہت خوش ہوں

حضرت خواجہ محمد عاقل حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے ممتاز ترین خلفاء میں سے تھے۔اتباع سنت کا بے حد خیال رکھتے تھے۔وصال سے کچھ روز پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"تو مارا بسیار خوش کردی کہ ہمگیں سنتہائے مارا زندہ کردی" (میں تم سے بہت خوش ہوں کہ تم نے میری تمام سنتوں کو زندہ کردیا)۔(برکاتِ درود شریف)

ایک مکھی پر شفقت کرنے پر مغفرت

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ایک بزرگ تھے جو بہت بڑے عالم، فاضل، محدث اور مفسر تھے۔ ساری عمر درس و تدریس اور تالیف و تصنیف میں گزری، اور علوم کے دریا بہا دیئے۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو خواب میں کسی نے ان کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ حضرت! آپ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ مجھ پر اپنا فضل فرمایا لیکن معاملہ بڑا عجیب ہوا وہ یہ کہ ہمارے ذہن میں یہ تھا کہ ہم نے الحمدللہ زندگی میں دین کی بڑی خدمت کی ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دی وعظ اور تقریریں کیں۔ تالیفات اور تصنیفات کیں۔ دین کی تبلیغ کی۔ حساب و کتاب کے وقت ان خدمات کا ذکر سامنے آئے گا۔ اور ان خدمات کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہیں بخشتے ہیں لیکن معلوم بھی ہے کہ کس وجہ سے بخش رہے ہیں؟ ذہن میں یہ آیا کہ ہم نے دین کی جو خدمات انجام دی تھیں ان کی بدولت اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں۔ ہم تمہیں ایک اور وجہ سے بخشتے ہیں وہ یہ کہ ایک دن تم کچھ لکھ رہے تھے۔ اس زمانے میں لکڑی کے قلم ہوتے تھے اس قلم کو روشنائی میں ڈبو کر پھر لکھا جاتا تھا۔ تم نے لکھنے کے لئے اپنا قلم روشنائی میں ڈبویا۔ اس وقت ایک مکھی اس قلم پر بیٹھ گئی اور وہ مکھی قلم کی سیاہی چوسنے لگی تم اس مکھی کو دیکھ کر کچھ دیر کے لئے رک گئے اور یہ سوچا کہ یہ مکھی پیاسی ہے اس کو روشنائی پی لینے دو۔ میں بعد میں لکھ لوں گا تم نے یہ اس وقت قلم کو روکا تھا وہ خالصۃً میری محبت اور میری مخلوق کی محبت میں اخلاص کے ساتھ روکا تھا۔ اس وقت تمہارے دل میں کوئی اور جذبہ نہیں تھا۔ جاؤ اس عمل کے بدلے میں آج ہم نے تمہاری مغفرت کر دی۔ (اصلاحی خطبات ج)

زیارت کے بعد نابینا ہونے کی تمنا

حضرت بحرالعلوم حافظ محمد عظیم المتخلص بہ واعظ (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ) آپ حافظ جی صاحب گنج والے کے نام سے بھی مشہور تھے۔ جامع مسجد گنج کے امام خطیب و مدرس تھے۔ پشاور کا یہ محلہ "حافظ محمد عظیم" کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت کا جو عالم تھا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ ایک بار آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے دیدار جمال سے شرف ہونے کے بعد یہ آنکھیں اب اور کسی کو دیکھنا نہیں چاہتیں۔ جب بیدار ہوئے تو نابینا ہو چکے تھے۔ آپ کی نہایت خوبصورت اور موٹی موٹی آنکھیں اب بے نور ہو چکی تھیں۔ سبحان اللہ! کیا عشق محمدی تھا۔ اسی عشق و محبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے نواز دیا تھا۔ بغیر بینائی کے تمام عمر درس و تدریس میں گذری۔ صحاح ستہ کی تمام اسانید زبانی یاد تھیں۔ ۱۲۷۵ھ بمطابق ۵۹-۱۹۵۸ میں وصال فرمایا۔ جنازے پر لوگوں کا اس کثرت سے ہجوم تھا کہ شہر کے لوگ متعجب تھے کہ اس قدر خلقت کہاں سے آ گئی ہے۔ (برکاتِ درُود شریف)

شانِ استغناء

۱۹۵۶ء میں ایک دن بھارت کے سابق وزیر دفاع مسٹر مہابیر تیاگی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور چائے اور مٹھائی پیش کی چلتے وقت تیاگی صاحب نے عرض کیا کہ: ’’حضور! میری خواہش ہے کہ کوئی خدمت میرے سپرد کر دیں‘‘ تب حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا:

تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

(انفاس قدسیہ ص ۵۳)

دُعا کی برکت وکرامت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں۔ عورتوں کا ہجوم ہوا' ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں۔ ہماری آنکھیں جب درست

ہو جائیں تب ہم جانیں۔ حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی۔ اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑیں۔ تمام جسم پسینے پسینے ہوگیا۔ آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا۔ ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا۔ یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی۔ (انمول موتی)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا کمالِ ادب

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ میں نے ہمیشہ چار باتوں کی پابندی کی ہے۔ ❶ ایک تو یہ کہ میری لاٹھی کا جو سرا زمین پر لگتا تھا اس کو کبھی کعبے کی طرف کر کے نہیں رکھا۔ میں نے بیت اللہ شریف کا اتنا احترام کیا۔ ❷ دوسری بات یہ کہ میں اپنے رزق کا اتنا احترام کرتا تھا کہ چارپائی پر بیٹھتا تو خود ہمیشہ پائنتی کی طرف بیٹھتا اور کھانے کو سرہانے کی طرف رکھتا۔ اس طرح بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا۔ ❸ تیسری بات یہ ہے کہ جس ہاتھ سے طہارت کرتا تھا اس ہاتھ میں پیسے نہیں پکڑتا تھا کیونکہ یہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے۔

❹ چوتھی بات یہ کہ جہاں میری کتابیں پڑی ہوتی ہیں میں اپنے استعمال شدہ کپڑوں کو ان دینی کتابوں کے اوپر کبھی نہیں لٹکایا کرتا تھا۔ (بکھرے موتی)

شکر و عافیت

حضرت ابوحمزہ محمد بن میمون سکری رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث ہیں۔ ان کا معمول تھا کہ اگر ان کے پڑوس میں کوئی شخص بیمار ہوتا تو اس کی جتنی رقم علاج معالجہ پر صرف ہوتی، یہ اتنی ہی رقم اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری سے بچا کر مجھ پر احسان فرمایا، اس کا شکریہ ہے کہ کم از کم اتنی رقم صدقہ کر دی جائے۔ حضرت ابوحمزہ کے پڑوسی ان سے اس قدر خوش تھے کہ ایک پڑوسی نے اپنا مکان بیچنے کا ارادہ کیا تو خریدار نے قیمت پوچھی، اس نے جواب دیا "دو ہزار تو گھر کی قیمت ہے اور دو ہزار ابوحمزہ کے پڑوس کی"

حضرت ابوحمزہ کو پڑوسی کے اس جملے کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے چالیس ہزار روپے اپنے پاس سے ہی پڑوسی کے پاس بھیج دیئے اور فرمایا "رکھ لو اور گھر مت بیچو"۔ (انمول واقعات)

دُعا کی طاقت

حضرت بقیۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم معیوف کے ہمراہ سمندر میں محو سفر تھے کہ اچانک تیز آندھی چل پڑی جس سے سمندر میں طوفان آ گیا اور کشتیاں لڑکھڑانے لگیں یہ کیفیت دیکھ کر لوگ رو پڑے... معیوف سے کسی نے کہا یہ ابراہیم بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ طوفان تھم جائیں (ابراہیم رحمہ اللہ کشتی کے ایک کونے میں چادر لپیٹے بے غم سو رہے تھے) چنانچہ معیوف ان کے قریب ہوئے اور ان سے کہا اے ابواسحٰق! کیا آپ ہمیں دیکھ رہے کہ لوگ کس طوفان میں جکڑے ہوئے ہیں؟ انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے:... اَللّٰھُمَّ قَدْ اَرَیْتَنَا قُدْرَتَکَ فَاَرِنَا رَحْمَتَکَ...

اے اللہ تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت بھی دکھلا دے...

چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کشتیاں حالت سکون پر آ گئیں... (حلیۃ الاولیاء ج 8 ص 7)

ختم نبوت زندہ باد

جن دنوں ختم نبوت کی تحریک زوروں پر تھی .... ختم نبوت کے پروانے گولیوں .... لاٹھیوں .... جیلوں اور حوالاتوں کے مزے لے رہے تھے .... ایک مسلمان نے سڑک کے درمیان آ کر بلند آواز میں نعرہ لگایا "ختم نبوت زندہ باد ...." جونہی اس نے نعرہ لگایا .... پولیس والا آگے بڑھا اور اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارا .... تھپڑ کھاتے ہی اس نے پھر کہا .... "ختم نبوت زندہ باد ...." اس بار پولیس والے نے اسے بندوق کا بٹ مارا .... بٹ کھا کر وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں گرجا .... "ختم نبوت زندہ باد ...." اب تو پولیس والے اس پر جھپٹ پڑے .... ادھر وہ ہر تھپڑ .... ہر لات اور ہر بٹ پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتا چلا گیا .... وہ مارتے رہے .... یہاں تک کہ زخموں سے چور چور ہو گیا .... اسی حالت میں اٹھا کر فوجی عدالت میں پیش کیا گیا .... اس نے عدالت میں داخل ہوتے ہی نعرہ لگایا .... "ختم نبوت زندہ باد ...." فوجی نے فوراً کہا .... "ایک سال کی سزا ...." ایک سال کی سزا کا سن کر اس نے پھر نعرہ لگایا .... "ختم نبوت زندہ باد" فوجی نے فوراً کہا .... "دو سال سزا ....."

اس نے پھر نعرہ لگایا.... ''ختم نبوت زندہ باد......'' فوجی نے پھر کہا.... ''تین سال سزا......'' اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا.... غرض وہ ایک ایک سال کر کے سزا بڑھاتا چلا گیا.... یہ ختم نبوت کا نعرہ لگاتا چلا گیا.... یہاں تک کہ سزا بیس سال تک پہنچ گئی.... بیس سال کی سزا سن کر بھی اس نے کہا۔ ''ختم نبوت زندہ باد....'' اس پر فوجی نے جھلا کر کہا.... ''باہر لے جا کر گولی ماردو....'' اس نے گولی کا حکم سن کر کہا۔ ''ختم نبوت زندہ باد....''

ساتھ ہی خوشی کے عالم میں ناچنے لگا.... ناچتے ہوئے بھی برابر نعرے لگا رہا تھا.... ''ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد......''

عدالت میں وجد کی حالت طاری ہوگئی.... یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا.... ''یہ دیوانہ ہے.... دیوانے کو سزا نہیں دی جاسکتی.... رہا کردو......'' رہائی کا حکم سنتے ہیں اس نے پھر کہا.... ''ختم نبوت زندہ باد......'' (میں بھی کہتا ہوں ختم نبوت زندہ باد.... آپ سب بھی کہیں.... ختم نبوت زندہ باد).... (یادگار ملاقاتیں)

وزیر اعلیٰ سے ملاقات

مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے عرض کیا کہ ''حضرت میرے گاؤں میں.... آپ ایک ہفتہ قیام فرمائیں تا کہ آپ کے فیضان صحبت سے لوگوں کو نفع ہو۔'' حضرت نے فرمایا: ''ٹھیک ہے.... لیکن اس شرط پر کہ میرے کھانے وغیرہ کا انتظام آپ کے ذمہ نہیں ہوگا!'' وزیر اعلیٰ سمجھے ''شاید حضرت!.... میری مشتبہ آمدنی کی وجہ سے انکار فرما رہے ہیں۔'' لہٰذا انہوں نے عرض کیا:.... ''حضرت! آپ کے کھانے کا انتظام کسی تقویٰ شعار گھرانے میں کردیا جائے گا''

حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے فرمایا:.... ''میرا مطلب وہ نہیں ہے جو تم سمجھے.... میرا مطلب یہ ہے کہ میرے کھانے وغیرہ کے معاملات سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہوگا.... شرط منظور کرو تو چلوں گا'' چاروناچار ماننا پڑا.... تب حضرت تشریف لے گئے اور فرماتے تھے کہ:....

''میں نے بھنے ہوئے چنے کچھ ساتھ لے لئے تھے جب سب لوگ سو جاتے تو مٹھی بھر چنے نکال کر کھالیتا.... ہفتہ بھر یہی معمول رہا.... (ماہنامہ الرشید)

حضرت میاں جیو نور محمد علوی رحمہ اللہ کی کرامت

حضرت میاں جیو رحمہ اللہ کے پاس لوہاری سے جھنجھانہ سفر کرنے کے لیے ایک گھوڑا تھا۔ حضرت جب اس پر سفر فرمایا کرتے تھے تو جب تک حضرت میاں جیو رحمہ اللہ اس پر سوار رہتے تو وہ حضرت کے ادب کی وجہ سے پیشاب اور پاخانہ نہ کرتا تھا۔ (بروایت حضرت اسعد مدنی بھائی یعنی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے)

نقل کی برکت

حضرت میاں جیو نور محمد صاحب رحمہ اللہ مریدین کے ساتھ حلقہ فرمایا کرتے تھے تو ایک لڑکا ان کے اس حلقہ کی نقل کیا کرتا تھا یعنی چند لڑکوں کو اکٹھا کر کے خود حضرت میاں جیو رحمہ اللہ بن کر حضرت کی نقلیں اُتارتا تھا۔ ایک مرتبہ مریدین نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ لڑکا بہت گستاخ ہے جس طرح آپ حلقہ کرتے ہیں، یہ لڑکا بھی اسی طرح لڑکوں کو جمع کر کے حلقہ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس لڑکے کو میرے پاس بلا لاؤ یا پکڑ لاؤ۔ غرض وہ لڑکا حاضر کیا گیا، حضرت نے اس سے فرمایا کہ گھبرا کر بھاگ نہ جانا، حضرت نے اس پر توجہ ڈالی تو وہ تھوڑی دیر بیٹھ کر بھاگ گیا، وہ لڑکا جب بڑا ہو گیا تو کہا کرتا تھا کہ میں اب بہت پچھتاتا ہوں کہ حضرت میاں جیو صاحب رحمہ اللہ نہیں رہے مگر میں اب تک جب لحاف اوڑھ کر لیٹتا ہوں تو مجھے اس حلقہ کی بدولت تین تین میل تک کی چیزیں نظر آ جاتی ہیں۔ (بزبانی حکیم شفیق الرحمٰن صاحب طبیب دارالعلوم دیوبند)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا اتباع سنت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف سے آج ایک دنیا فیض یاب ہو رہی ہے.... ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ہم اتباع سنت کا بہت ذکر کرتے ہیں.... مگر اس کا کچھ حصہ ہمارے اعمال میں ہے بھی کہ نہیں؟...... چنانچہ میں تین دن تک صبح سے رات تک اپنے تمام اعمال کا بغور جائزہ لیتا رہا.... دیکھنا یہ تھا کہ کتنی اتباع سنت ہم لوگ عادتاً کرتے ہیں.... کتنی اتباع کی توفیق علم حاصل کرنے کے بعد ہوئی اور کتنی باتوں میں اب تک محرومی ہے؟ تین دن تک تمام امور زندگی اور معمولات روز و شب کا جائزہ لینے کے بعد اطمینان ہو گیا کہ الحمدللہ معمولات میں کوئی عمل خلاف سنت نہیں.... (اتباع سنت)

مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی کو صحت کی خوشخبری

''ازالۃ الاوہام'' زیر ترتیب تھا کہ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی سخت علیل ہو گئے۔ اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے اشارہ سے نماز ہوتی تھی۔ عزیز و اقارب اور تیمار دار بڑھتی ہوئی کمزوری اور شدت مرض سے پریشان تھے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد آپ رونے لگے۔ تیمار دار سمجھے شاید زندگی سے مایوسی ہے۔ پس تسلی دینے لگے۔ آپ نے فرمایا بخدا صحت کی کوئی علامت نہیں لیکن صحت ہوگی۔ رونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے نوجوان! تیرے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خوشخبری ہے کہ اگر تالیف ''ازالۃ الاوہام'' مرض کی وجہ ہے تو وہی باعث شفا ہوگی۔'' حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس خوشخبری کے بعد مجھے کوئی رنج و ملال نہیں بلکہ مسرور اور خوش ہوں۔ اور فرط مسرت سے آنسو نکل آئے۔ الحمدللہ اس کے بعد صحت ہوگئی ''ازالۃ الاوہام'' کی ترتیب و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ (برکات درُود شریف)

تم ہمارے پاس آؤ

حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی ۲۲ صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۳ھ میں بمقام نانوتہ (ضلع سہارنپور یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امداد حسین تھا۔ جسے حضرت مولانا شاہ اسحٰق محدث دہلوی نے بدل کر امداداللہ کر دیا تھا۔ تاریخی نام ظفر احمد تھا اور مہر تدلی، ماہ ذنی، نیر بطحا، انجم طٰہٰ، جمال کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تم ہمارے پاس آؤ''۔ یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا ہوا اور خواہش زیارت مدینہ شریف دل میں زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ بلا فکر زادراہ آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور پاپیادہ چل پڑے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی انہوں نے کچھ زادراہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کر لیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے اور براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے۔ اور جملہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ (برکاتِ درُود شریف)

کمال انکساری

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے خطبات ملفوظات اور جملہ تصانیف کی اصلاح کے لئے مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مستقل خانقاہ میں ٹھہرایا ہوا تھا مولانا کی نشان زدہ اغلاط پر شرح صدر ہونے کے بعد برسر عام ان کی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا اور ایک مستقل رسالہ بنام ترجیح الراجح شائع ہوتا جس میں اپنی اغلاط کا اعتراف اور درستگی کی نشاندہی کی جاتی۔ غور وفکر کرنے والے اہل علم کیلئے اس میں کس قدر سبق ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر ''حل القرآن'' بھی آپ نے حرفاً حرفاً پڑھی اور اس پر مختصر مگر جامع تقریظ لکھی جو آپکی دیانت اور کمال اخلاص کا آئینہ دار ہے۔ اس جدید اور مستند تفسیر کو ادارہ نے جدید انداز میں شائع کر دیا ہے۔ (علمائے حق کے واقعات)

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی نے اپنے وعظ میں ایک شخص کو دیکھا جس کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے تھا... آپ نے بعد وعظ اس سے کہا کہ ذرا ٹھہر جایئے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے خلوت (تنہائی) میں بٹھا کر یوں فرمایا:...

''میرے اندر ایک عیب ہے کہ میرا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ڈھلک جاتا ہے اور حدیث میں یہ وعیدیں آئی ہیں...''

اور آپ اپنا پائجامہ دکھلانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خوب غور سے دیکھنا کہ کیا واقعی میرا خیال صحیح ہے یا محض وہم ہے اس شخص نے پاؤں پکڑ لئے اور کہا کہ حضرت آپ کے اندر عیب کیوں ہوتا البتہ میرے اندر ہے مگر اس طریق سے آج تک مجھے کسی نے سمجھایا نہیں تھا اب تائب ہوتا ہوں ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہ کروں گا...

ف:... الحمدللہ ہمارے اکابر کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کسی کو ذلیل نہیں سمجھتے نہایت احترام سے اس کو نصیحت کرتے ہیں تشدد نہیں کرتے... (یادگار واقعات)

حافظ ضامن شہید رحمہ اللہ کا مزاج

دوپہر کو حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ اسی سہ دری میں قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک صاحب دوپہر کو تشریف لاکر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ حضرت بڑے خلیق تھے۔ دل شکنی کے خیال سے کچھ نہ بولے برابر باتیں کرتے رہے آنکھیں مارے نیند کے بند ہو ہو جاتی تھیں۔ دوسرے دن پھر اسی وقت تشریف لائے اور باتیں شروع کر دیں حضرت پھر بیٹھے باتیں کرتے رہے یہ صاحب یہ سمجھ کر آتے تھے کہ تخلیے کا وقت ہے تنہائی میں خوب توجہ ہوگی۔

حضرت حافظ ضامن صاحب بڑے تیز تھے ان کی اور ہی شان تھی انہوں نے جو یہ قصہ دیکھا تو للکارا کہ تم خود تو رات بھر بیوی کو بغل میں دبا کر سوتے رہتے ہو تمہیں کیا خبر کہ یہ بے چارے اللہ والے رات بھر اللہ اللہ کر کے آنکھیں پھوڑتے ہیں دوپہر کو کچھ دیر کے لئے سو رہتے ہیں سو اس وقت تم آ کر ستاتے ہو۔ خبردار جو پھر کبھی اس وقت آئے ورنہ ٹانگیں توڑ ڈالوں گا۔ پھر فرمایا کہ حضرت حافظ بڑے تیز تھے کبھی حضرت حاجی صاحب کو بھی مولانا شیخ محمد صاحب کو بھی سنا دیتے تھے۔ سختی اگر نفس کے لئے نہ ہو دنیا کی طمع اور حرص نہ ہو دل شکنی کا قصد نہ ہو وہ بھی کمال ہے اور یوں کوئی کم فہم نہ سمجھے اس کا کیا علاج۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست (قصص الاکابر)

اہل دنیا سے اعراض

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ ایک مرتبہ لکھنؤ تشریف لے گئے، لکھنؤ کے ایک شہزادے حاضر ہوئے اور زمین دوز سلام کیا، آپ نے انگوٹھا دکھا دیا، اس نے اشرفی نذر دی، آپ نے منہ چڑا دیا، مولانا نے ایسا قصداً کیا تھا کیوں؟ اس لیے کہ اہل دنیا تنگ نہ کریں اور غیر مہذب سمجھ کر وہ پاس نہ آئیں تاکہ دنیا داروں کے جھگڑوں سے نجات ہو۔ یہ سب بے طمعی کا سبب تھا جب مال کا علاج ایسے اولیاء اللہ کی صحبت میں رہنے سے ہوتا ہے مال و دولت سے محبت دور ہو جاتی ہے اور غنا باطنی حاصل ہوتی ہے۔ (امثال عبرت)

محدث کی مجلس کی برکت

نزہتہ المجالس میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا' بہت گناہگار تھا۔ میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اُسے جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا؟

اُس نے کہا میں ایک محدّث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے دُرود پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے دُرود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔

اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار' ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اُونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا' بڑے اعزاز واکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اُس نے اُوپر والا قصہ محدّث کا ذکر کیا۔ (برکات دُرود شریف)

تربیت اولاد

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہمارے حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کے پاس کپڑوں کی گٹھڑی نہ تھی نہ کوئی ٹرنک بکس تھا ایک مرتبہ کسی شخص نے مولانا کی خدمت میں چند ٹوپیاں بھیجیں آپ نے ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا.....

صاحبزادہ نے والدہ صاحبہ کی وساطت سے ایک ٹوپی مانگ لی خود نہیں کہا فرمایا ہاں تو بھی ایسی ٹوپی پہنے گا.....ایسا دماغ بگڑا ہے اب یہ تکلف سوجھے گا.....دیکھ تو کیسی ٹوپی پہنتا ہوں اور ان کے کپڑوں کی گٹھڑی دیکھی.....تقدیر سے صاحبزادے کی گٹھڑی بھی بھڑکدار نکلی بس آگ بگولہ ہو گئے کہ اوہو اس بھڑکدار گٹھڑی میں آپ کا لباس رکھا جاتا ہے یوں کپڑے تہ ہوتے ہیں یہ اچکن بھی تہ ہوا رکھا ہے.....

غرض سب کپڑوں کو کھول کھول کر صحن میں پھینک دیا.....(وعظ ازالۃ الغین)

تواضع اور زہد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے.....آپ نے فرمایا: ''علمی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں.....البتہ قرآن کی تصحیح کرلیا کروں گا.....اس میں دس روپے دے دیا کرو.....''

اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سو روپیہ ماہوار کی نوکری آ گئی.....مولانا نے جواب لکھا: ''آپ کی یادآوری کا شکرگزار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل وعیال کے لئے کافی ہوجاتے ہیں اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں.....آپ کے یہاں سے جو تین سو روپیہ ملیں گے.....ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دو سو پچانوے روپے جو بچیں گے میں ان کا کیا کروں گا.....مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں.....'' غرض تشریف نہیں لے گئے.....اللہ اللہ کیا تواضع اور زہد ہے.....(خیر المال للرجال ص ۴۳)

اخلاق کریمانہ کا واقعہ

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں...

''ایک مرتبہ بہاول پور سے حضرت کے یہاں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب تشریف لائے وہ حضرت مدنی رحمہ اللہ سے عرض کررہے ہیں کہ حضرت! امرتسر کے ایک صاحب مجھے اپنا بیتا واقعہ سنا رہے تھے کہ ہم نے حضرت مدنیؒ کے ساتھ جو گستاخیاں کی ہیں ان کی سزا دنیا ہی میں مل گئی کہ جس طرح ہم نے حضرت کے ساتھ ننگا ناچ ناچا تھا ہماری بہو بیٹیوں کو ہمارے سامنے بالکل برہنہ کرکے سربازار نچایا گیا ہائے افسوس اگر اللہ تعالیٰ میرے پَر دیدیتا تو اڑ کر جاتا اور حضرت مدنیؒ سے معافی طلب کرتا (حضرت نے اس واقعہ کو سنا اور افسوس کیا اور معاف کردیا)...(از دامانی صاحب)

آج بھی ایک بستی میں ایک صاحب حیات ہیں، یہ صاحب حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بڑی سڑی گالیاں دیا کرتے تھے کہ دل لرزنے لگتا تھا، قدرت نے ان سے انتقام لیا کہ اب سے ایک سال پیشتر ان کے چہرے پر آبلے ایسے پڑے کہ تمام منہ سوج

گیا اور بالکل توے کی مانند سیاہ ہوگیا، آج بھی یہ صاحب باوجود طبیب ہونے کے اپنے سیاہ چہرے کو عبرت کا منظر بنائے ہوئے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ مجھے مولانا مدنی ؒ کو گالیاں دینے کی سزا ملی ہے... (جواہرات مدنی)

امام غزالی رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۷ھ میں منظہر باللہ عباسی کو جب خلافت کا عہدہ پیش ہوا تو امام غزالی اس کے اراکین سلطنت میں تھے۔ دینی اور علمی شعبہ پر ان کو مکمل اختیار حاصل تھا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بڑے جاہ وجلال اور عزت وشہرت کی زندگی بسر کرتے تھے مگر جب انہوں نے جنید، شبلی، بایزید بسطامی اور ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ملفوظات کو دیکھا کہ جب تک عمل نہ ہو، خالی علم سے کچھ حاصل نہیں اور عمل کے لیے زہد وریاضت کی ضرورت ہے یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو تو انہوں نے حقیقت پر غور کیا۔

ان کے بھائی امام احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور صوفی تھے۔ اسی دوران ایک روز وہ ان کی طرف آئے۔ ان کے جاہ وجلال کو دیکھ کر چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا:

''تم دوسروں کو ہدایت کرتے ہو لیکن خود ہدایت نہیں پکڑتے۔ وعظ سناتے ہو لیکن خود عمل نہیں کرتے۔ اے سان کے پتھر! تو لوہے کو تیز تو کرتا رہے گا لیکن کاٹے گا نہیں۔''

اتنا سننا تھا کہ ۴۸۸ھ میں انہوں نے یک لخت اس عہدے کو چھوڑ دیا اور تمام عظمت وجلال سے دستبردار ہوگئے۔ تمام علماء اور اراکین سلطنت نے ان کی انتہائی خوشامد کی کہ یہ ملت کی بدنصیبی ہے ایسے نفع اور عزت کے عہدے سے دستبردار ہونا اچھا نہیں۔

لیکن امام غزالی کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا دیوانہ بنا دیا کہ سب چھوڑ چھاڑ کر بغداد سے نکل کر شام کا راستہ اختیار کیا۔ ذوق و وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ قیمتی اور پُرتکلف لباس کی جگہ صرف ایک کمبل نے لے لی تھی۔ لذیذ غذائیں چھوڑ کر گھاس پات کھانا شروع کر دیا تھا۔ (مقدمہ من الضلال ص ۲۲، ابن خلکان)

ساماں کی محبت میں مضمر ہے تن آسانی　　مقصد ہے اگر منزل غارت گر ساماں ہو

(اقبال)

ابن سماک رحمہ اللہ کی وفات

عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یعقوب بن اسحٰق بن دینار نے خبر دی انہیں محمد بن معاذ عنبری نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میں منیٰ کی مسجد میں تھا' ایک جگہ لوگوں کا بہت زیادہ اژدحام تھا' میں نے پوچھا، یہ کون ہیں۔لوگوں نے بتایا کہ یہ ابن سماک (مشہور بزرگ) ہیں' میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ایک شیخ اپنے پاؤں کھڑے کیے ہوئے بیٹھے ہیں' میں نے ان سے سنا تو وہ فرما رہے تھے: ہماری یہ حالت ہو رہی ہے کہ گویا آسمان کے حالات کا ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے اور اپنے کانوں سے فرشتوں کی آوازوں کو سن لیا ہے۔اخلاص کے ساتھ اعمال کرنے والوں کو کہا جا رہا ہے کہ تمہیں حبیب کے پڑوس میں ایک عمدہ مقام کی بشارت ہو'ہمیشہ رہنے والوں کے تذکرے نے اللہ کے دوستوں کے دلوں کو پارہ پارہ کر رکھا ہے کہ یا تو وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے یا ہمیشہ جہنم میں۔اس کے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ سن کر چیخ ماری اور مر گیا۔(آہ وزاری)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا مقام

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور اپنی ردائے (چادر مبارک) مبارک میں ڈھانپ کر مجھے کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔سب نے یہ سمجھا کہ مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے۔لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہو کر ایسے مفسد ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں۔

چنانچہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔(برکات درود شریف)

قاضی محمد سلیمان میرا مہمان ہے

ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جن ایام میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب، بھارت) ومصنف ''رحمت للعالمین'' مدینہ شریف قیام پذیر تھے۔ایک دن قاضی صاحب مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اور آپ کے ہمراہ مسجد نبوی کے امام بھی باتیں کرتے آ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جہاں نمازیوں کے جوتے پڑے رہتے ہیں۔اس جگہ امام صاحب نے بڑھ کر قاضی صاحب کے جوتوں کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا اور قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔قاضی صاحب نے تیزی سے امام صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے۔جواباً امام صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ ایسا کس کے حکم سے کر رہا ہوں۔فرمایا ''رات خوش بختی سے حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابداً ابداً الی یوم القیامۃ کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور عالم رویاء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محمد سلیمان میرا مہمان ہے۔اس کی ہر طرح عزت کرنا''۔(برکاتِ درُود شریف)

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ

جناب ظفر اللہ بیگ صاحب لیکچرر جامعہ اسلامیہ، اسلام آباد نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مجاہد ملتؒ نے ان کے گاؤں پیرو (ضلع جھنگ) میں ایک جلسہ سے خطاب کرنے تشریف لانا تھا۔ان کے والد مولانا احمد یار صاحب (فاضل دیوبند) نے ملازم کو گھوڑی دے کر بھیجا کہ آپؒ کو ریلوے اسٹیشن سے لے کر آئے۔ملازم نے ریل گاڑی کی ایک ایک سواری کو بغور دیکھا اس کا اندازہ تھا کہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت رواجی قسم کے امیر ہوں گے۔عالمانہ قیمتی لباس، محبوبانہ وضع قطع، خطیبانہ چال ڈھال، بھاری بھرکم شخصیت جن کے ساتھ ایک ملازم نما طالب علم ہوگا جوان کا بریف کیس اٹھائے آتا ہوگا، خوبصورت رنگدار قیمتی عینک انہوں نے لگا رکھی ہوگی، ان کے جسم سے تازہ تازہ چھڑکے ہوئے پاؤڈر کی خوشبو آ رہی ہوگی جو انہوں نے گاڑی سے اترنے سے ذرا پہلے

گاڑی کے حمام میں جا کر چھپ کا ہوگا اور وہ دور ہی سے گھوڑی والے ملازم پر برسنا شروع کر دیں گے کہ انہیں اس تک پہنچنے میں زحمت اٹھانا پڑی۔ وہ خود انہیں لینے اندر اسٹیشن تک کیوں نہیں آیا۔ سواری والے ملازم کو جب کوئی ایسی مافوق البشر شخصیت نظر نہ آئی تو وہ پریشان کھڑا رہا۔ مولانا نے علامات سے پہچان لیا کہ وہ لینے تو انہیں ہی آیا ہے مگر اس سے یہ کہا جائے کہ آپؒ ہی مولانا محمد علی جالندھریؒ ہیں تو وہ مانے گا نہیں اگرچہ آپ اس پر سچی قسم بھی کھائیں، کیونکہ کئی روز کے مسلسل تبلیغی سفر کی بدولت آپ رحمہ اللہ کے پاس ایک ہی کپڑوں کا جوڑا تھا جو میلا ہو چکا تھا بلکہ کرتہ تو پھٹ کر بوسیدہ ہو چکا تھا۔

آپؒ اس کے قریب گئے سلام کیا اور فرمایا: ''بھائی تم کہاں سے آئے ہو، کسے لینے آئے ہو؟'' اس نے کہا ''مولانا محمد علی جالندھریؒ کو لینے آیا ہوں۔ انہوں نے ہمارے گاؤں پیرو میں تقریر کرنی ہے۔ آپؒ نے کہا ''دیکھو مولانا تو آئے نہیں، تم مجھے لے چلو، تمہیں ثواب ملے گا، میں نے بھی تقریر سننے تمہارے گاؤں جانا ہے۔'' وہ کبھی آپؒ کے من موہنے چہرہ کو دیکھتا کبھی آپؒ کی فقیرانہ وضع قطع کو۔

آخر کار وہ آمادہ ہو گیا۔ مگر خود زین والے حصہ پر اور آپ کو پیچھے گھوڑی کی ننگی پیٹھ پر بٹھا لیا۔ جب گاؤں پہنچے تو واقفین حال اسے مارنے تک آئے ''ظالم تم نے مولانا کو پیچھے یوں بٹھایا ہوا ہے؟'' اب تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی مگر اسے اعتبار نہیں آتا تھا اور وہ بار بار کہہ رہا تھا ''مجھے تو آپ نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کو لانے بھیجا تھا بھلا مولانا ایسے......

آپؒ نے فرمایا ''بھائی اس کا قصور نہیں۔ قصور تو میرا ہی ہے۔ میں نے اسے اپنا نام ہی نہیں بتایا تھا، یہ تو اس کا احسان ہے جو مجھے اجنبی سمجھ کر بھی اپنے ساتھ لایا۔'' (دین ودانش)

سنت کی بے ادبی کا عبرت انگیز انجام

نواب سعد اللہ خاں نے ایک دن حجامت بنوانا شروع کی... مولانا مفتی عبدالغنی اتفاق سے پاس ہی بیٹھے تھے... نواب زادہ نے سر کے بالوں کی حجامت سے فارغ ہونے کے بعد حجام کو ڈاڑھی کترنے کا حکم دیا... حجام نے نواب زادہ کی ڈاڑھی کترنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ مفتی صاحب کو ہتک سنت پر کمال غصہ آیا اور آپ نے ایک طمانچہ حجام کے مارا جس کا اثر نواب زادہ کے چہرہ تک پہنچا... نواب زادہ کو غصہ تو بہت آیا مگر ہیبت حق اور کچھ اس لحاظ سے

کہ وہ میرے باپ کے جلیل القدر مہمان ہیں خاموش ہو گیا...

جب نواب علی محمد خاں کا انتقال ہو گیا اور نواب سعد اللہ خاں کا دور دورہ ہوا تو اس نے بدلہ لینے کے لیے ان پر ایک قتل کا الزام لگا کر آنولہ طلب کیا.... مفتی صاحب نے کہا بلا دعویٰ وحضوری فریقین و گواہان محض آپ کا کہنا خواہ آپ حاکم وقت ہی ہیں کیا اصل رکھتا ہے... نواب کو اس صاف گوئی پر بہت طیش آیا اور کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ دفعتاً فالج گرا' امراء وزراء اور متعلقین نے مولانا کے قدم پکڑے کہ نواب کو آپ کی اور شریعت کی بے ادبی کی پوری سزا مل گئی اب خدا را دعا فرمائیے...

آپ کی دعا سے مرض بالکل زائل ہو گیا اور اسی وقت سے تمام امرائے روہیلہ آپ کا احترام کرنے لگے.... آج کتنے پیر' کتنے سجادہ نشین' کتنے مولوی ومفتی اور کتنے عالم وامام ہیں جو شریعت اسلام کی علانیہ ہتک دیکھتے ہیں اور اپنے مریدوں' عقیدتمندوں اور زیر اثر لوگوں کو اس سے منع کرنے کی جرأت اور طاقت رکھتے ہیں؟ (ناقابل فراموش واقعات)

زیارت نبوی کے بعد نابینا ہونے کی تمنا

حضرت بحر العلوم حافظ محمد عظیم جو کہ حافظ جی صاحب گنج والے کے نام سے بھی مشہور تھے... جامع مسجد گنج کے امام خطیب ومدرس تھے... پشاور کا یہ محلہ "حافظ محمد عظیم" کے نام سے مشہور ہو گیا ہے... آپ کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت وعشق کا جو عالم تھا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے...

ایک بار آپ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے دیدار جمال سے شرف ہونے کے بعد یہ آنکھیں اب اور کسی کو دیکھنا نہیں چاہتیں... جب آپ بیدار ہوئے تو نابینا ہو چکے تھے...

آپ کی نہایت خوبصورت اور موٹی موٹی آنکھیں اب بے نور ہو چکی تھیں... سبحان اللہ! کیا عشق محمدی تھا... اسی عشق ومحبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے نواز دیا تھا... بغیر بینائی کے تمام عمر درس وتدریس میں گذاری... صحاح ستہ کی تمام اسانید زبانی یاد تھیں... ۱۲۷۵ھ میں وصال فرمایا... جنازے پر لوگوں کا اس کثرت سے ہجوم تھا کہ شہر کے لوگ متعجب تھے کہ اس قدر خلقت کہاں سے آ گئی ہے... (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حُسنِ مَعاشرت

حضرت حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ اپنے شیخ حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب رحمہ اللہ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ میرے مرشد فرماتے ہیں کہ ایک روز میں وضو کر رہا تھا... اہلیہ محترمہ وضو کراتے وقت پانی ٹھیک طرح سے نہیں ڈال رہی تھی... جس پر میں نے انہیں ذرا سختی سے بات کہہ دی کہ تم کیوں ٹھیک طرح سے وضو نہیں کرا رہی... میرے اس طرح غصہ کرنے پر وہ خاموش رہیں اور جس طرح میں چاہتا تھا ویسے کر دیا... خیر میں وضو کر کے گھر سے چلا... راستے میں خیال آیا ابھی تو میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ یہ برتاؤ کر رہا تھا اور ابھی مصلے پر جا کر نماز پڑھاؤں گا تو میری نماز کیسے قبول ہوگی؟

فرماتے ہیں... میں آدھے راستے سے واپس آیا اور بیوی سے معذرت کی... اس نے مجھے معاف کر دیا... پھر میں نے جا کر مسجد میں نماز پڑھائی.... (کایا پلٹ)

اتباع شریعت

مصر کے سابق صدر کرنل انور سادات مرحوم جب ہندوستان تشریف لائے تو موصوف نے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ایک خواہش ظاہر کی کہ:۔ ''میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ فوٹو کھنچواؤں'' حضرت نے سختی سے منع فرمایا اور وہ تمام حدیثیں سنا ڈالیں جن میں تصویر کشی کی وعیدیں آئیں ہیں۔

فائدہ:.... غرضیکہ حضرت میں استغنا کے ساتھ ساتھ اتباع شریعت اور دین کی محبت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ (انفاس قدسیہ)

علامہ کشمیری رحمہ اللہ کا ادب

ایک دفعہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے طلبہ سے پوچھا کہ بتاؤ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ اتنے زیادہ مشہور کیوں ہوگئے؟ کسی نے کہا: اچھے مفسر تھے' کسی نے کہا: اچھے محدث تھے' اچھے شاعر تھے' وہ منطق اچھی جانتے تھے۔ فرمایا نہیں' کسی نے یہی سوال ایک مرتبہ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے پوچھا لیا تو فرمایا: دو باتیں میرے اندر تھیں:

(۱) جب مطالعہ کرتا تھا تو باوضو کرتا تھا اور (۲) جب مجھے کتاب کا حاشیہ پڑھنے کی ضرورت پڑتی تھی اور حاشیہ دوسری طرف ہوتا تو میں اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری طرف آ کر حاشیہ پڑھ لیتا تھا۔ حدیث کی کتابوں کو میں نے کبھی اپنے تابع نہیں کیا۔ (بکھرے موتی)

برداشت اور حُسنِ سلوک

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ اپنے ایک پڑوسی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں دارالافتاء کے عقب میں اوپر کی منزل والے روزانہ دارالافتاء کے اندر کوڑا پھینک دیا کرتے تھے... انہیں کئی بار کہلوایا مگر کوئی اثر نہ ہوا کسی نے مجھ سے کہا کہ ایک ٹرک پتھروں کا منگوا لیتے ہیں اور ان پر برساتے ہیں تو ان کا دماغ درست ہو جائے گا... میں نے کہا کہ نہیں یہ مناسب طریقہ نہیں... پھر میں نے پڑوسی کو کہلوایا کہ میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ معلوم نہیں کہ آپ کس وقت گھر پر ہوتے ہیں اور فارغ اوقات کیا ہے؟...

میرا یہ پیغام سن کر وہ میرے پاس خود ہی آ گئے... میں نے کہا کہ میں آپ کو کچھ ہدایا وغیرہ دینا چاہتا ہوں اس لیے خیال ہوا کہ پہلے جان پہچان ہو جائے تو بہتر ہے وہ کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ہدایا دیا کریں... ہماری تو بدقسمتی ہے کہ اب تک محروم رہے... میں نے کوڑے کے ڈھیر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ نہیں آپ کے ہاں سے تو وافر مقدار میں ہدایا آتے ہیں... ٹوکروں کے ٹوکرے... اس لیے تو خیال ہوا کہ مجھے بھی احسان کا بدلہ دینا چاہئے...... جب آپکے ہاں سے اس قدر ہدایا آتے رہتے ہیں تو مجھے بھی تو کچھ دینا چاہئے... یہ سن کر وہ بہت نادم ہوئے اور اسکے بعد ان کے گھر سے کوڑا آنا بند ہو گیا... (بحوالہ محبت الٰہیہ)

ماں کی محبت

محمد بن ہیثم کہتے ہیں میں بچپن میں بشر کی ہمشیرہ کے پاس آیا کرتا تھا ایک دن انہوں نے مجھے کاتے ہوئے سوت کا ایک گولہ دیا اور کہا اسے بیچ کر روٹی اور مچھلی خرید لاؤ میں روٹی اور مچھلی خرید لایا اتنے میں بشر بن حارث گھر میں داخل ہوئے روٹی اور مچھلی اندر رکھی ہوئی تھی بشر نے پوچھا یہ کیسا کھانا ہے؟ بہن کہنے لگی میں نے خواب میں والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کاتے ہوئے سوت کے بدلہ میں روٹی اور مچھلی خرید لاؤ چونکہ تمہارا بھائی بشر روٹی اور مچھلی

کا دیرینہ خواہشمند ہے ہمشیرہ نے جب ماں کا ذکر کیا بشر رو پڑے اور فرمایا:

...اللہ ہماری ماں پر رحم فرمائے جب زندہ تھی اس وقت بھی ہمارے لیے غمزدہ رہتی تھی اور جب دنیا سے رخصت ہوگئی تب بھی ہمارے لیے غمزدہ ہے......

بشر نے فرمایا میں پچیس سال سے برابر مچھلی کا خواہشمند ہوں لیکن میں نے اسے خالصۃً للہ چھوڑ دیا ہے... (حلیۃ الأولیاء ج8 ص310)

اللہ کی محبت اور حضرت مرادآبادی رحمہ اللہ

حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے شیخ تھے...ایک مرتبہ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے...حضرت نے فرمایا...اشرف علی! جب سجدہ کرتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے میرا پیار لے لیا ہو...اور اشرف علی! جب قرآن پڑھتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے پروردگار سے ہمکلامی کر رہا ہوں اور مجھے اتنا مزہ آتا ہے کہ جنت میں اگر کچھ حوریں میرے پاس آئیں تو میں ان سے کہوں گا... بی بی! مجھے تھوڑا سا قرآن سنا دو..سبحان اللہ...ان لوگوں کو کتنا مزہ آتا ہوگا!!! وہ سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ تھے اور مراقبہ کو... پریم پیالہ...کہتے تھے...مراقبہ میں اتنا مزہ آتا تھا کہ مراقبہ کے لیے بیٹھتے تو مریدین سے فرماتے کہ آؤ! پریم پیالہ پئیں... (اصلاحی واقعات)

خدمت خلق کا مثالی کارنامہ

مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قیام پاکستان سے پہلے دیوبند میں ایک دن فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلا ہندوؤں کی بستی سے گزرا مسجد جانے لگا تو راستہ میں ایک کنویں کے پاس ایک بوڑھی عورت کو دیکھا جو پانی بھر کر لا رہی تھی اور پانی کے بوجھ سے بمشکل چل رہی تھی....اس عورت نے تھک کر گھڑا زمین پر رکھا اور سانس لینے لگی مجھے اس پر ترس آیا میں نے کہا اماں لاؤ میں تمہارا گھڑا اٹھا دیتا ہوں....میں نے جب اٹھایا تو اس کا وزن بہت زیادہ تھا میں نے اتنا وزن شاید پہلے کبھی نہیں اٹھایا تھا....خیر وہ عورت مجھے راستہ بتاتی ایک قریبی محلے میں پہنچ کر ایک کچے پکے مکان کے پاس جا کر رکی ....یہ اس کا گھر تھا اسنے کہا کہ بس بیٹا یہیں رکھ دو....میں واپس آنے لگا تو اس نے زور زور

سے مجھے دعائیں دینا شروع کردیں میں نے سوچا سودا سستا ہے چنانچہ اگلے دن میں نماز سے ذرا پہلے نکل گیا جب کنوئیں پر پہنچا تو اسنے پانی نکالنے کے لئے ڈول کنویں میں ڈالا ہوا تھا میں نے کہا اماں تم ہٹ جاؤ میں کنویں سے پانی نکال دیتا ہوں....

چنانچہ میں نے ڈول بھرا اور سر پر رکھ کر اس کے گھر پہنچا دیا.... اس بوڑھی عورت نے راستہ میں بھی دعائیں دیں اور گھر پہنچ کر بھی.... پھر میں نے روزانہ کا معمول بنالیا.... جب تک وہ بوڑھی عورت زندہ رہی الحمدللہ میرا یہی معمول رہا.... یہ راز میرے اور اس بڑھیا کے درمیان تھا کسی اور کو اسکا علم نہیں تھا.... (ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

ان دونوں نے میرے دین کی اشاعت کی ہے

حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا دیوبند والوں کو حق پر پایا۔ حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔ ایک بار دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے۔ بعدہ مراقبہ کی بابت فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح ظاہر ہوئی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا قاسم نانوتوی اور شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت وتبلیغ کی ہے"۔ (برکاتِ درود شریف)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے متعلق واقعہ

حضرت محسن کاکوری اور مشہور نعت گو شاعر کے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوری فرماتے ہیں کہ میں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی کے متعلق خواب دیکھا۔ حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو ان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی۔ البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علماء حق کا زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی کا مجھے بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا۔ کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور ہمہ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تیمارداری فرما رہے ہیں۔ اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے۔ جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب

ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خیر کیا بیمار ہیں۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرما رہے ہیں۔ لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے سمجھ میں نہ آئے کہ وہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی کی خدمت میں یہ خواب لکھ بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی لکھ دیا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔

مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی ہیں چونکہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لیے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دیئے۔ (برکاتِ درُود شریف)

حکیمانہ طرزِ اصلاح

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں حضرت بنوری رحمہ اللہ کی پہلی یاد جو اس ناکارہ کے ذہن و حافظہ پر نقش ہے وہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ پر حضرت کی تشریف آوری تھی... یہ ناکارہ خیر المدارس کا طالب علم تھا... حضرت جلسہ پر تشریف لائے... آپ کے ساتھ آپ کے مدرسہ کے ایک مصری استاذ بھی تھے... حضرت تقریر کے لیے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو مصری استاذ کو بھی اپنے برابر کرسی پر بٹھالیا... اور تقریر سے پہلے حضرت اپنے اس رفیق کی مدح و ستائش کرنے لگے... سامعین حضرت کے تعریفی کلمات سے متعجب تھے... کیونکہ مصری علماء کی طرح یہ صاحب بھی بے ریش تھے... غالباً حضرت نے سامعین کے چہروں میں حیرت و استعجاب کے خطوط پڑھ لیے... اس لیے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

آپ حضرات ان کی ظاہری شکل کو نہ دیکھیں... ان کا باطن بہت خوب ہے.... بہت عمدہ ہے.... بہت اچھا ہے... آپ حضرات دعا کریں کہ میرا باطن ان جیسا ہو جائے اور ان کا ظاہر مجھ جیسا ہو جائے...... اور پھر اپنے اس رفیق کی طرف متوجہ ہو کر عربی میں فرمایا کہ شیخ! میں نے حاضرین سے یہ دعا کرنے کی فرمائش کی ہے... یہ سن کر وہ مصری عالم کھڑے ہوئے اور عربی میں کہا کہ... تمام حاضرین گواہ رہیں کہ آج سے میرا ظاہر بھی شیخ بنوری جیسا ہوگا......

حضرت رحمہ اللہ نے جب ان کے عربی فقروں کا ترجمہ کیا تو سامعین عش عش کر اٹھے... اس وقت ان کی مسرت و شادمانی لائق دید تھی... حضرت کی تواضع اور ان کے امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر کے انداز کا یہ پہلا نقش تھا جو اس ناکارہ کے ذہن پر مرتسم ہوا اور آپ کی یہ ادا ایک مثال تھی جو اہل علم کے لیے لائق تقلید ہے...(واقعات ومشاہدات ص ۱۷۹)

جائے بزرگاں بجائے بزرگاں

ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارن پوری حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے ہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت سے کہا کہ میں رائے بریلی گیا تھا، وہاں جا کر اس قدر سخت بیمار ہوا کہ اُمید زیست نہ رہی۔ خیال ہوا کہ یہاں کی مٹی نے کھینچ لیا ہے۔ فرمایا میرا ارادہ تھا کہ یہاں حضرت احمد شہید رحمہ اللہ کے حجرہ میں ایک چلہ کروں کیونکہ یہاں انوار و برکات بہت ہیں۔ اس پر حضرت مدنی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں دو جگہ اب بھی ایسی ہیں جہاں سینکڑوں برس کے بعد اب بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات جیسے ابھی اُٹھ کر گئے ہیں اور انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ ایک حضرت سید شہید رحمہ اللہ کا رائے بریلی کا حجرہ اور ایک حضرت میاں جیو نور محمد صاحب رحمہ اللہ کا لوہاری والا حجرہ۔

دل چاہتا ہے کہ ان دونوں جگہ چالیس چالیس کا ایک ایک چلہ کروں گا مگر مصروفیات کے باعث نہیں کر سکتا۔ (عامل کامل)

محبت کی ادائیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ ایک مرتبہ لوہاری حضرت میاں جیو صاحب رحمہ اللہ کے حجرہ پر تشریف لے گئے وہاں حضرت رحمہ اللہ کا ایک سوکھا ہوا جوتا رکھا تھا۔

آپ نے اس کو اپنے سر پر رکھ لیا۔ اس واقعہ کو کئی مرتبہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے مواعظ میں فخریہ بیان کیا۔ (سوانح میاں جیو نور محمد صاحب رحمہ اللہ، ص: ۱۶۳)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا جذبہ اکرام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا جس کے کپڑوں میں بھی بدبو آتی تھی اور بے انتہا جوئیں اس کے کپڑوں

میں تھیں جس جگہ بیٹھتا سو پچاس جوئیں جھڑ جاتیں۔ مہمان خانہ میں کوئی پاس نہ پھٹکنے دیتا لیکن حضرت مدنیؒ نے اس کو اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلایا اور منہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنا تولیہ عنایت فرمایا چنانچہ حضرت کے کپڑوں پر بہت سی جوئیں چڑھ گئیں جن کو آپ نے اندر تشریف لے جا کر صاف کرایا۔

فائدہ: سبحان اللہ! مہمانوں کی اس قدر دلداری اور ان کا اتنا خیال۔ حضرت مدنیؒ کا دستر خوان اتنا وسیع تھا کہ دس بیس ہی نہیں بلکہ دو دو سو اور تین تین سو مہمان ہو جاتے تھے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ کے در دولت سے کوئی مہمان بھوکا آیا ہو اگر کوئی مہمان کھانے کے وقت دستر خوان پر نہ ہوتا تو تلاش کراتے تھے۔ (انفاس قدسیہ)

اصلاح کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ایک درویش اور گوشہ نشین بزرگ تھے... آپ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے... ایک مرتبہ آپ نے یہ محسوس کیا کہ حضرات مدرسین دارالعلوم کے مقررہ وقت سے تاخیر کر کے کچھ بعد میں آتے ہیں تو بجائے حاکمانہ محاسبہ کے عمل یہ کیا کہ روزانہ صبح کو دارالعلوم کا وقت شروع ہونے پر دارالعلوم کے دروازہ میں ایک چارپائی ڈال کر اس پر بیٹھ جاتے اور جب کوئی مدرس آتے تو سلام و مصافحہ اور دریافت خیریت پر اکتفاء فرماتے زبان سے کچھ نہ کہتے کہ آپ دیر سے کیوں آئے ہیں اس حکیمانہ سرزنش نے سب ہی مدرسین کو وقت کا پابند بنا دیا...

صرف ایک مدرس اس کے بعد بھی کچھ وقت گذار کر آتے تھے تو ایک روز ان کو اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ:... "مولانا! میں جانتا ہوں کہ آپ کے مشاغل بہت ہیں... ان کی وجہ سے دارالعلوم پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے ماشاء اللہ آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے میں ایک بے کار آدمی ہوں خالی پڑا رہتا ہوں آپ ایسا کریں کہ اپنے گھریلو کام مجھے بتلا دیا کریں میں خود جا کر ان کو انجام دے دیا کروں گا تا کہ آپ کا وقت تعلیم کے لئے فارغ ہو جائے..."

اس حکمت عملی کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ آئندہ وہ بھی پابند ہو گئے اور مدرسہ وقت پر آنے لگے... (میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات ص ۵۹)

حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی رحمہما اللہ کا مزاج

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ کے پاس کوئی بیٹھا ہوا ہوتا تو اشراق اور چاشت بھی قضا کر دیتے تھے۔ مولانا رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کی اور شان تھی کوئی بیٹھا ہو جب وقت اشراق یا چاشت کا آیا' وضو کر کے وہیں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ یہ بھی نہیں کہ کچھ کہہ کر اُٹھیں کہ میں نماز پڑھ لوں' یا اُٹھنے کی اجازت لیں۔ جہاں کھانے کا وقت آیا لکڑی لی اور چل دیئے چاہے کوئی نواب ہی کا بچہ بیٹھا ہو وہاں یہ شان تھی جیسے بادشاہوں کی شان ایک تو بات ہی کم کرتے تھے اور اگر کچھ مختصر سی بات کہی تو جلدی سے ختم کر کے تسبیح لے کر ذکر میں مشغول ہو گئے۔ کسی نے کوئی بات پوچھی تو جواب مختصر دے دیا اور اگر نہ پوچھی تو کوئی گھنٹوں بیٹھا رہے انہیں کچھ مطلب نہیں۔ مولانا محمد قاسم صاحب کے پاس جب تک کوئی بیٹھا رہتا برابر بولتے رہتے۔ (قصص الاکابر)

اکابر کے ارشاد میں امتثالِ امر

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ کے یہاں وزیر حیدر آباد آئے حکم ہوا کہ نکال دو' خادم نے عرض کیا کہ حضور وزیر ہیں فرمایا میں کیا کروں' اگر وزیر ہے جب بہت عرض کیا گیا تو فرمایا اچھا دو بجے رات تک اجازت ہے۔ امراء حیدر آباد بھی بزرگوں کے ایسے معتقد ہیں دو بجے کے بعد فوراً وہ خود بخود چل دیئے۔ (امثالِ عبرت)

سیدھا جنت میں جانے کا عمل

حضرت ابوالحسن بغدادی دارمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبداللہ بن حامد رحمہ اللہ کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے اُن سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔

انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تُو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کر۔ دارمیؒ کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنا لیا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

فیض صحبت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ اپنے ابتدائی زمانہ میں اجمیر میں تشریف رکھتے تھے..... وہاں ایک شخص شریف سید فن موسیقی میں کامل تھے مولانا کو چونکہ ہر فن کی تحصیل کا شوق تھا اس لئے مولانا نے چندے ان سے اس فن کے اصول کو سیکھا تھا لیکن اللہ والے اگر کوئی نفع معمولی بھی کسی سے حاصل کر لیتے ہیں تو اس دوسرے کو بھی دینی (نفع پہنچاتے ہیں مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے سیکھا تو ہوگا ہفتہ ہی دو ہفتہ میں مگر اس کا یہ اثر ہوا کہ چند روز کے بعد ان کی ہدایت کا سامان پیدا ہوا اسی طرح ان کے پاس ایک شخص آیا کہ وہ بھی اس فن میں ماہر تھا..... اس نے کچھ سنانے کی فرمائش کی..... انہوں نے سنایا جب سنا چکے تو وہ کہنے لگا سبحان اللہ! کیا گلا پایا ہے یہ جملہ سن کر ان کو سخت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس اتنی محنت کا یہ صلہ ملا کہ میری وہ تعریف کی گئی جو ایک ڈوم کی ہو سکتی ہے اور عہد کیا کہ اس کے بعد پھر کبھی اس مہمل کام کے پاس بھی نہ جاؤں گا..... پس مولانا کی برکت سے تائب ہو گئے اور اخیر راگ دین کا رہا..... (ص ۳۳ امثال عبرت حصہ دوم)

فاتح القرّاء کا لقب

ایک بار حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی رحمہ اللہ کے یہاں متعدد علماء وقراء کا اجتماع ہوا اور مختلف قراء نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ جب حضور والا نے سورۂ ہود کے شروع سے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی تو شام کے جزیرۂ ابن عمر برقعیدی (جس کی نسبت سے محقق ابن الجزری معروف ہیں اس جزیرہ) کے ایک بڑے عالم شیخ رمضانی شامی بول اٹھے...... ''یا فتح محمد أنت فا تح القراء''۔ اور وَ یُؤْ تِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ کا تلفظ سن کر شیخ موصوف نے فرمایا کہ ''حرف ضاد کی مستقل بالذات اور سب حرفوں سے نمایاں وممتاز اور مشخص وصحیح تر ادائیگی آج میں آپ کی زبان سے سن رہا ہوں۔ یہ ادائیگی سن کر ہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ حرف ضاد تمام حرفوں سے جداگانہ ایک مستقل الاداء حرف ہے۔ ورنہ آج تک میں نے ایسی مستقل اداء اس حرف (ضاد) کی کسی سے بھی نہیں سنی''۔

اس پر حضرت قاری فتح محمد صاحب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت! یہی تو ایک ایسا حرف ہے جو مجھے مکمل طور پر صحیح اور کما حقہ ادا کرنا نہیں آتا جس کی عمدہ و صحیح ادائیگی کی آپ تحسین و تعریف فرما رہے ہیں۔ اللہ اکبر......! (تحفہ حفاظ)

قتل کی سزا

سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت بادشاہ دہلی کے ایک رافضی المذہب وزیر کے ایماء پر ہوئی تھی... قاتل نے آپ کو طینچہ سے سینے پر گولی مار کر شہید کیا تھا... آپ کی وفات کے بعد خود بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں، تھوڑی دیر کے بعد جنگل کی ایک جانب سے کچھ گرد سی اُٹھتی دکھائی دی... گرد چھٹی تو یہ دکھائی دیا کہ ایک بزرگ گھوڑے پر سوار آرہے ہیں اور مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ اس کی رکاب تھامے ہوئے ہیں... پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوار حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں... بادشاہ کہتا ہے کہ خواب ہی میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے قریب آ کر مرزا صاحب سے پوچھا: ''مرزا تمہارا قاتل کون ہے؟'' مرزا صاحب نے وزیر کی طرف اشارہ کیا... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنتے ہی وزیر کو اپنے تیر کا شکار کر لیا...

یہ خواب دیکھتے ہی بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اس نے فوراً وزیر کی طلبی کا حکم دیا، سپاہی وزیر کے محل پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کے جگر میں درد اُٹھا ہے اور وہ باہر تک نکل کے نہیں آسکتے... صبح ہوتے ہی ہوتے وزیر صاحب اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے... (زہد ورقائق)

اتباع شریعت

مصر کے سابق صدر کرنل انور سادات مرحوم جب ہندوستان تشریف لائے تو موصوف نے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ایک خواہش ظاہر کی کہ:... ''میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ فوٹو کھنچواؤں'' حضرت نے سختی سے منع فرمایا اور وہ تمام حدیثیں سنا ڈالیں جن میں تصویر کشی کی وعیدیں آئیں ہیں...

ف: غرضیکہ حضرت میں استغنا کے ساتھ ساتھ اتباع شریعت اور دین کی محبت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا... (انفاس قدسیہ)

مثالی اتباع سنت

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا... ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگرچہ آپکی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح وتہلیل، ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہوگیا تھا... سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہوجانا ضروری تھا... سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرمادیتے... ''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے''۔ (جواہرات مدنی)

سلطان ناصر الدین محمود رحمہ اللہ کا عشق رسالت

سلطان ناصر الدین محمود (۶۴۴۔۶۶۴ھ) بڑا متقی اور پرہیزگار بادشاہ تھا۔ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑا سرشار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بھی انتہائی احترام سے زبان پر لاتا تھا۔ سلطان کا ایک خاص دوست تاج الدین محمد تھا۔ سلطان اس کو ہمیشہ محمد ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ ایک دن سلطان نے اپنے اس دوست کو خلاف عادت تاج الدین کہہ کر پکارا۔ تاج الدین محمد کو بڑا خوف ہوا کہ جس ملاطفت سے بادشاہ اس کو محمد کہہ کر پکارتا تھا اب وہ ملاطفت نہیں رہی۔ شاید بادشاہ اس سے کچھ رنجیدہ خاطر ہے۔ اس ڈر سے وہ تین دن تک بادشاہ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ تیسرے دن سلطان محمود نے اس کو گھر سے بلوایا اور پوچھا ''تم بغیر کسی سبب کے تین دن سے کیوں غیر حاضر ہو''

عرض کیا ''حضور والا! آپ مجھے انتہائی پیار سے محمد کہہ کر پکارتے تھے لیکن اس روز آپ نے مجھے تاج الدین کے نام سے پکارا، مجھے ڈر ہوا کہ شاید آپ کو مجھ سے کوئی بدگمانی پیدا ہوگئی ہے اس لیے میں نے اپنی صورت نہیں دکھائی۔ یہ تین دن میں نے بڑی تشویش میں گزارے اور بہت کرب و بے چینی میں مبتلا رہا۔''

بادشاہ یہ سن کر مسکرایا اور اس کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا ''میں تم سے بالکل بھی بدگمان نہیں ہوں۔ تم کو میں نے اس دن تاج الدین صرف اس لیے کہہ کر پکارا تھا کہ اس وقت میں باوضو نہیں تھا' مجھے شرم آئی کہ اس پاک نام محمد کو بے وضو لوں۔'' (تاریخ فرشتہ جلد اول ص ۴۷)

بنو تمیم کا عبادت گزار

محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں حکیم بن جعفر نے خبر دی انہیں مطرف بن ابو بکر ہذلی نے' انہیں بصرہ کے ایک شخص نے اور فرمایا کہ شاید وہ شخص عبدالنور سلیطی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم میں ایک شخص عبادت گذار تھا وہ ساری رات نماز پڑھتا' ایک روز اس کی والدہ نے اسے کہا: بیٹے! تھوڑی دیر رات کو سولیا کرو! تو کہنے لگے! اماں جان جیسے آپ چاہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آج دنیا میں سولوں اور کل قیامت میں نہ سوؤں' اور چاہو تو میں آج نہ سوؤں تو کل قیامت میں حساب کتاب کی تنگی میں راحت پانے والوں کے ساتھ شاید مجھے بھی راحت نصیب ہو جائے۔ وہ کہنے لگی۔ میرے بیٹے! میں تو تیرے لیے راحت ہی چاہوں گی مگر آخرت کی راحت دنیا کی راحت سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ میرے بیٹے! دنیا ہی میں جاگ لے شاید اس دن کی تنگی سے نجات پالے۔ مگر وہاں نجات پانا ہے۔

بہت مشکل! یہ سن کر لڑکے نے ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ اس عورت کے پاس قبیلہ بنو تمیم کی عورتیں جمع ہو گئیں' وہ بڑھیا رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی' ہائے میرے بیٹے! قیامت کے مقتول ہائے میرے بیٹے جسے آخرت کے ذکر نے مار ڈالا۔ (الرقة والبکاء لابن قدامہ)

رحمۃ للعالمین کا مطالعہ کرو

جب کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تیار ہوئی تو اس کے مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کو متعدد خطوط اس مضمون کے موصول ہوئے۔ ہم نے یہ کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تا حال نہیں دیکھی اور نہ ہی اس کا اشتہار نظر سے گزرا۔ رات خواب میں حضرت آقائے کل سید المرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خواب میں یہ حکم دیا کہ پٹیالہ کے اس پتہ پر خط لکھ کر ''رحمۃ للعالمین'' نامی کتاب طلب کرو اور اس کا مطالعہ کرو اس لیے ہم یہ خط لکھ رہے ہیں۔ (برکاتِ درود شریف)

مدینہ منورہ بلوایا اور کرایہ کا انتظام بھی کرایا

مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت محب الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل حاضر ہوتے تھے۔ آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہوگئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔ اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محب الدین ہمارے پاس نہ آ ؤ گے؟'' عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا۔ کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔ علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ کے لیے سواری کا انتظام کرلیا ہے۔ آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے۔ چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔ (برکاتِ درُود شریف)

خوفِ خداوندی کی مبارک حالت

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ حفاظِ حدیث میں ہیں... ایک رات تہجد میں اتنی کثرت سے روئے کہ حد نہ رہی کسی نے دریافت کیا تو فرمایا تلاوت میں یہ آیت آ گئی تھی۔ اخیر تک (سورہ زمر... ع ۵) اُوپر کی آیت میں اس کا ذکر ہے کہ اگر ظلم کرنے والوں کے پاس دنیا کی ساری چیزیں ہوں اور اتنی ہی ان کے ساتھ اور بھی ہوں تو وہ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھوٹنے کیلئے فدیہ کے طور پر دینے لگیں اس کے بعد ارشاد ہے الایہ... اور اللہ کی طرف سے ان کیلئے (عذاب کا) وہ معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور اس وقت ان کو اپنی تمام بداعمالیاں ظاہر ہو جائینگی... حضرت محمد ابن منکدر رحمہ اللہ وفات کے وقت بھی بہت گھبرا رہے تھے اور فرماتے تھے کہ اسی آیت سے ڈر رہا ہوں... (فضائل اعمال)

ایک رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ کے دادا مولانا محمد رحمت اللہ کا بیان ہے کہ ''1857ء کے بعد ایک رات میں نے پٹنہ (گنگا کے کنارے) مسجد میں گذاری ان

دنوں حافظ ضیاء الدین بخاری (والد امیر شریعت رحمہ اللہ) کی عمر اُنتیس سال تھی اور انہوں نے ایک رات مجھے ایک ہی رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا تھا۔" (حیات امیر شریعت)

حافظ سید ضیاء الدین بخاریؒ کے قرآن کریم سے والہانہ تعلق و وارفتگی اور عقیدت و عشق ہی کا ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسا بیٹا دیا، جس نے ساری زندگی قرآن کے پیغام اور علوم و معارف کو بیان کرنے میں گذار کر دی اور جب ڈوب کر وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا "ابھی ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے" اللہ مغفرت کرے عجب لوگ تھے"۔ (دین ودانش)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا عشق رسول

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے ملاقات کیلئے گنگوہ پہنچے تو حضرت گنگوہی نے سوال کیا کہ روضہ اطہر کی خاک پاک کہاں ہے؟ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے خدمت میں پیش کر دی... حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے اس کو اپنے سرمہ میں ملا دیا... اس طرح اس پاک سر زمین کی پاکیزہ مٹی کو آنکھوں میں جگہ دی' یہ ہے عشق نبوی (ملفوظات فقیہ الامت 295/3)

اَدب کی برکات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انظر شاہ مسعودی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں... "امام المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خود فرمایا کہ "میں نے سات سال کی عمر کے بعد دین کی کسی کتاب کو وضو کے بغیر ہاتھ نہیں لگایا..."

بلکہ اس سے آگے کی بات یہ ہے کہ "کتاب کو مطالعہ میں کبھی اپنے تابع نہیں کیا جس نشست میں بیٹھ کر کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں اگر حاشیہ دوسری جانب ہوتا ہے تو کتاب کو گردش دے کر حاشیہ اپنے سامنے کرنے کی کوشش نہیں کی' کتاب کی ہیئت بدلے بغیر خود اپنی نشست بدل کر حاشیہ کی جانب آبیٹھتا ہوں..." (نقش دوام ص 108)

کمال دیانت

برادرزادہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جناب مولانا شبیر علی صاحبؒ ایک دفعہ قیام دیوبند کے دوران حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ساتھ دفتر دارالعلوم میں مصروف گفتگو کر رہے بجلی کا پنکھا اس دوران چل رہا تھا۔ ”جب گفتگو سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ:۔ ”کئی گھنٹے تک جو دارالعلوم کا پنکھا ہماری وجہ سے چلتا رہا۔ یہ کوئی دارالعلوم کا کام تو نہیں تھا اس لئے اس کا خرچہ ہمیں ادا کرنا چاہئے۔ ایک روپیہ مہتمم صاحب کے حوالے کیا کہ یہ دارالعلوم میں جمع کردیا جائے۔ (حکایات اسلاف)

معطر لاش

شیخ الاسلام علامہ شمس الحق صاحب افغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیوبند کے مدرسہ دارالعلوم میں حدیث کا ایک طالب علم فوت ہوگیا... جو افغانستان کا رہنے والا تھا جنازہ پڑھ کر دفنایا گیا... اور اسکے ورثاء کو خط بھیجا... فاصلہ لمبا تھا خط چھ ماہ بعد اسکے گھر میں پہنچ گیا... اسکے عزیز آگئے... مہتمم حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات ہوگئی تو وہ کہنے لگے کہ ہم میت کو نکال کر اپنے وطن افغانستان میں لے جانا چاہتے ہیں... مہتمم صاحب نے بہت سمجھایا مگر وہ بضد تھے... بات نہیں مان رہے تھے تو مہتمم صاحب نے انکو میرے پاس بھیجا میں نے بھی انہیں بہت سمجھایا وہ کہنے لگے یا تو ہم میت لے جائیں گے یا ہمارا سارا خاندان یہاں منتقل ہو جائے گا... اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں میں نے کہا جاؤ... خدا کے بندو !... تم تو خدا تعالیٰ کا راز ظاہر کرو گے جب قبر کھودی گئی تو چھ ماہ بعد میت اپنے کفن سمیت صحیح سالم پڑی تھی اور اس سے بہت اعلیٰ خوشبو آرہی تھی... میت کی لاش صندوق میں رکھ دی گئی اور احتراماً ایک طالبعلم ان کے ساتھ بھیج دیا گیا... لاہور کے راستے سے پشاور جانا تھا... پشاور کے ریلوے اسٹیشن پر ایکسائز اور پولیس والوں نے کہا کہ اس صندوق میں میت نہیں....

بلکہ کستوری (مشک) ہے جو سمگل ہو رہی ہے جب صندوق کو پولیس والوں نے کھولا تو اس میں حدیث پاک کا طالب علم تھا اور اس سے خوشبو آرہی تھی... (اصول واقعات)

کمال استغناء

ایک شخص حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے پاس بہت بڑی رقم لے کر آیا اور بولا: حضرت! میں یہ رقم آپ کے مدرسے کیلئے لایا ہوں...... مولانا نے جواب میں کہا... ہمارے مدرسے کا ایک سال کا خرچ پورا ہو چکا ہے... اس لیے آپ یہ رقم لے جائیں اور کسی ایسے مدرسے میں دے دیں جو ہم سے زیادہ اس رقم کا حق دار ہے...... اس نے پھر کہا: ...حضرت! میں یہ آپ کے مدرسے کیلئے لایا ہوں...... انہوں نے پھر وہی جواب دیا... وہ پھر بھی اصرار کرتا رہا لیکن مولانا صاحب نہ مانے... آخر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جاتے ہوئے بولا:

حضرت! آپ کو اتنی زیادہ رقم دینے والا کوئی نہیں ملے گا...... اس پر انہوں نے جواب دیا:... اور تمہیں بھی اتنی بڑی رقم ٹھکرانے والا کوئی نہیں ملے گا... (مختصر پر اثر ص ۹۵)

تحمل سے بڑھ کر معاملہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ نقشبندی سلسلہ کے معروف بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے ہاں ایک مہمان آئے۔ حضرت کے ہاں فاقہ تھا۔ پریشانی میں باہر ٹہل رہے تھے، ایک طباخی نے دیکھ لیا کہ شاید حضرت کے ہاں مہمان آیا ہے اور گھر میں فاقہ ہے۔ اس لیے وہ جلدی سے کھانا لے کر آ گیا۔

حضرت نے اس طباخی کو دُعائیں دیں اور بلا کر فرمایا، مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس نے عرض کیا حضرت! مجھے اپنا جیسا بنا دیں۔ حضرت نے بہت سمجھایا کہ تم سے اس کا تحمل نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اس۔ کے اصرار پر اسے اپنے خاص حجرہ میں لے گئے اور مراقبہ و دُعا کی اور اپنی چادر اس پر ڈال دی۔ جب باہر نکلے تو وہ طباخی بھی شکل وصورت میں حضرت کے مشابہ تھا اور صرف اتنا فرق تھا کہ طباخی کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی تھیں۔ بالآخر وہ چند دنوں بعد انتقال کر گیا۔ (عالم کامل)

اُستاذ کی مثالی خدمت

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے بھی اپنے استاد کی خدمت میں خود کو وقف کر دکھایا اور جب حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کو

جزیرہ مالٹا کی جیل میں قید کیا گیا تو وہاں سخت سردی کی راتوں میں حضرت مدنی رحمہ اللہ رات بھر لوٹے میں پانی لئے اپنے پیٹ کے ساتھ لگائے رکھتے تاکہ صبح حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کو وضو کے لئے تکلیف نہ ہو حالانکہ اس طرح رات بھر جاگنے سے پانی کی ٹھنڈک برائے نام ختم ہوتی تھی لیکن خدمت کو دیکھئے اپنے محبوب استاد کی خدمت میں جانے کتنی راتیں حضرت مدنی رحمہ اللہ کو سونا نصیب نہ ہوا۔ اور یوں رات بھر پانی سینے پر لگائے رکھنے سے سینہ پر ایک واضح نشان پڑ گیا تھا مزید برآں یہ کہ جب حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کو انگریز کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا اور آپؒ کو قید کر لیا گیا تو حضرت مدنیؒ نے خود درخواست دے کر اپنے آپ کو پیش کیا کہ استاد کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا جائے اور یوں خود کو شدید مشقت میں ڈالا اور خدمت استاد کی بینظیر تاریخ رقم کر ڈالی۔

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے چند واقعات)

اکابر کی باہمی محبت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب اور حضرتِ مولانا رشید احمد صاحب رحمہما اللہ جب حج کو چلے تو بمبئی میں مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ تو لوگوں سے ملتے پھرتے اور مولانا گنگوہی انتظام میں مشغول رہتے۔ جب مولانا محمد قاسمؒ صاحب واپس آتے تو مولانا گنگوہیؒ فرماتے کہ کچھ فکر بھی ہے کہ کیا انتظام کرنا ہے آپ ملتے جلتے پھرتے ہیں۔ مولانا فرماتے کہ مجھے فکر کی کیا بات ہے جب آپ بڑے سر پر موجود ہیں پھر فرمایا کہ ایک بار مولانا محمد قاسم صاحب مولانا گنگوہی رحمہما اللہ سے فرمانے لگے کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہماری نظر ایسی نہیں بولے کہ جی ہاں! ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا اور آپ مجتہد بنے بیٹھے ہیں ہم نے کبھی آپ پر رشک نہیں کیا ایسی ایسی باتیں ہوا کرتی تھیں وہ انہیں اپنے سے بڑا سمجھتے تھے اور وہ انہیں۔ (قصص الاکابر)

دلجوئی کی خاطر تقویٰ کی بجائے فتویٰ پر عمل

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ کی حکایت ہے کہ ان کو ایک شخص نے کچھ نذر کی آپ نے کچھ عذر فرمایا اس لیے کہ اس میں کچھ شبہ تھا اگرچہ وہ شے فتویٰ کی روح سے جائز تھی مگر تقویٰ

کے اعتبار سے اس کا لینا درست نہ تھا اور حکم شرعی یہ ہے کہ اگر تقویٰ کے اس خاص درجہ پر عمل کرنے سے دوسرے کی دل شکنی ہو تو فتویٰ پر عمل کرنا چاہیے ایسے موقع پر تقویٰ کی حفاظت جائز نہیں اور ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کسی سے بڑی مقدار ملے مثلاً پانچ سو روپے اور مشتبہ ہو تو کیا مشتبہ سے بھی آگے بڑھ کر ہو تو تاویل کرا کر اس کو جائز کر لیں گے اور اگر کوئی ایک روپیہ دے تو سارا تقویٰ اس میں چلا دیں گے۔ القصہ حضرت حاتم نے اول انکار کیا جب اس نے اصرار کیا تو لے لیا بخلاف ہم لوگوں کے کہ اگر ہمارے منہ سے ایک مرتبہ نہ نکل جاوے تو ہرگز نہ لیں گے کیونکہ اب لینا اپنی آن کے خلاف ہے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت آپ نے اول انکار کیوں کیا اور دوبارہ کیوں لے لیا فرمایا کہ اول اس لیے انکار کیا کہ اس کا لینا تقویٰ کے خلاف تھا اور جب اس نے اصرار کیا تو خیال کیا کہ نہ لینے میں تو میری عزت اور اس کی ذلت ہے اور لینے میں میری ذلت اور اس کی عزت ہے میں نے اس کی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دی یعنی میرے نہ لینے سے میری بات تو بنی رہتی مگر میرے بھائی کی وجاہت اور آبرو میں فرق آتا اور لینے میں میری شان کو دھبہ لگتا ہے مگر اس کی بات بنتی ہے۔ پس میں نے اپنی عزت اور آبرو کو لات ماری اور اپنے بھائی کی بات کو اونچا رکھا۔

سبحان اللہ! نیت یہ ہے اور حقیقت دین یہ ہے۔ (امثال عبرت)

میلاد یوں بھی ہو سکتا ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: کہ قنوج میں ایک نئے مکان میں مولود پڑھنے کی درخواست کی گئی..... مجھ (حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ) سے..... میں نے کہا میرے مولود پڑھنے سے خوش نہ ہوگے..... صاحب مکان نے کہا میں ہر طرح خوش ہوں گا..... میں (حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ) نے وعدہ کر لیا وہاں ایک کٹر غیر مقلد بیٹھے ہوئے تھے ان سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی آنا انہوں نے کہا لاحول ولاقوۃ میں (حضرت حکیم الامۃ مدظلہم) نے کہا ان الفاظ میں ایسی کیا بات ہے جو آپ نے لاحول پڑھی صرف مولود کا نام سن کر یہ بھی تو ممکن ہے کہ تم مجلس میں آنا اور جب کوئی بدعت شروع ہو اٹھ کر چلے جانا وہ اس پر راضی ہوئے پھر میں نے بیان کیا وہ غیر مقلد بیٹھے تھے میں نے سورۂ ابراہیم کی آیتیں بیان کیں وہ

غیر مقلد بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ایسے مولد سے کسے انکار ہے پھر کھانا کھلایا گیا..... سب حاضرین کو میں نے کہا یوں بھی تو مولود ہو سکتا ہے.....(جلد مذکور ص ۱۶۸ ام نمبر ۵۳۹)

ایک نابینا کی تلاوت کا واقعہ

عرصہ دراز سے شیخ ابوالمعاویہ الاسود یمانی طرطوسی رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بصارت جاتی رہی تھی مگر نصیر بن الفرح اسلمی خادم شیخ و نیز ابوزاہیر یہ کا بیان ہے میں طرطوس میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ ان کے حجرے میں قرآن مجید لٹکا ہوا ہے دل میں خیال آیا کہ یہ نابینا اور آنکھوں سے معذور ہیں قرآن مجید رکھنے کی ضرورت ہی کیا پڑتی ہوگی.... میں نے کہا کہ حضرت آپ تو مکفوف البصر ہیں یہ قرآن مجید کیوں رکھا ہوا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایک راز ہے جب تک زندہ رہوں کسی پر ظاہر نہ کرنا میں نے وعدہ کر لیا آپ نے فرمایا کہ جب مصحف شریف لے کر بیٹھتا ہوں تو آنکھوں کی روشنی کھل جاتی ہے.... اور جب تک میں پڑھتا رہتا ہوں تو آنکھوں کی روشنی بحال رہتی ہے.... اور جب کلام پاک بند کر دیتا ہوں تو پھر بدستور نابینا ہو جاتا ہوں یہ سلسلہ جاری ہے اس لئے مصحف رکھ لیا ہے.... (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

تواضع

بہت سے حضرات مدنی منزل دیو بند میں موجود تھے ... حضرت شیخ الاسد مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے بیعت ہونے کے خواہش مند صاحبان ایک چبوترے پر بیٹھ گئے گرمی کا موسم تھا سورج ابھی تک نہیں نکلا تھا.. تھوڑی دیر بعد جب سورج نکلا تو حضرت شیخ تشریف لائے مہمانوں کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر خدام پر ناراض ہوتے ہوئے فرمایا کہ

:...''دیکھتے نہیں مہمانوں پر دھوپ آ رہی ہے''

یہ سنتے ہی خدام جلدی سے دوڑے اور مشرقی دیوار کے سائے میں چٹائیاں بچھا دیں... ہم سب مہمان جوتیاں دھوپ ہی میں چھوڑ کر سائے میں جا بیٹھے... حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ مہمانوں کی جوتیاں اُٹھا اُٹھا کر سائے میں رکھتے جاتے تھے عظمت و بزرگی کے باوجود تواضع کی ایسی مثال اب بہت کم یاب ہے... (خدام الدین)

حضرت فریدالدین گنج شکر رحمہ اللہ کا عشق رسالت

آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیوانے رہتے تھے' کہا کرتے تھے کہ فقراء کا عشق اصحاب عقل کے عشق سے بالکل جدا ہے۔ سچا عاشق وہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کے ساتھ محبت معشوق میں مستغرق رہتا ہے' اپنی آنکھوں سے صرف اس کو دیکھتا ہے' اپنے کانوں سے صرف اس کی باتیں سنتا ہے' اپنے ہاتھ پاؤں کو صرف اسی کے لیے حرکت دیتا ہے اور اپنی زبان سے صرف اسی کا ذکر کرتا ہے۔ محبت میں بس وہی سچا ہے جو ہر وقت اسی کی طلب میں لگا ہو۔

گر سر رود اے دوست نگویم باکس   سر لیتت مراد رون جاں در عشقت

بابا فریدالدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر کے اکثر رویا کرتے تھے۔ ایک بار آپ کی وفات کا ذکر فرمایا' جب بیان کر چکے تو ایک ٹھنڈی سانس کھینچی' آہ کا نعرہ مارا اور روتے روتے بیہوش ہو گئے' جب ہوش آیا تو فرمایا: ''جس کے واسطے تمام عالم پیدا کیا گیا جب اسی کو اس عالم سے اٹھا لیا گیا تو دوسرے ناچیز بندوں کی کیا حیثیت ہے' پھر ہم کیوں زندگی کی خواہش کریں' ہمیں اپنے کو جانے والوں ہی میں شمار کرنا چاہیے' غفلت کا پردہ اٹھا دیں اور آخرت کے سفر کی تیاری کریں۔'' (راحت القلوب)

عاشق صادق کی موت

بکر بن خنیس ضرار بن عمرو سے روایت کرتے ہیں وہ یزید رقاشی سے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں بصرہ میں ایک عابد کے پاس پہنچا' اس کے گھر والے اس کے اردگرد جمع تھے' وہ انتہائی مشقت برداشتہ ہو رہا تھا جسے محنت نے تھکا دیا ہو۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کا والد رونے لگا' اس نے باپ کی طرف دیکھ کر پوچھا: ابا جان کیوں رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگا میرے بیٹے! تیری جدائی اور تیری اس مشقت پر رو رہا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ: اس کی ماں رونے لگی تو اس سے پوچھا: اے میری شفیق و مہربان ماں! کیوں رو رہی ہو؟ وہ بولی: تیری جدائی پر اور تیرے بعد جو مجھے وحشت ہو گی اس پر رو رہی ہوں۔ اس کے بعد اس کے بچے اور اہل خانہ رونے لگے۔ ان کی طرف بھی دیکھ کر پوچھا: اے یتیم بننے والو! تم کیوں رو رہے ہو؟ وہ بولے: ابا جان! آپ کی جدائی اور آپ کے بعد اپنی یتیمی پر رو رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے: مجھے

سہارا دے کر بٹھا دو! چنانچہ انہیں بٹھا دیا گیا۔ وہ کہنے لگے: تم سب کے سب میری دنیا کے لیے رو رہے ہو! کیا تم میں کوئی میری آخرت کے لیے رونے والا بھی ہے؟ کیا تم میں میرے اس وقت کے لیے کوئی رونے والا ہے؟ جب مجھ پر مٹی ڈالی جائے گی؟ کیا تم میں کوئی میرے اس وقت کے لیے رونے والا ہے جب مجھے میرے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر اس نے ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ (الرقۃ والبکاء لابن قدامہ)

نماز کا شغف

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ حفاظ حدیث میں ہیں اس قدر کثرت سے اللہ کے سامنے روتے تھے کہ حد نہیں کسی نے عرض کیا کہ آنکھیں جاتی رہیں گی.. فرمایا ان آنکھوں سے اگر روئیں نہیں تو فائدہ ہی کیا ہے... اس کی دُعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ کہ اگر کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہو سکتی ہو تو مجھے بھی ہو جائے... ابو سنان کہتے ہیں خدا کی قسم میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت کو دفن کیا... دفن کرتے ہوئے لحد کی ایک اینٹ گر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں... میں نے اپنے ساتھی سے کہا دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے اُس نے مجھے کہا چُپ ہو جاؤ... جب دفن کر چکے تو اُن کے گھر جا کر اُن کی بیٹی سے دریافت کیا کہ ثابت کا عمل کیا تھا... اُس نے کہا کیوں پوچھتے ہو... ہم نے قصہ بیان کیا... اس نے کہا کہ پچاس برس شب بیداری کی اور صبح کو ہمیشہ یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر تو کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما... (فضائل اعمال)

قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ترغیب

حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتداء میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کے سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات امداد اللہ مہاجر مکی سے ہوئی۔ حاجی صاحب صحیح کشف کے مالک تھے۔

انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے اسکے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔

بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا۔ پس ہم عرب میں سکونت کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اس یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (برکات دُرود شریف)

تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں پہلے پان وتمباکو بکثرت کھاتا تھا ایک روز میں نے دُرود شریف بہت پڑھی اور شب کو عالم رویا میں دیکھا کہ ایک عجیب باغ ہے اور اس میں ایک پختہ اور نہایت عمدہ چبوترہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے قدم بوسی کی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگا لیا مگر منہ مبارک میری جانب سے موڑ کر دوسری جانب کر لیا۔

میں نے عرض کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کیا قصور ہوا فرمایا قصور تو کچھ نہیں البتہ تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے۔ اس روز سے میں نے تمباکو و پان کھانا بالکل ترک کر دیا۔ مجھے ان سے نفرت ہو گئی۔ (برکات دُرود شریف)

اللہ کی قیمت

ایک دفعہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے وعظ فرمایا تو امیر خسرو کے یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ: ”تو میرے جسم وجان لے گیا، لیکن میری روح میں تو اب تک بسا ہے، درد بھی تو نے ہی دیا اور اب اس کا معالج ودرمان بھی تو ہے، اپنی قیمت تو نے دونوں جہاں بتائی ہے، یہ تو بہت کم قیمت ہے اپنی قیمت بڑھا دیجئے“۔

اس کے بعد حضرت پر تو بہت ہی رقت طاری ہو گئی، یہاں تک کہ داڑھی مبارک تر ہو گئی، فرمایا: ”یہ شعر امیر خسرو کے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ آپؒ نے یہ شعر اس وقت کہے جب آپ کو آخری غسل دیا جا رہا تھا۔ (ملفوظات کشمیری رحمہ اللہ)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور انکی خانقاہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی خانقاہ میں دس دس ہزار مہمان ایک ایک وقت میں ہوتے تھے ایک دن آپ باورچی خانہ میں تشریف لے گئے پوچھا کیا پکتا ہے بتایا گیا گوشت روٹی' فرمایا اللہ اکبر ہم مدعی ہیں اتباع سنت کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گوشت کبھی اتفاق سے کھالیا اور ہمارے یہاں روز گوشت پکتا ہے اور روز روٹی پکتی ہے یہ کیا اتباع سنت ہے؟ حکم دیا گیا کہ آج سے وہی ''جو'' کی روٹی اور ''جو'' بھی چکی کا پسا ہوا نہیں بلکہ جیسے حضور کی عادت کریمہ تھی کہ ''جو'' کو کوٹ ڈالا اور پھونک ماردی' بھوسہ اڑ گیا موٹے موٹے دانے رہ گئے۔ اس کی ایک آدھ ٹکیہ پک گئی بس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کھانا ہوتا تھا آج سے خانقاہ میں بھی یہی کھانا ہوگا۔

چنانچہ گوشت روٹی بند ہوگئی۔ اور وہی گدرے ''جو کی ٹکیاں پکنے لگیں۔ کس کو عادت تھی؟ کس کے معدہ میں تحمل تھا؟ کوئی بیمار ہوا کسی کے پیٹ میں درد ہوا' کسی کو بخار آیا' کسی کو دست آئے اور خانقاہ یا تو ذکر اللہ سے گونجتی تھی یا سارے بیمار پڑے ہیں۔ فرمایا کیا بات ہے ذکر اللہ کی آواز نہیں آتی ہے عرض کیا گیا کہ حضرت! آپ نے حکم دیا تھا کہ ''جو'' کی روٹی کھاؤ' وہ ہضم ہوئی نہیں' اس لئے لوگ بیمار پڑے ہوئے ہیں۔ تو کانوں پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ ہم نے بہت ہی جرأت اور جسارت کی ہے کہ حضور کی ذاتی زندگی کے اتباع کی کوشش کی یہ ہماری مجال نہیں اور حکم دیا کہ آج سے وہی گوشت روٹی پکا کرے۔ (دین ودانش)

کمال استغفار

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کو بریلی کے ایک رئیس نے چھ ہزار روپے پیش کئے اور عرض کیا کہ:۔ ''کسی نیک کام میں لگا دیجئے'' حضرت نے فرمایا کہ:۔ ''(نیک کام میں) لگانے کے اہل بھی تم ہی ہو' تم ہی خرچ کردو''

اُس نے عرض کیا کہ:۔ ''حضرت میں کیا اہل ہوتا'' فرمایا کہ:۔ ''میرے پاس اس کی دلیل ہے' اگر میں اس کا اہل ہوتا تو اللہ تعالیٰ مال مجھ کو ہی دیتا'' (انمول موتی)

حضرت پیرانی جی رحمہا اللہ کی فراست

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ) کی تو بڑی شان تھی... حضرت کی صحبت کی برکت سے حضرت پیرانی صاحبہ کا وہی رنگ ہوگیا تھا... چنانچہ ان کا ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں کہ حضرت کی وفات کے بعد میں نے پیرانی صاحبہ کو لکھا کہ پہلے تو ہم خدام بے فکر تھے حضرت کی وجہ سے اب حضرت کی وفات ہوگئی تو ہم خدام آپ کی ضروریات کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں... اس لئے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر رہنا چاہتی ہیں یا مکہ ہی میں؟ تا کہ اسی جگہ راحت کا انتظام کر دیا جائے...

جواب آیا کہ ہم اس وقت عدت میں ہیں...

جس میں خروج (باہر نکلنا) جائز نہیں تو خروج کا تذکرہ بھی مناسب نہیں... عجیب بات تحریر فرمائی جس سے اکابر مشائخ کی سی شان تحقیق معلوم ہوتی ہے... یہ باتیں ہیں قابل وجد... غرض عدت کے ختم ہونے کا منتظر رہا... جب عدت ختم ہوگئی میں نے پھر لکھا کہ اب تو عدت ختم ہوگئی... اب کیا حکم ہے اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ ہمیں سہولت تو آپ کے یہاں آجانے میں ہے... جواب آیا کہ میں عورت ہوں اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے... میری کیا رائے تم اور مولانا رشید احمد صاحب مشورہ کر کے جو تجویز کر دیں میں اسی کی تعمیل کروں گی... پھر میں نے حضرت مولانا سے مشورہ کیا حضرت نے وہیں کے قیام کو ترجیح دی میں نے پیرانی صاحبہ کو اطلاع کر دی اور ارادہ کیا کہ وہاں رہنے کی حالت میں کچھ انتظام مالی خدمت کا کر دیا جائے... مگر از خود سامان یہ ہوگیا کہ ایک رئیس نے بقدر کفایت ماہوار مقرر کر دیا اور تاحیات جاری رکھا اس لئے بے فکری ہوگئی... (اشرفی بکھرے موتی)

ایک ولی کی پیشین گوئی

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ جو بڑے صاحب کشف و کرامات تھے، ان کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ پنجاب سے حکیم نور الدین بسلسلہ معالجہ حضرت شاہ صاحب کے پاس آئے.... حضرت نے ان سے فرمایا کہ حکیم صاحب پنجاب میں کوئی جگہ قادیان ہے، وہاں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی نے نہیں کیا....

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اور لوحِ محفوظ میں آپ کو اس کا مصاحب لکھا ہے، آپ کے اندر ایک مرض ہے (بحث کرنے اور الجھنے کا) یہ مرض آپ کو وہاں لے جائے گا اور آپ مبتلا ہوں گے... ہم تو اس وقت نہ ہوں گے.... مگر آپ کو (باذن الٰہی) پہلے سے مطلع کیے دیتے ہیں.... چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ حکیم صاحب اس سے مناظرہ کرنے کے لئے گئے اور اس کے دام میں پھنس گئے اور اس پر ایمان لے آئے اور پھر اس کے خلیفہ اول ہوئے.... (نعوذ باللہ)

(آپ بیتی از شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ)

باکمال حضرات کا باہم معاملہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد (پیر محمد والی) میں قیام کا ارادہ کیا... پہلے یہ سہ دری بنی ہوئی نہ تھی... حضرت میاں جی صاحب قدس سرہ کے حکم سے بنی ہے تو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹھنے سے پہلے اس مسجد میں ایک بزرگ حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے وہ صاحب سماع تھے مگر سچے آدمی تھے دُکاندار نہ تھے... جب اُنہوں نے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں قیام کرتے دیکھا تو وہ اپنا بستر لپیٹ کر شاہ ولایت میں جا پڑے اور فرمایا کہ اب بستی میں شیخ کامل آ گیا ہے اس کے سامنے مجھے بستی میں رہنے کی ضرورت نہیں... وہ جنگل میں جا بسے اور وہیں زندگی کے دن پورے کیے... واللہ! میں اس ادا کا عاشق ہوں... افسوس ہمارے اندر اب یہ باتیں نہیں رہیں... (عالم کامل)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا ایثار

استاد العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک حدیث کی سب سے بڑی مہتم بالشان کتاب بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ مولانا فیض اللہ، حضرت مرحوم کو لالٹین دکھانے پر مامور تھے، ان کا بیان ہے، ایک رات حضرت نصف شب کو سردی کے موسم میں مہمان خانہ میں تشریف لائے، دیکھا کہ ایک صاحب خستہ حال بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا، ان سے پوچھو کہ کیوں بیٹھے ہیں۔ اور پھر خود ہی جا کر پوچھا تو اس مہمان نے جواب دیا کہ کسی صاحب نے مجھے دستر خوان سے اٹھادیا اور میرے پاس لحاف بھی نہیں ہے۔

حضرت پر بڑا اثر پڑا۔ بار باران کا نام پوچھا مگر پتہ نہ چلا۔ فوراً اندر تشریف لے گئے اور کھانا لے کر خود باہر تشریف لائے اور جب تک اس مہمان نے کھانا نہیں کھایا آپ باہر ہی بیٹھے رہے۔ سارے مہمان اور اہل خانہ سو چکے تھے حضرت اندر گئے اور اپنا بستر اٹھالائے اور اس کو بچھادیا اور خود ساری رات عبا اوڑھ کر گزاردی۔ مولانا فیض اللہ جو حضرت کے شاگرد ہیں، کا بیان ہے کہ میں نے بہت اصرار کیا اور چاہا کہ اپنا بستر لے آؤں اور حضرت آرام فرمائیں مگر اس پیکرِ سنت نے گوارا نہ کیا۔ (شیخ الاسلام مولانا حسین رحمہ اللہ کے چند واقعات)

اکابر کا آپس میں ادب واحترام

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔ ایک مرتبہ نانوتہ سے گنگوہ حضرت مولانا کی خدمت میں پیادہ تشریف لائے حالانکہ معاصر تھے لیکن اتنا ادب کرتے تھے کہ پیادہ تشریف لے گئے کہ سواری پر بیٹھ کر جانا بے ادبی ہے۔ عصر کی نماز کے وقت مولانا پہنچے جماعت تیار تھی مولانا گنگوہیؒ امامت کے لئے مصلے پر جا کھڑے ہوئے اتنے میں لوگوں نے کہا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لائے ہیں اس زمانے میں حضرة مولانا گنگوہیؒ کی آنکھیں تھیں۔ انہوں نے دیکھا پوچھا وضو ہے؟ مولانا کا وضو تھا فرمایا۔

آیئے نماز پڑھایئے اور خود مصلے پر سے ہٹ گئے۔ دونوں کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ گنگوہ آتے تو وہ نماز پڑھاتے اور جب یہ دیوبند جاتے تو یہ پڑھاتے مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی اس وقت یہ ہیئت تھی کہ پائنچے چڑھے ہوئے اور چونکہ پیدل چل کر آئے تھے تمام پیروں پر گرد بھری ہوئی۔ اسی طرح مصلے کی طرف جانے لگے اور ایک بار بھی تو انکار نہیں کیا۔ نہ پائنچے اتارے نہ گرد جھاڑی جب مولانا گنگوہیؒ کے سامنے پہنچے تو مولانا نے صف سے آگے بڑھ کر رومال لے کر پیروں کی گرد جھاڑنا شروع کی مولانا کی عجیب ادا تھی کہ خاموش کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ مولانا گنگوہیؒ کا نہایت ادب کرتے تھے نہ معلوم اس وقت کیا حالت تھی مولانا گنگوہیؒ نے پائنچے بھی اپنے ہاتھ سے اتارے۔ مولانا فرماتے تھے کہ اس پر بہت جی خوش ہوا کہ انہوں نے کچھ تکلف نہ کیا۔ (قصص الاکابر)

اہل اللہ سے لگے لپٹے رہنے سے کام بننا

شاہ ابوالمعالی صاحب کسی بات پر شاہ بھیک صاحب سے خفا ہو گئے اور علیحدہ کر دیا۔ یہ جنگلوں میں روتے پھرتے تھے برسات آئی' حضرت کا مکان گر پڑا' بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ ایک آدمی گنوار سا ان کاموں کے لائق تھا اسی کو آپ نے نکال لیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ہی تو نکالا ہے تم بلالو میں تم کو تو منع نہیں کرتا۔ بی بی صاحبہ نے بلا بھیجا ان کی عید آ گئی آ موجود ہوئے' بی بی صاحبہ نے مکان کی حالت دکھلائی وہ فوراً جنگل پہنچے اور لکڑی مٹی جمع کر کے مرمت میں لگ گئے حتیٰ کہ مکان کی تکمیل کر کے چھت پر مٹی کوٹ رہے تھے کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور کھانا کھانے بیٹھ گئے اور چھت پر سے مٹی کوٹنے کی آواز سن کر رحمت کا جوش ہوا اور باہر صحن میں تشریف لا کر ان کو ٹکڑا روٹی کا دکھلایا کہ لو وہ وہیں سے کود پڑے' حضرت نے لقمہ منہ میں دیا اور سینہ سے لگایا بس سارا کام ایک ہی لحہ میں بنا گیا۔ (امثال عبرت)

بدعملی سے نجات کا نسخہ

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کی کثرت۔ (بدیع)

ہم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بدرقہ کے لئے دُرود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

شیخ شبلی رحمہ اللہ کے پڑوسی کا واقعہ

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا گذری اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آ رہی' کیا میں

اسلام پرنہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آ رہی تھی۔

اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جواب بتا دیئے میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں۔ (بدیع)

معاملات اور حقوق العباد

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ ایک بار وطن سے ملازمت پر بذریعہ ریل جانے لگے اسٹیشن پر اس وقت پہنچے جب ریل آچکی تھی اور چھوٹنے ہی والی تھی..... آپ کے پاس سامان مقررہ وزن سے زیادہ تھا وزن کرا کر محصول دینے کا موقع نہ تھا گھبراہٹ میں ٹکٹ لیکر ریل میں تو بیٹھ گئے مگر خلاف شریعت زیادہ سامان بے محصول لے جانے پر دل بے چین تھا خدا سے دعا کی کہ اس معصیت سے بچنے کی کوئی سبیل نکال دیجئے کہ اچانک ذہن میں آیا کہ جہاں ریل سے اترنا وہاں سامان کا وزن کروا کر محصول ادا کر دینا آپ نے یہی کیا مگر رات کا وقت تھا ٹکٹ کلکٹر نے سامان تولنے سے انکار کر دیا اور کہا جایئے لے جایئے آپ نے فرمایا آپ کے خلاف قانون اس کی اجازت دینے کا کیا حق ہے وہ پھر بھی تیار نہیں ہوا آپ نے خود سامان تولا اور جتنا وزن زیادہ تھا اتنی رقم کا ریل کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ کر پھینک دیا اور اس طرح حقوق العباد اور صفائی معاملات کا بہترین نمونہ اپنے عمل سے دکھایا..... (ماہنامہ البلاغ ص ۵۶)

ہمسایوں کا خیال

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک صاحب مہمان ہوئے، تو ان کے کھانے میں پھل پیش کئے... فراغت پر اس عالم صاحب نے کہا: حضرت! پھلوں کے چھلکے میں باہر پھینک دیتا ہوں...

پوچھا: چھینکنے آتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اس میں آنے والی بات کیا ہے؟ فرمایا: میرے پڑوس میں غرباء رہتے ہیں... اگر سب چھلکے ایک جگہ پھینک دیے، تو انہیں دیکھ کر حسرت ہوگی... پس تھوڑے تھوڑے چھلکے اس طرح متعدد جگہوں پر پھینک دیئے کہ دیکھنے والوں کو احساس بھی نہ ہو... (جواہرات مدنی)

حضرت نظام الدین رحمہ اللہ کا عشق رسالت

سلطان الاولیاء حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت سرشار رہتے تھے۔ عشق ومحبت اور وارفتگی میں ان کا مقام بہت بلند تھا لیکن یہ عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھتے تھے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی شغف تھا۔ آپ زندگی بھر اپنے مریدوں اور خادموں کو اتباع سنت اور احترام حدیث کی تلقین کرتے رہے۔ آپ کا ارشاد ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پوری ثابت قدمی دکھانی چاہیے اور کوئی مستحب اور ادب بھی فوت نہ ہونے پائے۔''

آپ کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں: ''نظام ہمیں تمہارا بڑا اشتیاق ہے۔''

بیدار ہوئے تو وارفتگی اور استغراق کی کیفیت طاری ہوگئی۔ چالیس دن تک اسی حال میں رہے' کھانا پینا چھوڑ دیا' آپ کا سینہ تجلیات وانوار کا مرکز نظر آتا تھا۔ بس نماز پڑھنے کے علاوہ کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ چالیسویں دن ارشاد ہوا:

''خانقاہ میں موجود تمام غلہ اور سامان ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے' گودام میں کوئی چیز باقی نہ رہے۔'' ایک خادم نے عرض کیا'' آپ نے اتنے دنوں سے کچھ نہیں کھایا ہے' کمزوری بڑھ رہی ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''جسے اس حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات کا اشتیاق ہو اس سے دنیا میں کھانا کب کھایا جا سکتا ہے۔''.... غرض اسی عالم میں ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے۔ (سیر الاولیاء)

علم کے ساتھ کمال عبادت

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ باوجود علمی مشاغل کے جو سب کو معلوم ہیں اور ان کے علاوہ قاضی القضاۃ ہونیکی وجہ سے قضا کے مشاغل علیحدہ تھے لیکن پھر بھی دوسو رکعات نوافل روزانہ پڑھتے تھے۔ (فضائل اعمال)

ہندوستان واپس جاؤ وہاں بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا

حضرت حافظ محمد عبدالکریم جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے تو حالت یہ ہوگئی۔ کہ ایک لمحہ کے لیے بھی روضہ پاک کی جدائی گوارا نہ تھی۔ فرمایا کہ میں روزانہ یہی دعا مانگتا تھا کہ الٰہی میری موت یہیں واقع ہو۔ تاکہ قیامت کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اٹھوں۔ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیا آپ ہی نے یہاں رہنے کی دعا کی ہے۔ فرمایا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب سے کہہ دو کہ واپس ہندوستان تشریف لے جائیں۔ کیونکہ وہاں ان سے بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھادی گئی۔

جب آپ راولپنڈی واپس تشریف لائے تو اپنی قبر کے لیے جگہ وقف کی اس پر کچھ لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں کہ کیا حافظ صاحب کو علم غیب ہے کہ ان کی وفات پنڈی میں ہوگی اور اس جگہ دفن کیے جائیں گے۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میری قبر اسی جگہ ہوگی۔ چنانچہ اب آپ کا مزار متصل عیدگاہ راولپنڈی ٹھیک اسی جگہ واقع ہے۔ (برکاتِ درود شریف)

خانقاہ امدادیہ میں تشریف آوری

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھتا تھا (غالباً ۱۳۲۳) اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوئی۔ خانقاہ امدادیہ (تھانہ بھون۔ یوپی بھارت) کے سامنے ایک

نالہ بہتا ہے اس سے آگے میدان میں ایک ٹیلہ ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر کھڑے ہیں خوبصورت نورانی چہرہ ہے۔ لوگ جوق در جوق زیارت کو آ رہے ہیں اور پوچھتے ہیں یا رسول اللہ ہمارا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو یہی جواب دیا (فی الجنة فی الجنة، جنت میں جاؤ گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیلے سے اتر کر خانقاہ امدادیہ کی طرف چلے اور وہاں سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مکان پر پہنچے میں نے دوڑ کر اطلاع دی تو مولانا فوراً باہر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام کے بعد معانقہ فرمایا۔ پھر ایک خادم کو حکم دیا کہ پلنگ پر بستر بچھا دے اور تکیہ رکھ دے تاکہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمائیں۔

حکم کی تعمیل کی گئی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر آرام فرمانے لگے۔ اس وقت مجمع نہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صرف یہ عاجز تنہا تھا میں نے موقع تنہائی کا پاکر عرض کیا یا رسول اللہ این انا؟ (میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا) فرمایا فی الجنۃ (جنت میں ہوگا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھتے ہو؟ میں نے اپنے اسباق گنوائے۔ فرمایا پڑھتے رہو اور پڑھ کر ہمارے پاس بھی آؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اشتیاق تو بہت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرما دیں۔ فرمایا ہم دعا کریں گے۔ (برکات درود شریف)

کمال خشوع خضوع

حضرت محمد بن نصر رحمہ اللہ مشہور محدث ہیں... اس انہماک سے نماز پڑھتے تھے جس کی نظیر مشکل ہے... ایک مرتبہ پیشانی پر ایک بھڑ نے نماز میں کاٹا جس کی وجہ سے خون بھی نکل آیا مگر نہ حرکت ہوئی نہ خشوع خضوع میں کوئی فرق آیا... کہتے ہیں کہ نماز میں لکڑی کی طرح سے بے حرکت کھڑے رہتے تھے... (فضائل اعمال)

بقدر ہمت جدوجہد ضروری ہے

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ کو بادشاہ وقت نے جیل بھیج دیا۔ جیل میں حضرتؒ کا یہ معمول تھا کہ جہاں جمعہ کا دن آیا تو صبح سے غسل کی تیاری کرتے تھے۔ غسل کیا اور جیل میں جو بھی ان کے کپڑے تھے خود دھو کے صاف کر لیتے اور جب جمعہ کی اذان ہوتی

تو جمعہ کی نماز کے لیے چلتے مگر جیل کا دروازہ بند ہے ' دروازہ کے قریب پہنچ کر واپس آتے اور آ کے ظہر کی نماز پڑھ لیتے' ہر جمعہ کو حضرت شیخ کا یہی معمول تھا......لوگوں نے عرض کیا جب آپ کو معلوم ہے کہ آپ باہر نکل نہیں سکتے آپ کی قید کی مدت ختم نہیں ہوئی تو آپ پر جمعہ واجب ہی نہیں پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ آپ جمعہ کی نیت سے کپڑے بدلیں اور پھر جمعہ کے قصد سے چلیں۔ دروازہ پر پہنچیں' تالے کو ہاتھ لگا کے واپس آئیں اور آ کر ظہر پڑھیں آپ پہلے ہی نماز ظہر کیوں نہیں پڑھ لیتے۔؟

فرمایا: جمعہ کی ادائیگی میں جتنا میرے امکان اور قوت میں ہے اتنا تو کر دوں جیل کے دروازے تک آ جانا تو میری قوت میں تھا' وہ میں نے کر لیا اب آگے میری قوت سے خارج ہے میں اللہ کے حوالے کر کے چلا آتا ہوں کہ یا اللہ آگے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ آپ کر دیں......تو یہ صورت ہونی چاہیے کہ جتنی تدبیر بس میں ہو اتنی کر لینی چاہیے اس سے آگے اللہ پر چھوڑ دے کہ یہ آپ ہی کے قبضہ میں ہے آپ ہی کرنے والے ہیں۔ (دین ودانش)

سیدی ومرشدی حضرت رحمہ اللہ کی دو انمول نصیحتیں

ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ نے حضرت الحاج محمد شریف صاحب رحمہ اللہ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ) کی خدمت میں نصیحت کی درخواست کی تو حضرت رحمہ اللہ نے دو نصیحتیں تحریر فرمائیں۔

پہلی نصیحت: چلتے پھرتے یہ کہہ لیا کریں اے نفس! دنیا فانی...زندگی قلیل... ایک ایک سانس بے بہا گوہر' فرصت کو غنیمت جان اور ابدی سعادت کا سامان کر لے... ورنہ انجام حسرت کے سوا کچھ نہیں...

دوسری نصیحت:۔ واقعی ایک ایک لمحہ' ایک ایک سانس حق تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ وقت کو خدا کی نعمت سمجھ کر قدر کرنا چاہئے...آنکھ بند ہوتے ہی وقت ضائع کرنے کا پتہ چل جائے گا...تمام تحقیقات وتدقیقات دھری رہ جائیں گی...پھر حسرت کام نہ آئے گی۔ وہ دار الحساب ہوگا وہاں عمل نہ ہو سکے گا...یہاں حساب نہیں مگر حساب کی تیاری ضروری ہے...آدمی کو چاہیے کہ کسی وقت بے فکر ہو کر نہ بیٹھے...بس دین یہ ہے کہ ہر وقت ان ہی کی دھن لگی رہے اور انہی کا دھیان ہو۔ (کایا پلٹ)

ایک حسی کرامت

محترم مکارم احسن (مولانا کے چھوٹے بھائی) کا بیان ہے کہ مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ مرض الموت میں اکثر یہ فرماتے تھے کہ جنت میں کوئی بوڑھا نہ جائے گا.... ہر شخص جوان ہو کر جائے گا.... چنانچہ جیسے وہ اپنے وقت موعود قریب ہوتے جا رہے تھے.... ان میں جوش و مسرت بڑھتا جا رہا تھا.... یہاں تک کہ جس رات سفر آخرت طے تھا اس میں تو فرط انبساط سے بے قابو ہوتے جا رہے تھے.... اور اسی عالم فرحت میں بظاہر سو بھی گئے.... جب صبح ان کی روح پرواز کر چکی تھی.... تو چہرہ پر گوشت تروتازہ تھا.... سفید داڑھی بالکل سیاہ تھی.... اور لاغر و نزار جسم بالکل گداز تھا.... اس منظر کو مکارم احسن صاحب ہی نے نہیں دیکھا بلکہ ہر شریک جنازہ نے حیرت کی آنکھ سے دیکھا اور اس میں لذت روحانی محسوس کی.... مولانا کے جنتی ہونے کی اس سے زیادہ واضح نشانی اور کیا ہو سکتی ہے... (حیات مولانا گیلانی رحمہ اللہ)

یا اللہ! میں نے جھاڑو دیدیا چھڑکاؤ کر دے

ایک دفعہ جیلان میں خوفناک قحط پڑا... لوگوں نے گڑگڑا کر بارش کے لئے دُعائیں کیں، شہر سے باہر صحرا میں جا کر بار بار استسقا کی نمازیں پڑھیں... لیکن موسم کی حالت میں کوئی فرق نہ پڑا اور خشک سالی شدید سے شدید تر ہوتی گئی... آخر سب لوگ مل کر سیدہ خدیجہ جیلانی رحمہا اللہ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ان کے حقیقی بھتیجے تھے) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ خدارا بارش کیلئے دُعاء کریں، سیدہ خدیجہؒ اس وقت اپنے مکان کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھیں... انہوں نے لوگوں کو اس قدر پریشان اور بے کل دیکھا تو دست دعا اٹھائے اور کہا... بار الٰہیہ میں نے جھاڑو دی ہے تو چھڑکاؤ کر دے... ان کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ آسمان پر گھنگھور گھٹائیں چھا گئیں... اور اس قدر بارش ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے... (مثالی خواتین)

خدمت سے خدا ملتا ہے

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے اللہ اللہ کہہ رہا تھا.... حضرت سری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہیں

بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا اور فرمایا... ''اس بے خبر کو کیا خبر؟... کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے....'' منہ دھو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے... جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ ''تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں....'' شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان اور نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا.... بے شرم! اب تو سری (رحمۃ اللہ علیہ) بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں.... خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کیلئے توبہ کر....

رات کو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا.... ''اے سری رحمۃ اللہ علیہ! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا.... ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھویا....'' حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا.... آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا.. تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا....؟ تو وہ بولا.... ''آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں...

جب کہ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتا دیا ہے....'' (مخزن اخلاق)

خالق کی مخلوق سے محبت

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ کو ایک غریب آدمی نے ایک دھیلا بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ تم غریب آدمی ہو تم سے کیا لیں گے وہ بے چارہ خاموش ہو گیا۔ مگر حق تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب کے فتوحات بند ہو گئے۔ فکر ہوئی غور کیا دعا کی قلب پر وارد ہوا کہ اس دھیلے کو لوٹانے سے ایسا ہوا اس شخص سے وہ دھیلا مانگو چنانچہ مانگا جب فتوحات کا دروازہ کھلا بعض لوگ فخر کرتے ہیں کہ معاصی پر بھی ہماری نسبت باطنی باقی رہتی ہے وہ آنکھیں کھولیں کہ کیسی بات پر عتاب ہو گیا۔ جس میں معصیت کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن واقع میں عتاب کی بات ضرور ہو گی (اضافات الیومیہ حصہ دوم ص ۲۰ م ۲۷)

طاعت کی لذت

حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن عبادت میں مزہ اور لذت نہ پائی پس وہ اپنی والدہ کے پاس آئے

اوران سے کہا کہ اے مادر مہربان میں عبادت الٰہی اوراس کی بندگی میں کبھی لذت نہیں پاتا ہوں۔ لہذا آپ غور کیجئے کہ آپ نے اس زمانہ میں اکل حرام تو نہیں کھایا تھا جب میں آپ کے بطن میں تھا۔ یا میرے دودھ پینے کے زمانہ میں۔ وہ دیر تک سوچتی رہیں اور آخر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے جب تم میرے بطن میں تھے تو میں چھت پر چڑھی پس میں نے ایک مرتبان دیکھا اوراس میں پنیر تھا میں نے اس کی خواہش کی اوراس میں سے بقدر سر انگشت کے مالک کے بلا اذن کھایا۔ پس حضرت ابو یزیدؒ نے فرمایا کہ عبادت میں لذت نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے۔ لہٰذا آپ اس کے مالک کے پاس جایئے اور اس کو اس کی اطلاع دیجئے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئیں اوراس کواس کی خبر کی۔ مالک نے کہا کہ آپ اس سے حلت میں ہیں۔ یعنی میں نے معاف کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کواس کی اطلاع دی۔ پس اسی وقت سے ابو یزید رحمہ اللہ نے طاعت کی شیرینی چکھی۔ (انمول موتی)

سیدزادہ پرزیادتی کے سبب زیارت بند ہوگئی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نوراللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے اُستاد حضرت مولانا قلندر صاحب جو جلال آباد میں رہتے تھے... وہ صاحب حضوری تھے... یعنی اُن کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی تھی... گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے... لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں...

حضرت مولانا قلندر صاحب جب مدینہ شریف جارہے تھے... تو کسی غلطی پر اپنے حمال کو جو ایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہوگئی... انہیں اس کا بڑا غم ہوا... اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے... جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے... اِسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا... ہمارے قابو سے باہر ہے... البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہ اطہر کی زیارت کیلئے آتی ہے... وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے... وہ کبھی آئے اور توجہ کرے... تو ان شاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی... وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے... ایک دن وہ بی بی آئیں...

اُن سے اُنہوں نے عرض کیا... تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہء اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا... شف یعنی دیکھ... انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں... جاگنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے....

اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی پھر حاصل ہوگئی... گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اُس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اِس حرکت کا یہ وبال ہوا... تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سید زادہ تھا... (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

امانت و دیانت

حضرت مولانا محمد منیر صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ایک مرتبہ وہ مدرسہ کے اڑھائی سو روپے لے کر مدرسہ کی سالانہ روداد طبع کرانے کے لیے دہلی تشریف لے گئے... اتفاق سے روپے چوری ہوگئے... مولوی صاحب نے اس چوری کی کسی کو اطلاع نہیں کی اور مکان آ کر اپنی کوئی زمین وغیرہ بیچ کی اور اڑھائی سو روپے لے کر دہلی پہنچے اور کیفیت چھپوا کر لے آئے... کچھ دنوں بعد اس کی اطلاع اہل مدرسہ کو ہوئی... انہوں نے مولانا گنگوہی کو واقعہ لکھا اور حکم شرعی دریافت کیا وہاں سے جواب آیا کہ مولوی صاحب امین تھے اور روپیہ بلا تعدی کے ضائع ہوا ہے اس لیے ان پر ضمان نہیں... اہل مدرسہ نے مولانا محمد منیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ روپیہ لے لیجئے اور مولانا کا فتویٰ دکھلا دیا... مولوی صاحب نے فتویٰ دیکھ کر کہا میاں رشید صاحب نے فقہ میرے ہی لیے پڑھا تھا اور کیا یہ مسائل میرے ہی لیے ہیں ذرا اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر تو دیکھیں اگر ان کو ایسا واقعہ پیش آتا تو کیا وہ بھی روپیہ لیے لیتے' جاؤ لے جاؤ اس فتویٰ کو' میں ہرگز دو پیسے بھی نہ لوں گا... (ارواح ثلاثہ۔آپ بیتی)

اولیاء اللہ باہم شیر و شکر

حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے پانی پت تشریف لائے اور یہاں قیام کا ارادہ کیا تو پانی پت میں شاہ بُو علی قلندر پہلے سے موجود تھے... اُنہوں نے اپنے ایک مُرید کے ہاتھ کٹورے میں پانی بھر کر شیخ شمس

الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔

شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اُس پر ایک پھول رکھ کر واپس کر دیا.. لوگ اس رمز کو نہ سمجھے تو انہوں نے قلندر صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات تھی؟ فرمایا کہ میں نے شیخ شمس الدین سے یہ کہا تھا کہ پانی پیتے میرے اثر سے بھرا ہوا ہے جیسے یہ کٹورا پانی سے بھرا ہوا ہے اس میں کسی دوسرے کی گنجائش نہیں... آپ فضول تشریف لائے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں اس طرح رہوں گا جیسے پانی پر پھول رہتا ہے... پانی کی جگہ کو نہیں گھیرتا یعنی میں آپ کے اثر میں تصرف نہیں کروں گا...

اس کے بعد شاہ بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ خود بستی چھوڑ کر جنگل کی طرف تشریف لے گئے... گویا حضرت شیخ شمس الدین کو اجازت دے دی کہ تم جس طرح چاہو تصرف کرو، اب ہماری ضرورت نہیں رہی کیونکہ دوسرا صاحب کمال آ گیا ہے...(ارضاء الحق، حصہ دوم، ص:۵۲)

خدا کا بندہ بنو

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں۔ علی الاعلان فرمایا کرتے تھے کہ جو میرے پاس تھا وہ میں نے حاضر کر دیا میری طرف سے اب عام اجازت ہے کہ جس کو جہاں سے مقصود حاصل ہو وہ وہیں سے جا کر حاصل کر لے... میں اپنا مقید نہیں بناتا...

مطلب تو مقصود حاصل ہونے سے ہے جس جگہ سے بھی حاصل ہو میرے ہی اوپر منحصر نہیں میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں...(کاروانِ مجدد، جلد اوّل)

ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے

جناب شیدا صاحب حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''میں بسلسلہ تقریر موضع ہزاری باغ گیا۔ وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟ میں نے جواباً بے ساختہ عرض کیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انہیں بلانے کے لیے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی کو بلانے کی کیا وجہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا۔ دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزاء حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا۔ (برکاتِ دُرودشریف)

زندگی دے دی گئی ہے

حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ حافظ علی احمد جان (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۷۶ھ) کے گھر کی خواتین تک حافظ قرآن تھیں۔ ایک بار تپ محرقہ کا حملہ ہوا اور نہایت شدید ڈاکٹر، اطباء، شاگرد اور احباب سب ہی آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ آپ پر نیم بے ہوشی طاری تھی۔ فوراً سنبھل گئے اور فرمایا میں اس بیماری سے نہیں مرتا۔ کیونکہ ابھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس برس تجھے اور زندگی دے دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ دس برس اور زندہ رہ کر ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ میں جنت الفردوس کو سدھارے۔ (برکاتِ دُرودشریف)

استنجاء کے ڈھیلے سے پتھر سونا بن گیا

حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب جھنجھانوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے کو کیمیا کا شوق تھا... ایک مرتبہ شاہ صاحب استنجا فرما رہے تھے اور یہ صاحبزادے کچھ دوائیں کیمیا کی لیے ہوئے کھڑے تھے' بعد فراغ ڈھیلا پتھر پر مارا وہ پتھر سونا ہو گیا... ایک سنار اس میں سے کچھ کاٹ کر لے گیا' پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر کوئی اس کو اُٹھا کر لے گیا تو نمازیوں

کو تکلیف ہو جائے گی' پھر دُعا کی وہ پتھر ہو گیا... کسی نے آپ کو پارس کی پتھری لا کر دی آپ نے طاق میں رکھوا دی... ان صاحب نے اس خیال سے لا کر دی تھی کہ شاہ صاحب کے یہاں اکثر فقر و فاقہ رہتا ہے اس سے وہ رفع ہو جائے گا... جب کچھ عرصہ بعد پھر وہ صاحب حاضر خدمت ہوئے تو معلوم ہوا کہ فقر و فاقہ کی وہی کیفیت ہے...

شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت وہ پارس کی پتھری کہاں ہے؟ فرمایا کہ دیکھو وہیں طاق میں رکھی ہوگی' دیکھا تو وہاں تو بہت سی پتھریاں ویسی ہی رکھی ہوئی تھیں دل میں شرمندہ ہوئے... پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھائی ہمارا فقر و فاقہ اختیاری ہے اضطراری نہیں ہے... پھر حضرت والا صاحب ملفوظ نے مندرجہ ذیل اشعار زبان مبارک سے فرمائے:

خوردن تو مرغ مسلم دے — خوردن ما نانک جوین ما
پوشش تو اطلس و دیبا و حریر — بخیہ زدہ خرقہ پشمین ما
نیک ہمیں ست کہ ے بگذرد — راحت تو محنت دوشین ما
باش کہ تا طبل قیامت زنند — آں تو نیک آید و یا ایں ما

پھر حضرت والا نے فرمایا کہ جس کی آنکھ کھل جائے تو یہ باتیں کچھ مشکل نہیں آنکھ کھلنے میں کوشش کرے ہمت کی بات تو یہ ہے کہ واقعی جب آنکھ بن گئی تو پھر کیا مشکل ہے...(ملفوظات ج ۱۸)

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا کمال تواضع

حضرت مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے... لاہور دہلی مسلم ہوٹل میں برس ہا برس خطیب رہے... ان کا بیان ہے کہ... میں مدینہ منورہ حاضر ہوا... اور مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قیام کیا... ایک روز جب مولانا کے ساتھ مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کے لیے گیا... تو میں نے مولانا کا جوتا اُٹھالیا... مولانا اس وقت تو خاموش رہے۔ دوسرے وقت جب ہم نماز پڑھنے کے لیے گئے تو مولانا نے میرا جوتا اُٹھا کر سر پر رکھ لیا۔ میں پیچھے بھاگا۔ مولانا نے تیز چلنا شروع کر دیا۔ میں نے کوشش کی کہ جوتا لے لوں۔ لیکن نہیں لینے دیا۔ میں نے کہا کہ خدا کے لیے سر پر تو نہ رکھئے۔ فرمایا کہ عہد کرو کہ آئندہ حسین احمد کا جوتا نہ اُٹھاؤ گے۔ میں نے عہد کر لیا تب جوتا سر پر سے اُتار کر نیچے رکھا... (یادگار واقعات)

تکلفات سے آزاد زندگی

ایک دفعہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لے آئے۔ مولانا کے ہاتھ میں ایک ذرا سا ٹکڑا تھا اسی وقت ہاتھ دھلائے وہ ٹکڑا دیا کہ کھایئے میں کھانا لاتا ہوں۔ مولوی فخر الحسن صاحب نے کہا کہ میں لئے آتا ہوں فرمایا نہیں بھائی میں خود لاؤں گا پھر کھانا لا کر بہت ادب سے سامنے رکھا بیشتر دیکھنے والوں نے یوں سمجھا ہوگا کہ کچھ ادب بھی نہ کیا۔ بچا ہوا ٹکڑا دے کر کہہ گئے کہ آپ شروع کیجئے سبحان اللہ! صحابہ کی سی شان تھی۔ (قصص الاکابر)

برا بھلا کہنے پر اہل اللہ کا طریقہ

حضرت مولانا محدث احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو ایک شخص نے آ کر برا بھلا کہنا شروع کیا مولانا چونکہ بڑے مرتبہ کے شخص تھے طالب علموں کو سخت غصہ آیا اور اس کے مارنے کو اٹھے۔ مولانا نے فرمایا کہ بھائی سب باتیں تو جھوٹ نہیں کہتا کچھ تو سچ ہیں تم اسی کو دیکھو۔ اسی طرح امام ابوحنیفہؒ کو ایک شخص نے برا کہا تو آپ نے اسکو ہدیہ بھیجا اور امام صاحب کی نسبت لکھا ہے کہ میں کبھی کسی کی غیبت کروں تو اپنی ماں کی غیبت زیادہ مصلحت ہے تاکہ میری نیکیاں میری ماں ہی کے پاس جاویں غیروں کے پاس نہ جاویں۔ (امثال عبرت)

حدیث کے ایک طالب علم کا اعزاز

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ حضرت خلفؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اُس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا۔ اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (برکات درود شریف)

صاحب حال بزرگ

ایک مرتبہ حیدر آباد کے وزیر حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ کے ہاں حاضر خدمت ہوئے فرمایا نکالو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وزیر ہیں فرمایا ارے میں کیا کروں.....وزیر ہیں تو کیا میری تنخواہ مقرر ہے.....ان کے یہاں سے پھر ۲ بجے رات تک ٹھہرنے کی اجازت دی.....وزیر نے برا نہیں مانا بلکہ لوگوں نے کہا صاحب ٹھہر جایئے جواب دیا کہ بزرگوں کی حکم عدولی کرنی مناسب نہیں اور چلے گئے ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ حضرت آنے والوں کے ساتھ ذرا تو اخلاق سے پیش آیا کیجئے.....فرمایا ایک ایک آدمی کے ساتھ سو سو شیطان ہوتے ہیں میں اس وجہ سے ان کو نکالتا ہوں.....پھر حضرت والا (سیدنا و مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) صاحب ملفوظ نے فرمایا کہ مولانا کا کشف بڑھا ہوا تھا.....ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ کا ترجمہ ہندی میں بتاؤ پھر خود ہی فرمایا کہ اللہ کا ہندی ترجمہ ''من موہن'' ہے.....یہ کہہ کر چیخ ماری.....(ایک ہزار پُر تاثیر واقعات)

عبدالعزیز بن سلیمان سے منامی ملاقات

عبدالعزیز بن سلیمان عابد کی وفات کے بعد ان کے بعض دوستوں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان پر سبز لباس کا پاکیزہ جامہ ہے اور سر پر موتیوں کا مرصع تاج ہے...کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ موت کا مزہ کیسا تھا؟ اور بعد موت کے کیا دیکھا؟ فرمایا کہ موت کی شدت اور کرب و غم کی کچھ نہ پوچھو مگر حق تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمارے ہر عیب کو چھپا لیا اور رحمت سے ملاقات فرمائی...(مرنے والوں سے ملاقات)

روضۂ مبارک سے سلام کا جواب

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ نے خود نقش حیات میں لکھا ہے...اپنے حالات میں لکھا ہے...اپنے قلم سے لکھا ہے کہ حضرت فرماتے ہیں کہ میں فلاں حج پر حاضر ہوا...اور میں نے عرض کیا **الصلوٰۃ والسلام علیک یا جدی... یا رسول اللہ!** تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا **وعلیکم السلام یا**

ولدی! کہ سید تھے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ... اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نصیب فرمائے... آپ سے عشق کی دولت سے مالا مال فرمائے... آمین (جمال محمدی سوم ص ۳۵۵)

حضرت شیخ سہروردی رحمہ اللہ کا عشق رسالت

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جب بارہ سال کے تھے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا' ان کی والدہ نے انہیں دین کی تعلیم کی طرف لگایا۔ حفظ قرآن کے بعد جب سیرت و حدیث کا مطالعہ شروع کیا تو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعلہ سینے میں بھڑک اٹھا۔ حدیث کی تعلیم کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوئے' خراسان' بخارا' بغداد اور پھر منزل مقصود حجاز تک جا پہنچے۔ پہلے حج کیا اور پھر مدینہ منورہ پہنچ کر اپنے محبوب کو دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ مدینہ کی فضاؤں میں کچھ اور ہی رنگ پایا۔

مدینہ کی زندگی میں انہیں اُٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا خیال رہتا تھا۔ مدینہ کے قیام کے دوران ان کی جلیل القدر محدث حضرت مولانا کمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی جو ترپن (۵۳) سال سے حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقیم تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین کو ان کی قسمت پر رشک آیا۔

چنانچہ انہوں نے مولانا کمال الدین محمد سے درخواست کی کہ وہ ان کو بھی حدیث کی تعلیم دیں۔ انہوں نے پانچ سال تک حدیث کی تعلیم حاصل کی اور روضۂ اقدس پر تزکیہ قلب اور تصفیہ باطن کیلئے مجاہدہ کرتے رہے۔ (سیر العارفین ص ۱۰۴)

مبارک معمولات

حضرت ہناد رحمہ اللہ ایک محدّث ہیں... اُن کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے... ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر زوال تک نفلیں پڑھتے رہے... دوپہر کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے پھر عصر کی نماز پڑھائی اور قرآن پاک کی تلاوت مغرب تک فرماتے رہے... مغرب کے بعد میں واپس چلا آیا... میں نے اُن کے ایک پڑوسی

سے تعجب سے کہا کہ یہ شخص کس قدر عبادت کرنے والے ہیں...اُس نے کہا کہ ستر برس سے ان کا یہی عمل ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھو گے تو اور بھی تعجب کرو گے...(فضائل اعمال)

اکابر کی شان

ایک مرتبہ ہندوؤں اور سکھوں کے ایک اجتماع میں اسلام کی حقانیت اور بت پرستی کی قباحت پر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے تقریر فرمائی۔ حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف رکھتے تھے۔ تقریر کیا تھی؟ جادو تھا کہ حضرت علامہ بھی زار و قطار روتے رہے۔(دین و دانش)

جنتی قافلہ

حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ جی سے ہم نے عرض کیا شاہ جی! آج تو کہیں حضرت شاہ صاحب (حضرت امام العصر) پر تقریر فرما دیجئے۔ فرمایا بھائی یوسف کیا کہوں؟ صحابہ کا قافلہ جا رہا تھا انور شاہ پیچھے رہ گئے' اس پر میں نے کہا: حسبک اللہ یا عطاء اللہ دیگر رفقاء نے یہ جملہ سنا تو سب تڑپ گئے۔(دین و دانش)

شیخ سمرقندی رحمہ اللہ کا تقویٰ

تنبیہ الغافلین کے مرتب فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب سفر میں جاتے تو استنجاء کے ڈھیلے ساتھ رکھتے تھے جب ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا میں کسی دوسرے کی ملکیت سے بلا اجازت کے ڈھیلا استعمال کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔(تنبیہ الغافلین)

عبدیت و خدمت

حضرت مولانا محمد جلیل صاحب استاذ دار العلوم دیو بند نے ایک مرتبہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا کہ ''حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے یہاں ایک دفعہ بہت زیادہ مہمان آ گئے تھے بیت الخلاء صرف ایک ہی تھا لہذا دن بھر کی گندگی سے پُر ہو جاتا تھا لیکن مجھے تعجب تھا کہ روزانہ بیت الخلاء صبح صادق سے پہلے ہی صاف ہو جاتا تھا اور پانی سے دھلا ہوا پایا جاتا تھا''

چنانچہ ایک دن تمام رات اس راز کو معلوم کرنے کیلئے بیدار رہا اور اسے جھانکتا رہا جب رات کے دو بجے تو یہی حضرت شیخ الاسلام ٹوکرا لے کر پاخانہ میں داخل ہوئے اور

پاخانہ بھر کر جنگل کا رخ کیا فوراً ہی میں نے جا کر راستہ روک لیا تو ارشاد فرمایا:۔
''دیکھئے کسی سے تذکرہ نہ کیجئے'' (انفاس قدسیہ ص ۲۳)

رحمتِ خداوندی کی وسعت

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سیدنا حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وعظ میں چالیس سال تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان فرمایا... پھر شیخ جیلانی رحمہ اللہ کے جی میں آیا کہ رحمت کا وعظ سن کر لوگ نڈر و بے خوف ہو گئے ہوں گے لہٰذا اس جبار و قہار کے غضب کا بھی کچھ حال بیان کروں تو مصلحت و مناسب ہے تاکہ لوگ نڈر و بے خوف نہ ہو جائیں چنانچہ ایک دن کچھ (تھوڑا سا) قہر خداوندی کا حال بھی بیان فرمایا تو لوگوں کی یہ حالت ہو گئی کہ کئی کئی لاشیں مجلس وعظ سے اٹھائی گئیں... اس وقت سیدنا جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو الہام کے ذریعہ اس بات کی طرف رہنمائی فرمائی گئی کہ اے میرے بندے! کیا چالیس سال ہی میں ہماری رحمت ختم ہو گئی؟ تم نے میرے بندوں کو خواہ مخواہ ہلاک کیا اگر تم عمر بھر ہماری رحمت کا بیان کرتے رہتے تو بھی میری رحمت ختم نہ ہوتی... (کلمۃ الحق صفحہ ۱۱۵)

جان دین ھست حب رحمۃ للعالمین

حضرت مولانا وجیہ الدین صاحب رحمہ اللہ عالم ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلقین سے تھے آپ حج میں تشریف لے گئے مدینہ منورہ پہنچ کر جب ویزہ کی مدت ختم ہونے لگی تو انہوں نے متعلقہ دفتر میں جا کر ویزہ کی مدت بڑھانے کیلئے درخواست کی انہوں نے کہا اس کی وجہ بھی لکھ کر لائیں کہ آپ کس غرض کیلئے مزید یہاں رہنا چاہتے ہیں آپ نے اس وجہ والے خانے میں لکھ دیا ''للوفات'' یعنی یہاں فوت ہونے کیلئے ویزہ کی مدت بڑھوانا چاہتا ہوں' بہر حال دفتر والوں نے خانہ پری دیکھی اور پندرہ دن کیلئے ویزہ بڑھا دیا.... جب پندرہ دنوں میں سے دو ایک دن باقی تھے تو آپ روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور درخواست کی' یا رسول اللہ! مدت ختم ہونے کو ہے اب تو آپ مجھے اپنی طرف بلالیں' بس پھر آپ اس مدت ختم ہونے سے پہلے ہی وہیں جاں بحق ہو گئے.... (عجیب و غریب واقعات)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کی سخاوت کا واقعہ

ایک دن دیوبند کے ایک صاحب نے آ کر حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کیا اور کچھ رقم طلب کی حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فوراً ہی پانچ روپے عنایت فرمائے... کسی نے عرض کیا کہ:... "حضرت! یہ شخص تو علماء کو گالیاں دیتا ہے..." آپ نے فرمایا:... "اسی وجہ سے تو میں نے اس کو روپے دیئے ہیں... اس کو خیال تو ہوگا کہ علماء سے روپے ملتے ہیں ان کو گالیاں نہ دینی چاہئیں... (انفاس قدسیہ)

حاجی صاحب رحمہ اللہ کی تواضع

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ پر بہت غلبہ تھا حال تواضع کا عیب تو نہیں کھولتے تھے لیکن فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ستاری فرما رکھی ہے کہ لوگوں کو میرے عیوب کی خبر نہیں اس لئے معتقد ہیں ایک مشہور بزرگ حضرت کی خدمت میں آئے اور اظہار عقیدت مندی کرتے رہے جب چلے گئے تو ہمیں خیال ہوا کہ جب ایسے ایسے بزرگ حضرت کے معتقد ہیں تو حضرت کے کامل ہونے میں کیا شک ہے۔ مگر ان کے جانے کے بعد حضرت کیا فرماتے ہیں کہ دیکھو حق تعالیٰ کی ستاری! کیا ٹھکانا ہے ان کی ستاری کا کہ اہل نظر سے بھی ہمارے عیوب کو چھپا رکھا ہے۔ میرے عیوب کی انہیں بھی خبر نہیں۔ (قصص الاکابر)

کامل توحید کا تقاضا

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو بعد انتقال کسی نے خواب میں دیکھا اور کہا کہ کیا گزری فرمایا کہ جب میں پیش کیا گیا تو پوچھا گیا کیا لائے' میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اعمال تو میرے کچھ ہیں نہیں ہاں شرک نہیں کیا توحید کا اقرار کرتا رہا۔ ارشاد ہوا "اماتذکر لیلۃ اللبن" یعنی دودھ کی رات تم کو یاد نہیں ہے قصہ یہ ہوا تھا کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے دودھ پی لیا تھا' پیٹ میں درد ہوا تو منہ سے نکل گیا کہ دودھ سے درد ہوا تو اس کی نسبت ارشاد ہے کہ کیا توحید یہی ہے کہ پیٹ کے درد کے اندر دودھ کو مؤثر سمجھ لیا وہ درد بھی ہمارا ہی پیدا کیا ہوا تھا۔

درد از یاست درماں نیز ہم　　دل خدائے او شد و جاں نیز ہم
دریں نوعے از شرک پوشیدہ ہست　　کہ زیدم بیازد دو عمر نخست

(امثالِ عبرت)

درُود نہ پڑھنے پر تنبیہ

ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جسکا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درُود شریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درُود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے درُود کا اہتمام شروع کردیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درُود میرے پاس پہنچ رہا ہے۔ جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر۔ (برکاتِ درُود شریف)

زبان پر تالا ڈال لو

ایک صاحب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے.... بس ویسے ہی ملنے کے لیے آجایا کرتے تھے.... اور جب باتیں شروع کرتے تو پھر رکنے کا نام نہ لیتے.. حضرت والد صاحب برداشت کرتے رہتے تھے.... ایک روز انہوں نے حضرت والد صاحب سے درخواست کی کہ میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں.... حضرت والد صاحب نے قبول کرلیا اور اجازت دے دی....

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ حضرت مجھے کوئی وظیفہ پڑھنے کے لیے بتادیں.... میں کیا پڑھا کروں؟ حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہارا ایک ہی وظیفہ ہے اور وہ یہ کہ اس زبان پر تالا ڈال لو اور یہ زبان جو ہر وقت چلتی رہتی ہے.... اس کو قابو میں کرو.... تمہارے لیے اور کوئی وظیفہ نہیں ہے.... چنانچہ انہوں نے جب زبان کو قابو میں کیا.... تو اسی کے ذریعے ان کی اصلاح ہوگئی.... (اصلاحی خطبات جلد ۴ ص ۱۵۲)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مکاشفہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وفات سے تقریباً دو سال قبل دانت درست کرانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لیے بھی نکلے... سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں... فاتحہ پڑھی، ایصال ثواب کیا... اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے... وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور انہوں نے ہی یہ واقعہ مجھ سے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں... میں نے ہزار ہا ملائکہ کو ان کے سامنے صف بستہ دیکھا اور یہ بھی فرمایا کہ سلاطین کے مزاروں پر پہنچا تو انہیں مساکین کی صورت میں دیکھا کہ جیسے کوئی پرسان حال نہ ہو اور مساکین کو سلاطین کی صورت میں پایا، وغیرہ... اسلاف کرام کے زمانہ کے ہزاروں واقعات اس قسم کی کتابوں میں موجود ہیں... حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ نے اپنے ملفوظات موسوم بہ ابریز میں کتنے ہی ایسے مکاشفات ظاہر فرمائے ہیں جن سے برزخ کے حالات اور مقامات عیاں ہو جاتے ہیں... بہرحال کشف وانکشاف ایک مستقل ذریعہ کشف قبور ہے جو سلف سے خلف تک پایا جا رہا ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ کو زیارت

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک کتاب اشعار کی دیکھ رہا تھا اس میں ایک مصرعہ تھا:

"ہاں اے حبیب رُخ سے ہٹا دو نقاب کو"

یہ اس وقت بہت بھلا معلوم ہوا... میں مسجد شریف میں حاضر ہوا اور مواجہ شریفہ میں بعد ادائے آداب وکلماتِ مشروعہ انہی الفاظ کو پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کیا... دیر تک یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ حجاب دیواروں اور جالیوں وغیرہ کا حائل نہیں ہے اور آپ کرسی پر سامنے بیٹھے ہوئے ہیں... آپ کا چہرۂ مبارک سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے... (جواہرات مدنی)

شیخ احمد عبدالحق رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ احمد عبدالحق نوشہ ردولوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان علاؤ الدین خلجی کے زمانے میں بلخ سے ہندوستان آئے۔ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلویؒ کے شاگرد ہوئے۔ عشق الٰہی میں ایسے مستغرق رہتے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتے لیکن اس محویت و استغراق کے باوجود بھی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے تھے۔ نماز باجماعت کا ایسا اہتمام تھا کہ سفر میں بھی باجماعت ترک نہ ہوتی۔ اتباع سنت کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے اپنے استغراق کی وجہ سے شروع میں شادی کو منع کردیا لیکن بعد میں جب یہ احساس ہوا کہ شادی نہ کرنے سے ایک سنت ترک ہوجائے گی تو فوراً شادی کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔

شاگردوں کو اتباع سنت کی سختی سے ہدایت کرتے تھے۔ اپنے ایک محبوب مرید شیخ بختیار کاکی کو سلوک کے مراحل طے کرانے کے بعد فرمایا کہ ”تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل میں اللہ کو پایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:۳۱)

”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔“

کہتے ہیں کہ شیخ کی کوئی بات اور کوئی گفتگو کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ (انوار العیون)

محدث مسروق رحمہ اللہ کی مبارک حالت

حضرت مسروق رحمہ اللہ ایک محدث ہیں اُن کی بیوی کہتی ہیں کہ وہ نمازیں اتنی لمبی لمبی پڑھا کرتے... کہ اُن کی پنڈلیوں پر ہمیشہ اس کی وجہ سے ورم رہتا تھا اور میں اُن کے پیچھے بیٹھی ہوئی اُن کے حال پر ترس کھا کر رویا کرتی تھی... (فضائل اعمال)

40 تابعین کی مبارک حالت

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ نے ابوطالب مکی سے نقل کیا کہ چالیس ۴۰ تابعیوں سے تواتر کے طریق سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے ان میں سے بعض کا چالیس ۴۰ برس تک یہی عمل رہا۔ (اتحاف)

اپنا کام کرتے رہئے

حضرت مولانا حافظ سید ابوذر بخاری (فرزند اکبر امیر شریعت حضرت شاہ جی رحمہ اللہ) نے ایک مرتبہ سنایا کہ ایک مرتبہ ابا مرحوم (حضرت شاہ جی رحمہ اللہ) گاڑی کا سفر کر رہے تھے۔ گاڑی میں ان کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی وہ ایک بڑے بلند پایہ عالم ہونے کے ساتھ نامور مناظر اور کتابوں کے مصنف بھی تھے وہ ابا جی سے کہنے لگے' شاہ جی! کس پھڈے میں ٹانگ اڑا لی ہے؟ چھوڑیں سیاست کو بس دین کا کام کریں۔ اللہ نے آپ کو قوت گویائی دی ہے' اس سے تبلیغ دین کا کام لیں۔ انگریز جیسی طاغوتی طاقت سے ٹکر لینا ہم غریب مولویوں کا کام نہیں ہے۔ ابا مرحوم پر ان باتوں کا کچھ اثر ہوا آپ دیوبند جا رہے تھے وہاں پہنچ کر سیدھے علامہ انور شاہ رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے۔ ملاقات ہوئی تو خیر خیریت دریافت فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: شاہ جی! کسی کی باتوں میں نہ آیئے' اپنا کام کرتے رہئے اور نتائج اللہ پر چھوڑ دیجئے۔ ہمارے ذمہ سعی کرنا ہے' نتائج ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ شاہ جی یہ ارشاد سن کر دم بخود رہ گئے۔ حالانکہ انہوں نے حضرت سے ایک لفظ بھی ذکر نہیں کیا تھا۔ شاہ جی فرماتے تھے بس پھر میری ڈھارس بندھ گئی اور میں نے تہیہ کر لیا کہ اپنا مشن جاری رکھنا ہے ہر چہ بادا باد۔ (دین و دانش)

حفظ قرآن کیلئے وظیفہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرما دیں۔ تاکہ میں قرآن مجید یاد کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری گریہ و زاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرا دیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔ (دینی دسترخوان)

جماعت چھوٹ جانے پر حسرت وافسوس

ایک دن حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی عصر کی جماعت رہ گئی ... کیونکہ معتقدین کا اکثر ہجوم رہتا تھا ... پھر جمعہ کے دن تو کیا ہی کہنے؟ غالباً کسی دکان کا افتتاح تھا حضرت کو لے کر گئے ... حضرت نے فرمایا بھی کہ بھائی! جمعے کی عصر کی جماعت اپنی مسجد میں پڑھتا ہوں ... میری عصر کی نماز جماعت سے نہ رہ جائے .. انہوں نے کہا کہ نہیں جی! ہم پہنچائیں گے .لیکن لے جاتے وقت تو لوگ بہت مستعد ہوتے ہیں ..واپسی میں یہ مستعدی نہیں رہتی ... یعنی اپنے کام کا خیال ہوتا ہے ... دوسرے کا خیال نہیں ہوتا ... وہی ہوا حضرت بنوری جب واپس پہنچے تو نماز ہو چکی تھی ... اس پر حضرت بڑا روئے ..اور فرمانے لگے کہ ہمارے پاس اصل تو ہے نہیں ... نقل ہے ... نماز تو ہمیں پڑھنی آتی نہیں ... بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کر لیتے ہیں ... یہ نقل بھی ہمارے پاس نہ رہے تو پھر ہمارے پاس کیا رہا؟.(کایا پلٹ)

حق گوئی

حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں ایک صاحب مولوی محمد اشرف مصنف تفسیر سورہ یوسف منظوم شروع شروع میں کچھ گستاخی کے کلمات کہا کرتے تھے بعدازاں تائب ہو کر حضرت میاں جیو صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہو گئے ۔ مدت کے بعد حضرت نے اُن سے فرمایا:۔ ”بھائی! میں براہ تدین کہتا ہوں کہ تم کو مجھ سے فائدہ نہ ہوگا کیونکہ میں جب فائدہ پہنچانے کی غرض سے تمھاری طرف متوجہ ہوتا ہوں تو تمھارے وہ گستاخانہ کلمات دیوار بن کر حائل ہو جاتے ہیں ۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ وہ حائل نہ ہوں مگر میں مجبور ہوں“ (الکلام الحسن ج ا ص ۴)

بخشش کا سامان

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ (۶۲۷ھ/۱۲۲۹ء) کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنوی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا، جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا...

جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا، میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے، سونا نہ چاہیے....

پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں، پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں۔ اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا۔ میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ (دلیل العارفین مجلس پنجم ص:۲۲)

مبارک دور کی یادیں

ہمارے دادا پیر حضرت فضل علی قریشی رحمہ اللہ کی زمین تھی....اس میں خود ہل چلاتے تھے، خود پانی دیتے تھے، خود کاٹتے، خود بیج نکالتے، پھر وہ گندم گھر آتی تھی.... پھر رات کو عشاء کے بعد میاں بیوی اسے پیسا کرتے اور اس آٹے سے بنی ہوئی روٹی خانقاہ میں مریدوں کو کھلائی جاتی تھی....آپ اندازہ کیجئے حضرت یہ سب کچھ خود کرتے تھے....حضرت کی عادت تھی کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے گھر والوں کی بھی یہی عادت تھی....ایک دن حضرت نے کھانا پکوایا اور خانقاہ میں لے آئے....

اللہ اللہ سیکھنے والے سالکین آئے ہوئے تھے وہ کھانا حضرت نے ان کے سامنے رکھا، جب وہ کھانے لگے آپ نے انہیں کہا فقیرو (حضرت قریشی مریدوں کو فقیر کہتے تھے) تمہارے سامنے جو روٹی پڑی ہے اس کیلئے ہل چلایا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر بیج ڈالا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو پانی دیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو کاٹا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر گندم بھوسے سے الگ کی گئی تو وضو کے ساتھ، پھر گندم کو پیسا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر آٹا گوندھا گیا وضو کے ساتھ، پھر روٹی پکائی گئی وضو کے ساتھ، پھر آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھا گیا وضو کے ساتھ.... ''کاش کہ تم وضو کے ساتھ اسے کھالیتے''....(جواہرات فقیر 1 ص 177)

کیسے متواضع لوگ تھے

حضرت شیخ الآفاق مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میری سفارش نوکری کیلئے فلاں شخص سے کردیجئے وہ شخص جس سے سفارش چاہی

گئی تھی آپ کا مخالف تھا مگر باوجود اس امر کے آپ نے اپنی خوش خلقی سے رقعہ لکھ دیا یا اس شخص نے حامل رقعہ سے اس رقعہ کی بتی بنا کر کہا کہ شاہ صاحب سے کہہ دینا کہ اس کو اپنے اس مقام میں رکھ لو استغفر اللہ' اس بھلے آدمی نے ویسے ہی آ کر روایت نقل کر دی فرمانے لگے..... ''کہ اگر تیرا مقصود اس طریق سے حاصل ہو جاتا یا اب بھی ہو جائے تو خدا کی قسم مجھے اس سے بھی عذر نہیں'' اس سائل نے اس مخالف سے یہ حکایت جا کر نقل کی وہ متاثر اور متضرع ہوا اور آ کر عقیدت ظاہر کی خطا معاف کرائی اور بیعت ہوا... (ماہنامہ الامداد)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا عشق وادب

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا حال یہ تھا کہ.... جو صاحب ان کے ساتھ تھے مدینہ منورہ میں انہوں نے بتلایا کہ مولانا روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوتے تھے ... گردن جھکی ہوئی بالکل خاموش.... آواز نہیں نکالتے تھے ادب کی وجہ سے.... آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تھے.... ایک ڈیڑھ گھنٹہ بالکل اسی طرح کھڑے رہتے تھے صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے کیا یہ سب کچھ بغیر عشق کے ہوتا تھا؟ محبت و عشق اصل تو قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے۔ آنکھوں پر بھی.... وہ اتباع سنت کرتی ہیں.... کانوں پر بھی وہ اتباع سنت کرتے ہیں.... زبان پر بھی کہ اتباع سنت اس کے اندر آ جاتا ہے۔ ہر چیز کا یہی حال ہے.... صرف نام اہل سنت رکھنے سے اتباع سنت نہیں ہوتا.... (سرمایہ عشاق)

جنازہ میں شوہر کی شرکت

کتاب سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤلف محترم صاحب عبدالمجید صدیقی کی مرحومہ اہلیہ ''رضیہ خاتون بی-اے'' نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ قبل ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کی رات کو خواب میں اپنی زندگی میں تیرھویں اور آخری بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی۔ اور دن میں ان الفاظ میں مجھ سے اپنا خواب بیان کیا۔ میرا انتقال ہو گیا ہے اور میں نے یہ وصیت کی ہے کہ آپ میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں اس پر میں نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس میرے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہو کر ایسی

وصیت کر رہی ہو؟ شوہر کو محروم رکھنا چاہتی ہو"۔ اس پر میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا۔ جب تک تمہارا شوہر اس میں شریک نہ ہو جائے گا۔ (اور ایسا ہی ہوا)۔ (برکاتِ دُرودشریف)

ہماری کشتی دو کریموں کے بیچ میں ہے

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمہ اللہ (خلیفہ اجل حضرت تھانوی رحمہ اللہ) فرمایا کرتے تھے کہ: جب دُرودشریف پڑھنا شروع کرو اور صرف **اللھم صل علی محمد** کہو تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم پر برس رہی ہے۔ اور دعاؤں کے وقت یا بغیر دعا کے جب بھی **اللھم صلی علی محمد** کہو تو سمجھ لو کہ ہماری کشتی دو کریم کے بیچ میں آ گئی ہے۔ ایک کریم تو رب العالمین ہے اور دوسرے کریم رحمتہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں یہ دو کریم ہیں اور ہم ان دونوں کے درمیان میں ہیں اس لئے قبولیت دعا سے مایوس اور ناامید ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (راہِ مغفرت)

اخلاص اور ہمت کے ثمرات

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور بیعت کی درخواست کی۔ مولاناؒ نے اس کو بیعت کر لیا اور تمام گناہوں سے یعنی کفر وشرک وغیرہ سے توبہ کرادی۔ جب مولانا بیعت کر چکے تو کہنے لگے کہ مولوی جی اور تم نے افیم (افیون) سے تو توبہ کرائی نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ بھائی مجھے کیا خبر تھی کہ تو افیون کھاتا ہے اچھا جس قدر افیون تو روزانہ کھاتا ہے اس کی گولی بنا کر میرے ہاتھ پر رکھ دے۔ چنانچہ اس نے گولی بنا کر مولاناؒ کے ہاتھ پر رکھ دی۔ مولاناؒ نے اس کو دیکھا اور اس میں سے تھوڑا سا حصہ لے کر کہا اس قدر کھالیا کر، مقصود یہ تھا کہ بتدریج چھڑا دی جائے گی مگر جب قلب میں محبت خدا آتی ہے تو افیون کیا سلطنت بھی چھوٹ جاتی ہے اس نے کہا کہ مولوی صاحب کیا کھاؤں گا اور یہ کہہ کر افیون کی ڈبیہ جیب سے نکالی اور بہت دور پھینک دی، گھر پہنچ کر افیون کا تقاضا ہوا مگر اس نے نہیں کھائی، آخر دست لگے مولاناؒ کے پاس کہلا بھیجا کہ مجھے دست لگ رہے ہیں مگر میں توبہ کو نہیں توڑوں گا۔

چند روز میں دست بند ہو گئے جب بالکل تندرست ہو گیا تو مولانا رحمہ اللہ کے پاس آیا آ کر سلام کیا' مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا کہ بھائی کون ہو' کہنے لگا جی میں ہوں افیون والا اور ایک روپیہ نکال کر مولانا کو دیئے اور کہا کہ مولوی صاحب یہ افیون کے روپیہ ہیں۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ بھائی افیون کے روپیہ کیسے کہنے لگا کہ میں ایک روپیہ مہینہ کی افیون کھاتا تھا جب میں نے چھوڑ دی تو نفس بہت خوش ہوا کہ ایک روپیہ ماہوار بچے میں نے نفس سے کہا کہ میں ایک روپیہ تجھے ہرگز نہ دوں گا میں اپنے پیر کو دوں گا۔ دیکھئے اس شخص نے دین کو کتنا خالص کیا وہ ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہیں رکھے۔ نیز یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ مقصود یہ ہے کہ ہمت وہ چیز ہے کہ وہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔ (امثال عبرت)

چالیس نیکیاں

حضرت ابوسلیمان حرانی رحمہ اللہ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابوسلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر دُرود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا۔ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (برکات دُرود شریف)

سلام بھی ضروری ہے

حضرت ابراہیم نسفی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں' اہل سنت سے ہوں' مسافر ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔ (بدیع)

قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ترغیب

خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتداء میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی ۔ حجاز مقدس کے سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات امداد اللہ مہاجر مکی سے ہوئی ۔ حاجی صاحب صحیح کشف کے مالک تھے ۔ انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے اسکے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا ۔ پس ہم عرب میں سکونت کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے ۔ ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اس یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں ۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے ۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو ۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

خواب میں اہل برزخ سے ملاقات

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ان کے بعض تلامذہ نے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا... عرض کیا کہ آپ تو بحمد اللہ بہت اچھی حالت میں ہیں... حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا... فرمایا کہ وہ مجھ سے ستر درجہ اونچے مقام پر ہیں، میں نے عرض کیا کیوں؟ حالانکہ بظاہر آپ ان سے علم و عمل میں اونچے تھے، فرمایا کہ ان کے طولِ حزن کی وجہ سے... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت شیخ عبد الغفار توصی رحمہ اللہ کا عشق رسالت

ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے ساتھ کدو کھا رہے تھے ۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کدو بہت پسند فرماتے تھے ۔ ان کے بیٹے نے کہا' یہ تو ایک گندی چیز ہے ۔ اس بات پر ان کو اتنا غصہ اور غیرت آئی کہ تلوار کھینچ کر بیٹے کا سر اڑا دیا ۔ (تنبیہ الغافلین)

خواجہ حسین ناگوری رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۱ھ) شیخ حمید الدین صوفی ناگوری کی اولاد میں سے تھے۔ شیخ کبیر گجراتی کے مرید تھے' بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پابند تھے۔ تمام عمر ناگور ہی میں رہ کر مذہبی علوم کے درس و تدریس میں مصروف رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے' اپنا گھر بار' کنواں' باغ وغیرہ کل اثاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر وقف کر دیا تھا۔

ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین خلجی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک حاصل ہوا تو کسی نے خواجہ حسین ناگوری کو اس کی خبر دی۔ وہ اسی وقت احرام باندھ کر نہایت ذوق وشوق سے مانڈو کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ بھر دُرود شریف پڑھتے ہوئے مانڈو پہنچے۔ سلطان نے ان کا شاہانہ استقبال کرنا چاہا لیکن اس نے دیکھا کہ ایک غبار آلود شخص چھکڑے پر بیٹھا ہے وہ اس کو پہچانتا نہیں تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہی حسین ناگوری ہیں' بادشاہ ان کی مزاج پرسی کو آگے بڑھا لیکن انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ وہ موئے مبارک کے شوق دیدار میں دیوانہ اور بے خود ہو رہے تھے' کہا ''مجھے فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مبارک نشانی دکھاؤ تاکہ راحت ملے۔'' (اخبار الاخیار ص ۱۷۰)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا وصال

دوران تقریر امیر شریعت شاہ جی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا جس رات حضرت علامہ انور شاہ کا انتقال ہوا میں دارالعلوم دیوبند میں تھا' اس رات ایک چیخ غیب سے سنی گئی۔ اس عظیم سانحہ پر کسی کو یہ سوچنے کی ہمت نہیں ہوئی کہ یہ چیخ کیسی تھی۔ ہر شخص غم واندوہ کی تصویر اور رنج والم کا پیکر بنا ہوا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر اس طرح ہولناک چیخ سنی تھی۔ یہ چیخ کیسی ہوگی؟ حضرت سیدھے ہو کے بیٹھ گئے اور فرمایا: بھائی! قرآن نے یہ جو کہا کہ **فما بکت علیھم السمآء والارض** تو اللہ کے بندوں میں کچھ تو ایسے بھی ہوں گے جن پر آسمان اور زمین بھی روئیں گے۔ (دین ودانش)

شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کا ایک ہندو سے برتاؤ

مولانا محمود رام پوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:... ''ایک مرتبہ میں اور ایک ہندو تحصیل دیوبند میں کسی کام کو گئے، میں حضرت شیخ الہند کے ہاں مہمان ہوا اور وہ ہندو بھی اپنے بھائیوں کے گھر کھانا کھا کر میرے پاس آ گیا کہ میں بھی یہاں ہی رہوں گا... اس کو ایک چارپائی دے دی گئی... جب ہم سب سو گئے تو رات کو میں نے دیکھا کہ مولانا (حضرت شیخ الہند) اٹھے... میں لیٹا رہا اور دیکھتا رہا کہ اگر کوئی مشقت کا کام کریں گے تو میں امداد کروں گا ورنہ خواہ مخواہ اپنے جاگنے کا اظہار کر کے کیوں پریشان کروں....

میں نے دیکھا کہ مولانا اس ہندو کی طرف بڑھے اور اس کی چارپائی پر بیٹھ کر اس کے پیر دبانے شروع کیے.... وہ خراٹے لے کر خوب سوتا رہا.... مولانا محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور عرض کیا: ''حضرت! آپ تکلیف نہ کریں... میں دبا دوں گا....'' مولانا نے فرمایا: ''تم جا کر سوؤ... یہ میرا مہمان ہے... میں ہی اس کی خدمت انجام دوں گا....'' مجبوراً میں چپ رہ گیا اور مولانا اس ہندو کے پاؤں دباتے رہے....'' (ارواح ثلاثہ: ۲۸۵)

زہر بھی کبھی تریاق کا کام کر جاتی ہے

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ انگریزوں نے قید کر کے بنگال کے ایک جیل خانے میں بند کر دیا.. ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں قید کیا کہ جب سونے کی کوشش کرتے تو پاؤں کھول کر (ٹانگیں پھیلا کر) نہیں سو سکتے تھے... ایسے تنگ و تاریک اور گھٹے ہوئے ماحول میں مزید ستم ظریفی یہ کہ دیواروں کو گوبر سے لیپ دیا جاتا تا کہ دیوار پر گرد نہ ہو تو سید صاحب نماز کے لیے تیمم بھی نہ کر سکیں... گندگی اور تعفن کے سبب چند روز ہی میں شاہ صاحب کو خارش کی بیماری نے آ لیا...

کبھی کبھار لوٹے میں پانی ملتا تو بڑی احتیاط سے اسے خرچ کیا جاتا جو اکثر پینے کے کام میں (تازہ یا باسی) کام آ جایا کرتا... ایک دفعہ ایک لوٹے میں پانی کچھ بچا رکھا تھا، اچانک کہیں سے ایک سانپ نکل آیا اور اسی لوٹے کا پانی منہ ڈال کر پینے لگا... سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں بہت حیران و پریشان ہوا کہ میرے پاس

کسی قسم کا ہتھیار یا اوزار نہیں ہے تا کہ میں اس سانپ کو ماردوں...(خدا تعالیٰ کی قدرت) کہ سانپ کچھ پانی پی کر واپس چلا گیا... کچھ دیر کے بعد مجھے بہت پیاس محسوس ہوئی... اب میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس لوٹے سے ہی سانپ نے پانی (میری آنکھوں کے سامنے) پیا ہے... پیاس کی شدت کی وجہ سے آخر کار مجبوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اسی برتن سے پانی پینا شروع کیا جس سے سانپ نے پیا تھا... اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ کہ جونہی میں نے پانی پی لیا... اللہ تعالیٰ نے مجھے (اس خارش کی بیماری سے) نجات دلائی اور صحت کاملہ عطا کی...'' (مولانا شیر علی صاحب کی درس گاہ سے انتخاب)

مثالی اُستاد و شاگرد

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے پیر دبانے لگے جس طرح ایک خادم یا مرید اپنے مخدوم اور شیخ کی خدمت کرتا ہے' حضرت نے منع کیا اور فرمایا:۔'' آپ تو خود مخدوم اور شیخ طریقت ہیں۔ مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہو'' حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ نے عرض کیا کہ:۔'' حضرت! میں آپ کا خادم اور شاگرد ہوں' میں نے آپ سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی ہے' آپ مجھے اس سعادت سے محروم نہ فرمائیں'' (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

حقوق العباد کی فکر

حضرت مولانا مظہر صاحب نانوتوی قدس سرہ کا یہ معمول میری جوانی میں عام طور سے مشہور اور لوگوں کو معلوم تھا کہ مدرسہ کے اوقات میں جب کوئی مولانا قدس سرہ کا کوئی عزیز ذاتی ملاقات کے لیے آتا تو اس سے باتیں شروع کرتے وقت گھڑی دیکھ لیتے اور واپسی پر گھڑی دیکھ کر حضرت کی کتاب میں ایک پرچہ رکھا رہتا تھا۔ اس پر تاریخ اور منٹوں کا اندراج فرما لیتے تھے، وہ ماہ کے ختم پر ان کو جمع فرما کر اگر نصف یوم سے کم ہوتا تو آدھ روز کی رُخصت اور اگر نصف یوم سے زائد ہوتا تو ایک یوم کی رُخصت مدرسہ میں لکھوا دیتے۔ البتہ اگر کوئی فتویٰ وغیرہ پوچھنے آتا تھا یا مدرسہ کے کسی کام آتا تو اس کا اندراج نہیں فرماتے۔ (خزینہ)

آؤ! ملکر دُعا کریں

بکر بن عبداللہ المزنی سے روایت ہے ایک قصاب کو پڑوسی کی لونڈی پسند آ گئی۔ لونڈی کے مالک نے ایک دفعہ اس کو کسی کام سے دوسری بستی بھیجا۔ قصاب نے اس کا پیچھا کیا۔ راستے میں اس کو ورغلانے کی کوشش کی۔ اس پر لونڈی نے کہا: تو برا کام مت کر، میں تو خود تجھ سے بہت محبت کرتی ہوں لیکن میں اللہ سے ڈرتی ہوں۔ یہ سن کر قصاب نے اللہ سے توبہ کی اور واپس لوٹ گیا۔ راستے میں اس کو پیاس لگی، پیاس کی شدت اس قدر تھی کہ اس کی موت واقع ہو جاتی کہ اس کا سامنا اس وقت کے بنی اسرائیل کے ایک نیک بزرگ سے ہو گیا۔ بزرگ نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ قصاب نے کہا: سخت پیاس لگی ہے۔ اس پر بزرگ نے کہا: آ! ہم دونوں دُعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر بادل کا سایہ کر دے اور ہم دونوں تیرے شہر میں پہنچ جائیں۔ قصاب نے کہا: میں تو بہت گنہگار ہوں، میرے اعمال میں تو نیکی نہیں ہے۔ اس پر بزرگ نے کہا: دُعا میں کروں گا، تم آمین کہنا۔ یہ کہہ کر بزرگ نے دُعا کی اور قصاب نے آمین کہا۔ بادل کے ٹکڑے نے ان دونوں پر اپنا سایہ کر دیا۔ دونوں چلتے چلتے قصاب کی بستی میں پہنچ گئے۔ قصاب اپنے گھر کی طرف مُڑ گیا تو بادل بھی اسی طرف مُڑ گیا۔ یہ دیکھ کر وہ بزرگ اس قصاب کے پاس آئے اور کہا: ''تو تُو کہتا تھا میں بہت گنہگار ہوں، لیکن یہ بادل تو تیرے پیچھے جا رہا ہے، اب تو بتا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟''

قصاب نے ان کو پورا قصہ سنایا۔ اس پر بزرگ نے کہا کہ توبہ کرنے والا اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں لوگوں میں سے کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔ (انمول واقعات)

شاہ اہل اللہ کی ایک جن صحابی سے ملاقات

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے بھائی شاہ اہل اللہ تھے.... وہ فرماتے ہیں کہ میں رات کے وقت کمرے میں مطالعہ کر رہا تھا.... سامنے ایک سانپ کو میں نے دیکھا تو اسے مار دیا.... اگلی رات کو دو بندے آئے کہ حضرت ایک فیصلے کے لئے ہمارے ساتھ چلے جائیں.... وہ مجھے جنگل لے گئے.... وہاں بڑی مخلوق بیٹھی تھی.... میں سمجھ گیا کہ انسانوں کی مجلس نہیں بلکہ جنات کی مجلس ہے.... ایک شخص مدعی بن کر کھڑا ہو گیا.... اور کہا کہ قاضی

صاحب! اس انسان نے میرے بھائی کو مارا ہے.... مجھے اپنا حق چاہئے.... شاہ اہل اللہ صاحب کھڑے ہوگئے کہ میں نے آج تک کسی کو نہیں مارا ہے.... مدعی نے کہا کہ تمہارے گھر میں جو سانپ آیا تھا وہ میرا جن بھائی تھا.... حضرت شاہ اہل اللہ نے کہا کہ میں نے ابوداؤد شریف میں ایک حدیث پڑھی ہے کہ جس نے اپنی شکل تبدیل کی.... اور خطرناک شکل میں وہ مارا جائے تو اس کا خون معاف ہے.... میں نے اسے سانپ سمجھ کر مارا تھا.... نہ کہ جن سمجھ کر.... اس پر جنات کے قاضی صاحب نے فیصلہ شاہ اہل اللہ کے حق میں دیا.... قاضی صاحب نے کہا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی.... پھر اسے باعزت طور پر بری کر دیا.... چلتے چلتے حضرت شاہ اہل اللہ صاحب نے جنات کے قاضی صاحب سے فرمایا.... کہ آپ چونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے.... تو یہ حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے مجھے سنا دیں.... تا کہ آپ میرے استاد بن جائیں.... (در کامل)

غریب مزدور کے مکان پر تشریف آوری و معذرت

دیوبند کا واقعہ ہے میدو پلے دار نے ایک مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی دعوت کی اور وقت پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت! کھانا تیار ہے تشریف لے چلئے۔ حضرت کے یہاں اس وقت مہمانوں کا بہت کافی ہجوم تھا اور حضرت کسی کام میں مصروف تھے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ میرا اس وقت جانا نہیں ہوسکتا تم کھانا یہیں بھیج دو چنانچہ میدو دیگ لے کر حاضر ہو گیا۔

دوسرے دن نماز فجر کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ خلاف توقع اور اچانک میدو کے مکان پر پہنچ گئے اور دروازے کی کنڈی جا کھٹکھٹائی۔ میدو نے دروازہ کھولا تو دیکھتا کیا ہے کہ حضرت بذات خود دروازے پر کھڑے ہیں وہ بیچارہ کچھ مسرت اور کچھ شدت تاثر سے رونے لگا اور آپ کو مکان میں لے گیا۔ حضرت نے فرمایا:

بھائی! تم غریب آدمی ہو۔ میں نے کل تمہارے یہاں آنے سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ تم خواہ مخواہ زیر بار ہوتے۔ (انفاس قدسیہ بحوالہ دامانی صاحب)

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی کرامات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مولانا گنگوہیؒ سے عرض کیا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کی کچھ کرامتیں لکھنے کو میرا دل چاہتا ہے اگر کچھ واقعات بتلا دیجئے تو بہتر ہے' حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو حضرت حاجی صاحبؒ کو کبھی اس نظر سے دیکھا نہیں' اگر تمہارا دل چاہتا ہے تو خیر! اگر کوئی بات یاد آ جاوے گی تو کہہ دوں گا' پھر ایک مرتبہ مجھے آواز دی اور فرمایا کہ بھائی اس وقت ایک یاد آئی ہے لکھ لو' چنانچہ میں نے اس کو لکھ لیا پھر فرمایا ایک اور یاد آئی' اس کو بھی لکھ لیا گیا' چند روز کے بعد حضرت گنگوہیؒ نے دریافت فرمایا کہ بھائی اب کتنی ہو گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت تمیس ہو گئی ہیں' فرمایا کہ اگر ۳۰ ہو جاویں تو اچھا ہے' جب تیس ہو گئیں تو فرمایا کہ بس بھائی بہت کافی ہیں' پھر حضرت والا صاحب ملفوظ (پیرومرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ مجھ سے وہ پرچے جس پر کرامتیں تحریر تھیں مولوی محمد یحییٰ نے لے لئے تھے' انہوں نے وہ کاغذ ضائع کر دیئے' مجھے افسوس ہوا کہ ایسے ثقہ راوی کہاں ملیں گے۔ (قصص الاکابر)

طالب علم کو رسوائی سے بچانے کی تدبیر

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیا کرتے تھے ایک مرتبہ حسب معمول حدیث کا درس ہو رہا تھا کہ ایک طالب علم وقت سے دیر کر کے سبق کے لیے آئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو منکشف ہو گیا کہ جنبی ہے غسل نہیں کیا وہ طالب علم معقولی تھے معقولی ایسے ہی لاپرواہ ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب نے مسجد سے باہر روک دیا اور فرمایا کہ آج تو طبیعت سست ہے جمنا پر چل کر نہائیں گے سب لنگیاں لے کر چلو' سب لنگیاں لے کر چلے اور سب نے غسل کیا اور وہاں سے آ کر فرمایا ناغہ مت کرو کچھ پڑھ لو وہ طالب علم ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔

اہل اللہ کی یہ شان ہوتی ہے کیسے لطیف انداز سے اس کو امر بالمعروف فرمایا اور جب بزرگوں کی شان معلوم ہو گئی کہ وہ کسی کو رسوا نہیں کرتے تو اب مستفیدین کو بھی چاہیے کہ ایسے شیخوں سے اپنے عیب کو نہ چھپایا کریں' اس لیے کہ عیب ظاہر نہ کرنا دو وجہ سے ہوتا ہے یہ خوف

ہوتا ہے کہ ہم کو حقیر سمجھیں گے تو ان حضرات میں نہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی کو حقیر سمجھیں اس لیے کہ یہ حضرات سوائے اپنے نفس کے کسی کو حقیر نہیں سمجھتے ہیں اور یا یہ خوف ہوتا ہے کہ کسی کو اطلاع کردیں گے سو نہ ان حضرات میں یہ بات ہے اس لیے ان سے صاف کہہ دینا چاہیے مگر یہ اظہار معالجہ کے لیے ہے نہ کہ بلاضرورت کیونکہ بلاضرورت گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔ (امثال عبرت)

حضرت ابن ابی سلیمان کے والد کی مغفرت

حضرت ابن ابی سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں مَیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود لکھا کرتا تھا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

دُرود شریف کی برکت

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

چند سال پہلے کی بات ہے کہ نمازِ عصر کے بعد حسبِ معمول گھر سے باہر نکلا تو ایک سفید گاڑی سامنے کھڑی تھی جس میں ایک طشتری رکھی تھی اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک موجود تھا جس کو شیشہ سے بند کیا ہوا تھا ایک صاحب نے مجھے کہا: یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے اس کو آپ رکھ لیں کیونکہ مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ یہ آپ کو دے دیا جائے۔ دینے کی وجہ پیش آئی کہ جن لوگوں کے پاس یہ موئے مبارک تھا ان کے گھر میں ناچ گانا ہوتا تھا جس کی باعث اس موئے مبارک کی بے ادبی ہوتی تھی اور اس بے ادبی کی وجہ سے ان پر مصیبت آئی ہوئی تھی اس وجہ سے ان کو اشارہ ہوا کہ یہ موئے مبارک شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب (دامت برکاتہم) کو دے دیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرتبہ مجھے صرف ایک وجہ سے ملا ہے وہ یہ کہ ہمارے ہاں روزانہ بعد نمازِ عصر دُرود شریف کی ایک مجلس ہوتی ہے جس میں تقریباً ایک لاکھ مرتبہ دُرود شریف پڑھا جاتا ہے بحمداللہ تعالیٰ یہ پچیس سال تک معمول رہا ہے۔ (از مقدمہ عشق رسول اور علماء دیوبند)

شیخ محمد فضل اللہ رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ محمد فضل اللہ (۱۶۲۰ـ۱۵۴۵ء) بڑے سچے عاشق رسول تھے۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح حدیث وسنت سے محبت ہوتی ہے ان کو بھی تھی۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں پوری توجہ صرف کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں سے بہت پیار تھا' چاہتے تھے کہ تمام شب و روز وہاں پلکیں بچھانے میں گزریں' اس لیے سال بھر کی جو کمائی ہوتی اس کو حج پر خرچ کرتے تھے۔ غوثی نے لکھا ہے:

''زیب خاندیش کے بادشاہ محمد شاہ ابن مبارک شاہ کے عہد حکومت (۱۵۶۶ء) میں گجرات سے خاندیش تشریف لائے۔ برہان پور میں مسجد اور خانقاہ تعمیر کی۔ حدیث' تفسیر اور دوسرے دینی علوم کا درس دیتے تھے' اہل دل تھے لیکن سماع اور سرود سے کوئی دلچسپی نہ تھی' سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہر سال جہاز کے موسم میں دیوانہ وار وطن سے نکلتے اور سمندر کے کنارے جا پہنچتے۔ اگر قسمت یاوری کرتی تو جہاز پر سوار ہو کر حرمین شریفین میں پہنچتے اور روضۂ نبوی کی زیارت سے دل کو تسکین دیتے۔ اس طرح آپ نے حجاز کے کئی سفر کیے۔ وطن میں بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مست رہتے' سال بھر میں جو کوئی کوڑی پیسہ بچاتے تھے وہ صرف اس لیے کہ سفر حجاز کا سامان ہو جائے جو بچتا اس کو حرمین کے فقراء پر تقسیم کرا دیتے۔'' (گلزار ابرار۔ غوثی)

ان کی تصنیف الجھۃ المرسلہ الی النبی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت ہے' بہت مقبول ہوئی۔ اس کی کئی شرحیں انڈونیشیا میں بھی کی گئیں۔ (رود کوثر ص ۳۹۰)

کیا مُردے سنتے ہیں؟

ایک تقریر کے دوران میں کسی نے آواز دی۔ شاہ جی! (مراد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ) مُردے سنتے ہیں کہ نہیں؟ ان دنوں سماع موتی کے مسئلہ پر بحث چل رہی تھی اور اس نے شاہ صاحب کو بھی اس مسئلہ میں الجھانے کی کوشش کی۔ شاہ صاحبؒ بھلا اس کے داؤ میں کب آنے والے تھے۔ جھٹ فرمایا بھلے مانس تمہیں مُردوں کی فکر ہے۔ مجھے بیس سال ہو گئے ان زندوں کو پکار پکار کر تھک گیا مجھے تو یہ بتاؤ کہ یہ زندہ بھی سنتے ہیں کہ

نہیں؟ پہلے زندوں کے متعلق تحقیق کر لیں پھر مُردوں کی بھی باری آ جائے گی۔ ان الفاظ سے مجمع قہقہہ زار بن گیا اور سائل اپنا سامنہ لے کے رہ گیا۔ (دین ودانش)

اللہ تعالیٰ کو بندوں کی آہ وزاری بہت پسند ہے

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے... بادشاہ کے خزانے میں جو موتی کسی دوسرے ملک سے منگوایا جاتا ہے... اس کی خود بادشاہ بھی قدر کرتا ہے... اسی طرح ندامت کے جو آنسو گناہ گار کی آنکھ سے زمین پر گرتے ہیں... وہ اللہ تعالیٰ کے شاہی خزانے میں قبول ہو جاتے ہیں... کیونکہ اللہ تعالیٰ کے شاہی خزانے میں صرف عزت وجلال ہے... وہاں ندامت کے آنسو نہیں ہیں... لہٰذا وہ اپنے بندوں کے ندامت کے آنسوؤں کو دُنیا سے برآمد کر کے ان کی بے انتہا قدر فرماتے ہیں... اور انہیں شرف قبولیت عطا فرماتے ہیں اور شہیدوں کے خون کے برابر وزن فرماتے ہیں...

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ اُمت جب رات کو بارگاہِ خداوندی میں روتی تھی تو ان کے دن ہنسی خوشی گزرتے تھے... جب سے اُمت نے راتوں کو رونا چھوڑ دیا اب سارا دن روتے گزارتے ہیں... آج حالات ایسے ہی ہیں کہ ہر طرف رونا ہی رونا ہے.... (کایاپلٹ)

احساس مروت

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ جو کہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ دیوبند کے ایک نہایت ہی برگزیدہ ہستی تھے۔ مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے ان کا ایک واقعہ نقل فرمایا کہ میاں جی صاحب کا ایک کچا مکان تھا جس کی ہر موسم برسات میں لپائی کرتے تھے۔ اس عرصہ میں وہ میرے ہاں قیام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مفتی صاحب نے عرض کیا کہ۔

حضرت اپنا مکان پختہ کیوں نہیں کروا لیتے تاکہ ہر سال کی تکلیف سے نجات مل جائے۔ میاں جی صاحب رحمہ اللہ نے مفتی صاحب قدس سرہ کو شاباش دی اور فرمایا کہ واقعی نہایت اچھی بات ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے فرمایا کہ میں جس محلے میں رہتا ہوں وہاں سارے مکان کچے ہیں۔ اگر میں اپنا مکان پختہ بناتا ہوں تو غریبوں کو اپنی مفلسی کا احساس اور شدید ہو جائے گا۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ (امداد المشتاق)

معاملات میں احتیاط

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب عزیزوں میں سے جو بڑے رتبہ کے آدمیوں میں سے تھے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت سبق پڑھا رہے تھے۔ اختتام سبق تک تو حضرت نے توجہ بھی نہ فرمائی، ختم سبق کے بعد حضرت ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے اصرار کیا کہ:۔ "حضرت اسی جگہ تشریف رکھیں"

حضرت نے ارشاد فرمایا:۔ "مدرسہ نے یہ قالین صرف سبق پڑھانے کیلئے دیا ہے۔ ذاتی استعمال کیلئے نہیں" اس لئے اس قالین سے علیحدہ بیٹھ گئے۔ (اکابر کا تقویٰ)

نعمتوں کا مشاہدہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ اپنے شیخ کی پالکی کے ساتھ دوڑے ہوئے جا رہے تھے ..... راستے میں مسجد میں چند قلندر مکاری گردن جھکائے بیٹھے تھے ان میں ایک پیر بھی تھے ..... شیخ نے انہیں اس حالت میں مبتلا دیکھ کر فرمایا مرزا اگر شیاطین نہ دیکھے ہوں تو دیکھ لو ..... پالکی چلی گئی یہ ٹھہر گئے تھوڑی دیر کے بعد یہ بھی پہنچے پوچھا مرزا کہاں رہ گئے تھے عرض کیا حضور جس وقت چلے گئے تو میں نے سوچا کہ سب کے سب خاص بزرگوں کی وضع میں ہیں اور ان پر حضور کی نظر بھی پڑی ہے گو نظر عتاب ہی سہی، تو جنہوں نے بزرگوں کی شکل بنائی ہے ان پر حضور کی نظر بھی پڑی ہے وہ محروم رہیں؟ میں ان کے قلوب میں القاء نسبت کرنے کے لئے ٹھہر گیا تھا ..... سب کے سب صاحب نسبت ہو گئے اور آ کر شیخ سے بیعت ہوئے ..... (وعظ روح الحج والثج ص ۲۷)

رُفقاء سفر کی خدمت کا عجیب واقعہ

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں:

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم دیوبند سے کسی دوسری جگہ سفر پر جانے لگے تو ہمارے استاد حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو دارالعلوم دیوبند میں "شیخ الادب" کے نام سے مشہور تھے وہ بھی ہمارے

ساتھ سفر میں تھے.... جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو گاڑی کے آنے میں دیر تھی....

مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم کہیں سفر پر جاؤ تو کسی کو اپنا امیر بنالو.... لہٰذا ہمیں بھی اپنا امیر بنالینا چاہیے.... مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ ہم شاگرد تھے وہ استاد تھے.... اس لیے ہم نے کہا کہ امیر بنانے کی کیا ضرورت ہے.... امیر تو بنے بنائے موجود ہیں.... حضرت مولانا نے پوچھا کہ کون؟ ہم نے کہا کہ امیر آپ ہیں اس لیے کہ آپ استاد ہیں.... ہم شاگرد ہیں.... حضرت مولانا نے کہا اچھا آپ لوگ مجھے امیر بنانا چاہتے ہیں ہم نے کہا کہ جی ہاں.... آپ کے سوا اور کون امیر بن سکتا ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے لیکن امیر کا ہر حکم ماننا ہوگا اس لیے کہ امیر کے معنی یہ ہیں کہ اس کے حکم کی اطاعت کی جائے ہم نے کہا جب امیر بنایا ہے تو ان شاء اللہ ہر حکم کی اطاعت بھی کریں گے.... مولانا نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں امیر ہوں اور میرا حکم ماننا جب گاڑی آئی تو حضرت مولاناؒ نے تمام ساتھیوں کا کچھ سامان سر پر اور کچھ ہاتھ میں اُٹھایا اور چلنا شروع کردیا.... ہم نے کہا کہ حضرت! یہ کیا غضب کر رہے ہیں؟ ہمیں اُٹھانے دیجئے....

مولانا نے فرمایا کہ نہیں.... جب امیر بنایا ہے تو اب حکم ماننا ہوگا اور یہ سامان مجھے اُٹھانے دیں.... چنانچہ وہ سارا سامان اُٹھا کر گاڑی میں رکھا اور پھر پورے سفر میں جہاں کہیں مشقت کا کام آتا تو وہ کام خود کرتے اور جب ہم کچھ کہتے تو فوراً مولانا فرماتے کہ دیکھو.... تم نے مجھے امیر بنایا ہے اور امیر کا حکم ماننا ہوگا.... لہٰذا میرا حکم مانو' ان کو امیر بنانا ہمارے لیے قیامت ہوگیا.... حقیقت میں امیر کا تصور یہ ہے۔ (اصلاحی خطبات جلد ۲ ص ۸۱)

مولوی گر شخصیت

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شمس تبریزؒ کی لسان مولانا رومؒ تھے اور میری لسان مولانا محمد قاسم صاحب ہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت حاجی صاحب مولوی ہیں یا نہیں۔ مولانا نے جواب دیا کہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ مولوی گر ہیں۔

پھر فرمایا کہ طالب علمی کے زمانے میں حضرت حاجی صاحب کو طالب علم حدیث

کے مطلب میں دبا لیتے تھے مگر جب وہ مطلب مولانا قلندر بخش صاحب جلال آبادی کی خدمت میں پیش ہوتا تھا تو حضرت حاجی صاحب ہی کا مطلب صحیح نکلتا۔ (قصص الاکابر)

فرشتوں کی امامت کا منصب

جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابوزرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ دُرود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ دُرود ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔ (برکات دُرود شریف)

عطاء سلمی سے خواب میں ملاقات

صالح ابن بشر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلمی رحمہ اللہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ کیا آپ مر نہیں چکے ہیں؟ فرمایا ہاں مر چکا ہوں، میں نے کہا موت کے بعد کیا ہوا... فرمایا خیر کثیر دیکھی اور رب کو غفور وشکور پایا، میں نے کہا کہ کیا آپ طویل الحزن نہ تھے؟

تو ہنس کر فرمایا کہ اس حزن طویل سے ہی تو اللہ نے یہ راحت طویلہ اور فرحت دائمی عطا فرمائی... میں نے عرض کیا کہ آپ کس درجہ میں ہیں؟ فرمایا انبیاء وصدیقین اور شہداء و صالحین کی معیت میں پہنچا دیا گیا ہوں... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا عشق رسالت

حضرت گنگوہی قدس سرہٗ جب مسجد سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکال کر جوتے یا کھڑاؤں پر رکھتے۔ پھر دایاں پاؤں نکال کر پہلے اس میں جوتا یا کھڑاؤں پہنتے' پھر بائیں پاؤں میں جو پہلے سے جوتے پر رکھا ہوتا' پہنتے۔ ایک شخص آئے۔ حضرت قدس سرہٗ اس

وقت استنجاء کے لئے گئے ہوئے تھے۔ حضرت کے آنے پر کہا' آداب۔ حضرت نے غصہ میں فرمایا یہ کون بے ادب ہے' جس کو شریعت کا ایک ادب بھی معلوم نہیں۔ ایک مرتبہ ایک صاحب آئے اور بولے' حضرت سلامت! آپ کے چہرہ پر غصہ کا اثر ظاہر ہوگیا اور فرمایا' مسلمانوں والا اسلام چاہئے' یہ کون ہے حضرت سلامت والا۔ (شمع رسالت)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا کمال تقویٰ

آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا انظر شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کشمیری رحمہ اللہ اپنے مکان پر تشریف لائے تو دستور یہ تھا کہ دستک دیتے اور اجازت کے بعد اندر تشریف لاتے ایک روز والدہ صاحبہ نے بھولے سے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ آپ نے قدم رکھا تو اجنبیہ پر نظر پڑنے کے ساتھ ہی استغفار پڑھتے ہوئے الٹے پاؤں باہر لوٹ گئے اس کی تکلیف آپ کو ایسی ہوئی کہ ایک مدت تک پریشان رہے بلکہ طلباء کے سامنے غمگین لہجے میں فرمایا بھائی بالغ ہونے کے بعد کل بلا ارادہ اجنبیہ پر نظر پڑ گئی جس کی تکلیف سوہان روح کی طرح محسوس کرتا ہوں۔ (حالانکہ بلا ارادہ نظر پڑی تھی جو کہ معاف ہے)۔ (نقش دوام ۷۸،۷۹)

رونے پر رحمت حق متوجہ

ایک بزرگ حضرت شیخ احمد خرویہ رحمہ اللہ بہت مقروض ہوگئے حالانکہ آمدنی بھی بہت تھی لیکن آپ کے بکثرت صدقہ کرنے کی وجہ سے مال رُکتا نہ تھا... ایک دن آپ سخت علیل ہوگئے تو قرض لینے والوں کو فکر ہوئی اور انہوں نے گھر آ کر تقاضا شروع کر دیا کہ آپ کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے... ہمارے قرض کی رقم کا کیا ہوگا؟

آپ خاموش لیٹے رہے، پھر فرمایا خدا پر نظر رکھو... اتنے میں کوئی پھل فروش بچہ پھل بیچتا ہوا سامنے سے گزرا... آپ نے اسے بلوایا اور تمام پھل خرید کر لوگوں کو کھلا دیئے... اس بچے نے پیسے مانگے تو آپ نے کہا بھائی یہ لوگ بھی اپنے پیسوں کے لیے بیٹھے ہیں تو بھی انکے ساتھ بیٹھ جا... یہ سن کر وہ لڑکا زاروقطار رونے لگا، لڑکے کو روتا دیکھ کر سب لوگ شیخ پر ناراض ہونے لگے کہ بھلا اس وقت بھی قرض لینے کی کیا ضرورت تھی؟ اسی حالت میں تھوڑی

دیر بعد کسی امیر کا خادم رقم لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ فلاں امیر نے یہ رقم آپ کے لیے ہدیہ کی ہے... رقم دیکھی گئی تو بالکل قرض کے برابر تھی... اسی وقت سب کا قرض ادا کر دیا گیا... کسی خادم نے عرض کیا کہ آپ نے پھل فروش بچے سے کیوں بلا ضرورت پھل خریدے؟ فرمایا یہ سب قرض خواہ جب یہاں آ کر بیٹھے تو میں نے دُعا کی... مجھے بتایا گیا کہ ہمارے یہاں کچھ کمی نہیں... مگر اس وقت کوئی رونے والا چاہیے اور ان قرض خواہوں میں کوئی رونے والا نہیں تھا تو میں نے پھل فروش بچے کو رُلانے کیلئے یہ ترکیب کی... جس طرح نومولود بچے کی تمام ضروریات صرف رونے سے پوری ہو جاتی ہیں اسی طرح ہم اللہ کی بارگاہ میں رونے کی عادت بنالیں تو ہمارے تمام کام درست ہو جائیں.... (کایاپلٹ)

مرزا شہید رحمہ اللہ کی ظرافت

حضرت مرزا مظہر جانجاناں کی حکایت ہے کہ انہوں نے ایک مرید سے کہا: کہ اپنے بچوں کو دکھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلوتہی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے آخر کار حضرت کے چند بار تقاضے پر ایک دن نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنا کر خوب ادب سکھایا ادھر ادھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھلایا گیا اس لئے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھیڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لئے ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز سلیقہ سے بیٹھے رہے۔ تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نہیں لائے جواب دیا کہ حضرت لایا تو ہوں۔ فرمایا کہ یہ بچے ہیں یہ تو تمہارے بھی باوا ہیں۔ بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتارتا کوئی کچھ کرتا پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی ناگواری تو جاننے والے کی ہوتی ہے نہ کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے۔ (انمول موتی)

مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کا اخلاص

محترم حافظ اللہ بخش صاحب (تلمیذ حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لاہور کے سفر میں جبکہ بندہ بھی ساتھ تھا... ایک شخص نے حضرت

مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کو دعوت دی کہ حضرت فلاں وقت کا کھانا آپ ہمارے ہاں تناول فرمائیں... مولانا نے فرمایا کہ تم اس دعوت پر کتنے پیسے خرچ کرو گے؟ اس نے کہا پانچ روپے... آپ نے وہ پانچ روپے اس سے لے لئے... ان میں سے دو پیسے مجھے دیکر بازار بھیجا کہ ایک پیسے کی روٹی اور ایک پیسے کے چنے اور دہی وغیرہ لے آؤ... میں حسب حکم یہ چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے میزبان کو بلایا اور پھر ہم تینوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا... اللہ تعالیٰ نے اس مختصر دعوت میں ایسی برکت و نورانیت پیدا فرمائی کہ کھانے کے بعد مولانا جالندھری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ واللہ! میں نے ساری زندگی اتنا سیر ہو کر کبھی کھانا نہیں کھایا... دعوت کے بعد آپ نے میزبان سے فرمایا کہ آپ کے پانچ روپے میں سے صرف دو پیسے خرچ ہوئے ہیں... باقی چار روپے چودہ آنے واپس لے لو یا اگر اجازت دو تو یہ رقم ختم نبوت کیلئے جمع کر کے تمہیں رسید کاٹ دوں... انہی حضرات کی قربانیاں اور خلوص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر مقام پر کامیابی سے ہمکنار فرمایا... **علیھم رحمة اللہ رحمةً واسعةً**... (ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

اکابر کی باہمی بے تکلفی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا معمول تھا کہ جب کراچی تشریف لاتے تو دارالعلوم ضرور تشریف لے جاتے ایک مرتبہ کراچی تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ علیل ہیں۔ ملاقات کیلئے دارالعلوم تشریف لائے تو مفتی صاحب لیٹے ہوئے تھے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو آتے دیکھا تو اٹھنے لگے شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھنے سے منع فرمایا اور مصافحہ کر کے قریب جگہ پر فوراً لیٹ گئے اور بے تکلف دونوں گفتگو فرمانے لگے۔ (بروایت جناب سعید احمد صاحب حیدرآباد)

حسن تفہیم

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ کے اذکار میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت سلطان ابراہیم ادھم رحمہ اللہ کا مزار (جو شام میں ہے) کے متعلق کچھ اوقاف ہیں جن کی آمدنی کثیر ہے۔ اس کے متولی کا انتقال ہو گیا تھا اور بعض مشائخ نے اس کو حضرت

صاحب کے لئے اس لئے تجویز کیا کہ خود متولی بھی اپنے مصارف اس سے بطریق مباح لے سکتا ہے اور حضرت صاحب کے پاس کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے تو اس سے اطمینان کی صورت ہو جاوے گی اور حضرت صاحب میں ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ حضرت صاحب ان کی اولاد میں ہیں اور حضرت صاحب کو وہاں رہنے کی ضرورت بھی نہ تھی کوئی نائب کام کرتا اور احکام یہاں سے پہنچتے رہتے۔ غرض یہ تجویز کر کے حضرت صاحب سے عرض کیا گیا کہ آپ نے فی البدیہہ یہ ارشاد فرمایا کہ اولاد میں ہونے کی خصوصیت سے جو میرے لئے تولیت تجویز کی گئی ہے تو حضرت سلطان نے تو سلطنت بلخ پر لات ماردی تھی۔ اگر میں اس دنیا کو اختیار کروں تو ان کی اولاد خلف کب رہا اور اس خدمت کے لئے خلف ہونا ضروری ہے اور اگر خلف بننا چاہتا ہوں تو ان کا اقتدا کرنا لازم ہے۔

فائدہ: اس سے حضرت صاحب کا بغض للدنیا و حسن تفہیم جو کہ ایک شعبہ ہے ارشاد کا بخوبی واضح ہے۔ (قصص الاکابر)

اہل اللہ کا ادنیٰ مخلوق پر انعام

حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ کی حکایت ہے انہوں نے دیکھا کہ ایک کتا خارشی جارہا ہے اور خارش کی وجہ سے اس کو سخت تکلیف ہے فوراً اس کو لے کر ایک طبیب کے پاس پہنچے اور نسخہ لکھوا کر دونوں وقت اپنے ہاتھ سے اس کو دوا لگاتے تھے حتیٰ کہ وہ تندرست ہو گیا لیکن کوئی ذہین آدمی اس سے کتا پالنے کی اجازت کا استنباط نہ کرے۔ غرض شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ یہ اب اچھا ہو گیا اور سوکھ کر چلنے پھرنے لگا تو محلہ والوں سے فرمایا کہ اگر کوئی اس کو کھلانے پلانے کی ذمہ داری کر لے تو فبہا ورنہ ہم اس کو اپنے ساتھ لے جائیں' ایک شخص ذمہ دار ہو گیا۔ یہ قصہ تو گزر چکا۔ (امثالِ عبرت)

اکابر کے مزاج کا فرق

بروایت مولوی محمد یحییٰ صاحب سیوہاری فرمایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے مولود شریف کی بابت دریافت کیا.... فرمایا بھائی نہ اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے..... پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا

شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ یہ اس قدر جامع جواب ہے کہ ایک رسالہ کا رسالہ اس کی شرح میں لکھا جا سکتا ہے لیکن یہ گول جواب ہے عوام نہیں سمجھ سکتے..... ہر فریق اس جواب کو اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے..... حضرت مولانا کھلم کھلا کسی کو برا نہیں کہتے تھے..... ایسے سوالات کے بہت نرم جواب دیتے تھے..... البتہ حضرت مولانا گنگوہی بالکل صاف صاف کہتے تھے ایک ہی دفعہ میں چاہے ٹھہر و یا جاؤ..... لگی لپٹی نہیں رکھتے تھے..... پہلے میں بھی نرم جوابات کو پسند کرتا تھا لیکن اب تجربہ کے بعد مولانا گنگوہی کا طرز نافع ثابت ہوا..... نرم جواب میں یہ مصلحت سمجھی جاتی ہے کہ مخاطب کو وحشت نہ ہو اور وہ ہم میں آ جائے حالانکہ یہ غلط ہے وہ ہم میں نہیں آتے وہ تو اپنے اسی خیال کی بناء پر ہم میں آئے ہیں تو یہ دراصل ہم میں آنا نہ ہوا ہاں ہم ہی کچھ ادھر چلے گئے وہ ہم میں نہیں آئے..... (قصص الاکابر)

عاصم حجدری کا خواب میں عجیب انکشاف

عاصم حجدری کی وفات کے بعد ان کے بعض گھر والوں نے انہیں خواب میں دیکھا اور کہا کیا آپ انتقال فرما چکے؟ کہا ہاں... عرض کیا کہ آپ کہاں ہیں؟ فرمایا روضۃ من ریاض الجنۃ میں ہوں، میں بھی اور میرے بعض ساتھی بھی اور ہم ہر جمعہ کی شب اور جمعہ کی صبح میں بکر ابن عبداللہ المزنی کی مجلس میں جمع ہوتے ہیں اور ہمیں وہاں تم دُنیا والوں کی خبریں معلوم ہوتی ہیں... عرض کیا کہ یہ اجسام کا حال ہے یا ارواح کا؟ فرمایا کہ اجسام تو گل گلا چکے، ارواح کا ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

تبرکات کا احترام

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے یہاں تبرکات میں حجرۂ مطہرہ نبوی کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا۔ بروزِ جمعہ کبھی حاضرین و خدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچہ خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اوّل اپنی آنکھوں سے لگاتے اور منہ سے چومتے تھے پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ (الشہاب الثاقب)

اللہ سے ہم کلامی

بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر تُو اپنے مالک اپنے مولا سے بلاواسطہ بات کرنا چاہے تو جب چاہے کرسکتا ہے... کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا صورت ہے... فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور نماز کی نیت باندھ لے... (فضائل اعمال)

نماز پڑھو اگرچہ نماز کی مار پڑے

ایک مرتبہ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کے ہاں تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا چوکی پر تشریف لے گئے دیکھا کہ کیمیائے سعادت کتاب رکھی ہے حضرت نے فرمایا بھائی آپ کا بڑا اچھا ذوق ہے کہ آپ ایسی کتاب پڑھتے ہیں وہ کہنے لگا کہ حضرت اس کتاب نے تو میری نماز چھڑا دی۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ بغیر خشوع سے پڑھی ہوئی نماز منہ پر ماردی جاتی ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بھائی نماز پڑھتے رہو اور نماز کی مار بھی کھاتے رہو دنیا میں نماز کی مار کھا کر آخرت میں جہنم کی مار سے بچ جاؤ گے ورنہ آخرت میں جہنم کی مار کھانی پڑے گی۔ (خطبات عارفی)

اپنی غلطیوں سے رجوع

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا یہ عالم تھا کہ اپنے خطبات وملفوظات اور جملہ تصانیف کی اصلاح کیلئے اپنے ماہنامہ میں ایک مستقل سلسلہ ''ترجیح الراجح'' کے نام سے شروع کیا ہوا تھا۔ جس میں دوران تقریر یا تحریر کسی بھی بات یا دلیل کے خلاف واقع ہونے کی نشاندہی پر اس کی اصلاح کی جاتی اور اس میں یہ لکھا جاتا کہ فلاں تقریر یا تحریر میں بات لکھی گئی درست نہیں بلکہ یوں درست ہے اس طرح برملا اپنی غلطی کو شائع کیا جاتا۔ مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے صاحب علم کو حضرت نے صرف اسی مقصد کیلئے خانقاہ میں باقاعدہ تنخواہ پر مقرر فرمایا ہوا تھا کہ وہ اس قسم کی چیزوں کی نشاندہی کریں اور پھر اسے ''ترجیح الراجح'' میں شائع کیا جائے۔ (دین ودانش)

بڑوں کو رونا چاہیے

ہندوستان میں ہمارے ایک بزرگ حضرت میاں اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک خاتون اپنے بچے کو لائی کہ حضرت یہ روتا بہت ہے...

فرمایا رونا تو بڑوں کو چاہیے تھا تو کیا بچہ بھی نہ روئے.... (کایاپلٹ)

خوف خدا رضائے حق

حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنی بی بی کے واسطے خربوزہ خریدا۔ لیکن بی بی نے اس کو اچھا نہ پایا اس پر وہ غصہ ہوئی۔ حضرت شقیق رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا کہ تم کس پر غصہ ہوتی ہے بائع یا مشتری پر یا کاشتکار پر یا خالق پر۔ بائع کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ یہ خربوزہ ایسا پاکیزہ اور عمدہ ہوتا کہ اس سے رغبت کی جاتی۔ مشتری کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ جو چیزوں میں سب سے بہتر ہوتی اس کو ہی خریدتا کاشتکار کو اگر پہچان ہوتی تو چیزوں میں جو سب سے بہتر ہوتی اس کو اگاتا۔ پس اب تیرا غصہ صرف خالق پر باقی رہ گیا ہے اس لئے تو اللہ سے ڈر اور اس کے حکم پر راضی ہو۔ (یہ سن کر) وہ بی بی روئی اور توبہ کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ اس پر راضی ہوئی۔ واللہ الموفق (انمول موتی)

غیرت ایمانی

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ ایک دفعہ علماء کی جماعت کو درس دیکر فارغ ہوئے تو جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے فرمایا کہ چابی تو مولوی انور لے گئے ہیں ابھی تک تو آئے نہیں حجرے میں سے عصا اور جوتا نکالنا تھا یہ سن کر ایک ماسٹر صاحب جو شیخوپورہ میں کسی اسکول میں پڑھاتے تھے عرض کرنے لگے۔ حضرت اوپر ہی تو جانا ہے اتنی دیر کے لئے میرا ہی جوتا پہن لیجئے حضرت نے جب دیکھا کہ وہ جوتا انگریزی طرز کا ہے جس کو آج کل کی اصطلاح میں ملکیشن کہتے ہیں۔ فوراً پیچھے ہٹے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ انگریزی طرز کا تھا۔ ساری زندگی جب اس قوم (انگریز) کے خلاف جہاد کرتے گذر گئی تو کیوں کر گوارہ ہوسکتا تھا کہ اس دشمن دین اسلام کے طرز کے بنے ہوئے جوتے میں ایک لمحہ کو پیر ڈالا جائے یہ آپکی غیرت ایمانی اور انگریز دشمنی کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ (خدام الدین ص ۱۶)

دُعا کی برکت وکرامت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں.....عورتوں کا ہجوم ہوا' ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں..... حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں..... ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں..... حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی..... اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑیں..... تمام جسم پسینے پسینے ہوگیا..... آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا..... ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا..... حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا..... یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی..... (ص ۱۳۲ امثال عبرت حصہ دوم)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مختصر جامع تقریر

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، میں اسٹیشن پر پہنچوں، گاڑی چلنے کے لیے تیار کھڑی ہو، میرا ایک قدم پائیدان پر ہو اور دوسرا قدم پلیٹ فارم پر ہو، گارڈ سیٹی دے چکا ہو، گاڑی چلنے لگے، ایک آدمی دوڑتا ہوا آئے اور پکارے، احمد علی، احمد علی، اللہ کا قرآن سمجھا کے جا.... فرماتے تھے، میرا دوسرا قدم پائیدان پر بعد میں پہنچے گا، میں آنے والے کو پورا قرآن سمجھا کے جاؤں گا....

کسی نے پوچھا، مولانا پورا قرآن اتنی سی دیر میں کیسے سمجھا دیں گے؟ فرمایا، ہاں قرآن کا خلاصہ تین چیزیں ہیں، رب کو راضی کرو عبادت کے ساتھ.... شاہ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کو اطاعت کے ساتھ.... اللہ کی مخلوق کو راضی کرو خدمت کے ساتھ.... یعنی عبادت، اللہ کی.... اطاعت، محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی... خدمت، خلق خدا کی....

یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے.... (حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

تقریرِ مثنوی کی تاثیر

شیخ اسعد آفندی جو ایک رومی بڑے شیخ تھے۔ ہمارے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مثنوی شریف کا درس دے رہے تھے۔ گو حضرت کی تقریر اردو میں ہو رہی تھی اور وہ شیخ اردو بالکل نہ سمجھتے تھے مگر حظ انہیں بھی حاصل ہو رہا تھا۔ ایک مولوی نیاز احمد حضرت کے خادم تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت اگر یہ اردو سمجھتے ہوتے تو ان کو بھی بہت لطف آتا۔ حضرت نے فرمایا نہیں جی یہاں اس ظاہری زبان کی ضرورت نہیں ہے دوسری زبان کی ضرورت ہے فوراً برجستہ یہ دو شعر مثنوی شریف کے پڑھے۔

پارسی گو گرچہ تازی خوشتر ست	عشق راھم صد زبان دیگر ست
بوئے آں دلبر چو پراں می شود	ایں زباں ہا جملہ حیراں می شود

(آثار الرابع ۱۳۴۴ص ۲۵)

نور کا ستون

ابو القاسم مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نُور کا ستون ہے جو اتنا اُونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ دُرود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم (برکاتِ دُرود شریف)

یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ پر لرزہ و بے ہوشی

حضرت یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ غلام خاندان سے تھے لیکن علم و فضل نے ان کا مقام کئی آزاد انسانوں سے بھی اونچا کر دیا تھا اور ان کا شمار ممتاز تابعین میں ہوتا تھا.....

کلام الٰہی کی تلاوت سے خاص شغف تھا لیکن وہ محض قرآن کے الفاظ ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے معانی میں غور و تدبر کرتے تھے اسی لئے ان پر قرآن کا وہی اثر ہوتا تھا جو قلب مومن پر ہونا چاہئے بلکہ بسا اوقات قرآن کی زبان سے آخرت کا تذکرہ سن کر وہ بے

خود ہو جاتے تھے ممتاز محدث حضرت علی بن مدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، حاضرین میں سے کسی سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پاک کا کوئی حصہ سناؤ..... اس نے سورہ دخان کی تلاوت شروع کی جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا ان پر رقت طاری ہوتی جارہی تھی..... جب وہ اس آیت پر پہنچا.....

ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین "فیصلہ کے دن سب لوگ حاضر ہوں گے".....

تو حضرت یحییٰ سعید رحمہ اللہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر گھر کی عورتیں اور بچے رو پڑے، کچھ دیر کے بعد ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو ان کی زبان پر پھر یہی آیت تھی..... **ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین** (سیر اعلام النبلاء)

مُرہ ہمدانی کا خواب میں اپنے مقام کا انکشاف

حضرت مُرہ ہمدانی رحمہ اللہ کی پیشانی سجدہ کی وجہ سے مٹی نے گھس دی تھی یعنی نشان ہی نہیں تھا بلکہ پیشانی پچک گئی تھی، ان کی وفات کے بعد ان کے گھر کے ایک صالح شخص نے انہیں خواب میں دیکھا کہ پیشانی ستارہ کی طرح چمک رہی ہے اس نے کہا یہ کیسا اثر ہے؟ فرمایا کثرت سجود کی وجہ سے میری پیشانی کو لباس نور عطا فرما دیا گیا ہے... اس نے عرض کیا کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسا بہترین گھر دیا گیا ہے کہ نہ ہم سے چھینا جائے گا اور نہ اس میں کبھی موت آئے گی... (مرنے والوں سے ملاقات)

ادب واحترام

ہمارے اکابر میں سے ایک نامور شخصیت کا حال لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت وحفاظت سے رکھی جاتیں اور اوقاتِ مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم اور ادب سے اس طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمتِ غیر مترقبہ اور اثمار جنت ہاتھ آ گئے ہیں اور کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے، لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے۔ ان کو ہاون دستہ میں کٹوا کر نوش فرماتے۔ مثل چھالیوں کے کتروا کر لوگوں کو استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ (الشہاب الثاقب)

عشق مدینہ

دارالعلوم دیوبند میں بخاری شریف کے ختم کے موقعہ پر ایک مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی خاک پاک سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگایا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیوں کو ہاون دستہ میں کٹوا کر رکھ لیا کرتے تھے جس کو ناشتہ میں تناول فرمایا کرتے تھے۔ (شمع رسالت)

مالک کے سامنے حاضری

خلف بن ایوب رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ یہ مکھیاں تم کو نماز میں دق نہیں کرتیں... کہنے لگے کہ میں اپنے کو کسی ایسی چیز کا عادی نہیں بناتا جس سے نماز میں نقصان آئے... یہ بدکار لوگ حکومت کے کوڑوں کو برداشت کرتے رہتے ہیں صرف اتنی سی بات کے لئے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑا قوت برداشت والا ہے اور پھر اس کو فخریہ بیان کرتے ہیں... میں اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوں اور ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کرنے لگوں... (فضائل اعمال)

سچ کی جیت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ قافلے میں علم حاصل کرنے کے لیے جا رہے تھے' چودہ سال کی عمر تھی' راستے میں ڈاکہ پڑ گیا' انہوں نے لوٹ لیا' یہ بچے تھے' کسی کو خیال نہیں آیا کہ ان کے پاس کچھ ہوگا' ایک ڈاکو نے ایسے ہی سرراہ پوچھا' بیٹا تیرے پاس کیا کچھ ہے؟ کہا! ہاں ہے۔ کیا ہے؟ کہا چالیس دینار ہیں' چالیس دینار کا مطلب تھا کہ وہ پورے ایک سال کا راشن ہے' تو بہت بڑی دولت تھی' چالیس دینار تو حیران ہو گیا' کہنے لگا! کہاں ہیں؟ کہا یہ میرے اندر سیئے ہوئے ہیں' اندر کے آستین میں' اس نے کہا! بچہ اگر تو مجھے نہ بتاتا مجھے کبھی خبر نہ ہوتی کہ تیرے پاس ہیں' تو نے کیوں بتا دیا؟ کہا! میری ماں نے مجھے کہا تھا بیٹا سچ بولنا ہے جان چلی جائے' اب یہ ماں کا سبق ہے ناں اور جب ماں کو ہی نہ پتہ ہو کہ سچ بولنے میں نجات ہے تو وہ بچے کو کیا بتائے گی؟

تو وہ ڈاکو اس کو پکڑ کر ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گیا کہ سردار اس بچے کی بات

سنو! تو ساری کہانی سنائی تو سردار نے کہا: بیٹا! کیوں تو نے بتا دیا؟ کہا: مجھے میری ماں نے کہا تھا جھوٹ نہ بولنا' سچ بولنا چاہے جان چلی جائے۔

اس پر ڈاکوؤں کا سردار اتنا رویا کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی کہ اے اللہ! یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار ہے اور میں پورا مرد جوان ہو کر تیرا نافرمان ہوں' مجھے معاف کر دے' سارے ڈاکوؤں سے توبہ ہوئی' اس کا ذریعہ وہ ماں بن گئی جو گیلان میں بیٹھی ہوئی ہے جس کو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ (دین و دانش)

یہی رونے کا وقت ہے

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کے پاس ایک بچہ لایا گیا... اور اس کے والد نے بتایا کہ رات اس کا چھوٹا بھائی تہجد کے وقت رونے لگا تو یہ اپنی والدہ سے کہنے لگا امی اسے رونے دیں یہی وقت تو رونے کا ہے.... (کایا پلٹ)

سادہ اور بابرکت نکاح کی تابندہ مثال

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ایک سکھ گھرانے سے تھا... آپ ابتدائے جوانی میں مسلمان ہو گئے اور دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے لیا... حتیٰ کہ آپ دورۂ حدیث کے درجے تک پہنچ گئے...

حضرت لاہوری رحمہ اللہ اپنے نکاح کا واقعہ خود سنایا کرتے تھے کہ جب میرے سسر کو ان کے گھر والوں نے کہا کہ اب ہماری لڑکی جوان ہے... اس لیے مناسب رشتہ تلاش کر کے نکاح کر دینا چاہیے تو وہ پنجاب کے مدارس کے دورے پر نکلے... تاکہ انہیں اپنی بچی کے لیے کوئی عالم فاضل نوجوان مل سکے۔ چلتے چلتے وہ دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے... جب انہوں نے دورۂ حدیث کی کلاس کو دیکھا تو ان کی نگاہیں میرے اوپر ٹک گئیں... شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ یہ سکھ گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمان ہو کر ہمارے پاس علم حاصل کر رہا ہے... انہوں نے پوچھا کیا یہ شادی شدہ ہے؟ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں پھر مجھ سے پوچھا، کیا تم شادی کرنے کیلئے تیار ہو؟ میں نے عرض کیا حضرت! میں مسلمان ہوں اور میرا سارا خاندان کافر ہے... اب مجھ اکیلے کو کون اپنی بیٹی دیگا؟ انہوں نے

فرمایا کہ اگر کوئی اپنی بیٹی آپ کو دے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا، حضرت! میں اس سنت کو ضرور ادا کروں گا... چنانچہ میرے سسر صاحب نے فرمایا کہ کل عصر کے بعد نکاح ہوگا۔

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ کل میرا نکاح ہے... ایک دوست نے کہا:.... جی آپ کے کپڑے بڑے میلے ہیں... آپ اسی سوٹ کو دھو کر دوبارہ پہن لیں... میں نے اپنے دوستوں کی بات مان لی... چنانچہ میں نے اگلے دن دھوتی باندھی اور کپڑوں کا ایک ہی جوڑا تھا جو میں نے پہنا ہوا تھا اس کو دھولیا... موسم سردی کا تھا اور اوپر سے آسمان ابر آلود ہوگیا... عصر کا وقت آ گیا... میں نے مسجد کے ایک طرف کپڑے ہوا میں لہرانے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی دُعائیں بھی مانگنی شروع کر دیں کہ اے اللہ! ان کپڑوں کو خشک فرما دے جبکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے کپڑے خشک ہونے پر نہیں آ رہے تھے... حتیٰ کہ عصر کی اذان ہوگئی... چنانچہ میں نے سردی کے موسم میں گیلے کپڑے پہنے اور مجمع میں آ کر بیٹھ گیا... لیکن میرے سسر کا دل بھی سونے کا بنا ہوا تھا کہ ان کی نظر ان چیزوں پر بالکل نہیں تھی... انہوں نے دیکھا کہ کل بھی یہی کپڑے تھے اور میلے تھے اور آج بھی وہی کپڑے ہیں اور اس کے پاس کوئی دوسرا جوڑا بھی نہیں ہے.... اس کے باوجود انہوں نے نکاح کر دیا اور کچھ عرصے کے بعد رُخصتی بھی ہوگئی۔ ابتدائی دنوں میں میرے اوپر فاقے آئے کیوں کہ میں طالب علم تھا... تازہ تازہ پڑھ کر فارغ ہوا تھا... کمائی کا کوئی ایسا سلسلہ بھی نہیں تھا، کبھی کھانے کو ملتا اور کبھی نہ ملتا... کچھ عرصے تک میری دُلہن میرے گھر رہی... اسکے بعد وہ اپنے والدین کے گھر گئی تو اس کی والدہ نے اس سے پوچھا: بیٹی! تو نے اپنے نئے گھر کو کیسے پایا؟ فرماتے ہیں کہ میری بیوی بڑی نیک اور پاک عورت تھی... اس کی نظر ان فانی چیزوں پر نہیں تھی... چنانچہ اس نے اپنی والدہ سے کہا: ''اماں میں تو سمجھتی تھی کہ مر کر جنت میں جائیں گے لیکن میں تو زندگی میں جنت پہنچ گئی ہوں...'' (بشکریہ خواتین کا اسلام)

جب کایا پلٹ گئی

حضرت مولوی عبدالحق کاندھلوی ابن مولوی محمد ابوالقاسم بن مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے نمبردار نصیرالحق جو بڑے آزاد طبیعت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں گھر کے دروازے میں بیٹھے ہوئے شطرنج کھیل رہے تھے کہ رات کا

اخیر حصہ ہوگیا اس وقت حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی گلی سے تہجد کے لئے تشریف لے جارہے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ پڑوس کا جلاہا ہے حکم دیا کہ حقہ بھر لاؤ حضرت مولانا نے اپنے چہرہ کو چادر میں لپیٹا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور فوراً حقہ بھر کر سامنے رکھ دیا اور چلے گئے جانے کے بعد کسی نے کہا یہ تو مولانا مظفر حسین صاحب معلوم ہوتے ہیں۔

نمبردار نصیر الحق یہ سنکر گھبرا گئے اور کہا۔ اب میں کاندھلہ رہنے کے قابل نہیں رہا اور گھر چھوڑ کر روانہ ہوگئے۔ پہلے ایک خاندانی پیر اور مصنوعی درویش سے سابقہ پڑا جب وہاں کچھ نہ پایا تو حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے آستانہ مبارک پر جا پڑے۔

اور وہ مجاہدہ و ریاضت کیا کہ ساری عمر کی تلافی کر دی۔ بالآخر حضرت اقدس گنگوہیؒ کے خلیفہ اور مجاز طریقت ہوئے۔ (حالات مشائخ کاندھلہ)

مخالف کی حکیمانہ اصلاح

محترم سید امین گیلانی لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روز اتحاد بین المسلمین اور اخلاقیات کے موضوع پر باتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مولوی صاحب اپنی تقاریر میں ہمیشہ مجھے کوستے تھے۔ طعن و طنز تشنیع اور دشنام کا نشانہ بناتے تھے میں نے کبھی ان کی باتوں کا جواب نہ دیا نہ برا منایا ایک روز اتفاق سے سرراہ ان کا میرا آمنا سامنا ہوگیا انہوں نے مجھے دیکھا تو فوراً ایک دوسرے بازار کا رخ کرلیا میں بھی ادھر ہی مڑ گیا وہ ایک مسجد کے استنجاء خانے میں چلے گئے میں مسجد کے باہر انتظار کرتا رہا۔

جب وہ باہر آئے تو السلام علیکم کہہ کر میں ان کے ساتھ چل پڑا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ مجھے جتنا جی چاہے برا بھلا کہہ لیا کریں مجھے گوارہ ہے مگر یہ گوارہ نہیں کہ باہم سلام دعا تک نہ رہے۔ اب آپ تو بے علم کرتے ہیں علماء کا یہ کردار عوام پر کیا اثر چھوڑے گا اگر آپ دیانت داری سے میرے عقیدے کو خلاف شریعت سمجھ کر مجھے برا بھلا کہتے ہیں تو آپ اجر کے مستحق ہیں اگر خدانہ کرے دانستہ تعصب سے ایسا کرتے ہیں تو خدا گواہ میں نے آپ کو معاف کیا۔ الفاظ سن کر وہ بہت نادم ہوئے اور کہا مولوی صاحب آئندہ میں کبھی آپ کے خلاف کچھ نہ کہوں گا بغل گیر ہوئے اور ہم دونوں اپنی اپنی راہ چل پڑے پھر واقعی انہوں نے کبھی مجھے برا نہ کہا۔ (ماخذ دو بزرگ صفحہ ۴۴)

ایک واقعہ کی توجیہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرید نے شیخ سے استدعا کی کہ خواب میں مجھ کو دیدار حق ہو جاوے شیخ نے مرید سے کہا کہ تم عشا کی نماز نہ پڑھو اور سور ہو۔ وہ حیران ہوا کہ اب کیا کروں اگر شیخ کے حکم پر چلوں تو نماز جاتی ہے اور اگر نماز پڑھوں تو شیخ کا حکم جاتا ہے۔ آخر اس نے یہ ترکیب نکالی کہ فرض تو پڑھ لئے اور سنت چھوڑ دی۔

پس رات کو خواب میں دیکھتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرماتے ہیں کیوں صاحب میرے ہی حکم کو تختہ مشق بنانا تھا۔ اس نے یہ خواب بوقت صبح شیخ سے ذکر کیا تو شیخ نے کہا اگر تم فرض نہ پڑھتے تو اسی طرح اللہ تعالیٰ شکایت فرماتے اور دیدار ہو جاتا۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے اس حکمت کی توجیہ فرمائی اور واقعی حضرت حاجی صاحب کے علوم نہایت دقیق تھے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے بندوں سے مختلف ہوتا ہے ایک وہ لوگ ہیں جن میں مرادیت اور محبوبیت کی شان ہے ایک وہ ہیں جن میں مریدیت ومحبت کی شان ہے۔ سو پہلی قسم کے لوگ اگر گناہ کرنا چاہیں تو ان کی دستگیری کی جاتی ہے۔ اور ان سے گناہ نہیں ہونے دیتے اور دوسری قسم سے معاملہ استغنا کا کیا جاتا ہے تو واقعہ مذکور میں شیخ نے کشف سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ یہ شخص مراد اور محبوب ہے لہذا اس سے نماز کبھی ترک نہ ہوگی اگر یہ سو بھی جائے گا تو اس کو جگا کر نماز پڑھوائی جائے گی۔ سبحان اللہ کیسی بات فرمائی۔ (لمعان الدین حصہ اول ص ۲۳،۲۴)

سلامت قلب

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص آئے۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ مجھے مدینہ جانا ہے کس طرف کو جاؤں فرمایا کہ ینبوع کو جاؤ۔ دوسرا ایک اور آیا اس نے بھی مشورہ لیا اس کو کہا کہ سلطانی راستہ کو جاؤ سو جس کو ینبوع کے راستے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ بھی کسی مصلحت سے سلطانی ہی راستہ کو گیا اور حضرت کے مشورے پر عمل نہ کیا۔ اس کو ویسے بھی بہت تکلیف ہوئی اور بدوؤں سے بھی سابقہ پڑا اور ان سے الگ تکلیف پہنچی اور جس کو سلطانی راستے کا مشورہ دیا تھا وہ راحت سے چلا گیا حضرت سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ آپ نے اس کو اس راستے کا مشورہ دیا اور اس کو

دوسرے راستے کا اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا کہ جب پہلا آیا میرے دل میں وہی آیا جو اس کو بتایا اور جب دوسرا آیا میرے دل میں اس وقت وہی آیا جو اس کو مشورہ دیا سو ایسے شخص سے واقعی غلطی کم ہوتی ہے۔ (قصص الاکابر)

دُرود وسلام کی وجہ سے کتاب کی تحسین

ابواسحٰق نہشل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیما کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور اُن سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

اصل سکون کہاں ہے؟

حضرت مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ جید عالم' خوش آواز مقری' خوش بیان مفسر اور متبحر محدث تھے..... مدرسہ اور خانقاہ میں تعلیم وارشاد کی ذمہ داریوں کے باوجود آپ کتاب مقدس کے حق سے غافل نہیں رہتے تھے بلکہ آپ کو اصل سکون اشتغال بالقرآن ہی میں ملتا تھا..... عشاء کے بعد شب میں دو رکعت قیام میں کبھی ایک اور کبھی دو قرآن مجید ختم کر دیتے..... تہجد کی نماز کے بعد ہمیشہ تلاوت کے لئے بیٹھ جاتے اور صبح کی نماز کے وقت قرآن ختم کر کے اٹھتے..... رمضان میں آپ نے ایک مرتبہ عشاء کے بعد فرمایا کہ

''میرا دوست وہ ہے جو تمام رات میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک قرآن پڑھے جو میں خود برسوں پڑھتا رہا ہوں.....''

یہ فرما کر آپ خود نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور دو رکعتوں میں نہ صرف دو قرآن ختم کئے بلکہ چار سیپارے اور پڑھے..... (تحفۂ حفاظ)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو شادی کی ترغیب

حضرت بایزید بسطامی جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی خواب دیکھا کہ نہایت عالیشان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔
تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار کو ہر بار جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا "یہاں صرف اس کو بازیابی ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے" آنکھ کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ ہوگئے۔ فرمایا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

جویریہ بنت اسماء کو خواب میں برزخ سے ہدایت

سنید ابن داؤد کہتے ہیں کہ جویریہ ابن اسماء نے بیان کیا کہ شدید گرمی کے موسم میں کوفہ کے ایک نوجوان عابد کی وفات ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ بعد ظہر وقت ٹھنڈا ہو جانے پر دفن کریں گے اور میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان میں ہوں اور جواہرات کا ایک حسین وجمیل قبہ اور محل ہے جو چمک رہا ہے اور میں ٹکٹکی باندھے حیرت سے اس کے حسن اور صناعی کو دیکھ رہا ہوں کہ اچانک وہ کھلا اور اس میں سے ایک ایسی حسین وجمیل عورت نکلی کہ میں نے کبھی ایسا حسن و جمال نہیں دیکھا تھا وہ میری طرف بڑھی اور کہا کہ تمہیں خدا کی قسم کہ اس نوجوان کو ظہر تک ہم سے جدا نہ رکھو اور ہرگز نہ روکو، تو میں گھبرایا ہوا اُٹھا اور اسی وقت کفن دفن کا سامان کیا اور اسی جگہ کی قبر میں دفن کیا جہاں وہ قبہ دار محل نظر پڑا تھا... (مرنے والوں سے ملاقات)

طرزِ عیادت

ایک روز حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحب کی عیادت کو تشریف لائے اور صرف مصافحہ کرکے واپس ہونے لگے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کو بھی آج ہی حدیث شریف پر عمل کرنا تھا۔ تبسم فرما کر فوراً پڑھ دیا۔ العیادہ فواق ناقۃ۔ (حیات شیخ الہند)

شیخ الہند محمود حسن رحمہ اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک میں سرکہ کے متعلق آیا ہے کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے یہاں جب بھی دسترخوان پر سرکہ ہوتا تو سب چیزوں سے زیادہ اس کی طرف رغبت فرماتے اور کبھی گھونٹ بھی بھر لیتے۔ ایک مرتبہ بدن پر پھنسیاں وغیرہ نکل آئیں اطباء نے سرکہ کو منع کر دیا۔ پھر بھی حضرت سرکہ نوش فرما ہی لیتے۔ حضرت نے اپنی چاروں صاحبزادیوں کی شادی اپنے استاد حضرت نانوتویؒ کے طرز پر ایسی ہی سادگی اور اتباع سنت سے کی جو حضرت جیسے محدثِ اعظم اور عاشقِ سنت کے شایانِ شان تھی۔ کبھی جامع مسجد میں نماز کے بعد اعلان کر کے داماد کو بٹھا کر نکاح پڑھ دیا، کبھی مدرسہ میں علماء اور طلباء میں بطریق مسنون عقد کر دیا اور معمولی کپڑے پہنا کر ڈولی میں بٹھا کر رخصت کر دیا۔ (حیات شیخ الہند)

مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی کیفیت نماز

مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں سے کہہ دیتے کہ تم باتیں کرتے رہو مجھے تمہاری باتوں کا پتہ نہیں چلے گا... ربیعؒ کہتے ہیں کہ میں جب نماز میں کھڑا ہوتا ہوں... مجھ پر اس کا فکر سوار ہو جاتا ہے کہ مجھ سے کیا کیا سوال و جواب ہوگا...

عامر بن عبداللہؒ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں کی باتوں کی تو کیا خبر ہوتی... ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہ چلتا تھا... کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہیں نماز میں کسی چیز کی بھی خبر ہوتی ہے... فرمایا... ہاں مجھے اس کی خبر ہوتی ہے کہ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہوگا اور دونوں گھروں جنت یا دوزخ میں سے ایک میں جانا ہوگا... انہوں نے عرض کیا... یہ نہیں پوچھتا... ہماری باتوں میں سے بھی کسی کی خبر ہوتی ہے؟

فرمایا کہ مجھ میں نیزوں کی بھالیں گھس جائیں یہ زیادہ اچھا ہے اس سے کہ مجھے نماز میں تمہاری باتوں کا پتہ چلے... ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر آخرت کا منظر اس وقت میرے سامنے ہو جائے تو میرے یقین اور ایمان میں اضافہ نہ ہو (کہ غیب پر ایمان اتنا ہی پختہ ہے جتنا مشاہدہ پر ہوتا ہے)۔ (فضائل اعمال)

اللہ کا در ہر وقت کھلا ہوا ہے

احمد بن ابی غالب چھٹی صدی ہجری کے بزرگ گزرے ہیں۔لوگ ان کے پاس عموماً دعا کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ایک مرتبہ کوئی صاحب ان کی خدمت میں آئے۔اور کسی چیز کے متعلق کہا کہ آپ فلاں صاحب سے میرے لئے وہ چیز مانگ لیجئے۔احمد فرمانے لگے میرے بھائی! میرے ساتھ کھڑے ہو جایئے دونوں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک ہی سے کیوں نہ مانگ لیں۔کھلا در چھوڑ کر بند دروازے کا رخ کیوں کیا جائے۔(ذیل طبقات الحنابلۃ)

فائدہ: یقیناً اللہ پاک کا در ہر وقت کھلا ہے۔یہ یقین اور ایمان کی کمزوری ہوتی ہے کہ اسے چھوڑ کر مخلوق کے بند دروازوں پر کھڑے ہو کر ذلت اٹھائی جائے۔اس کھلے در کی طرف رجوع کی عادت تو ڈالئے۔اور آزما کر تو دیکھئے۔(دین ودانش)

ایک روٹی کام آ گئی

محقق العصر اُستاذ المناظرین حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمہ اللہ عموماً یہ واقعہ بیان فرماتے تھے کہ جب میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بغرض داخلہ حاضر ہوا تو منتظمین نے فرمایا: تعلیمی داخلہ تو مل جائے گا مگر رہائشی داخلہ نہیں مل سکتا کیونکہ تعداد کافی ہو چکی ہے۔

حضرت قریشی صاحب فرماتے ہیں میں بڑا پریشان ہوا کہ کہاں ضلع ڈیرہ غازی خان (حضرت کا آبائی علاقہ) اور کہاں بمبئی کا علاقہ ڈابھیل۔بہر حال اسی پریشانی کے عالم میں بعد نماز عصر مسجد کے باہر بیٹھ گیا....طلباء سیر و تفریح کے لیے جامعہ سے باہر نکل گئے...ایسے میں ایک بوڑھی خاتون میرے قریب آئی اور کہنے لگی، بیٹا شکل و شباہت سے تو کسی اچھے خاندان کا محسوس ہوتا ہے...مگر پریشان بیٹھا ہے...اس کی وجہ کیا ہے؟

میں نے واقعہ سنایا تو کہنے لگی بیٹا میں بھی ایک غریب خاتون ہوں...لوگوں کے گھروں میں کام کاج کر کے گزر اوقات کرتی ہوں...مجھے دو روٹیاں صبح اور دو روٹیاں شام کو ملتی ہیں... آپ واپس نہ جائیں...اللہ کے دین کی تعلیم حاصل کریں..صبح و شام ایک روٹی میں کھاؤں گی...ایک آپ کو دیدوں گی...آپ بے فکر ہو کر تعلیم حاصل کریں۔

حضرت فرماتے تھے، اللہ بھلا کرے اس خاتون کا، وقت سے پہلے روٹی پہنچا دیا کرتی

تھی... میں نے پورا سال صبح شام اس ایک روٹی پر گزارہ کیا... دین کی تعلیم حاصل کی۔ آج پورے ملک میں تبلیغ وتحریر کے ذریعے توحید ورسالت کا پرچار کررہا ہوں... مسلک اہلسنت والجماعت کی ترجمانی کررہا ہوں... میرا ایمان ہے جہاں اس کا ثواب میرے سگے ماں باپ کو پہنچ رہا ہے، وہاں اس بوڑھی مائی کو بھی ضرور پہنچ رہا ہے... پھر حضرت رحمہ اللہ حج بیت اللہ کیلئے حجاز مقدس میں تشریف لے گئے، فرماتے ہیں، میں ایک دن آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مسجد نبوی کے کونے میں سو گیا... خواب میں کیا دیکھتا ہوں.... وہی بوڑھی اعلیٰ لباس میں ملبوس حد درجہ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ میرے سامنے آتی ہے، میں نے سلام کیا اور پوچھا... سناؤ آخرت میں کیا بنا؟

وہ مسکرا کے کہنے لگی، بیٹا وہی ایک روٹی کام آگئی، جب مجھے اللہ رب العزت کے حضور پیش کیا گیا تو حکم ہوا، اس نے میرے دین کے طالب کی قدر کی تھی، آج ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور جنت عطاء کرتے ہیں۔ (کایا پلٹ)

صورت کا عشق اور اس کی اصلاح

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں یہ واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کی خانقاہ میں لوگ اپنی تربیت کے لیے جمع ہوتے تھے اور شیخ کے ہاں طریقہ یہ تھا کہ بیس بیس اور پچاس پچاس مریدین جمع ہوگئے... کھانا شیخ کے گھر سے آتا تھا... ایک باندی اس کام کے لیے متعین تھی... وہ کھانا تقسیم کرجاتی تھی... ایک نئے مرید آکر بیعت ہوئے... مقصد تو یہ تھا کہ اللہ اللہ کرکے اپنی حالت کی اصلاح کریں... باندی جب کھانا لے کر آئی تو وہ اتفاق سے کچھ ذرا قبول صورت تھی... ان مرید صاحب کی اِس سے آنکھ لڑ گئی... اس پر کچھ فریفتہ ہوگئے... اب جب وہ کھانا لے کر آتی ہے تو اُسے گھورتے ہیں، نہیں آتی تو منتظر رہتے ہیں کہ کب آئے گی... اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں... جب وہ آئی تو اُسے گھورنا شروع کیا... شیخ کو اس حالت کی اطلاع ہوگئی۔

تو اہل اللہ علاج کرتے ہیں... وہ زبان سے نہیں ہوتا... طریق عمل سے علاج ہوتا ہے کہ مرض کا خاتمہ ہوجائے... شیخ نے چاہا کہ ان کا یہ مرض دُور ہو... اگر زبانی نصیحت کردیتے،

فہمائش کر دیتے... بے شک تھوڑا بہت اثر ہوتا... مگر جب طبیعت مائل تھی تو طبیعت کا بدلنا مشکل تھا... شیخ نے ارادہ کیا کہ طبیعت ہی کو بدل دیا جائے تاکہ یہ قصہ ہی ختم ہو۔

تو شیخ نے ایک عجیب وغریب ترکیب استعمال کی... اس باندی کو دستوں کی دوا کھلا دی... صبح سے شام تک اُسے بڑی تعداد میں دست آ گئے... ایک جگہ متعین کر دی کہ اُسی جگہ جانا... غرض شام تک اسے بہت دست آ گئے... اور شام کو حالت یہ ہوئی کہ نہ وہ رنگ باقی رہا نہ وہ روغن باقی رہا... ہڈی سے چمڑا لگ گیا... اس باندی کی صورت دیکھ کر ڈر معلوم ہونے لگا... عجیب بھیانک شکل بن گئی... اس کے بعد شیخ نے فرمایا کہ... اس مُرید کے پاس کھانا لے کر جا اور جو کچھ وہ کہے اس کی مجھے آ کر اطلاع کرنا۔

وہ کھانا لے کر بے چاری پہنچی، ناک پکڑو تو دم نکلے... قدم اس کا لرز رہا ہے... ضعف کی وجہ سے اس سے چلا نہیں جاتا اور صورت بھی بھیانک ہو گئی...... یا تو مُرید صاحب اس کے انتظار میں بیٹھے رہا کرتے تھے... اب جو آئی اور انہوں نے اس کی شکل دیکھی تو انہیں بڑی نفرت سی پیدا ہوئی... اور بجائے اس کے اُسے گھورتے... منہ پھیر کر کہا کہ کھانا رکھ دے اور چلی جا یہاں سے... وہ بے چاری کھانا رکھ کر چلی گئی اور شیخ کو جا کر اطلاع کر دی کہ آج اُس نے مجھے بجائے گھورنے کے نفرت سے کہا کہ چلی جا... یہاں سے، دُور ہو جا، میں چلی آئی......

شیخ نے کہا... الحمدللہ! علاج ہو گیا... مگر ابھی علاج کی تکمیل نہیں ہوئی تھی.... ایک جز تھوڑا سا باقی تھا۔ شیخ، مرید کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ ذرا میرے ساتھ چلیں... وہ جگہ جہاں باندی نے بڑی تعداد میں دستوں کا ملبہ جمع کیا تھا... مرید کو وہاں لے کر پہنچے اور فرمایا:... ''یہ آپ کا معشوق ہے... یہ جو نجاست ہے... اِسے احتیاط سے لے جا کر اپنے حجرے میں صندوق میں رکھئے... اِس لیے کہ جب تک یہ باندی کے اندر تھا... آپ کو محبت تھی... جب یہ نکل گیا... آپ کو نفرت پیدا ہو گئی......

معلوم ہوا کہ آپ کو باندی سے محبت نہیں تھی... اس گندگی سے آپ کو محبت تھی... اس لیے اِسے اُٹھا کر لے جائیے.... یہ آپ کا محبوب ہے۔''

حقیقت میں شیخ نے بتلایا کہ صورتوں کا عشق درحقیقت گندگی کا عشق ہے۔

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷)

اخلاص

ایک بزرگ نے فرمایا کہ انسان کو چرواہے سے ادب واخلاص سیکھنا چاہیے کسی نے عرض کیا کس طرح؟ فرمایا کہ جب چرواہا بکریوں کے پاس نماز پڑھتا ہے تو اس کو خیال تک بھی نہیں آتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی... اسی طرح عامل کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی تعریف وبرائی سے بے نیاز ہو کر اللہ کی عبادت کرے.... (تنبیہ الغافلین)

یہ بھی گورنر تھے

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں جناب احسان قریشی پہنچتے ہیں..... شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی پاس بیٹھے ہیں۔ مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا قاری محمد عبید اللہ مجلس کو حکیم الامت کے ملفوظات سنا رہے ہیں کہ ایک طالب علم آکر اطلاع دیتا ہے کہ گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر نیچے آئے ہوئے ہیں اور اوپر آنے کی اجازت چاہتے ہیں مفتی صاحب نے فرمایا کہ سردار صاحب کو آنے دو... سردار نشتر جب اوپر تشریف لاتے ہیں تو احسان قریشی صابری پرنسپل کمرشل کالج سیالکوٹ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں.... حکیم محمد حسن قریشی نے بھی اٹھ کر سردار صاحب کو ملنا چاہا مگر مفتی صاحب کے سامنے وہ یہ جرات نہ کر سکے... اور تمام حاضرین مجلس بھی گورنر کا استقبال کئے بغیر جامد وساکت رہے....

مفتی صاحب نے گورنر کے سامنے احسان قریشی کو ڈانٹا اور سختی سے کہا کہ "تم کیوں اٹھے ہو.... جب تمام حاضرین مجلس بیٹھے ہوئے ہیں میں بھی بیٹھا ہوا ہوں تو تمہارا اٹھنا آداب کے خلاف ہے... آئندہ سے محتاط رہو... یہ فقیر کی مجلس ہے..... اس مجلس میں شاہ وگدا برابر ہیں.... سردار صاحب گورنر ہیں.... اور تم ایک مدرس ہو..... اس مجلس میں تم دونوں برابر ہو.... احسان قریشی نے معافی چاہی تو مفتی صاحب نے اس کے جواب میں یہ حدیث نبوی سنائی.... "شاباش ہے اس امیر پر جو فقیر کے دروازے پر چل کر جائے.... وہ بہترین امیر ہوگا .... افسوس ہے... اس فقیر پر جو امیر کے دروازے پر جائے"..... سردار صاحب کے ماتھے پر یہ کلمۂ حق سن کر تیوڑی نہیں آئی... انہوں نے آمروں کی طرح مفتی صاحب کو ٹھکانے لگانے کا حکم نہ دیا... بلکہ جب مجلس ختم ہوئی تو گورنر صاحب واپسی کے وقت حضرت مفتی صاحب

سے مصافحہ کرتے ہیں... مفتی صاحب کے ہاتھ چومتے ہیں اور آنسوؤں کی لڑیاں پروتے ہوئے الٹے پاؤں باادب واپس چلے جاتے ہیں.... یہ ہیبت حق تھی کہاں.... وہ مونچھ جس کے ہلنے سے بھارت کے مرد آہن کا دل خوف کھانے لگتا تھا اور کہاں یہ ایک مرد حق کا دربار جس میں گورنر آتے ہوئے سرنگوں ہو جاتے تھے... جب تک یہ مردان حق رہے پاکستان سالم و یکتا رہا اور جب انہوں نے پیٹھ پھیر لی اور امراء و روساء علماء و مخادیم اور سجادہ نشین اقتدار کی چوکھٹ اور آمریت کی دہلیز پر سجدہ کرنے لگے تو پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا۔

(چند نا قابل فراموش شخصیات از مفتی عبدالرحمٰن خان مرحوم)

نورالدین زنگی رحمہ اللہ کی دینی پختگی

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ کو اصول دین کی حفاظت میں ادنیٰ کوتاہی بھی گوارہ نہ تھی، اس کے سامنے کوئی شخص دین کے صحیح عقائد کے خلاف کسی غلط خیال پر لب کشائی کی جرأت نہ کر سکتا تھا اور کرنے والوں کو پوری تنبیہ کرتا تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ اگر چوروں اور لٹیروں سے راستوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے، تو کیا دین کی حفاظت جو اصل اساس و بنیاد ہے، ہم پر ضروری نہیں ہے، دمشق کے ایک متصوف (نام نہاد صوفی) نے جن کے زہد و ورع کا بڑا چرچا تھا اور عوام ان کے عقیدت مند تھے، تشبیہ کے بعض خیالات ظاہر کیے، نورالدین کو خبر ہوئی تو اس نے ان کو گدھے پر بٹھا کر سارے شہر میں ان کی تشہیر کرائی، نقیب آواز دیتا جاتا تھا کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہے اور تشہیر کے بعد شہر سے نکال دیا... (تاریخ اسلام)

بزرگی کا معیار

ایک مرتبہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ خود بخود فرمانے لگے بعضے آتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ بزرگ ہیں تو ہمارے دل کا حال بتلا دیں کہ کیا ہے۔ فرمانے لگے اول تو بزرگی کا دعویٰ کس نے کیا ہے۔ پھر بزرگی کے لئے کشف ضروری نہیں۔ پھر اگر بزرگ بھی ہو اور کشف بھی ہو جاوے تو یہ کیا ضروری ہے کہ تم کو بتلا ہی دیا کریں بہت بری بات ہے بزرگوں کے پاس خالی دل لے کر آنا چاہئے تا کہ کچھ لے کر جاوے پھر ہمارے حضرت مولانا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا تھا اس مجلس میں کوئی ایسا ہو گا۔ (قصص الاکابر حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

حفاظتِ نظر

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کے ارشادات میں ہے کہ فرماتے ہیں میں نے نظر کی حفاظت کا اس قدر اہتمام کیا کہ کسی غیر عورت پر نظر تو کیا پڑتی ... اپنی ہمشیرہ کے چہرے کو دیکھنے میں بھی احتیاط کی اور یہ مجاہدہ سالہا سال چلتا رہا.. حتی کہ یہ حالت ہوگئی کہ اگر ہمشیرہ کو دیگر خواتین میں بٹھا دیا جائے تو میں ان کے چہرے سے ان کو نہ پہچان سکوں گا... جب تک کہ ان کی آواز نہ سن لوں... یہ حضرت کا کمال تقویٰ اور احتیاط تھا...

اللہ اکبر! یہ تھے ہمارے اکابر جن کی اعلیٰ صفات کی وجہ سے .. فرشتے بھی ان پر رشک کرتے تھے۔ (ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا اکرام خلق

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستہ میں ایک بوڑھا ملا جو بوجھ لئے ہوئے جارہا تھا۔ مولانا مظفر حسین صاحب نے جب یہ حال دیکھا تو آپ نے اس سے وہ بوجھ لے لیا اور جہاں وہ لے جانا چاہتا تھا وہاں پہنچا دیا۔ اس بوڑھے نے پوچھا: ''جی! تم کہاں رہتے ہو''۔

اُنھوں نے کہا:.... ''بھائی! میں کاندھلہ میں رہتا ہوں''

اُس نے کہا:.... ''وہاں مولوی مظفر حسین بڑے ولی ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں''

اُس نے کہا:.... ''واہ میاں تم ایسے بزرگ کو ایسا کہو''

مولوی صاحب نے کہا:.... ''میں ٹھیک کہتا ہوں''

وہ بوڑھا ان کے سر ہوگیا۔ اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو مولوی صاحب کو جانتا تھا اس نے بوڑھے سے کہا: ''بھلے مانس! مولوی مظفر حسین یہی تو ہیں''۔

اس پر وہ بوڑھا ان سے لپٹ کر رونے لگا مولوی صاحب بھی اس کیساتھ رونے لگے....

طریقت بجز خدمت خلق نیست　　　بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

(اکابر کا تقویٰ)

اختلاف مزاج

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ جب تھانہ بھون میں رہتے تھے ایک پٹھان حضرت کی خدمت میں دعا کرانے آیا کرتے تھے کہ مجھ پر ایک شخص نے جائیداد کے معاملے میں بڑا ظلم کر رکھا ہے حضرت دعا فرما دیتے ایک بار آ کر کہنے لگا کہ اب تو اس نے حد ہی کر دی اور جائیداد غصب ہی کرنے کو ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھائی صبر کر۔ اس نے کہا بہت اچھا۔

دفعتاً حافظ محمد ضامن صاحب ؒ حجرے میں سے نکل آئے اور اس پٹھان سے فرمایا ہرگز صبر مت کرو۔ جاؤ نالش کرو اور ہم دعا کریں گے اور حضرت سے فرمایا آپ تو صابر و شاکر تھے سب چھوڑ کر بیٹھ رہے اس میں تو اتنی قوت نہیں یہ اگر اسباب معاش چھوڑ دے گا تو جب حاجت ستاوے گی یہ جھوٹی گواہی دے گا۔ چوری کرے گا تو ایسوں کو صبر نہیں کرایا کرتے۔ (قصص الاکابر)

اللہ والوں کے مشورہ کے خلاف کرنے کا وبال

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص آئے انہوں نے مشورہ کیا کہ مجھے مدینہ جانا ہے کس طرف کو جاؤں‘ فرمایا کہ ینبوع کو جاؤ‘ دوسرے ایک اور آیا اس نے بھی مشورہ لیا اس کو کہا سلطانی راستہ کو جاؤ سو جس کو ینبوع کے راستے جانے کے لیے فرمایا تھا وہ بھی کسی مصلحت سے سلطانی ہی راستہ کو گیا اور حضرت کے مشورہ پر عمل نہ کیا اس کو ویسے بھی بہت تکلیف ہوئی اور بدوؤں سے بھی سابقہ پڑا اور ان سے الگ تکلیف پہنچی اور جس کو سلطانی راستہ کا مشورہ دیا تھا وہ راحت سے چلا گیا۔ حضرت سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ آپ نے اس کو اس راستہ کا مشورہ دیا اور اس کو دوسرے راستہ کا اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا کہ جب پہلا آیا میرے دل میں وہی آیا جو اس کو بتایا اور جب دوسرا آیا میرے دل میں اس وقت وہی آیا جو اس کو مشورہ دیا سو ایسے شخص سے واقعی غلطی کم ہوتی ہے۔ (امثال عبرت)

دُرود شریف نہ لکھنے پر تنبیہ

حضرت حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمہ اللہ جو ابنِ عیینہ رحمہ اللہ کے نام سے مشہور ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاک نام پر درُود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درُود کیوں نہیں لکھتا' جیسا کہ ابوعمر وطبریؒ لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی۔ میں نے اُسی وقت عہد کرلیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (برکاتِ درُود شریف)

ایک ایمان افروز بات

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت! ایک شخص نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں حج کے لئے بھیجوں گا اب وہ انکار کرتا ہے سنتے ہی خفا ہو کر فرمایا کہ شرک کی باتیں مت کرو، مطلب یہ تھا کہ بھلا اس آدمی سے کیا ہوسکتا ہے اس کا دل حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے اسی لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ تکلیف و خوشی کے سارے ڈورے حق تعالیٰ کے اختیار میں ہیں لہٰذا مخلوق سے جس نے نظر ہٹائی وہ عافیت میں ہے اور جس نے مخلوق پر نظر جمائی وہ پریشانی کا شکار ہے، تو جس کی نظر اس پر جم گئی وہ بہت اطمینان میں ہے، ایک شعر یاد آیا بہت سادہ، بہت چھوٹا مگر اتنا جاندار شعر ہے کہ اگر اللہ نے سمجھ سے کچھ حصہ دیا ہو تو آدمی جھوم جائے، شاعر توحید کی ترجمانی کر رہا ہے، عموماً آدمی کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری دکان ہے، یہ میرا بنک بیلنس ہے، یہ میری کار ہے، یہ میری پوزیشن ہے، یہ میرے ساتھی ہیں تو شاعر کہتا ہے۔

جو نظر آتے ہیں وہ نہیں اپنے　　　جو ہے اپنا وہ نظر نہیں آتا

اس لئے کہ حقیقت میں وہی اپنا ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتا، جو نظر آتے ہیں وہ اپنے نہیں ہیں، اسی لئے جنہوں نے ایک غم اپنا لیا ان کے لئے کوئی پریشانی اور حیرانی نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دلوں کی دنیا حضرت حق کے ہاتھ میں ہے.... (فیض ابرار)

بشر ابن حارث رحمہ اللہ کا خواب

ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے بشر ابن الحارث مشہور امام صوفیاء کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ حق تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا، فرمایا لطف و کرم کا برتاؤ فرمایا اور

نصف جنت میرے لیے مباح کر دی کہ اس میں جہاں چاہے گھوموں، سیر کروں اور منتفع ہوں اور جو جو میرے جنازہ میں شریک ہوئے ان کی مغفرت کا وعدہ فرمایا...

میں نے عرض کیا کہ ابونصر تمار کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ اپنے صبر اور فقر کی وجہ سے لوگوں سے بہت اونچے اُٹھائے گئے ہیں...(مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا عشق رسالت

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہ اللہ کے متعلق آپ کے صاحبزادے و جانشین اور جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ نے بیان فرمایا کہ انگریزوں نے حضرت کو دہلی سے گرفتار کر کے مختلف جیلوں میں رکھا اور آخر میں لاہور میں پابند ضمانت کیا۔ آپ نے ایک چھوٹی سی مسجد میں درس قرآن شروع کیا تو بعض لوگوں نے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور بے ادب مشہور کر دیا اور آپ کو شہید کر دینے کی سازش کی۔ مشہور نشانہ باز بابو رحمت اللہ مرحوم کو تیار کیا گیا۔ حضرت رات کو مسجد سے مکان کو اکیلے جاتے ہیں، اس وقت آپ کو شہید کر دیا جائے۔ بابو رحمت اللہ صبح کے درس میں آئے کہ اچھی طرح دیکھ لوں تا کہ رات کو مغالطہ نہ ہو۔ اتفاق سے حضرت سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرما رہے تھے۔ انداز ایسا انوکھا اور عاشقانہ تھا کہ وہ سن کر حضرت کے گرویدہ ہو گئے۔

اپنے ارادہ سے توبہ کی اور اپنے ساتھیوں کو جا کر کہا، تم لوگ مجھ سے ایسے شخص کو قتل کروانا چاہتے جو سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ میں تو آپ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف سنی تو اس سے پہلے کسی سے نہیں سنی تھی۔ ان لوگوں کے سروں پر شیطان سوار تھا، وہ نہ مانے تو بابو صاحب نے کہا کہ جو حضرت کو شہید کرے گا وہ پہلے میرا سر اتارے گا پھر حضرت تک پہنچے گا۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے لگاؤ اور عشق کو علامہ انور صابری نے اپنے اس شعر میں خوب ادا کیا ہے:

تو رہا لاہور میں اور دل مدینے میں رہا　　　بن کے اک موتی محمدؐ کے خزینے میں رہا

(شمع رسالت)

رات دن کی نماز میں مصروفیت

بہجۃ النفوس میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص ملنے کے لئے آیا...وہ ظہر کی نماز میں مشغول تھے وہ انتظار میں بیٹھ گیا...جب نماز سے فارغ ہو چکے تو نفلوں میں مشغول ہو گئے اور عصر تک نفلیں پڑھتے رہے...یہ انتظار میں بیٹھا رہا..نفلوں سے فارغ ہوئے تو عصر کی نماز شروع کر دی اور اس سے فارغ ہو کر دُعا میں مشغول ہو گئے اور مغرب تک مشغول رہے اور پھر مغرب کی نماز پڑھی اور نفلیں شروع کر دیں...عشاء تک اس میں مشغول رہے...یہ بیچارہ انتظار میں بیٹھا رہا..عشاء کی نماز پڑھ کر پھر نفلوں کی نیت باندھ لی اور صبح تک اس میں مشغول رہے... پھر صبح کی نماز پڑھی اور ذکر شروع کر دیا اور اوراد وظائف پڑھتے رہے...اسی میں مصلے پر بیٹھے بیٹھے آنکھ جھپک گئی تو فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے اُٹھے...استغفار و توبہ کرنے لگے اور یہ دُعا پڑھی...(اللہ ہی سے پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھ سے جو نیند سے بھرتی ہی نہیں)۔(فضائل اعمال)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سادگی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ لباس ایسا پہنتے تھے جس سے کوئی نہ سمجھ سکے کہ یہ عالم ہیں نہ عبا پہنتے تھے نہ چوغہ نہ ململ پہنتے تھے۔نہ تنزیب بلکہ گاڑھا مارکین آپ کا لباس تھا اور اسی لباس سے آپ بڑے بڑے مجمعوں میں تشریف لے جاتے تھے مگر آپ کے سامنے سارے عبا اور جبے والے دھرے رہ جاتے تھے۔آپ ہی کا نام چمکتا تھا اور کسی کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا۔

چنانچہ علمی شان اور حقیقی عزت مباحثہ شاہجہاں پور میں جو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑا عظیم الشان مناظرہ تھا بڑے بڑے عبا قبا والے موجود تھے اور حضرت مولانا اسی معمولی کرتہ اور لنگی میں تھے مگر جب آپ نے تقریر کی ہے تو عوام پر اتنا اثر تھا کہ شاہجہان پور کے ہندو مہاجن اور بنئے یہ کہتے تھے کہ نیلی لنگی والا مولوی جیت گیا۔ایسی تقریر کی جیسے دریا بہتا ہے کسی کو اس کی بات کا جواب نہیں آیا۔نیز مولانا کی یہ بھی عادت تھی کہ سفر میں اپنا نام کسی پر ظاہر نہ کرتے تھے اور ساتھیوں کو بھی ممانعت تھی کہ کسی پر نام ظاہر نہ کریں اور اگر کوئی

آپ سے پوچھتا کہ جناب کا نام کیا ہے فرماتے خورشید حسین کیونکہ آپ کا تاریخی نام یہی ہے مگر اس نام سے لوگ واقف نہ تھے اس لئے کوئی نہ سمجھتا کہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ یہی ہیں اور اگر کوئی وطن کا نام پوچھتا تو فرماتے الٰہ آباد.... نانوتہ کا نام نہ لیتے رفقاء نے کہا حضرت آپ کا وطن الٰہ آباد کدھر سے ہوگیا۔ یعنی یہ تو کذب ہے فرمایا کہ نانوتہ بھی تو خدا ہی کا آباد کیا ہوا ہے پس لغۃً ہر بستی الٰہ آباد ہے یعنی کذب لازم نہ آیا بلکہ یہ توریہ ہوا مگر باوجود اس قدر اخفاء کے.... چھپے تھوڑا ہی تھے۔ حضرات اہل اللہ کی عزت اتنی بڑی ہے کہ ان کو ظاہری اسباب شہرت وسامان شوکت کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ تو وہ کرے جس کو حقیقی عزت حاصل نہ ہو وہ اسباب عزت وسامان شہرت اختیار کیا کرتا ہے۔ (دین ودانش)

ایک محدث کا واقعہ

ایک محدث کرائے کے مکان میں رہتے تھے... مکان کچا تھا ایک بار جب حدیثیں لکھتے ہوئے ورق پلٹنے کی نوبت آئی تو سیاہی خشک نہ ہوئی تھی... اس زمانہ میں سیاہی چوس یا چاک وغیرہ تو ہوتے نہیں تھے... اس لئے گیلی سیاہی پر مٹی ڈال کر خشک کیا کرتے تھے... چنانچہ محدث نے مکان کی کچی دیوار سے مٹی کھرچ کر سیاہی پر ڈالنا چاہی لیکن فوراً دل میں خیال آیا کہ یہ مکان تو کرائے کا ہے...

اس لئے بغیر مالک مکان سے پوچھے یہ مٹی ڈالنا میرے لئے جائز نہیں مگر پھر خود ہی خیال کیا کہ ذراسی مٹی سے کیا فرق پڑتا ہے اور مالک مکان کون سا اس سے منع کریگا؟ چنانچہ تھوڑی سی مٹی دیوار سے کھرچ کر ورق پر ڈال لی...

لیکن محدث جب رات کو سوئے تو خواب میں سرکار مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفا ہو کر فرمایا! کہ کل قیامت میں تجھے اس بات کا پتہ چلے گا کہ ذراسی مٹی سے کیا فرق پڑتا ہے؟

چنانچہ وہ محدث صبح کو اٹھتے ہی مالک مکان کے ہاں پہنچے اور ان سے مٹی کھرچنے کا واقعہ سنایا اور معافی مانگی... مالک مکان نے کہا کہ میں نے معاف کیا اور آئندہ آپ کو اجازت ہے جب بھی ضرورت پڑے آپ مٹی کھرچ سکتے ہیں... (محاسن اسلام)

چار ہزار احادیث میں سے منتخب حدیث

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں شیخ شبلی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے چار سو اساتذہ کی خدمت میں رہ کر چار ہزار حدیثیں پڑھی ان سے صرف ایک حدیث کو عمل کے واسطے منتخب کر لیا کیونکہ وہ ایک حدیث میری نجات و خلاصی کیلئے کافی ہے اور اولین و آخرین کے علوم اس میں ہیں...دنیا کیلئے اتنا کام کر جتنا کہ تو اس میں رہے گا اور آخرت کیلئے اتنا کام کر جتنا تیرا رہنا وہاں مقدر ہے اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اتنا کام کر جتنا کہ تو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کیلئے اتنا کام کر جتنا کہ تو اس کی تکالیف پر صبر کر سکتا ہے...(کایا پلٹ)

تواضع

ایک دفعہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا جس کے کپڑوں میں بھی بدبو آتی تھی اور بے انتہا جوئیں اس کے کپڑوں میں تھیں جس جگہ بیٹھتا سو پچاس جوئیں جھڑ جاتیں۔ مہمان خانہ میں کوئی پاس نہ پھٹکنے دیتا لیکن حضرت مدنیؒ نے اس کو اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلایا اور منہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنا تولیہ عنایت فرمایا چنانچہ حضرت کے کپڑوں پر بہت سی جوئیں چڑھ گئیں جن کو آپ نے اندر تشریف لے جا کر صاف کرایا۔

فائدہ: سبحان اللہ مہمانوں کی اس قدر دلداری اور ان کا اتنا خیال۔ حضرت مدنیؒ کا دستر خوان اتنا وسیع تھا کہ دس بیس ہی نہیں بلکہ دو دو سو اور تین تین سو مہمان ہو جاتے تھے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ کے در دولت سے کوئی مہمان بھوکا آیا ہو اگر کوئی مہمان کھانے کے وقت دستر خوان پر نہ ہوتا تو تلاش کراتے تھے۔ انفاس قدسیہ۔ (حکایات اسلاف)

قرآن اور نماز سے محبت و شغف

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہت بھولے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ جب ہم جنت میں جاویں اور حوریں ہمارے پاس آویں گی تو ہم تو صاف کہہ دیں گے بی اگر قرآن پڑھو تو بیٹھ جاؤ ورنہ جاؤ پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو نماز میں مزہ ہے وہ نہ کوثر میں ہے نہ اور کسی چیز میں ہے جب نماز میں سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے پیار کر لیا۔ (ص ۹۴ نمبر ۱۰۳ حسن العزیز جلد دوم)

ایک مجذوب کی پیشین گوئی

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب آغاز شباب میں ایک مرتبہ جنگل تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ ان کو گھیرے کھڑے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے مجمع میں سے جھانکا حافظ صاحب نے دیکھ لیا۔ اشارے سے بلایا اور پاس بٹھالیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ تو کسی کو بھی منہ نہیں لگاتے ان پر اس قدر عنایت کیوں ہوئی۔ پھر حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پر مسئلہ وحدۃ الوجود خوب منکشف ہوگا۔ حاجی صاحب اس وقت اس قسم کے مسائل سے چونکہ بالکل خالی الذہن تھے اس پیشین گوئی سے کچھ ایسی دلچسپی نہیں ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب حاجی صاحب مثنوی پڑھتے ہوئے اس شعر پر پہنچے۔

جملہ معشوق ست عاشق پردۂ　　　زندہ معشوق ست عاشق مردہ

تو مسئلہ وحدت الوجود منکشف ہوا اور حافظ صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲۔ (قصص الاکابر)

نماز عظیم دولت

لوگوں کے قلوب میں اعمال کی قدر نہیں کسی غالی درویش نے نماز کی نسبت حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ حضرت جب دل متوجہ نہ ہو تو اس اُٹھک بیٹھک سے کیا نتیجہ۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگ کیسے گستاخ ہوتے ہیں حق تعالیٰ رحم فرمائیں کیسی جرأت کی بات ہے۔ ایسے لوگوں کے دل میں خشیت کا نام نہیں معلوم ہوتا۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی اٹھک بیٹھک کی قیمت وہاں معلوم ہوگی کہ کس درجہ کی چیز ہے فرمایا کہ یہی سب کچھ ہے اگر حق تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرماویں اور بلا حضور قلب ہی اٹھک بیٹھک ہو جایا کرے بڑی دولت ہے۔ (الاضافات الیومیہ)

حضرت میاں جی کی کرامت

حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی ایک کرامت مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی۔ حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں، عورتوں کا ہجوم ہوا ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت

پریشان تھیں۔ حضرت رحمۃ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں۔ راستہ میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑی' تمام جسم پسینہ پسینہ ہوگیا' آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا' ہوش آیا تو خدا کی قدرت دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا' حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا یہ کرامت تھی حضرت میاں جی صاحب کی۔ (امثال عبرت)

حضرت ابوطاہر محدّث رحمہ اللہ کا واقعہ

ابوعلی حسن بن علی عطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوطاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضورؐ کے پاک نام کے بعد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر درُود نہیں لکھا کرتا تھا۔

میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُنہ پھیر لیا۔

میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھر سے بھی مُنہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درُود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہوگیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا لکھتا ہوں۔ (برکاتِ درُود شریف)

ایک علمی واقعہ

ابن العربی مالکی المذہب نے لکھا ہے کہ موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی اپنی اہلیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے..... ایک مرتبہ آپ نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین اور خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاق ہیں..... ان کی بیوی یہ سن کر ان سے پردہ کرنے لگی اور کہا کہ مجھے طلاق ہوگئی..... چنانچہ جب ان کی بیوی ان سے پردہ کرنے لگی تو آپ کی راتیں کتنا دشوار ہوگئیں..... جب صبح ہوگئی تو خلیفہ منصور تشریف لائے تو ابن العربی نے منصور کو اس بات سے آگاہ کیا..... یہ سن کر منصور نے تمام فقہائے کرام کو طلب کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا تو سوائے ایک فقیہ کے تمام فقہاء نے طلاق پڑ جانے پر اتفاق کیا..... اختلاف کرنے والے فقیہ نے یہ کہا کہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے.....

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

''ہم نے انسان کو سب اچھے سانچے میں ڈھالا ہے''.....

تو منصور نے کہا کہ ہاں آپ کی بات تو درست معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ منصور نے اس کی بیوی کو اس انکشاف سے مطلع کیا۔ یہی جواب امام شافعیؒ سے بھی منقول ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

بصرہ کی عابدہ زاہدہ کا خواب

حماد ہشام ابن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ اُم عبداللہ نے فرمایا جو بصرہ کی عابدہ زاہدہ عورتوں میں سے تھیں کہ میں خواب میں ایک عظیم الشان حسین و جمیل محل میں داخل ہوئی اس کے پائین باغ میں پہنچی...

میں اس کی رونق و بہار اور حسن و جمال کو بیان نہیں کر سکتی... وسط باغ میں ایک سونے کا مرصع تخت بچھا ہوا ہے۔ جس کے اِردگرد آفتاب و ماہتاب جیسے چہروں کے خدام ہاتھوں میں پاکیزہ جام اور ظروف لیے کھڑے ہیں اور تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، کہا گیا کہ یہ مروان محلمی ہیں جو ابھی ابھی آئے اور اُچھل کر اس تخت پر متمکن ہوگئے، میں بیدار ہوئی تو دیکھا کہ مروان محلمی رحمہ اللہ کا جنازہ قبرستان جا رہا ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی محبت رسول

زین العابدین، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کا اکلوتا بیٹا تھا، شدید بیمار ہو گیا۔ مولانا اپنے لخت جگر کو دوائی دے رہے تھے۔ اس اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی۔ مولانا باہر نکلے تو دیکھا، ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس نے درخواست کی کہ بالاکوٹ کے مقام پر ایک بدنام زمانہ اور خطرناک قادیانی مبلغ اللہ دتہ گھس آیا ہے اور لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا رہا ہے، فتنہ پھیلنے کا انتہائی اندیشہ ہے، لہٰذا فوراً چلئے۔ مولانا نے کتابوں کا ایک بیگ اٹھایا اور چل پڑے۔ بیوی نے کہا، بچے کی حالت سخت خراب ہے۔ فرمایا ضروری کام ہے، میرے جانے کے بعد بچہ مر جائے تو دفن کر دینا۔ ابھی بس میں سوار ہوئے ہی تھے کہ گھر کی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا، آپ کا نورِ نظر فوت ہو گیا ہے لیکن عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میرے فرزند کو کفن پہنا کر دفن کر دیں۔ میں اپنے مشن پر جا رہا ہوں اور فرمایا نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم فرضِ عین۔ وہاں پہنچ کر اس مردود کو علاقہ سے ذلیل وخوار کر کے نکالا۔ (ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبان)

یہ عشق نہیں آساں اتنا ہی سمجھ لیجئے   اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

(شمع رسالت)

عجب چیز ہے لذت آشنائی

ایک صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ وہ رات کو سونے لیٹتے تو کوشش کرتے کہ آنکھ لگ جائے مگر جب نیند نہ آتی تو اُٹھ کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور عرض کرتے یا اللہ تجھ کو معلوم ہے کہ جہنم کی آگ کے خوف نے میری نیند اڑا دی اور یہ کہہ کر صبح تک نماز میں مشغول رہتے...

ساری رات بے چینی اور اضطراب یا شوق واشتیاق میں جاگ کر گذار دینے کے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ اُن کا احاطہ ممکن نہیں... ہم لوگ اس لذت سے اس قدر دُور ہو گئے ہیں کہ ہم کو ان واقعات کی صحت میں بھی تردد ہونے لگا... لیکن اوّل تو جس کثرت سے یہ واقعات نقل کئے... گئے ہیں ان کی تردید میں ساری ہی تواریخ سے اعتماد اُٹھتا ہے کہ واقعہ کی صحت کثرتِ نقل ہی سے ثابت ہوتی ہے... (فضائل اعمال)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی کرامت

حکیم عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں کہ میرے عقیقہ میں سید احمد بریلوی صاحب اور مولوی شاہ اسماعیل صاحب اور مولوی عبدالحیؒ شریک تھے، مولوی عبدالحی صاحب نے وعظ فرمایا اور کہا اللہ اپنے نیک بندوں کے وقت میں بھی برکت عطا فرماتا ہے، اور جو کام کئی روز میں نہیں ہوسکتا وہ اس کو چند گھنٹوں میں کر لیتے ہیں، چنانچہ بعض لوگ عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں، اور یہ مضمون اس انداز سے بیان فرمایا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خود مولانا کو بھی یہ کرامت حاصل ہے اور مولانا اسماعیل صاحب کے متعلق تو صراحت کے ساتھ فرمایا کہ یہ عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں، اس پر لوگ مولانا شہید سے لپٹ گئے کہ حضرت ہم کو بھی اس کرامت کا مشاہدہ کرا دیجئے، چنانچہ لوگ گومتی کے پل پر اکٹھے ہوئے اور حضرت شہید نے ہزاروں کے اس مجمع میں عصر سے مغرب تک قرآن مجید ختم کر دیا۔ (ارواح ثلاثہ)

حُسن خاتمہ کی فکر

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کے پاس جو کوئی ملاقات کیلئے آتا حضرت عموماً انہیں ایمان پر خاتمہ کی دعا کے لئے فرماتے، یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی یہی فرمایا کرتے۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ کا واقعہ ہے کہ آخر عمر میں معذوری کی حالت میں ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پاس تشریف لے گئے آپ جب گاڑی پر روانہ ہوئے تو حضرت لاہوریؒ کو اطلاع ملی تو وہ استقبال کے لئے پہلے سے پہنچے ہوئے تھے، ملاقات ہوئی حضرت لاہوریؒ نے عرض کیا کہ حضرت کیسے تکلیف فرمائی۔ فرمایا کہ خاتمہ ایمان پر ہونے کی دعاء کرانے آیا ہوں اور وہیں دعا کرائی اور واپس تشریف لے آئے۔ (دین ودانش)

مخالفت سے برتاؤ

حضرت شیخ الآفاق مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میری سفارش نوکری کیلئے فلاں شخص سے کر دیجئے وہ شخص جس سے سفارش چاہی

گئی تھی آپ کا مخالف تھا مگر باوجود اس امر کے آپ نے اپنی خوش خلقی سے رقعہ لکھ دیا یا اس شخص نے حامل رقعہ سے اس رقعہ کی بتی بنا کر کہا کہ شاہ صاحب سے کہہ دینا کہ اس کو اپنے اس مقام میں رکھ لو استغفر اللہ' اس بھلے آدمی نے ویسے ہی آ کر روایت نقل کر دی فرمانے لگے:۔ ''کہ اگر تیرا مقصود اس طریق سے حاصل ہو جاتا یا اب بھی ہو جائے تو خدا کے قسم مجھے اس سے بھی عذر نہیں'' اس سائل نے اس مخالف سے یہ حکایت جا کر نقل کی وہ متاثر اور متضرع ہوا اور آ کر عقیدت ظاہر کی خطا معاف کرائی اور بیعت ہوا۔ (ماہنامہ الامداد)

کمال عزیمت

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی' لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں مولانا نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ:۔

''بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو' میری جماعت جاتی رہے گی میں نہیں بنواتا''

لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں فرمایا:۔ ''بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے چلتا بھی ہوں' پھرتا بھی ہوں اٹھتا بھی ہوں' بیٹھتا بھی ہوں میں کہاں سے معذور ہوں''

بہرحال حضرت نے آنکھیں نہ بنوائیں۔ (وعظ روح الافطار)

کمال عزم و یقین کا واقعہ

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ ان کی گھڑی خراب ہو گئی کسی نے کہا کہ دھلی میں فلاں انگریز رہتا ہے وہ گھڑیاں صحیح کرتا ہے آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں۔

مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اللہ کی قسم کھا رکھی ہے کہ میں کسی انگریز کا منہ نہیں دیکھوں گا مجھے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ دے رکھی ہے یہ کہہ کر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی اور گھڑی پر دم کر کے فرمایا کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں جس طرح میں خدا کی مخلوق ہوں اسی طرح یہ گھڑی بھی خدا کی مخلوق ہے اے اللہ اس گھڑی کو چلا دے بس اتنا کہنا تھا کہ وہ گھڑی چل پڑی اور ایسی چلی کہ پھر کبھی خراب نہ ہوئی۔ (علمائے حق کے واقعات)

ایک بزرگ کی تمنا اور اس کی تکمیل

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب قبلہ نے انتقال کے وقت مولوی اسماعیل صاحب سے فرمایا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میرے جنازے کے ساتھ ذکر بالجہر کیا جائے۔ انہوں نے کہا حضرت یہ تو نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک نئی بات ہے جس کو فقہا نے اس خیال سے کہ عوام سنت نہ سمجھ لیں۔ پسند نہیں کیا۔ فرمایا بہت اچھا جو مرضی ہو خیر بات آئی گئی ہوئی اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ خلوت میں گفتگو ہوئی تھی مگر جب جنازہ اٹھا تو ایک عرب کی زبان سے نکلا "اذکروا اللہ" بس پھر کیا تھا۔ سب لوگ بے ساختہ ذکر کرنے لگے اور لا الٰہ الا اللہ کی صدائیں برابر قبرستان تک بلند رہیں۔ بعد میں مولوی اسماعیل صاحب اس گفتگو کو نقل کر کے کہتے تھے کہ ہم نے حضرت کو تو منوا دیا مگر اللہ تعالیٰ کو کیونکر منوائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کی تمنا پوری کردی۔ سچ ہے۔

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں   مید ہد یزداں مراد متقیں

اللہ تعالیٰ متقین کی مراد پوری کرتا ہے۔ انہیں اللہ کا نام سننے سے زندگی میں بھی لذت آتی ہے اور مرنے کے بعد بھی۔ (قصص الاکابر)

موئے مبارک پر دُرود پڑھنے کی برکت

حضرت ابوحفص سمرقندی رحمہ اللہ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا۔ جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا' تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں' خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔

بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کرتا اور درود

شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کیا کرے۔ (بدیع)

نزہتہ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اسمیں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا' بعد میں فقیر ہوگیا تو اُس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیات کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا۔ او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر دُرود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنادیا۔ جب اُس کی آنکھ کھلی تو آ کر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہوگیا۔ (برکات دُرود شریف)

سعادت مند بیٹا

حضرت مولانا محمد یاسین صاحب رحمہ اللہ نے طالب علمی کا پورا زمانہ عسرت اور تنگدستی میں بسر کیا..... ایک روز آپ گرمی کی دوپہر میں دارالعلوم کے اسباق سے تھک تھکا کر چھٹی کے وقت گھر پہنچے تو والدہ نے آبدیدہ ہو کر اپنے لائق فرزند سے کہا:

''بیٹا آج تو گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے البتہ ہماری زمین میں گندم کی فصل تیار کھڑی ہے اگر تم اس گندم کو کاٹ لاؤ تو میں اس کو صاف کر کے آٹا پیس کر روٹی پکادوں گی''

سعادت مند بیٹا محنت اور بھوک سے درماندہ اسی گرمی کی دوپہر میں اپنی زمین کی طرف چل دیا اور وہاں سے جس قدر بوجھ اٹھا سکتا تھا اتنی گندم کاٹ کر لے آیا۔

والدہ نے اسے کوٹ چھان پیس کر آٹا بنایا اور روٹی پکائی اس طرح ظہر کے وقت تک بھوک کا کچھ سامان ہوا ظہر کے بعد اپنے اسباق کے لئے چلے گئے..... ماں باپ اور بیٹے نے اسی فقر و فاقہ میں وقت گذارا مگر تعلیم میں فرق نہ آنے دیا..... (بڑوں کا بچپن)

معمولی نیکی بھی مغفرت کا سبب بنتی ہے

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص کو خواب میں دیکھا گیا... دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا میرا حساب ہوا پس میں ڈر گیا کہ نیکیوں کا پلہ ہلکا تھا... اچانک اس میں مٹی کی تھیلی آ گری اور وزن نیکیوں کا بڑھ گیا' میں نے عرض کیا کہ یہ تھیلی کہاں سے آ گئی؟ ارشاد ہوا کہ یہ وہ مٹی ہے جو تو نے کسی مسلمان کی قبر میں ڈالی تھی... (کشکول معرفت: صفحہ ۶۰'۶۱)

ناصر الدین محمود کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بادشاہ ناصر الدین محمود کے ایک خاص مصاحب کا نام ''محمد'' تھا۔ بادشاہ اسے اسی نام سے پکارا کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے خلاف معمول اسے ''تاج الدین'' کہہ کر آواز دی۔ وہ تعمیل حکیم میں حاضر تو ہو گیا لیکن بعد میں گھر جا کر تین دن تک نہیں آیا۔ بادشاہ نے بلاوا بھیجا، تین روز تک غائب رہنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا۔ آپ ہمیشہ مجھے ''محمد'' کے نام سے پکارا کرتے ہیں لیکن اس دن آپ نے ''تاج الدین'' کہہ کر پکارا میں سمجھا کہ آپ کے دل میں میرے متعلق کوئی خلش پیدا ہو گئی ہے، اس لئے تین دن حاضر خدمت نہیں ہوا۔ ناصر الدین نے کہا، واللہ! میرے دل میں آپ کے متعلق کوئی خلش نہیں، ''تاج الدین'' کے نام سے تو میں نے اس لئے پکارا تھا کہ اس وقت میرا وضو نہیں تھا اور مجھے ''محمد'' کا مقدس نام بغیر وضو کے لینا مناسب معلوم نہیں ہوا۔ (تاریخ فرشتہ)

امیر عبدالرحمٰن کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسحاق قرطبہ کے عیسائی ماں باپ کا بیٹا تھا۔ عربی زبان خوب جانتا تھا۔ ابھی نو عمر ہی تھا کہ امیر عبدالرحمٰن کے دربار میں اس کو کاتب کی جگہ مل گئی۔ لیکن 24 برس کی عمر میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر حبانوسس کی مسیحی خانقاہ میں گوشہ نشین ہو گیا جہاں متعصب پادریوں کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے اس کے دل میں جوش پیدا ہوا کہ وہ اپنی جان دے کر بزرگی حاصل کرے۔ ایک دن وہ خانقاہ سے نکل کر قرطبہ پہنچا اور قاضی کے سامنے آ کر کہا،

میں آپ کا دین قبول کرنا چاہتا ہوں، مہربانی کر کے آپ مجھے اس کی ہدایات دیں۔

قاضی اس سے خوش ہو کر اسے دین اسلام کے متعلق بتانے لگا، تو اس نے برملا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کیا۔ جب قاضی نے سمجھایا تو اس کو بھی برا بھلا کہا۔ قاضی نے اسے جیل بھیج دیا۔ امیر عبدالرحمٰن نے اس گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت حکم جاری کیا کہ اسے پھانسی دی جائے اور اس کی لاش کو کئی دن تک پھانسی پر اس طرح لٹکا رہنے دیا جائے کہ سر نیچے ہو اور پاؤں اوپر ہوں۔ اس کے بعد لاش جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی جائے۔ چنانچہ جون 851ء میں ان احکام کی تعمیل ہوئی۔ (شمع رسالت)

وقت کی قدر

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جرجانی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں... میں نے پوچھا یہ خشک ہی پھانک رہے ہو کہنے لگے کہ میں نے روٹی چبانے اور پھانکنے کا جب حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ اُس میں آدمی ستر ۷۰ مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے... اس لئے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانا چھوڑ دی... ستو پھانک کر گذر کر لیتا ہوں... (فضائل اعمال)

فکر ایمان کی دعوت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یزید پر لعنت کرنا کیسا ہے؟ حضرت نے جواب دیا کہ اس شخص کے لئے جائز ہے جس کو معلوم ہو کہ میرا خاتمہ اس سے اچھا ہوگا۔ (دین ودانش)

حضرت ہزاروی رحمہ اللہ کو ایمان کی فکر

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ بیماری کی حالت کے وقت چبوترے پر تھے کسی نے عرض کیا کہ اگر یہاں موت ہوگئی تو آپ کو نیچے کیسے اتارا جائیگا۔

آپ نے فرمایا کہ ابھی تو ایمان کے خاتمہ کی فکر ہے اگر وہ ہوگیا تو لاش گھسیٹ کر بھی نیچے لے جانی پڑے تو کچھ پرواہ نہیں۔ (دین ودانش)

نافرمانی کی سزا

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب نکتہ لکھا ہے کہ "ماں کے پیٹ میں بچے کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی، کیونکہ وہاں پر بچہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا... جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع ہو جاتی ہے... وہاں پھر پریشانیاں بھی جنم لینے لگتی ہیں..."

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے "اے لوگو! تم جتنا چاہو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو توڑو... اللہ تعالیٰ نے تمہاری زندگی کو یہیں پر جہنم نہ بنا دیا تو پھر کہنا..." جو کوئی نافرمانی کرے گا اس کی زندگی جہنم کا نمونہ بن جائیگی... (کایا پلٹ)

تقویٰ کی برکات

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کے دولت خانہ پر کوئی شخص مہمان ہوا اور اسے حاجت پاخانہ کی ہوئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ پھر شاہ صاحب ایک ٹھیکرا اندر سے لائے اور کہا کہ پاخانہ میں اس کو دکھ کر پاخانہ سے فراغت کرنا اس لئے کہ یہاں باہر کے پاخانہ میں جو بھنگی بول و براز صاف کرتا ہے اس سے فقط ایک آدمی کا پاخانہ صاف کرنا ٹھہرا ہے اور اس کی اجرت جدا طے کی جاوے گی کیونکہ یہ کام شرط سے بڑھا' پس مزدوری بھی بڑھنی لازم ہے' ان صاحب نے کہا کہ:۔ "میں کہیں اور فراغت کر آؤں گا"

آپ نے فرمایا کہ:۔ "نہیں! یہیں فراغت کیجئے"

فائدہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے یہ حکایت بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ:۔ "اسی تقویٰ کے سبب حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب ؒ کا فیض کثرت سے جاری ہو رہا ہے۔" (ماہنامہ الامداد)

حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ کا عشق وادب

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے.... انہوں نے دین کی خدمت کی.... اہل بدعت سے مناظرے کئے.... ان کو شکستیں دیں.... حال یہ کہ روضہ اقدس پر مدینہ پاک میں کھڑے ہو کر وہاں تراویح میں پورا

قرآن پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا....

روضہ اقدس پر حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے تمام بدن کانپ جاتا تھا سر سے پیر تک.... آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے... (اتباع سنت)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی ظرافت

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی بڑے ظریف تھے۔ ایسی بات چپکے سے فرما دیتے تھے کہ سننے والوں کے پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑ جاتے تھے۔ لیکن خود بالکل نہیں ہنستے تھے اور لوگ تو ہنس رہے ہیں اور آپ تسبیح لئے اللہ اللہ کر رہے ہیں۔

اللہ اکبر! بڑا وقار تھا۔ اور بہت کم گو تھے۔ گو عام طور سے جو لوگ کم گو ہوتے ہیں ان کا کلام بہت مختصر اور مبہم ہوتا ہے لیکن مولانا باوجود اس قدر کم گو ہونے کے جس وقت گفتگو فرماتے تھے تو نہایت صاف اور بلند آواز سے اور نہایت کافی 'شافی تقریر ہوتی تھی۔

حضرت مولانا کو حق تعالیٰ نے ہر پہلو سے کامل فرمایا تھا۔ میں نے کوئی شخص ایسی عادات وصفات کا نہیں دیکھا۔ (قصص الاکابر)

صرف کلمہ کام آیا

حضرت بصیر حمصی رحمتہ اللہ علیہ نے خلیل احمد رحمتہ اللہ علیہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا تو کہا کہ اب ہمیں بڑی مشکل ہوگئی کہ علمی مشکلات کا حل کس سے کریں، آپ جیسا کوئی عالم نہیں ملتا... اُنہوں نے فرمایا کہ بھائی مشکلات کو تو تم ہی حل کرو گے، پہلے یہ تو پوچھو کہ ہم جن تحقیقات علمیہ کے حامل اوران پر نازاں تھے ان کا حشر کیا ہوا... فرمایا ہمیں تو صرف یہ کلمہ کام آیا "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" باقی تحقیقات کی پوچھ ہی نہیں ہوئی... (علمی کشکول: ص:۲۲)

حفاظت زبان

منصور بن معتمر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ چالیس برس تک عشاء کے بعد کسی سے بات نہیں کی... ربیع بن ہیثمؒ کے متعلق لکھا ہے کہ بیس برس تک جو بات کرتے اس کو ایک

پرچہ پر لکھ لیتے اور رات کو اپنے دل سے حساب کرتے کہ کتنی بات اس میں ضروری تھی اور کتنی غیر ضروری...(فضائل اعمال)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا ایک خواب

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ ایک ہندو لالہ جی جنت میں گھوم پھر رہے ہیں، حضرت نے پوچھا! کہ لالہ جی تم جنت میں کیسے پہنچ گئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مرتے وقت ایمان کی دولت نصیب ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی۔(دین ودانش)

دیانت دار تاجر کا واقعہ

یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ چادریں اور اوڑھنی وغیرہ فروخت کیا کرتے تھے...لیکن جب آسمان ابر آلود ہوتا تو فروخت نہ کرتے اور نہ بازار لے کر جاتے...کسی نے اس کا سبب دریافت کیا...آپ نے فرمایا "ابر کے دن خریدار کو اکثر عیب دار چیز صاف نظر نہیں آتی...(کایا پلٹ)

حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ کا حلم

ایک دفعہ ایک نادان طبیب نے غلطی سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کو زہر دے دیا۔ فوراً آپ کو قے ہوگئی اور مرض ترقی کر گیا۔

ڈاکٹری تشخیص سے پتہ چلا کہ چند منٹ قے نہ ہوتی تو جانبری محال تھی۔ حضرت مولانا سے جس کو ذرا بھی تعلق تھا وہ حکیم صاحب پر آنکھیں نکالتا اور ان کی صورت سے بیزار ہو گیا مگر آپ کو حکیم صاحب کی ندامت اور اپنے خدام کی ان سے یہ وحشت ایک مستقل تکلیف بن گئی کہ وہ بھی کتمان اور ضبط میں رہی جس کا اثر یہ تھا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے تو آپ ان کو سب سے الگ اپنے پاس چارپائی تھے اور وہ اس کو مناسب مرض بتاتے تو آپ استعمال فرماتے ورنہ ان سے ایسی ہی باتیں کرتے جس سے ان کو یقین ہوجاتا کہ حضرت میرے معالجہ کے معتقد اور میری حذاقت ومزاج شناسی کے معترف ہیں اور مخلص خدام سے ایک مرتبہ نرم لہجہ میں اس طرح فرمایا کہ: "حکیم صاحب تو میرے محسن ہیں، غلطی تو ہر بشر کے ساتھ لگی ہوئی ہے مگر جو کچھ کیا وہ محبت وشفقت ہی کی نیت سے کیا ان کو کوئی ترچھی نظر سے دیکھتا ہے تو میرے

دل پر برچھی لگتی ہے۔ فاعل مختار بجز اللہ تعالیٰ مولائے کریم کے کوئی نہیں جو ہوا وہ اس کی مشیت سے ہوا پھر کسی کو کیا حق ہے کہ آلہ و اوزار کو سرزنش کرے۔" (اکابر کا تقویٰ)

امیر شریعت رحمہ اللہ کی کمال شفقت

مولانا محمد یٰسین صاحب فرماتے ہیں.... کہ ایک دفعہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ.... حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تیمارداری کے لئے ملتان تشریف لے گئے.... شاہ صاحب اُٹھے اور معانقہ کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام لیا مولانا بنوری رحمہ اللہ صاحب نے سمجھا کہ شاید پہچان رہے ہیں فرمایا.... یوسف بنوری ہوں.... یوسف بنوری.... شاہ صاحب رحمہ اللہ چہرہ کو ٹک ٹک دیکھے جا رہے تھے سن کر فرمایا:....
"مجھے تو انور شاہ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے" اور اس کے بعد زار و قطار رونے لگے" (یادگار ملاقاتیں)

ادراک و احساس

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ مسجد میں دیا سلائی نہ رگڑنے دیتے تھے کسی ناواقف نے مغرب کے وقت دیا سلائی مسجد میں رگڑ کر چراغ جلا دیا۔ ثلث شب گزر جانے کے بعد وہاں عشاء کی نماز ہوتی تھی۔ اتنا وقت گزر جانے کے بعد ہوا میں جو کچھ اثر باقی تھا اس کو فوراً محسوس فرما کر ناراض ہوئے کس نے دیا سلائی رگڑی ہے۔ اسی طرح حافظہ بھی قوی تھا۔ فراست بھی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اجی غضب کرتے تھے۔ نابینائی کے بعد کا ذکر ہے کہ ایک بچہ دبے پاؤں آ کر چپکے سے بیٹھ گیا فرمانے لگے بچے کا سانس اس جلسے میں معلوم ہوتا ہے ایک بار شیخ فضل حق کے لڑکے چپکے سے آ بیٹھے فرمایا فضل حق کی بو آتی ہے۔ (قصص الاکابر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ لیا

محمد بن سعید مطرف رحمہ اللہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے وقت لیٹتا تو ایک مقدار معیّن درودشریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہوگیا۔ حضور میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لا اس منہ کو لا' جس سے تو کثرت سے مجھ پر دُرود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہنِ مبارک کی طرف منہ کروں' تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس سوئی ہوئی تھی' اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (برکاتِ دُرودشریف)

حفاظ کرام کے ادب کا خاص انعام

حضرت مولانا بدر عالم مہاجر مدنی صاحب رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان کے حالات میں بیان کیا کہ میرے والد کی قبر کو حکومت سعودیہ نے اپنے قانون کے مطابق چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھودا، تا کہ اس کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے لیکن ہر مرتبہ دیکھا کہ بڑے میاں صحیح سلامت موجود ہیں، جسم میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہے....

ان کو یہ مقام کیسے ملا؟ ان کے صاحبزادے مولانا آفتاب عالم صاحب نے اپنا گمان ظاہر کیا کہ میرے والد کا ایک خاص عمل یہ تھا کہ وہ حافظ قرآن بچوں کی طرف پیر نہیں کرتے تھے اگر چہ معمر تھے بڑے عالم تھے اور اس عمل کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے ادھر پاؤں نہیں کرنے چاہئیں تو جس کے سینہ میں قرآن پاک ہے جو سینہ حامل قرآن ہے اس کی طرف پاؤں کرنا بھلا خلاف ادب نہ ہوگا؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کی برکت سے مولانا پر یہ فضل عظیم ہوگیا کہ ان کا جسم بھی محفوظ کر دیا گیا....(ایک ہزار پُر تاثیر واقعات)

نور سے پہچان

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ بھی قریب ہی زمانہ میں ایک بزرگ گذرے ہیں جو بالکل اُمی تھے مگر قرآن شریف کی آیت... حدیث قدسی... حدیث نبوی اور موضوع حدیث کو

علیحدہ علیحدہ بتادیتے تھے اور کہتے تھے کہ متکلم کی زبان سے جب لفظ نکلتے ہیں تو ان الفاظ کے نُور سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کس کا کلام ہے کہ اللہ پاک کے کلام کا نُور علیحدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا نُور دوسرا ہے اور دوسرے کلاموں میں یہ دونوں نُور نہیں ہوتے...(فضائل اعمال)

مؤمن کا اسلحہ

حضرت ملاں جیون رحمہ اللہ سے وقت کے بادشاہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا، انہوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر کھری کھری سنادیں، بادشاہ کو بہت غصہ آیا لیکن وقتی طور پر برداشت کرگیا، چند دن کے بعد اس نے ایک سپاہی کے ہاتھ کوئی پیغام بھیجا، ملاں جیون اس وقت حدیث شریف کا درس دے رہے تھے انہوں نے سپاہی کے آنے کی پرواہ تک نہ کی اور درس حدیث جاری رکھا، درس کے اختتام پر سپاہی کی بات سنی، سپاہی اپنے دل میں پیچ وتاب کھاتا رہا کہ میں بادشاہ کا قاصد ہوں اور ملاجیون نے تو مجھے گھاس تک نہ ڈالی، چنانچہ اس نے واپس جاکر بادشاہ کوخوب اشتعال دلایا کہ میں ملاجیون کے پاس آپ کا قاصد بن کر گیا تھا۔

انہوں نے مجھے کھڑا کیے رکھا اور پرواہ ہی نہ کی، مجھے لگتا ہے اس کو اپنے شاگردوں کی کثرت پر بڑا ناز ہے، ایسا نہ ہو کہ کسی دن آپ کے خلاف بغاوت کردے، بادشاہ نے ملاجیون کی گرفتاری کا حکم صادر کردیا، بادشاہ کے بیٹے ملاجیون کے شاگرد تھے انہوں نے یہ بات سنی تو اپنے استاد کو بتادی، ملاجیون نے یہ سن کر وضو کیا اور تسبیح لے کر مصلے پر بیٹھ گئے کہ اگر بادشاہ کی طرف سے سپاہی آئیں گے تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر معاملہ پیش کریں گے، شہزادے نے یہ صورت حال دیکھی تو بادشاہ کو جاکر بتایا کہ ملاجیون نے وضو کرلیا ہے اور وہ مصلے پر دعا کرنے کے لئے بیٹھ گئے ہیں، بادشاہ کے سر پر اس وقت تاج نہ تھا، وہ ننگے سر، ننگے پاؤں دوڑا اور ملاجیون کے پاس آکر معافی مانگی اور کہنے لگا ''حضرت! اگر آپ کے ہاتھ اٹھ گئے تو میری آئندہ نسل تباہ ہوجائے گی'' ملاجیون نے اسے معاف کردیا۔(نماز کے اسرار اور رموز)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا واقعہ

ایک شخص حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، کہنے لگا، حضرت! ہمارے دل سوگئے ہیں، فرمایا وہ کیسے! عرض کیا کہ حضرت! آپ درس دیتے ہیں، وعظ نصیحت کرتے

ہیں لیکن دل پر اثر نہیں ہوتا، حضرت نے فرمایا، اگر یہ معاملہ ہے تو یہ نہ کہو کہ دل سو گئے ہیں، یوں کہو کہ دل مو گئے (مر گئے)، وہ بڑا حیران ہوا، کہنے لگا، حضرت! یہ دل مر کیسے گئے! حضرت نے فرمایا، دیکھو جو انسان سویا ہوا ہو اسے جھنجھوڑا جائے تو وہ جاگ اٹھتا ہے اور جو جھنجھوڑنے سے بھی نہ جاگے وہ سویا ہوا نہیں، وہ مویا ہوا (یعنی مُردہ) ہوتا ہے۔ (دین و دانش)

ٹیک لگانا مناسب نہیں

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حضرت ابراہیم بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آیا... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

ایک دم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے... فرمانے لگے "صالحین اور نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں..." (کایا پلٹ)

کمال دینداری

حضرت علامہ سید عبدالرحمٰن کاندھلویؒ علم و فضل میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ تھے۔ اتباع شریعت اور مشتبہات سے احتراز اور شان تقویٰ میں بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ علامہ چچا سید امام علی نے جو پولیس میں داروغہ تھے۔ مولانا کے مکان سے ملا کر اپنا مکان بنایا۔ تو مولانا نے اس گلی سے گذرنا چھوڑ دیا طویل فاصلہ طے کر کے دوسری طرف سے مسجد وغیرہ جاتے تھے لوگوں کے اصرار پر فرمایا کہ:۔ "چچا پولیس میں داروغہ ہیں' انہوں نے (ہوسکتا ہے) اس (مکان) کی تعمیر میں رشوت کا پیسہ بھی لگایا ہوگا۔ اس لئے میں اس کے سائے سے بھی احتیاط کرتا ہوں" (امثال عبرت)

امیر شریعت رحمہ اللہ کا ظریفانہ جواب

ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا:.... "شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں' ہاں بیٹا! کیوں نہیں"

دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں

لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں ملنے لگتی ہیں.... یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا:.... ''بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی.... مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے'' اس پر متعلقہ افسر اپنا سامنہ لیکر رہ گیا'' (حیات امیر شریعت)

محبت شیخ

ایک بار حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ اب تو ماشاء اللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی آگے بڑھ گئی ہے مولانا نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ استغفر اللہ بھلا کہاں حضرت کہاں میں چہ نسبت خاک را با عالم پاک'' مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بہت صدمہ ہوا۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت؟ آپ تو کہتے تھے کہ مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں ہوا۔ ویسے ہی اپنی افضیلت کی نفی کر دیتے بس یہی محبت ہے۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ بھائی تم بڑے استاد ہو آپس میں بڑی بے تکلفی تھی۔ (حسن العزیز جلد اول)

علی بن عیسیٰ وزیر کا روزانہ ہزار مرتبہ دُرود پڑھنا

محمد بن مالک کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تا کہ قاری ابو بکر بن مجاہد رحمہ اللہ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگ ایک جماعت انکی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی۔ اتنے میں ایک بڑے میاں انکی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا۔ ایک پرانا کرتا تھا' ایک پرانی سی چادر تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی' اہل و عیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو ۷۰۰ مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آ گیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد اور تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔

یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو ۱۰۰ دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔ قاری ابوبکرؒ اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکرؒ نے وزیر سے کہا۔ ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصّہ پوچھا۔

شیخ ابوبکر رحمہ اللہ نے سارا قصّہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سو ۱۰۰ دینار اور اس نومولود کے والد کو دیئے۔ اس کے بعد سو ۱۰۰ اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکرؒ کو دے۔ شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار دُرود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے دُرود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو ۱۰۰ اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو ۱۰۰ سو ۱۰۰ اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو ۱۰۰ دینار سے زائد نہیں لیں گے، جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

دست مبارک سے مفلوج آدمی کو شفا

حضرت سید حسن رسول نما دہلوی کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا۔اس گھرانے کے ایک نامور بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے۔جن کا ۹۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی اور بافراغت زندگی گزارتے تھے۔حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے۔دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی۔اس شہرہ آفاق درس گاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے۔مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہم سبق اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے شاگرد رشید تھے اور محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی۔اور زار و قطار رونے لگتے تھے۔

تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو گئے۔غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے یا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ میرا پاؤں ہے۔آپ کے اعزہ لواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے۔کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگوں کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً ہی یوں بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے۔

اور بتایا ابھی ابھی خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا چنانچہ پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا۔اور حکیم صاحب اس واقعے کے تقریباً تیس برس بعد تک کامل تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے۔اس واقعہ کے چشم دید گواہ آج بھی زندہ ہیں اور حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس تصرف باطنی کے عینی شاہد ہیں۔(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

کون حرم میں آیا

تذکرۃ الخلیل میں بروایت مولانا ظفر احمد صاحب لکھا ہے کہ حضرت کے پانچویں حج میں جس وقت حضرتؒ... مسجد حرام میں طواف قدوم کے لئے تشریف لائے تو احقر... مولانا

محبّ الدین صاحبؒ (جو اعلیٰ حضرت مولانا الحاج امداداللہ صاحب مہاجر مکی نوراللہ مرقدہ...کے خاص خلفاء میں تھے اور صاحب کشف مشہور تھے) کے پاس بیٹھا تھا...مولانا اس وقت درود شریف کی کتاب کھولے ہوئے اپنا ورد پڑھ رہے تھے کہ دفعۃً میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے اس وقت حرم میں کون آ گیا کہ دفعۃً سارا حرم انوار سے بھر گیا...میں خاموش رہا کہ اتنے میں...حضرتؒ طواف سے فارغ ہو کر مولانا کے پاس کو گذرے...مولانا کھڑے ہو گئے اور ہنس کر فرمایا کہ میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آ گیا۔ (فضائل اعمال)

کمال دینداری

حضرت شاہ لطف رسول صاحب رحمہ اللہ ایک بزرگ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ تھانہ بھون ہی میں قیام رہتا تھا۔ ان کے پاس ایک کارڈ بیرنگ آیا (پہلے کارڈ بھی لفافہ کی طرح بیرنگ چلتے تھے) انہوں نے بے ضرورت سمجھ کر اس کو بغیر پڑھے ہوئے واپس کر دیا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا:۔ ’’آپ کارڈ کا مضمون تو پڑھ لیتے پھر ہی واپس کرتے‘‘ شاہ صاحب نے فرمایا کہ:

’’مضمون پڑھ لینے کے بعد واپس کرنا خیانت ہوتی کیونکہ کارڈ سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے وہ فائدہ میں اٹھا لیتا اور ڈاکخانہ کو اس کی خدمت کا معاوضہ نہ ملتا۔‘‘

ف:۔ ایسے چھوٹے چھوٹے معاملات پر نظر انہیں لوگوں کی جاتی ہے جن کے دل پر آخرت کی فکر اور خوف خدا چھایا ہوا ہو۔ (مجالس حکیم الامت)

صحت میں برکت

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: فرض کرو ایک انسان کی زندگی 80 سال کی ہے مگر صحت ایسی اچھی رہی کہ 80 سال کی عمر میں بھی وہ اپنے کام خود کرتا رہا...اس کے دانت ٹھیک، اس کا کھانا پینا ٹھیک...اس کو کوئی بیماری نہیں، کسی دوائی کی ضرورت نہیں، رات کو نیند نہ آنے کی شکایت نہیں نہ کبھی اس کو کسی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہے...

اس کی زندگی کے 80 سال ایسے گزریں گے جیسے ایک صحت مند انسان کے گزرتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں برکت عطا فرما دی ہے..(کایا پلٹ)

مثالی اتباع سنت

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگرچہ آپکی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح و تہلیل، ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہوگیا تھا۔ سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہو جانا ضروری تھا۔ سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرمادیتے۔ ''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے'' (انمول موتی)

دشمن کی گواہی

مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اپنے کالم ''روزن دیوار سے'' میں لکھتے ہیں.... ''چند برس پہلے ایک پارٹی میں میری ملاقات ایک امریکی لڑکی سے ہوئی اس کا نام غالباً باربرا مٹکاف تھا میں اس سے گفتگو کے لیے امریکہ کے زمانے کی اپنی بچی کھچی انگریزی ''جمع'' کرنے میں مشغول تھا کہ اس نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے مجھے ''ہیلو'' کہا میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام عطاء الحق قاسمی ہے وہ یہ سن کر میرے قریب آ گئی اور اس نے نہایت شستہ اردو میں کہا ''تب تو آپ یقیناً دیو بندی مسلک کے مسلمان ہیں آپ دارالعلوم دیو بند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کے حوالے سے قاسمی کہلاتے ہوں گے'' ایک امریکن لڑکی کی زبان سے یہ مکالمے سن کر میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تاہم میں نے اپنے حواس مجتمع کیے اور کہا ''ہمارے اپنے خاندان میں ایک مولانا محمد قاسم گزرے ہیں ہم ان کی نسبت سے قاسمی کہلاتے ہیں....'' کچھ دیر بعد اس نے جامعہ اشرفیہ لاہور کا ذکر کیا پھر خیر المدارس ملتان کا حوالہ دیا اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ وہ دیو بندی مسلک سے متعلق اداروں اور افراد پر امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہے اور چلتے چلتے اس نے اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ تمہارا تعلق علماء کے خاندان سے ہے اور تم نے ڈاڑھی نہیں رکھی

بلکہ قلمیں بڑھائی ہوئی ہیں جین پہنی ہوئی ہے اور پھر اس قسم کا کوئی مصرعہ بھی پڑھا کہ تفو..... برتو اے چرخ گردوں تف وغیرہ (نوائے وقت 14 دسمبر 1985)

توبہ یا فقیر

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ تم توبہ کرو گے یا فقیر بنو گے۔

انہوں نے کہا میں توبہ نہیں کرتا بلکہ فقیر بنوں گا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر توبہ کرو تو میں کرادوں۔ فقیر تو میں خود بھی نہیں ہوں تمہیں کیسے بناؤں۔ اس پر وہ شخص بولے کہ تو پھر میں کسی اور ہی کے پاس جاؤں گا۔ (قصص الاکابر)

تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرادیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہوگیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گذاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرادیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

باندی کا خوف خداوندی

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار جا رہا تھا.. ایک حبشی باندی میرے ساتھ تھی... میں نے بازار میں ایک جگہ اس کو بٹھا دیا کہ میں واپسی میں اس کو لے لُوں گا... وہ وہاں سے چلی آئی... جب میں نے واپسی پر اس کو وہاں نہ دیکھا تو مجھے غصہ آیا میں گھر میں واپس آیا تو وہ باندی آئی اور کہنے لگی میرے آقا خفگی میں جلدی نہ کریں... آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس چھوڑ گئے جو اللہ کے ذکر سے غافل تھے... مجھے یہ ڈر ہوا کہ ان پر کوئی عذاب نازل نہ ہو زمین میں دھنس نہ جائیں اور میں بھی ان کے ساتھ عذاب میں دھنس نہ جاؤں... (فضائل اعمال)

طریقت خدمت خلق کا نام ہے

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ کا یہ معمول تھا اذان ہوتے ہی مسجد میں چلے جاتے ایک دفعہ کسی سبب سے کرتہ اتارا ہوا تھا اور خود کسی کام میں مشغول تھے ایک بلی آ کر کرتے پر سو گئی اور اس کو نیند آ گئی۔ ادھر اذان ہو گئی حضرت نماز کو جانے کیلئے متفکر ہوئے نہ جماعت میں تاخیر کر سکیں، نہ بلی کی نیند خراب کرنا مناسب اور نہ اور کرتہ موجود آخر یوں کیا کہ قینچی لے کر بلی کے ادھر ادھر سے کرتہ کاٹ دیا اور کرتہ پہن کر مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے واپس آئے تو بلی جا چکی تھی پڑے ہوئے ٹکڑوں کو کرتہ کے ساتھ سی لیا یہ تھے اللہ والے جو جانوروں کے حقوق ادا کرتے۔ ایک دفعہ مچھر ان کو کاٹ رہا تھا اور ان کا خون پی رہا تھا ایک شخص نے ہٹانے کا قصد کیا فرمایا چھوڑو بیچارا بھوکا ہوگا۔ کتنا خون پی لے گا (یعنی بس ذرا سا)۔ (دین و دانش)

حضرت مُرشد عالم رحمہ اللہ کی صحت میں برکت

اللہ رب العزت نے حضرت مُرشد عالم حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایسی خوبصورتی اور صحت سے نوازا تھا کہ لاکھوں میں منفرد تھے... چہرہ مبارک اس قدر نورانی کہ جو ایک بار دیکھتا وہ دیکھتا ہی رہ جاتا... تقریباً نوے سال کی عمر ہو چکی تھی مگر دندان مبارک ٹھیک تھے... ایک مرتبہ فقیر نے ایک نرم روٹی کھانے کے لئے پیش کی تو فرمانے لگے کہ میرے دانتوں کو کیا ہے؟ مجھے سخت روٹی کھانے کے لئے دیا کرو... جب کسی کی طرف سے کوئی خط موصول ہوتا تو آپ عینک اتار کر اس کو پڑھا کرتے تھے...

نزدیک کی بینائی آخر عمر تک ٹھیک رہی... سماعت اتنی اچھی تھی کہ کمرے میں بیٹھا کوئی شخص سرگوشی کے انداز میں بات کرتا تو بھی سن لیا کرتے تھے... جسم میں طاقت اتنی تھی کہ ہم جیسے لوگ جب انہیں سیڑھی چڑھتے سہارا دیتے تو بچے لگ رہے ہوتے تھے... ایک مرتبہ مری میں قرأت کانفرنس ہوئی... پورے ملک کے ممتاز قرأ اس میں شامل ہوئے رمضان المبارک کا مہینہ تھا... حضرت مُرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے روزہ افطار کر کے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لے گئے... عشاء کی نماز اور تراویح ادا کیں... پھر محفل قرأت منعقد ہوئی... اسی حال میں سحری کا وقت ہو گیا... انتظامیہ نے سب لوگوں کے لئے مسجد میں ہی سحری کا انتظام کیا ہوا تھا...

چنانچہ حضرت مُرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا تناول فرمایا سب لوگ سحری کے بعد وضو تازہ کر کے آئے جب حضرت مُرشد عالم سے پوچھا گیا کہ حضرت فجر کی اذان ہو چکی آپ تازہ وضو فرمائیں گے تو جواب میں فرمایا ''میرا وضو کوئی کچا دھاگہ تو نہیں ہے'' اس کے بعد آپ نے فجر کی نماز ادا کی پھر درس قرآن دیا... آخر میں اشراق کے نوافل پڑھ کر کمرے میں واپس تشریف لائے اور وضو تازہ کیا... نوے سال کی عمر میں شوگر کی بیماری کے باوجود مغرب کے وضو سے اشراق کی نماز ادا کرنا صحت کی برکت نہیں تو اور کیا ہے.. (کایاپلٹ)

اللہ والوں کی برکت اور توجہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حجرہ شریف میں وظیفہ کر رہے تھے کہ ایک عورت روتی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ یا حضرت! میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ مر گیا۔ اب میں کیا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صبر کر۔ لیکن اس ضعیفہ کی گریہ و زاری دیکھ کر آپ رحمہ اللہ کے خادم کو بے حد ترس آیا اور اس نے خواجہ صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت رحمہ اللہ ایک بیماری سکتہ کی ہوتی ہے۔ اگر حضرت رحمہ اللہ از راہ کرم چل کر اس بچے کو ملاحظہ فرمالیں تو شاید کچھ تسلی ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت رحمہ اللہ اس ضعیفہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ضعیفہ کا لڑکا مردہ حالت میں بستر کے اوپر پڑا ہوا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مردہ معلوم ہوتا ہے۔ اس پر خادم نے پھر عرض کیا کہ یا حضرت! سکتہ کی کیفیت بھی بالکل موت کی طرح ہوتی ہے۔ حضرت رحمہ اللہ اس کی نبض ملاحظہ فرمائیں۔

جب آپ رحمہ اللہ نے لڑکے کی نبض پر ہاتھ رکھا تو وہ ساکن تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نبض میں تو حرکت ہی نہیں ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ حضرتؒ ذرا غور سے نبض کو ملاحظہ فرمائیے۔ جیسے ہی آپ رحمہ اللہ نے توجہ قلبی نبض کی جانب مرکوز کی۔ نبض حرکت میں آ گئی۔ آپؒ نے فرمایا، ہاں نبض چلتی تو ہے۔

خادم نے عرض کیا پھر غور سے دیکھئے۔ دوسری بار پھر توجہ مرکوز ہوئی تو نبض بالکل قدرتی عمل کے ساتھ چلنے لگی اور لڑکا بالکل تندرست ہو کر اُٹھ بیٹھا۔ ضعیفہ نے لڑکے کو حضرت رحمہ اللہ کے حوالے کیا تاکہ خدمت گزاری کر کے دین و دنیا میں سرخرو ہو۔ (مثالی بچپن)

خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمہ اللہ کا کمال تقویٰ

امام العلماء والصلحا حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ بڑا معروف تھا.... آپ سردیوں میں بھی اور گرمیوں میں بھی ہاتھ میں چھتری رکھتے تھے.... گرمیوں میں تو چھتری ہاتھ میں رکھنا سمجھ میں آتا ہے، دھوپ سے بچتے ہوں گے، لیکن سردیوں میں چھتری رکھنا تو سمجھ میں نہیں آتا.... چونکہ حضرت کی جماعت میں علماء کی کثرت تھی اس لئے ایک مرتبہ ایک عالم نے پوچھ لیا کہ حضرت! سردیوں میں چھتری ہاتھ میں رکھنے کی کیا حکمت ہے؟ جب انہوں نے اصرار کیا، تب حضرت نے راز کھولا....فرمایا کہ عام لوگ تو سردی گرمی سے بچنے کیلئے رکھتے ہیں، میری ایک اور بھی نیت ہوتی ہے....انہوں نے پوچھا کہ کونسی؟ فرمایا کہ راستہ چلتے ہوئے جب دیکھتا ہوں کہ دائیں طرف سے غیرمحرم آرہی ہے تو میں اس طرف چھتری کر کے اپنا چہرہ چھپالیتا ہوں اور جب بائیں طرف سے غیرمحرم آرہی ہوتی ہے تو چھتری سے بائیں طرف آڑ کرلیتا ہوں، میں غیرمحرم کے کپڑے کو بھی نہیں دیکھتا، تاکہ میرا اس کی طرف دھیان ہی نہ جائے.... یہ ہے تقویٰ کہ غیرمحرم کا چہرہ تو کیا دیکھنا، اس کے کپڑے کو بھی نہ دیکھا جائے....(خطبات فقیر ج ۱۵)

اہل اللہ پر مصائب کا نزول

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے چھوٹے صاحبزادے کی ابتداء میں کچھ حالت آزادی کی تھی۔ مولانا نے ان کو نکال دیا تھا۔ مگر آخر میں حالت درست ہوگئی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے مولانا کو انہیں شرح جامی پڑھاتے دیکھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مولانا کی شان اور شرح جامی پڑھانا یہ بے حد شفقت کی دلیل ہے پھر ان صاحبزادے کا انتقال ہوگیا۔ مولانا کو سخت صدمہ ہوا۔ پھر حضرت والا (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ میں نے تعزیت کا خط بھیجا تھا۔ اس کا جواب مولانا نے تحریر فرمایا تھا۔ حالانکہ تعزیت کے خط کا جواب نہیں ہوا کرتا" رو کر شدت ضبط سے قلوب و دماغ دونوں ماؤف ہوگئے ہیں" حالانکہ اتنا اظہار کسی دوسرے کے سامنے مولانا سے مستبعد تھا۔ مگر یہ حضرت کی خصوصیت و شفقت تھی میرے ساتھ اسی وجہ سے اس قدر اظہار فرمادیا مولانا کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کا بھی ایسا ہی صدمہ ہوا تھا۔ (قصص الاکابر)

شیخ کامل کا طریقہ اصلاح

حضرت شبلی رحمہ اللہ کے ایک مرید میں عجب کی بیماری پیدا ہوگئی...... شیخ نے فراست سے محسوس کرلیا...... علاج یہ تجویز کیا کہ اخروٹ کی ٹوکری سر پر رکھا...... اور فرمایا کہ کسی محلے میں جاکر یہ کہو کہ جو بچہ میرے سر پر ایک دھپ لگائے گا......

اس کو ایک اخروٹ دوں گا...... بس لڑکوں کا کیا کہنا تھا دھپ لگانے کا مزہ الگ ...... اور اخروٹ کا لطف الگ...... تھوڑی دیر میں ٹوکری خالی ہوگئی...... اور کھوپڑی بھی عجب سے خالی ہوگئی...... مال اور جاہ سے آدمی تباہ ہوجاتا ہے...... اس وقت مرشد کامل اور مربی ہی کے فیضان سے سالک محفوظ ہوسکتا ہے..... (مجالس ابرار)

ایمان کی تاثیر

تاتاری جب بغداد کی سلطنت پر غالب آگئے تو ان کے اندر احساس برتری پیدا ہو گیا، وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے بہت اونچا سمجھنے لگے ایک تاتاری شہزادہ ایک بار گھوڑے پر سوار ہوکر شکار کے لئے جارہا تھا، اس کے ساتھ اس کا کتا بھی تھا، راستہ میں ایک مسلمان بزرگ ملے، اس نے مسلمان بزرگ کو اپنے پاس بلایا اور کہا: ''تم اچھے ہو یا میرا کتا'' مسلمان بزرگ نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا:

''اگر میرا خاتمہ ایمان پر ہو تو میں اچھا ورنہ تمہارا کتا اچھا'' یہ جملہ اس وقت اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ تاتاری شہزادہ کا دل ہل گیا، وہ اس ''ایمان'' کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگا جس پر آدمی کا خاتمہ نہ ہو تو وہ کتے سے بدتر ہوجاتا ہے.... اس تلاش کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہوگیا.... (عالمی تاریخ جلد ۱)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

ربیع بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ نے امام صاحب کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ فرمایا کہ سونے کی کرسی پر بٹھا کر موتی نچھاور کیے گئے اور اپنی رحمت بیکراں سے مجھے نواز دیا.. (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

جب علوم و معارف کھلے

سیّد علی بن میمون رحمہ اللہ مغربی کا قصہ مشہور ہے کہ جب شیخ علوان حموی رحمہ اللہ جو ایک متبحر عالم اور مفتی اور مدرس تھے سیّد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سیّد صاحب کی اُن پر خصوصی توجہ ہوئی تو اُن کو سارے مشاغل درس تدریس فتویٰ وغیرہ سے روک دیا اور سارا وقت ذکر میں مشغول کر دیا.. عوام کا تو کام ہی اعتراض اور گالیاں دینا ہے... لوگوں نے بڑا شور مچایا کہ شیخ کے منافع سے دنیا کو محروم کر دیا اور شیخ کو ضائع کر دیا وغیرہ وغیرہ... کچھ دنوں بعد سیّد صاحب کو معلوم ہوا کہ شیخ کسی وقت کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں...

سیّد صاحب نے اس کو بھی منع کر دیا تو پھر تو پوچھنا ہی کیا... سیّد صاحبؒ پر زندیقی اور بد دینی کا الزام لگنے لگا... لیکن چند ہی روز بعد شیخ پر ذکر کا اثر ہو گیا اور دل رنگ گیا تو سیّد صاحبؒ نے فرمایا کہ اب تلاوت شروع کر دو... کلامِ پاک جو کھولا تو ہر ہر لفظ پر وہ وہ علوم و معارف کھلے کہ پوچھنا ہی کیا ہے... سیّد صاحب نے فرمایا کہ میں نے خدانخواستہ تلاوت کو منع نہیں کیا تھا بلکہ اس چیز کو پیدا کرنا چاہتا تھا... (فضائل اعمال)

ایک عاشق کا حج

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک قاری صاحب تھے ریاست رامپور میں انہوں نے حج کا ارادہ کیا۔ خرچ پاس نہ تھا۔ سفر شروع کیا۔ دن کو روزہ رکھتے۔ پیدل چلتے اور شام جہاں ہو جاتی ٹھہر جاتے کچھ چنے ساتھ لے لیتے تھے۔ دن کو روزہ رکھتے شام کو ایک مٹھی چنوں سے افطار فرماتے تھے۔ غرض اسی طرح بمبئی پہنچ گئے۔ کوئی جہاز تیار ہوا جہاز کے کپتان سے ملے کہ ہم جدہ جانا چاہتے ہیں اور خرچ ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم کو کوئی نوکری جہاز میں دے دو۔ اس نے نورانی صورت دیکھ کر سمجھا کہ ان کو ایسی نوکری بتاؤں جس کو یہ قبول ہی نہ کر سکیں۔ کہا کہ بھنگی کی جگہ خالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے منظور ہے اس نے دیکھا کہ یہ تو اس پر آمادہ ہیں تو اور بات گھڑی کہ محض بھنگی ہی کا کام نہیں اس کے ساتھ بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ بھی منظور ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا بوجھ اٹھانے میں امتحان دو ایک بورا تھا جس میں اڑھائی تین من وزن تھا کہا کہ اس کو اٹھاؤ

انہوں نے اس بورے کے پاس پہنچ کر حق تعالیٰ سے دعا کہ یہاں تو میرا کام تھا اب آگے آپ کا کام ہے۔ مجھے قوت دے دیجئے پس بسم اللہ کہہ کر بورے کو سر سے اونچا اٹھالیا تب تو کپتان مجبور ہوا۔ انہوں نے بھنگی کا کام شروع کر دیا۔

شب کے وقت قاری صاحب حسب معمول تہجد پڑھتے۔ ایک روز جہاز کے کنارے پر کھڑے تہجد پڑھ رہے تھے اور اس میں جہر کے ساتھ تلاوت قرآن کر رہے تھے کہ اتفاق سے وہ انگریز کپتان اس طرح آ نکلا۔ قرآن شریف بہت ہی عمدہ پڑھتے تھے۔ انگریز کو سن کر بہت اچھا معلوم ہوا۔ قاری صاحب نے جب سلام پھیر دیا تو اس نے پوچھا کہ تم کیا پڑھتے تھے؟ کہا کہ قرآن، پوچھا کہ قرآن! کس کو کہتے ہیں؟ کہا کہ ایک کتاب ہے خدا کا کلام ہے۔ اس نے کہا کہ ہم کو بھی سکھا دو انہوں نے کہا ہر شخص نہیں سیکھ سکتا اس کے لئے پاک ہونے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ ہم غسل کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ظاہری غسل سے کچھ نہیں ہوتا۔ باطنی غسل کی ضرورت ہے۔ کہنے لگا کہ باطنی غسل کیسے ہوتا ہے۔ فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے ہوتا ہے۔ یہ سن کر کہنے لگا کہ ہم کو سکھا دو انہوں نے سکھلا دیا اور وہ اس کو یاد کرتا پھرتا تھا۔ دوسرے انگریزوں نے اس کی میم سے کہہ دیا۔ میم نے پوچھا کیا تم مسلمان ہوگئے؟ کہا نہیں۔ پھر اس نے قاری صاحب سے کہا کہ کیا ہم کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہوگئے۔

انہوں نے فرمایا آج کیا؟ مدت ہوگئی۔ اول تو وہ کچھ گھبرایا۔ اس کے بعد کہا کہ اچھا ہم مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اور میم سے کہہ دیا۔ اگر ہمارا ساتھ دینا ہے تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے انکار کیا۔ آخر جدہ پہنچ کر اپنے نائب کو چارج دے کر خود قاری صاحب کے ساتھ ہولیا اور خادموں میں داخل ہو کر حج کو چلا گیا۔ تو حضرت یہ عشق وہ چیز ہے کہ اس میں آدمی آبرو، مال جان غرضیکہ سب کچھ دے بیٹھتا ہے۔ کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم میں اسی کی کمی ہے ورنہ جسکے اندر یہ حالت پیدا ہو جائے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ کو اصول دین کی حفاظت میں ادنیٰ کوتاہی بھی گوارہ نہ تھی، اسکے سامنے کوئی شخص دین کے صحیح عقائد کیخلاف کسی بدعتی خیال پر لب کشائی کی جرأت

نہ کرسکتا تھا اور کرنے والوں کو پوری تنبیہ کرتا تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ اگر چوروں اور لٹیروں سے راستوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے، تو کیا دین کی حفاظت جو اصل اساس و بنیاد ہے ہم پر ضروری نہیں ہے، دمشق کے ایک نام نہاد صوفی نے جن کے زہد و ورع کا بڑا چرچا تھا اور عوام انکے عقیدت مند تھے، تشبیہ کے بعض خیالات ظاہر کیے، نورالدین زنگی کو خبر ہوئی تو اس نے انکو گدھے پر بٹھا کر سارے شہر میں انکی تشہیر کرائی، نقیب آواز دیتا جاتا تھا کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہے اور تشہیر کے بعد شہر سے نکال دیا... سارے ممالک مفتوحہ میں شراب نوشی اور شراب کی تجارت قانوناً روک دی تھی، اور اسکی درآمد برآمد بالکل بند کر دی تھی، شرابیوں پر خواہ کسی درجہ اور مرتبہ کے ہوں شرعی حد جاری کرتا تھا... (تاریخ اسلام)

ختم نبوت زندہ باد

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ جب کبھی گفتگو یا درس کے دوران مرزا قادیانی کا نام آتا تو طبیعت میں جلال آجاتا... ''کذاب' لعین' شیطان'' وغیرہ کہہ کر مرزا کا نام لیتے اور اسکے بعد اسکے قول کو نقل کرتے... کسی خادم کے پوچھنے پر فرمایا ''میرا ایمان ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی چاہئے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے بغض رکھنا بھی عین ایمان ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن مرزا بد بخت تھا اس لئے اس مردود سے جتنا بھی بغض ہوگا اتنا زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا''... (کایا پلٹ)

اکابر دیوبند کا علمی مقام

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہم اللہ اور بھی دو چار علماء حضرات منبر و محراب کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے ریاض (سعودی عرب) گئے تھے........ وہاں بہت بڑا اسٹیج بنا تھا اور اسٹیج پر شاہ فیصل وہاں کے کچھ اہل علم ڈاکٹروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے علماء کو نیچے عوامی نشستوں پر جگہ دی گئی تھی.... یہ حضرات حیران تھے کہ ہمیں بھی دعوت نامہ دے کر بلایا گیا ہے اور یہاں جگہ دی ہے تو حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فرمایا کہ آپ لوگ فکر نہ کریں

جب علم کا موقع آئے گا تو ہم لوگ سب سے آگے ہونگے.... وہاں ایک مسئلہ سجدہ تعظیم کا چل پڑا تو وہاں کے تمام اہل علم ڈاکٹروں نے تقریر کی کہ یہ کفر ہے.... حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے فرمایا کہ آپ حضرات تیار ہو جائیں ہمیں اس مسئلہ کا رد کرنا ہے تو حضرت مولانا سید یوسف بنوریؒ جوان تھے اور حضرت رحمہ اللہ کا حافظہ بھی غضب کا تھا اور عربی مادر زاد تھی حضرتؒ نے کہا کہ میں تیار ہوں.... چنانچہ ان حضرات نے سٹیج پر ایک پرچی بھیجی کہ یہ مسئلہ اب تک غلط بیان ہو رہا ہے اور ہمیں موقع دیا جائے....

جب یہ پرچی سٹیج پر پہنچی تو شاہ فیصلؒ نے پوچھا کہ یہ حضرات کہاں بیٹھے ہیں تو کہا گیا کہ نیچے نشستوں پر تو شاہ فیصلؒ غصہ ہو گئے اور کہا کہ علماء کو تو نیچے بٹھایا ہے اور جاہلوں کو سٹیج پر اور فوراً ان حضرات کو اوپر سٹیج پر بلایا.... حضرت مولانا بنوریؒ نے تقریر فرمائی.... یہ وہ مجلس تھی جس میں حضرتؒ نے تمام دنیا کو اور خاص طور پر عربوں کو اپنی عربی کا لوہا منوایا.... رحمۃ اللہ علیہم رحمۃً واسعۃً (عجیب وغریب واقعات)

اسلام کی شرط

ایک شخص ہندو جو ایک بزرگ سے بیعت تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے حضور میں حضرت کے ایک مرید کا سفارش نامہ لے کر بغرض تجدید بیعت آیا۔ مولانا نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ تو مرید کرلوں۔

وہ مسلمان نہیں ہوا اور چلا گیا۔ اس پر بعض لوگوں نے حضرت مولانا سے عرض کیا کہ حضرت اگر مرید ہو جاتا۔ تو کچھ اسلام سے قرب ہی ہوتا۔

مولانا نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اور بُعد ہوتا کیونکہ ذکر و شغل کرنے سے بعض اوقات کشف وغیرہ ہونے لگتا ہے تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ وصول الی اللہ کے لئے اسلام بھی شرط نہیں حالانکہ ان امور کو کمال میں کچھ بھی دخل نہیں۔ دوسرے لوگوں کا عقیدہ بھی خراب ہوتا۔ بعضے سمجھ جاتے کہ تصوف میں اسلام بھی شرط نہیں رہی۔ یہ بات کہ پھر ان بزرگ نے کیوں بیعت کرلیا تھا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان بزرگ کی حالت مجذوبانہ تھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر ہو جاتی تھی۔ کبھی بڑی باتوں پر بھی نہیں ہوتی تھی۔ (حسن العزیز)

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

کسی نے آپ کو خواب کے اندر ہوا میں پرواز کرتے ہوئے یہ کہتے سنا کہ آج مجھے قید سے چھٹکارا مل گیا اور بیدار ہو کر جب وہ شخص تعبیر خواب دریافت کرنے آپ کے یہاں پہنچا تو آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی کہنے لگا کہ خواب کی تعبیر مل گئی۔

اور روایت ہے کہ انتقال کے وقت آسمان سے یہ ندا آئی کہ داؤد طائی اپنی مراد کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے خوش ہیں...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ رحمت و عنایت سے کام لیا لیکن شہرت مخلوق میرے لیے مضر ثابت ہوئی...(مرنے والوں سے ملاقات)

ایک باخدا باندی

حضرت عطار رحمہ اللہ کا قصہ مشہور ہے کہ وہ ایک مرتبہ بازار تشریف لے گئے...وہاں ایک دیوانی باندی فروخت ہو رہی تھی اُنہوں نے خرید لی...جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو وہ دیوانی اٹھی اور وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نماز میں اس کی حالت یہ تھی کہ آنسوؤں سے دم گھٹا جا رہا تھا...اس کے بعد اُس نے کہا اے میرے معبود آپ کو مجھ سے محبت رکھنے کی قسم مجھ پر رحم فرما دیجئے...عطاؒ نے یہ سُن کر فرمایا کہ لونڈی یوں کہہ اے اللہ مجھے آپ سے محبت رکھنے کی قسم...یہ سنکر اس کو غصہ آیا اور کہنے لگی اُس کے حق کی قسم اگر اس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تمہیں یوں میٹھی نیند نہ سلاتا اور مجھے یوں کھڑا نہ کرتا...اس کے بعد اُس نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ ہے کہ بے چینی جمع ہو رہی ہے اور دل جل رہا ہے اور صبر جُدا ہو گیا اور آنسو بہ رہے ہیں...اس کو کس طرح قرار آ سکتا ہے جس کو عشق و شوق اور بے چینی کے حملوں کی وجہ سے ذرا بھی سکون نہیں...اے اللہ اگر کوئی چیز ایسی ہو سکتی ہے جس میں غم سے نجات ہو تو زندگی میں اُس کو عطا فرما کر مجھ پر احسان فرما...اس کے بعد اُس نے کہا...اے اللہ میرا اور آپ کا معاملہ اب راز میں نہیں رہا مجھے اٹھا لیجئے یہ کہہ کر ایک چیخ ماری اور مر گئی...(فضائل اعمال)

مرید بامراد

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے ایک بے تکلف عالم نے پوچھا کہ حضرت ! آپ اپنے مریدین میں سے کسی سے ناراض ہو جاتے ہیں تو وہ آپ کو خوش و راضی کرنے کیلئے جتن کرتے نظر آتے ہیں کیا کوئی ایسا مرید بھی ہے جس کے ناراض ہونے پر آپ کو اس کے راضی کرنے کی فکر ہوتی ہو؟ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہاں ایسا مرید میری اہلیہ ہے... یہ حکیم الامت رحمہ اللہ کی کمال معاشرت تھی کہ آپ کی اہلیہ آپ کی حسن معاشرت سے اتنی خوش تھیں کہ وہ باقاعدہ آپ سے بیعت تھیں...

آخر حکیم الامت تھے آپ کا ہر طرز عمل ہزاروں مسلمانوں کیلئے منارہ نور تھا... مزید سنئے حضرت کے گھر میں خادمہ بھی موجود تھی لیکن حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے گھر میں کھانا کھا کر کبھی اہلیہ سے یہ نہیں کہا کہ برتن اٹھالو... بلکہ میں کہتا ہوں کہ اٹھوالو... اب اہلیہ کی مرضی کہ خود اٹھالیں یا خادمہ کے ذریعے اٹھوالیں... ایسی ہی باریک باتوں اور دوسروں کی راحت کا خیال اور اسکی ہمہ وقت فکر نے آپکو "حکیم الامت مجدد الملت" کے عظیم عہدہ پر سرفراز فرمایا تھا اور بلاشبہ انہی رعایتوں سے گھر جنت بنتا ہے۔ (کایاپلٹ)

اللہ والوں کی شان

سلطان علاء الدین خلجی کے بیٹے خضر خاں اور شادی خاں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کے مرید تھے۔ ان کا بھائی سلطان قطب الدین مبارک شاہ خلجی بڑا ظالم اور ناعاقبت اندیش تھا وہ اپنے دونوں بھائیوں خضر خاں اور شادی خاں کو قتل کرا کر ۷۱۶ھ میں دہلی کے تخت پر بیٹھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے بھی سخت دشمنی تھی۔ حضرت کی شان میں گستاخانہ باتیں کرتا تھا ان کے مخالفوں کو خوب نوازتا تھا۔ اس کی بدگمانی حضرت خواجہ محبوب الٰہیؒ سے اتنی بڑھی کہ چشتیہ سلسلہ سے ہی اپنا واسطہ ختم کر لیا اور سہروردیہ سلسلہ سے رابطہ بڑھالیا۔ اس وقت سہروردی سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے پوتے حضرت رکن ملتانی تھے۔ یہ ملتان میں سہروردیہ سلسلہ کی خانقاہ کے سجادہ نشین تھے۔ شیخ زادہ جام نے حضرت محبوب الٰہی کو نیچا دکھانے کے لئے ملتان سے حضرت رکن

الدین کو دہلی بلوانے کا مشورہ دیا۔ حضرت رکن الدین کو سلطان مبارک شاہ خلجی کی حضرت محبوب الٰہیؒ سے دشمنی کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ جب وہ دہلی آئے تو بادشاہ سے بھی پہلے ان کی ملاقات حضرت محبوب الٰہیؒ سے ہوئی۔ سلطان نے ان کا شاندار استقبال کرایا۔ شاہی اعزاز کے ساتھ ان کو سلطان کے دربار میں لے جایا گیا۔

سلطان کی مراد ان تمام باتوں سے حضرت محبوبؒ الٰہی کو نیچا دکھانا تھا۔ مگر اس مرد حق گو نے ایک جملہ سے سلطان کے سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ جب ان کی سلطان سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا ''یا شیخ! دہلی میں سب سے پہلے آپ کا استقبال کس نے کیا؟'' حضرت رکن الدین نے جواب دیا ''شہر دہلی کے سب سے اچھے آدمی' خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ نے'' (سیر الاولیاء ص ۱۳۹ تاریخ فرشتہ جلد اول)

فقر و قناعت کی زندگی

حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جون پور کے بادشاہ سلطان ابراہیم کو دین کی راہ پر لگانا چاہتے تھے اس لئے اپنی طبیعت کے خلاف ردولی سے نکل کر جون پور پہنچے۔ شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور ظاہری شان و شوکت سے بڑی نفرت تھی لیکن اس عظیم مقصد کیلئے انہوں نے اس سب کو نظر انداز کرتے ہوئے جون پور کا ارادہ کیا۔ جون پور کی سلطنت میں قاضی شہاب الدین مہر اور میر حیدر جہاں کا بڑا عمل دخل تھا۔ وہ جانتے تھے کہ شیخ کا اثر اگر سلطان پر ہوا تو پھر ان کا عمل دخل ختم ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے سلطان کو شیخ کے قریب نہ ہونے دیا۔

ایک دن شیخ احمد عبدالحقؒ نے ان کے ایک معتقد مخلص خاں کو ان کے گھر سے بلوایا مگر اس نے آنے میں تاخیر کی۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق آگے بڑھ گئے۔ آگے سلطان ابراہیم کا ایک امیر ملک خالص بڑی شان دبدبہ سے گھوڑے پر نکلا اس کے تکبر کا یہ حال تھا کہ شیخ احمد عبدالحق کی طرف نظر کئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ لوگوں نے کہا یہ ملک خالص جا رہا ہے۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا:

مخلص (مخلص خاں) کا وہ حال ہے اور خالص (ملک خالص) کا یہ حال ہے تو معلوم نہیں یہاں کے دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ بیچارے دنیا کی شراب کے نشہ میں اس قدر مدہوش ہیں کہ آپے سے باہر ہیں ان کو کسی کی خبر نہیں۔ اے احمد! ملک خدا کا ہے' جس نے

اس مخلوق کو پیدا کیا ہے وہی اس کا ذمہ دار ہے، تجھے مقدرات الٰہی میں نہ پڑنا چاہئے۔ جس کو بلاتا ہے وہی بلاتا ہے اور جس کو نکالتا ہے وہی نکالتا ہے۔"

اسی وقت انہوں نے اپنی تمام چیزیں فقیروں میں تقسیم کر دیں۔ شاہانہ دربار کے مطابق جو لباس پہن رکھا تھا اس کو اتار کر اپنی گدڑی پہن لی پھر تکبیر کا نعرہ لگایا اور اپنے وطن واپس ہو گئے۔ (انوار العیون ص ۳۲ تا ۳۵)

مسیح الامت رحمہ اللہ کے حلم کا عجیب واقعہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی مدظلہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان رحمہ اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں: ایک نو مسلم طالب علم کی تمام ضروریات کی کفالت آپ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی، وہ طالبعلم کچھ عجیب طبیعت کے واقع ہوئے تھے، جب ان کے جی میں آتا، عین مجلس میں آ کر ایسی باتیں حضرت والاؒ سے کہہ دیتے جو سننے والوں کو گستاخانہ معلوم ہوتیں، دکان داروں سے قرض کر لیتے، اور پھر آ کر تقاضا کرتے کہ مجھے پیسے چاہئیں.... ایک مرتبہ مجلس میں آئے اور کہنے لگے کہ "ہمارے جوتے ٹوٹ گئے ہیں، اور بنوا دیجئے" حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ "ابھی تو خرید کر دیئے تھے، تھوڑے سے ٹوٹے ہونگے، مرمت کروادی جائیگی" انہوں نے کہا، "ہمیں معلوم نہیں، آپ دیکھ لیجئے...." آپ نے فرمایا: "لاؤ، دیکھ لوں" اس پر انہوں نے کہا کہ "وہ ہیں باہر آپ دیکھ لیجئے" انکے اس جواب پر حضرت والاؒ مجلس سے اٹھ کر دھوپ میں باہر تشریف لائے جہاں بہت سے جوتے رکھے تھے.... چونکہ آپکو انکے جوتے کی پہچان نہیں تھی۔ اس لئے مختلف جوتے اٹھا اٹھا کر فرماتے رہے کہ "یہ تمہارے جوتے ہیں؟"

اور وہ صاحب اندر ہی اندر سے انکار کرتے رہے.... بالآخر جب دیر گزر گئی تو حاضرین میں سے کسی صاحب نے ان سے کہا کہ "تم سے اتنا بھی نہیں ہوتا آگے بڑھ کر دکھلا دو" اس پر انہوں نے اپنے جوتے دکھائے اور حضرت رحمہ اللہ نے مرمت کیلئے پیسے دیئے....

کسی نے ان صاحب کے بارے میں حضرت رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ۔

یہ صاحب ایسی بے تکی باتیں کرتے رہتے ہیں.... حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

"بھائی حضرت تو سب لوگ کہتے ہیں، کوئی ایسا بھی تو ہو جس سے میں اپنے آپ کو سنبھالتا رہوں، اور میری اصلاح ہوتی رہے...." (اصلاحی خطبات)

نفاست طبع

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو بعض لوگ خشک مزاج سمجھتے تھے وجہ یہ تھی کہ پہلی ملاقات میں مولانا میں خودداری معلوم ہوتی تھی کیونکہ آج کل کے کھاؤ کماؤ پیروں کی طرح خوشامد اور نرم برتاؤ نہ کرتے تھے مگر جب کوئی پاس رہتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ مولانا میں خودداری کی ہوا بھی نہ بلکہ فنا محض تھے۔

مولانا نازک مزاج اور نفیس طبع ایسے تھے کہ ایک روز مسجد میں عشاء کے لئے آئے اور عشاء دیر میں ہوتی تھی اور یہ اس زمانے کا ذکر ہے کہ مولانا آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے۔ آتے ہی فرمایا کہ آج کسی نے مسجد میں دیا سلائی جلائی ہے۔ معلوم ہوا کہ مغرب کے وقت کسی نے دیا سلائی جلائی تھی۔

اللہ اکبر! اس حس کو دیکھئے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ بے حس ہوتے ہیں اب دوسری حالت مولانا کی دیکھئے کہ دیا سلائی کے جلنے سے جتنی گندھک ہوا میں مل جاتی ہے اتنی دیر میں اس کا بقیہ کیا رہا ہوگا۔ (قصص الاکابر)

موت کی تلخی سے حفاظت

نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (ان کی نزع کی حالت تھی) اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے' اس لئے کہ میں نے علماء سے سُنا ہے کہ جو شخص کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

جس وقت آپ سے شادی کر لینے کے متعلق عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی مجھ میں ہمت نہیں... بعد از وفات لوگوں نے خواب میں جب آپ سے کیفیت دریافت کی تو فرمایا کہ مغفرت تو ہوگئی لیکن جو مرتبہ بال بچوں کی اذیت برداشت کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ نہیں مل سکا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

آپ کے جنازے میں کثیر مجمع کے ساتھ ایک آتش پرست بھی شامل تھا اور اس نے لوگوں کو بتایا کہ ملائکہ کے گروہ در گروہ آپ کا جنازہ اُٹھا رہے ہیں...

حضرت ابوطلحہ مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ روزہ کی حالت میں دُنیا کے اندر تشریف لائے اور روزے کی حالت میں رُخصت ہوگئے...

ایک شخص آپ کے سامنے سے گزرا تو فرمایا کہ یہ اہل باطن ہے اور آپ کی وفات کے بعد اسی شخص کو آپ کے مزار پر دیکھ کر کسی نے کہا کہ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ تو آپ کو اہل باطن کہا کرتے تھے لہٰذا کوئی کرامت ہمیں بھی دکھا دیجئے...

چنانچہ اس نے قبر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سہیل رحمۃ اللہ علیہ کچھ تو فرمایئے اور اندر سے آواز آئی کہ خدا کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے...

پھر اس شخص نے کہا کہ حضرت سہیل کہنے والے کی قبر منور ہو جاتی ہے، آواز آئی کہ میری قبر بھی اللہ نے منور کر دی... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

اسم اعظم کی تلاش

ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ ان کو اسمِ اعظم آتا تھا... ایک فقیر اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے تمنا و استدعا کی کہ مجھے بھی سکھا دیجئے... اُن بزرگ نے فرمایا کہ تم میں اہلیت نہیں ہے... فقیر نے کہا کہ مجھ میں اسکی اہلیت ہے تو بزرگ نے فرمایا کہ اچھا فلاں جگہ بیٹھ جاؤ اور جو واقعہ وہاں پیش آوے اس کی مجھے خبر دو...

فقیر اس جگہ گئے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص گدھے پر لکڑیاں لادے ہوئے آرہا ہے... سامنے سے ایک سپاہی آیا جس نے اس بوڑھے کو مار پیٹ کی اور لکڑیاں چھین لیں...

فقیر کو اس سپاہی پر بہت غصہ آیا... واپس آکر بزرگ سے سارا قصہ سُنایا اور کہا کہ مجھے اگر اسمِ اعظم آجاتا تو اُس سپاہی کے لئے بددعا کرتا... بزرگ نے کہا کہ اس لکڑی والے ہی سے میں نے اسمِ اعظم سیکھا تھا... (اخرجہ ابن ابی شیبۃ)

اہل خانہ سے حسن سلوک

حضرت حافظ غلام حبیب صاحب رحمہ اللہ (چکوال) کا واقعہ ہے..... کہ ایک مرتبہ وضو کر رہے تھے اہلیہ صاحبہ پانی ڈال رہی تھیں... پانی ڈالتے ہوئے تھوڑی سی بے احتیاطی ہوگئی تو حضرت نے انہیں ڈانٹ دیا... وہ خاموش ہوگئیں... حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے وضو کیا اور گھر سے نکلا تو نماز کا وقت ہو چکا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ میں امامت کیلئے جا رہا ہوں اور گھر میں بیوی کا دل دکھایا ہے تو اب میری نماز کہاں قبول ہوگی؟ تو اسی وقت مسجد میں ایک بچے کو بھیجا کہ وہ نمازیوں کو کہے کہ میرا انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں واپس گھر آئے اور بیوی سے معذرت کی... وہ تو پہلے ہی بہت خوش تھیں مگر ان کو مسکراتا ہوا دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ نے میرے اس گناہ کو معاف کر دیا تب میں نے آ کر امامت کرائی.. (کایاپلٹ)

علم کی موت

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ عسقلان تشریف لے گئے... تین روز ٹھہرے کوئی شخص مسئلہ یا دین کی بات پوچھنے کیلئے نہ آیا تو اپنے ساتھی سے کہنے لگے...

بھائی! میرے لئے سواری کرایہ پر لا دو میں اس شہر سے نکل جانا چاہتا ہوں... کیونکہ یہ ایسا شہر ہے کہ اس میں علم مر جائے گا... (جامع العلم)

ندامت کے آنسو

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے... بادشاہ کے خزانے میں جو موتی کسی دوسرے ملک سے منگوایا جاتا ہے اس کی قدر خود بادشاہ بھی بہت کرتا ہے... اسی طرح ندامت کے جو آنسو گناہ گار کی آنکھوں سے زمین پر گرتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے شاہی خزانے میں قبول ہو جاتے ہیں... کیونکہ اللہ تعالیٰ کے شاہی خزانے میں صرف عزت وجلال ہے... وہاں ندامت کے آنسو نہیں ہیں... لہٰذا وہ اپنے بندوں کے ندامت کے آنسوؤں کو دنیا سے برآمد کر کے بے انتہا قدر کرتے ہیں اور شرف قبولیت عطا فرماتے ہیں اور شہیدوں کے خون کے برابر وزن فرماتے ہیں... (محاسن اسلام)

نصیحت

ابوجعفر منصور سلطنت عباسیہ کا مشہور خلیفہ ہے...ایک دن اس نے اپنے زمانے کے مشہور عالم اور فقیہ حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے...

حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے فرمایا ایک واقعہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے گیارہ بیٹے چھوڑ کر وفات پائی...لیکن ان کے ترکہ میں کل سترہ دینار تھے جن میں سے پانچ دینار کفن پر خرچ ہو گئے اور دو دینار میں قبر کیلئے جگہ خریدی گئی اور اس طرح ہر بیٹے کے حصے میں کل انیس درہم آئے...(الیواقیت العصریہ)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی حاضر جوابی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیزؒ بڑے زندہ دل اور حاضر جواب تھے۔ طنز و مزاح میں ان کا جواب نہیں تھا۔ بہت سے مسائل لطیفوں میں حل کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آ کر کہنے لگے "کیا آپ کے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے حبیب ہیں؟" آپ نے فرمایا "بیشک ہیں" وہ کہنے لگا "تو پھر انہوں نے قتل کے وقت امام حسینؓ کی فریاد نہیں کی یا ان کی فریاد سنی نہ گئی؟" شاہ صاحب نے کہا "فریاد کی تو تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کر دیا لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا یاد آ رہا ہے"۔

ایک شخص شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس رنگوں کی بنی ہوئی تصویر لایا اور کہا "یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر ہے۔ اس کا کیا کرنا چاہئے؟" آپ نے فرمایا "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باقاعدہ غسل کرتے تھے۔ بس اس تصویر کو بھی غسل دے ڈالو"۔

ایک دفعہ ایک ہندو نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے پوچھا "بتلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان؟" فرمایا "اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا کیسے ہو سکتی تھی؟"

ایک شخص نے کہا کیا طوائف کے جنازے کی نماز ہو سکتی ہے" فرمایا جب ان کے گناہ میں شریک مردوں کی ہو سکتی ہے تو ان کی کیوں نہیں ہو سکتی؟" (انمول موتی)

میاں اصغر حسین رحمہ اللہ کی کمال احتیاط

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ جو کہ دیوبند کے بزرگ گزرے ہیں۔ان کے حالات میں لکھا کہ آپ جس دن جلدی مدرسہ سے گھر جاتے تو مکمل راستہ جوتا پہن کر ہی جاتے تھے لیکن جب کبھی تاخیر سے رات ہو جاتی تو چلے چلتے راستہ میں ایک جگہ جوتے اتار کر ہاتھ میں لے لیتے اور تھوڑا سا آگے جا کر پھر جوتا پہن لیتے جب دیگر احباب کو حضرت کے اس عمل کا علم ہوا تو انہوں نے اس طرح جوتا اتارنے کی وجہ پوچھی مگر حضرت نے پہلے تو ٹالنے کی کوشش کی مگر جب اصرار کیا گیا تو فرمایا کہ اصل میں اس جگہ ایک طوائفہ کا گھر ہے اور جب رات کو مجھے تاخیر ہو جاتی ہے تو میں جوتا ہاتھ میں اس لئے پکڑتا ہوں کہ اگر میں جوتے پہن کر گزروں گا تو اس سے آواز پیدا ہوگی اور وہ عورت سمجھے گی کہ شاید گاہک آرہا ہے مگر جب میں گزر جاؤں گا تو اس کی دل شکنی ہوگی اور جب میں جلدی جاتا ہوں تو اس وقت یہ احتمال نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت لوگوں کی چہل پہل ہوتی ہے۔اس لئے دل شکنی کا احتمال نہیں ہے تو میں جوتا بھی نہیں اتارتا۔(علمائے حق کے واقعات)

تحمل کی مثال

ایک خارشی طالب علم حدیث کے دورے میں شریک تھا۔ وہ گندھک مل کر سبق پڑھنے بیٹھتا اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کبھی چیں بچیں نہ ہوئے اور کسی وضع سے یہ ثابت نہ ہونے دیا کہ مولانا کو تکلیف ہوتی ہے طلبہ کا اس قدر احترام کرتے تھے۔دونوں واقعوں کے سننے کے بعد کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ بے حس ہوتے ہیں بے حس ہوتے نہیں بے حس بن جاتے ہیں جہاں ان کو بے حس بننے کا حکم ہوتا ہے۔شوروغل نہیں مچاتے۔کسی کی شکوہ شکایت غیبت طعن نہیں کرتے۔اس سے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بات کو سمجھتے ہی نہیں عقل اور حس ہی نہیں رکھتے حالانکہ یہ بات نہیں حس وعقل تو دنیا سے زیادہ رکھتے ہیں مگر انہوں نے رسی اپنی ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رکھی ہے۔

وہ جدھر چاہتا ہے ادھر لے جاتا ہے خواہ ان کی طبیعت کے موافق ہو یا مخالف موافقت ومخالفت دونوں حالتوں میں یکساں رہتے ہیں۔کوئی اندازہ کر ہی نہیں سکتا کہ کون چیز ان کی طبیعت کے موافق ہے اور کون مخالف۔اپنی طبیعت ہی نہیں رکھتے۔(قصص الاکابر)

تریاقِ مجرّب

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاً میں سے ایک صاحب کو حبسِ بَول ہو گیا۔
انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہادت الدین بن رسلان ؒ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔

انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کیوں غافل ہے یہ دُرود پڑھا کر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

خواب سے اُٹھنے کے بعد اُن صاحب نے اس دُرود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی... پھر انہوں نے سوال کیا کہ کیا عبادت و زہد کی وجہ سے مغفرت ہوئی تو فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے ابن سماک کی اس نصیحت پر عمل کیا تھا کہ جو دُنیا سے انقطاع کر کے رجوع الی اللہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی جانب رجوع ہوتا ہے...

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو خواب میں تحت العرش میں اس طرح دیکھا کہ آپ پر غشی طاری ہے اور پوچھا جا رہا ہے کہ یہ کون ہے؟ اس سوال پر فرشتے کہہ رہے ہیں کہ تو ہم سے زیادہ جانتا ہے...

پھر آواز آئی کہ یہ معروف کرخی ہے جس کو ہماری محویت نے بے خود بنا دیا ہے اور اب ہمارے دیدار کے بغیر اس کو ہوش نہیں آ سکتا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

معرفت کی باتیں

شیخ ابوبکر کتانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں چند صوفیہ کا اجتماع تھا جن میں سب سے کم عمر حضرت جنید بغدادیؒ تھے... اس مجمع میں محبت الٰہی پر بحث

شروع ہوئی کہ محب کون ہے... مختلف حضرات مختلف ارشادات فرماتے رہے... حضرت جنیدؒ چپ رہے... ان حضرات نے ان سے فرمایا کہ تم بھی کچھ کہو... اس پر انہوں نے سر جھکا کر روتے ہوئے فرمایا کہ عاشق وہ ہے جو اپنی خودی سے جاتا رہے... خدا کے ذکر کے ساتھ وابستہ ہوگیا ہو اور اس کا حق ادا کرتا ہو دل سے اللہ کی طرف دیکھتا ہو... اس کے دل کو انوار ہیبت نے جلا دیا ہو... اس کے لئے خدا کا ذکر شراب کا پیالہ ہو... اگر کلام کرتا ہو تو اللہ ہی کا کلام ہو... گویا حق تعالیٰ شانہ اسکی زبان سے کلام فرماتا ہے اگر حرکت کرتا ہو تو اللہ ہی کے حکم سے اگر تسکین پاتا ہو تو اللہ ہی کے ساتھ اور جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو پھر کھانا پینا... سونا جاگنا سب کاروبار اللہ ہی کی رضا کے واسطے ہو جاتے ہیں... نہ دنیا کا رسم و رواج قابل التفات رہتا ہے نہ لوگوں کی طعن تشنیع قابل وقعت... (فضائل اعمال)

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی خدمات دینیہ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کے پوتے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا (شیخ ابن جوزی رحمہ اللہ) کو ایک بار سر منبر کہتے سنا کہ میں نے اپنی ان انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں... جس شیخ وقت نے ڈھائی سو کتابیں تصنیف کی ہوں اس کا دو ہزار جلدیں لکھ لینا ناممکن نہیں... جن قلموں سے انہوں نے حدیث شریف کی کتابیں لکھی تھی ان کا تراشہ جمع کرتے گئے تھے جب وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت فرمائی کہ غسل کا پانی اسی جمع شدہ تراشے سے گرم کیا جائے... چنانچہ ان کے غسل کا پانی اسی پاک ایندھن سے گرم ہوا... (کایا پلٹ)

تین دن میں پورے قرآن کی کتابت

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ کے خاندان سے ایک بزرگ شیخ جنید حصاری رحمہ اللہ ہوئے ہیں۔ آپ کا زمانہ سلاطین لودھی کا زمانہ ہے۔ آپ جید عالم اور صاحب دل بزرگ تھے۔ حافظ قرآن بھی تھے آپ نے تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے حصار کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ وہاں سے اسلام، علوم اسلامیہ اور خاص طور پر قرآن پاک کی تعلیمات کی اشاعت شروع کر دی۔ آپ نے ساری عمر درس تدریس کا مشغلہ جاری رکھا کبھی کسی امیر یا صاحب ثروت کے آستانے پر نہیں گئے خطاطی سے روزی پیدا کرتے تھے زودنویسی میں اس قدر کمال

حاصل تھا کہ بعض لوگ اس کو آپ کی کرامت پر محمول کرتے تھے چنانچہ صاحب الاخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ آپ تین دن میں پورا قرآن کریم مع اعراب لکھ لیا کرتے تھے اس سے یہ مغالطہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ درس وتدریس کا مشغلہ ترک کر کے کتابت کیا کرتے تھے بلکہ درس وتدریس کے بعد فرصت کے وقت آپ یہ فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ (تحفہ حفاظ)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا عشق رسول

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ: آپ "خربوزہ کیوں نہیں کھاتے؟ آپ" نے فرمایا' مجھے کوئی ایسی حدیث شریف نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ تناول فرمایا ہے۔ تو پھر اس چیز کو کیونکر کھا سکتا ہوں جن کے متعلق مجھے علم نہیں کہ میرے محسن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کس طریقہ سے کھایا ہے۔ (حکایاتِ اسلاف)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا بچپن

حضرت اقدس شاہ اشرف علی تھانوی کی طبیعت خود ہی ایسی واقع ہوئی تھی کہ بچپن میں کبھی بازاری لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن ہی سے حضرت کا مذاق دینی تھا کھیلوں میں بھی نماز باجماعت کی نقل اتارتے تھے بازار کی طرف کبھی نکل جاتے اور راستہ میں مسجد نظر پڑتی تو سیدھے اندر چلے جاتے اور منبر پر چڑھ کر خطبہ کی طرح کچھ پڑھ پڑھا کر لوٹ آتے گویا مستقبل کے نقشہ کا خاکہ اس نیم شعوری میں دور ہی سے کھینچ رہے تھے ابھی ۱۲-۱۳ برس ہی کی عمر ہوگی کہ "فغانِ صبحگاہی" کا چسکا لگا۔ پچھلی رات اٹھ بیٹھتے اور تہجد و وظائف میں منہمک ہو جاتے۔ والدہ تو تھیں نہیں۔ نانی صاحبہ کا دل بہت دکھتا کہ اس نوعمری میں یہ مشقت! (بڑوں کا بچپن ص: ۶۳)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا کمال حلم

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مفسر قرآن کے صاحبزادے مولوی حبیب اللہ صاحب دورۂ حدیث میں شریک تھے۔ کسی گستاخ نے ایک رقعہ بھیجا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

اس وقت تو خاموش رہے لیکن دوسری نشست میں جواب دیتے ہوئے نہایت نرمی اور شائستگی سے فرمایا کہ مجھے کسی دوست نے رقعہ لکھا ہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے!

یہ سن کر درسگاہ میں ہیجان برپا ہو گیا، ہر طالب علم مجسمہ غیض وغضب بنا ہوا تھا مگر آپ نے اسی سکون بھرے انداز میں فرمایا: خبردار! کسی کو غضبناک ہونے کی ضرورت نہیں۔ میرا حق ہے کہ میں سوال کرنے والے کی تسلی کر دوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں ضلع فیض آباد قصبہ ٹانڈہ محلہ اللہ داد پور کا رہنے والا ہوں۔ اس وقت بھی میرے والدین کے نکاح کے گواہ زندہ ہیں۔ خط بھیج کر یا وہاں جا کر سمجھ لیا جائے! العظمۃ للہ بردباری کی بھی انتہا ہو گئی اس واقعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پوری تشریح ہو جاتی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان اور بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے اور اپنے نفس کو مغلوب کر دے۔ (جناب عبدالرحمٰن صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

طلبائے دین کی وقعت

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کے ہاں ایک بڑے عہدے دار کوئی شخص آئے۔ جب کھانے کا وقت ہوا تو حضرت نے اپنے ساتھ ان کو بٹھلایا کیونکہ وہ بڑے آدمی سمجھے جاتے تھے ان کو ساتھ بیٹھا دیکھ کر دوسرے غریب طلبہ پیچھے کو ہٹے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ صاحبو! آپ لوگ کیوں ہٹ گئے' کیا اس وجہ سے کہ ایک عہدے دار میرے ساتھ بیٹھا ہے۔ خوب سمجھ لیجئے کہ آپ لوگ میرے عزیز ہیں۔ میں جس قدر آپ کو معزز سمجھتا ہوں اس کے سامنے ان کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ چنانچہ سب غریب طلبہ کو بھی ساتھ بٹھلا کر کھلایا۔ شاید اس سے کسی کو یہ شبہ ہو کہ مولانا نے اپنی شان جتلانے کو ایسا کہہ دیا ہو گا۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ وہاں شان اور بڑائی کا نام بھی نہ تھا۔ (اولیاء اللہ کے واقعات)

کمال تواضع

ایک مرتبہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حدیث کا درس دے رہے تھے ابر ہو رہا تھا کہ اچانک بوندیں پڑنا شروع ہو گئیں جس قدر طالب علم شریک درس تھے سب کتابوں کی حفاظت کے لئے کتابیں اٹھا کر بھاگے اور سہ دری میں پناہ لی۔ کتابیں رکھ کر جوتے اٹھانے چلے صحن کی

طرف جو رخ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت مولانا سب کے جوتے سمیٹ کر جمع کر رہے ہیں۔اس واقعہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہاں کس قدر شان کو جتلایا تھا۔شان نہ تھی بلکہ محض محبت دینی تھی کہ غرباء کو امراء سے کم نہیں سمجھا۔یہ ہی لوگ ہیں جن کی بدولت دنیا کا کارخانہ قائم ہے اور نظام عالم کا تسلسل ہے۔جس دن یہ حضرات نہ رہیں گے قیامت قائم ہو جائے گی (امثال عبرت حصہ دوم)

ہر قدم پر دُرود پڑھنے والے کا واقعہ

حافظ ابونعیم' حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔

میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری رحمہ اللہ۔اس نے کہا کیا عراق والے سفیان۔میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے۔میں نے کہا ہاں ہے۔

اُس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے' دن سے رات نکالتا ہے' ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔اُس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔

میں نے پوچھا یہ دُرود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا' میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔

اس سے میں نے اللہ جل شانہ' کی طرف دُعاء کیلئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے

دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیّت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پڑھا کر۔ (برکات درُودشریف)

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک احوال وملاقات

فرماتے تھے کہ میں نے تیس سال ابدالین سے نیاز حاصل کیا اور سب ہی نے یہ نصیحت کی کہ مخلوق سے کنارہ کشی کرو اور کم کھاؤ جس طرح مریض پر بلاوجہ کھانا پانی بند کرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے اس طرح علم وحکمت اور مشائخ کی نصیحت کے بغیر قلب مُردہ ہو جاتا ہے... فرمایا کہ میں نے ایک پادری سے پوچھا کہ خدا کا راستہ کون سا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جس طرف تلاش کرو وہی ہے...

فرمایا کہ عارف کی ہر بات اور ہر عمل منجانب اللہ ہوا کرتا ہے اور وہ خدا کے سوا کسی کا طلب گار نہیں رہتا اور جو بندہ نفس کی مخالفت کرتا ہے وہی خدا کا خلیل ہے اور خدا کا طالب دُنیا کا طالب کبھی نہیں ہوسکتا... بعداز وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ اس نے میری مغفرت کر کے فرمایا کہ چونکہ تو خوف معصیت سے گریہ کناں رہتا تھا اس لیے ہم نے فرشتوں کو حکم دے دیا کہ تیری کوئی معصیت درج نہ کریں... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

یہ میرا چہرہ ہے تو جی بھر کے دیکھ لے

احمد بن محمد الکندی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا' میں نے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا' اے احمد! کیا میرے راستے میں تجھے کوڑے مارے گئے تھے؟

میں نے عرض کیا کہ ہاں میرے رب! فرمایا یہ میرا چہرہ ہے تو جی بھر کے دیکھ لے... میں نے اپنا دیدار تیرے لیے مباح کر دیا... (بکھرے موتی)

موت کے بعد کلام

مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں...اب تک تاریخ ورجال وسیر کے مطالعہ سے ایسا کوئی واقعہ نظر سے نہیں گزرا جس میں کسی آدمی نے موت حقیقی طاری ہونے کے بعد کلام کیا ہو...مگر حراش ابن جحش کے بیٹے ربیع بن حراش کے متعلق نہایت صفائی کے ساتھ راویوں نے بعد الموت کلام کی تصریح کی ہے...

حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں ہیں...تین بھائی تھے ربعی بن حراش، ربیع بن حراش اور مسعود بن حراش...ربیع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہے بلکہ اُن سے و نیز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بھی کی ہے...مسعود اور ربیع براہِ راست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں...حضرت ربیع کے متعلق ان کے بھائی ربعی کی زبانی یہ عجیب وغریب قصہ مستند تاریخ طبقات ابن سعد میں درج ہے...

ربعی فرماتے ہیں کہ میں کسی ضرورت سے گھر سے باہر گیا ہوا تھا اور بھائی ربیع سخت بیمار تھے...میں جب سفر سے لوٹا تو بھائی کی خیریت دریافت کی...معلوم ہوا کہ وہ بستر مرگ پر دراز ہیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے...میں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا اور ان کی زیارت کو بڑھا تو دیکھا کہ حسبِ دستور ان کی نعش مبارک کو چادر سے ڈھانک دیا گیا ہے...میں نے فوراً تکفین وتدفین کی تیاری کی اور کفن وعطر لانے کا حکم دیا...

میں اسی کام میں مشغول تھا کہ یک بیک اُن کی نعش کی طرف نگاہ اُٹھی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میت نے چادر اپنے سر سے ہٹائی... چہرۂ مبارک اچھے خاصے تندرست آدمی کی طرح نظر آ رہا تھا حالانکہ وہ عرصہ سے بیمار تھے اور سخت بیمار تھے...

❶ ......ربیع نے چہرہ کھولنے کے بعد السلام علیکم کہا...میں نے بھی جواب دیا وعلیک رحمتہ اللہ...پھر یہ منظر دیکھ کر از راہ شفقت سبحان اللہ! کہتے ہوئے سوال کیا کہ بھائی جان! مرنے کے بعد آپ کس طرح بول رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے پروردگار عالم سے ملاقات کی...اللہ رب العزت بڑی مہربانی سے پیش آیا اور مجھے حریر ودیبا کے کپڑے پہنائے...بھائی معاملہ تو آپ لوگوں کے وہم وگمان سے بہت آسان پایا...مگر اس سلام وکلام سے دھوکہ نہ ہو...میں نے پروردگار سے اجازت لے کر بشارت دینے کی غرض سے کلام کیا ہے...

❷ ......اب مجھے جلد اُٹھاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ جلد از جلد ملوں گا...ربعی فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد اُن کی موت کا غم اتنا ہلکا ہو گیا کہ معلوم ہوا جیسے پانی میں ایک کنکری ڈال دی اور وہ غائب ہوگئی...

سبحان اللہ! ایسے ایسے اولیاء با کرامت اُمت محمدیہ میں گزر چکے ہیں جن کی ہر بات عجیب وغریب ہوتی ہے...(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

جنتی حور کا خواب میں مشاہدہ

عبدالعزیز بن رداد مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۵۹ھ...عابد وزاہد محدث وصوفی تھے... حضرت عکرمہ وسالم رحمہما اللہ تعالیٰ سے حدیث روایت کرتے تھے...اُن کے عابد ہونے کی شہادت حضرت عبداللہ بن مبارک کی کافی ہے جنہوں نے فرمایا ہے کہ ''کان من اعبد الناس''، یعنی حضرت عبدالعزیز بن رداد رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے...مشہور مؤرخ ابن الاہول فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں ایک عورت نے جنت کی حورعین کو خانہ کعبہ کے گرد دیکھا جو دُلہن بنی ہوئی تھی... عورت نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالعزیز کی بیوی ہیں جو جنت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے رکھی ہے...جب وہ بیدار ہوئی تو معلوم ہوا کہ آج شب میں حضرت عبدالعزیز بن رداد انتقال کر گئے...اللہ تعالیٰ ان پر اپنی ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے...(شذرات الذہب، ج:۱ص:۲۴۶)

نفس کی تادیب

حضرت جنید رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے لیکن (اللہ والے) دوستوں میں سے کوئی آتا تو اس کی وجہ سے روزہ افطار فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ (ایسے) دوستوں کے ساتھ کھانے کی فضیلت کچھ روزہ کی فضیلت سے کم نہیں اور بھی سلف کے ہزاروں واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ کھانے کی کمی کے ساتھ نفس کی تادیب کرتے تھے مگر شرط وہی ہے کہ اس کی وجہ سے اور دینی اہم امور میں نقصان نہ ہو...(فضائل اعمال)

مثالی ماؤں کی مثالی تربیت

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ ہندوستان میں ایک بزرگ گزرے ہیں جو مغل بادشاہوں کے بھی پیرومرشد تھے... ان کا واقعہ ہے کہ پیدائش کے بعد ذرا سمجھ دار ہوئے تو ان کے والدین کو ان کی تربیت کا احساس ہوا... چنانچہ ماں نے کہا کہ میرے ذہن میں ایک بات ہے جس پر میں کل سے عمل کروں گی جس کی برکت سے میرا بیٹا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا بن جائے گا... اگلے دن بیٹا مدرسے گیا تو والدہ نے کھانا تیار کر کے کمرے میں چھپا کر رکھ دیا... بچہ نے آ کر کھانا مانگا تو ماں نے کہا بیٹا اللہ تعالیٰ ہی ہمیں کھانا دیتے ہیں لہٰذا تم نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو... چنانچہ نماز و دعا کے بعد کمرے میں جا کر دیکھا تو وہاں کھانا تیار تھا... یہ سلسلہ چلتا رہا ایک دن والدہ کو کسی کے ہاں جانا پڑ گیا اور بچے کے مدرسے سے واپسی کا وقت ہو گیا... اب ماں بہت پریشان کہ کھانا تیار نہیں' اسی حسرت وافسوس میں روتی دعائیں کرتی ہوئی جلدی سے گھر کیلئے روانہ ہوئیں کہ کہیں میری محنت ضائع نہ ہو جائے... گھر آ کر بچے سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ امی میں نے تو کھانا کھا لیا ہے لیکن آج کے کھانے میں جو مزہ تھا وہ پہلے کبھی نہیں ملا... ماں نے بچے کو سینے سے لگا لیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا.. (کایا پلٹ)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا۔ جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوا دوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں' اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

دوسالہ بچہ کا حافظہ

حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دوسال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں جایا کرتا تھا ایک دن دیکھا کہ دوان پڑھ نمازیوں میں مناظرہ ہو رہا ہے ایک کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا۔ دوسرا کہتا تھا کہ عذاب روح ہی کو ہوگا۔ جو کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا اس نے مثال دی کہ ایک باغ میں ایک نابینا اور دوسرا لنگڑا چوری کے خیال سے گئے۔ لنگڑا کہنے لگا کہ میں ٹانگ سے چل نہیں سکتا، نابینا کہتا ہے کہ میں پھلوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ نابینا لنگڑے کو اپنے کندھے پر اٹھا لے اور لنگڑا پھل توڑے، اتنے میں اگر باغبان آگیا تو وہ دونوں کو ہی گرفتار کرے گا۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی یہ بات سن لی، پھر ایک زمانہ دراز گزرا میں تذکرۃ القرطبی دیکھ رہا تھا کہ اس میں یہی مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تھی۔ میں اس کو پڑھ کر اُس اَن پڑھ کی فطرتِ سلیمہ پر حیران رہ گیا کہ کیا صحیح جواب دیا! (انوار انوری: ص ۴۴، بحوالہ تراشے)

مولانا عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ کی خدمت استاذ

دارالعلوم کبیر والہ کے بانی حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ جب دیوبند میں استاد تھے ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک طالب علم قضائے حاجت کے لئے بیٹھا تھا لیکن انجانے میں اس کا منہ کسی استاد صاحب کے گھر کی طرف تھا۔ موصوف سے نہ رہا گیا۔ اگلے دن جو سبق میں آئے تو ساری تقریر اسی موضوع پر فرمائی کہ آج اساتذہ کا ادب دلوں سے اٹھ گیا ہے۔ اساتذہ کی قدر باقی نہیں رہی علم اٹھ گیا۔ آج میں نے ایک طالب علم کو استاد صاحب کے گھر کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ غرض پوری تقریر اسی موضوع پر تھی۔

غور فرمایئے اساتذہ کے ادب واحترام میں ہمارے اکابرین کی دوررس نگاہ نے کہاں تک کام کیا اگرچہ شرعی لحاظ سے ایسا کرنا کوئی ناجائز نہیں اور پھر اس طالب علم کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ ہوگی کہ میرا رخ کسی استاد صاحب کے گھر کی طرف ہے لیکن حضرت موصوف نے اس کو بھی سخت بے ادبی پر محمول فرمایا۔ واقعی یہ اس دور کی بات ہے

جس کے بارہ میں کہا گیا ہے۔ اذا الناس ناس والزمان زمان۔ یعنی جب لوگ (مجسم شرافت وادب) لوگ تھے اور زمانہ بھی (خیر و برکت کا) زمانہ تھا۔

مجتہدین کا ادب

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے۔ کسی حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ کے تمسک کا جواب دیا۔ تو ایک طالب علم غایت سرور سے کہنے لگے کہ حضرت اگر امام شافعی بھی ہوتے تو وہ بھی مان جاتے۔ مولانا کو یہ سنتے ہی بہت تغیر ہوا۔ فرمایا کہ میں کیا چیز ہوں اگر امام شافعیؒ ہوتے تو مجھ سے بولا بھی نہ جاتا اور میں تو ان ہی کا مقلد ہوتا۔ حضرات اتنا ادب ہوتا ہے مجتہدین کا۔ تو اجتہاد سہل بات نہیں ہے حدیث یاد کر لینا اور بات ہے اجتہاد اور بات ہے۔ یہ فقہا ہی کا حصہ ہے جس کے متعلق حدیث میں ہے۔ من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو خیر منظور ہوتی ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ ان کو ایسی سمجھ دی گئی تھی کہ انہوں نے ایسے اصول بنائے جو آج تک نہیں ٹوٹے۔ (وعظ روح القیام)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی

نزہتہ البساتین میں حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا۔ کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا' میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ اُس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اُس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ مدینہ ہے اس نے کہا اتر جاؤ۔ میرا اسلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔

شیخ ابوالخیر اقطع فرماتے ہیں' میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا' کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہوا۔ میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔

خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ' آپ کے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضورؐ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (برکاتِ درُود شریف)

کثرت درُود شریف کی وجہ سے جنت میں داخلہ نصیب ہوا

نمیری نے روایت لکھی ہے کہ حضرت ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہوا۔ شیراز کے ایک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع مسجد شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں۔ جوڑا زیب تن اور سر پر جواہرات کی ٹوپی ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمادی اور میرا اکرام فرمایا اور جنت میں داخل فرمایا۔ پوچھا یہ کس صلہ میں ہے فرمایا کہ کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھنے کی وجہ سے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

انتقال کے بعد جب ابوالحسن شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خداتعالیٰ نے کیسا سلوک کیا؟ فرمایا کہ بخشش کے بعد مجھ سے فرمایا کہ

جس نوعیت سے اہلِ دُنیا کے سامنے تو ہماری حمد وثناء کرتا تھا اس طرح اب ملائکہ کے سامنے بھی حمد وثناء کر... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

اللہ کی محبت کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ کا تاجکستان جانا ہوا... وہاں وہ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے تو ایک مسجد بنی دیکھی... عجیب بات یہ کہ جب مسجد بنانے والوں نے مسجد بنائی تو اینٹوں کو اس طرح جوڑا کہ جہاں چند اینٹیں ملتیں تو لفظ اللہ بن جاتا ہے... ساری دیوار پر اللہ اللہ لکھا ہوا تھا... وہاں کے لوگوں سے

پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے بتایا حضرت کے مرید مسجد کے معمار تھے... حضرت نے ان کے دل میں اللہ کی محبت ایسی بھر دی کہ جب مرید اینٹیں جوڑتے تھے تو ان کو لفظ اللہ کی شکل میں جوڑتے تھے... (کایاپلٹ)

ختم نبوت زندہ باد

ایک مرتبہ حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی.. حضرت مجھے کوئی وظیفہ بتایئے؟

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے رہو یہی وظیفہ ہے... حضرت مولانا لال حسین اختر چلے گئے... کچھ عرصہ بعد پھر خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی... حضرت کوئی وظیفہ بتا دیجئے... حضرت رائے پوری رحمہ اللہ نے پھر فرمایا... ختم نبوت کا کام کرتے رہو' ختم نبوت کی حفاظت ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے... (کایاپلٹ)

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا نکاح

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ کا جو اپنا نکاح ہوا اس کی ''بارات'' آپ کے چچا جان' حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ اور ان کے دو خادموں پر مشتمل تھی.... آپ کی ہمشیرہ کے نکاح میں کل پانچ آدمی شریک ہوئے اور ان کا نکاح بیماری کی وجہ سے حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ نے اپنے کمرے میں لیٹے لیٹے پڑھا دیا.... نکاح کے بعد صبح کے وقت ہمشیرہ کو ان کے خاوند کے ساتھ بھیج دیا نہ کچھ سامان تھا' نہ کپڑے' نہ برتن' چونکہ والد گرامی انتقال فرما چکے تھے اس لیے حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے سمجھا ''بچہ ہے' یتیم ہے'' (بے چارہ کیا دے سکتا ہے) کسی نے ان چیزوں کی طرف التفات نہیں کیا' البتہ میری والدہ نے کچھ برتن پہلے سے رکھے تھے اور کچھ کپڑے بھی' اس وقت تو کچھ نہیں دیا گیا' البتہ بعد میں حسب ضرورت وہ لے جاتی رہی لیکن جب وہ سسرال والوں سے علیحدہ ہو کر اپنے مستقل مکان میں مقیم ہوئی' اس وقت میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ گھر کے سامان میں سے کھانے پکانے کا ہو' استعمال کا ہو جو تیرا جی چاہے لے جا.... نیز میں نے اپنی والدہ نور

اللہ مرقدہا کے انتقال پر عام گھروں کے دستور کے موافق کہ بہنیں اپنی رضا و خوشی سے اپنا حصہ بھائیوں کے دے دیا کرتی ہیں' اس کا حصہ لینے سے انکار کر دیا....'' (آپ بیتی)

دینی اُمور میں احتیاط

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمہ اللہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشاء کے وقت ایک مسئلہ پوچھا...آپ نے اس کا جواب دیا.... مستفتی کے چلے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے....آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا...لوگوں نے عرض کیا کہ رات زیادہ ہوگئی ہے آپ آرام فرمائیے....ہم صبح ہونے پر اس کو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے....گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ بتلا دیا تھا...تمہارے آنے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا....(مواعظ اشرفیہ)

حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کی درویشی

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ سفر میں ایک پرانا بکس ساتھ رکھتے تھے جس کا تالا بھی نہیں ہوتا تھا ایک دفعہ مولانا محمد حسن جان صاحب سے فرمایا کہ:...''لوگ سفر اور خصوصاً ریل گاڑی میں پوری رات اپنے نئے بکسوں کی چوکیداری کرتے رہتے ہیں اور میں آرام سے سوتا رہتا ہوں...میرا بکس پرانا اور بے تالا ہوتا ہے...چور اگر اسے لے جانا چاہے تو پہلے کھول کر دیکھے گا کہ اس میں درویشوں کے ایک دو جوڑے کے علاوہ اور چند کتابوں اوراق اور قلم دوات کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے تو لے جانے کی تکلیف قطعاً گوارا نہیں کرے گا...''

حضرت مولانا موصوف ہمیشہ قلم اور کالی روشنائی استعمال فرماتے تھے آپ کے پاس لکڑی کا ایک پرانا قلمدان تھا...جس کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا کہ یہ قلمدان میرے پاس بائیس سال سے ہے...(الحق ص ۴۴ ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء)

صاحب بذل المجہود کے اخلاص کا واقعہ

جس زمانہ میں مصر میں بذل المجہود کی طباعت ہو رہی تھی تو اس کی تصحیح وغیرہ کے سلسلہ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے انتظامات کئے جا رہے تھے تو حضرت مولانا شیخ سلیم صاحب رحمہ اللہ سابق مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ "آپ اتنا روپیہ خرچ کر کے اتنے اہتمام سے کتاب طبع کرا رہے ہیں اور اس کی رجسٹری کروائی نہیں اگر کوئی اس کا فوٹو لے کر چھاپ لے گا تو وہ کتاب کو چوتھائی قیمت پر بیچ سکے گا اور آپ کی کتاب رہ جائے گی...

حضرت شیخ نے فرمایا کہ:... "اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو فوٹو کروانے کی اجرت تو میں خود پیش کر دوں گا اور بعد میں یہ کتاب میری بھی بک جائے گی... (اکابر کا تقویٰ ۱۰۳)

اہتمام نماز

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں۔ مولانا نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا کہ بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو۔ میری جماعت جاتی رہے گی۔ میں نہیں بنواتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں۔ فرمایا بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے۔ چلتا بھی ہوں پھرتا بھی ہوں۔ اٹھتا بھی ہوں بیٹھتا بھی ہوں۔

میں کہاں سے معذور ہوں۔ بلکہ وہ تو آنکھ کو حاجب سمجھتے تھے کیونکہ اگر آنکھ ہوگی تو کوئی آئے گا تو دیکھ کر لحاظ ہوگا۔ خواہ مخواہ کھڑا بھی ہونا پڑے گا۔ پھر چاروں طرف نگاہ بھی پڑتی ہے۔ دل بٹا رہتا ہے۔ اگر آنکھ نہیں تو دل یکسو رہتا ہے۔ بہر حال لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ بنوا لیجئے مگر حضرت کا ذوق تھا کہ نہ بنوائیں۔

عرض کیا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے۔ فرمایا بھائی۔ اب تو نرم بوٹیاں گرم روٹیاں ملتی ہیں دانت بننے کے بعد یہ نہیں ملیں گی۔ تو میں دانت بنوا کر کیوں اپنا نقصان کروں؟

سبحان اللہ! کتنے خوش ہیں ورنہ یہ ظرافت بدون بڑی خوشی کے کبھی نہیں سوجھ سکتی۔

حضرت وہی بات ہے کہ کچھ مل گیا ہے جس پر آنکھ دانت سب قربان ہیں۔ (وعظ روح الافطار)

اکابر کے علوم

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی سے فرمایا کہ بھائی تم بڑے فقیہ ہواس پر ہم کو رشک آتا ہے۔ مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ خود مجتہد بنے بیٹھے ہومگر ہمیں اس پر کبھی رشک نہ آیا اور ہم کو جو دو چار جزئیات یاد ہو گئے ہیں تمہیں ان پر رشک آتا ہے۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا ہادی ناشاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ اگر ان حضرات کی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کرا دیا جاوے اور بتلایا نہ جاوے تو دیکھنے والے رازی وغزالی کے زمانہ کی بتلاویں گے۔

چنانچہ سنا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ کا ترجمہ جب یورپ میں گیا تو وہاں لوگوں نے کہا کہ یہ پہلے زمانہ کی کتاب معلوم ہوتی ہے اس زمانہ میں اس دماغ کا شخص نہیں ہوسکتا ہے۔ کسی کو پرانی کتاب مل گئی ہوگی اور سرقہ کی راہ سے اس لئے اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔ (حسن العزیز)

روزانہ ایک ہزار بار درُود شریف پڑھنے کا ثمرہ

ابو الحسن البغدادی الدارمی سے منقول ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حامد کو ان کی وفات کے بعد کئی مرتبہ (خواب میں) دیکھا۔ تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مغفرت فرمادی اور رحم فرمایا۔ اوران سے پوچھا کہ وہ کون سا عمل ہے جس سے آدمی جنت میں داخل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ایک ہزار رکعت پڑھو اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ (سورہ اخلاص) پڑھو، انہوں نے کہا اس کی طاقت نہیں۔ فرمایا ہر رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درُود شریف پڑھو۔ امام دارمی نے کہا کہ وہ ہر رات اس طرح کرتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۱۷، ۱۱۸)

درُود شریف سے دل کو روشنی اور تازگی حاصل ہوتی ہے

حضرت علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستہ بھول گئے تو حضرت خضر ابن انشا ابو العباسؑ اور حضرت الیاس بن بسام علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا

کہ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ آپ حضرات کوئی ایسی چیز مجھ کو بتائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تاکہ میں آپ سے روایت کروں۔ ان حضرات نے بتایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ جو مؤمن بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو تازہ کردیتے ہیں اور منور کردیتے ہیں۔ (برکاتِ درُود شریف)

اندازِ نصیحت

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ ایک امیر کے ہاں گئے... وہ اپنے غلاموں پر برس رہا تھا... بیٹوں سے جھگڑ رہا تھا اور بیوی سے لڑ رہا تھا... کہہ رہا تھا فلاں چیز کہاں ہے؟ تلوار پر زنگ کیوں لگا ہے؟ عطر کیوں نہیں منگوایا؟ وغیرہ... امام غزالی رحمہ اللہ نے پوچھا یہ کیسا ہنگامہ ہے... اس نے جواب میں کہا... مجھے آج خلیفہ نے یاد فرمایا ہے اس کے دربار میں جانا ہے اور میں مناسب ساز و سامان کی تلاش میں ہوں مگر وہ مل نہیں رہا...

یہ سن کر امام صاحب بولے... تمہیں بہت جلد اللہ بھی یاد کرنے والے ہیں کیا ان کے دربار میں حاضر ہونے کیلئے بھی ساز و سامان تیار کرلیا ہے... (کایا پلٹ)

اللہ کی رحمت وسیع ہے

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عادت تھی کہ جب کوئی دعا مانگتے اور آنکھ سے کوئی آنسو آتا تو حضرت ان آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا کرتے... ایک مرتبہ ایک طالب علم نے دیکھ لیا... اس نے عرض کیا کہ حضرت! آپ کا یہ عمل کس بناء پر ہے؟ فرمایا میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان آنسوؤں کی برکت سے میرے چہرے کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرمائیں گے... وہ بھی آخر طالب علم تھا... کہنے لگا کسی کا چہرہ بچ بھی گیا اور جسم کے باقی اعضاء نہ بچے تو پھر کیا فائدہ؟ اس پر حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ بادشاہ اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایک وزیر فوت ہوا... وزیر کا ایک بیٹا چھوٹی عمر کا تھا مگر بڑا سمجھ دار تھا بادشاہ نے اس بچے کو دل لگی کی خاطر بلایا جب وہ بچہ حاضر ہوا تو اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ اس وقت محل کے ایک تالاب میں

نہار ہے تھے... بچے کو دیکھ کر آپ کنارے پر آئے... وہ بچہ قریب ہوا سلام کیا جب اس نے مصافحہ کیا تو آپ نے اس کی انگلیاں مضبوطی سے پکڑ لیں اور بچے سے کہا... میں تمہیں کھینچ کر پانی میں نہ ڈال دوں؟ وہ بچہ مسکرا پڑا' بادشاہ اورنگزیب بڑے حیران ہوئے کہ بچے کو تو گھبرانا چاہیے تھا... چنانچہ انہوں نے وجہ پوچھی تو وہ بچہ کہنے لگا بادشاہ سلامت! میرے ہاتھ کی چند انگلیاں آپ کے ہاتھوں میں ہیں... بھلا مجھے ڈوبنے کا کیا ڈر ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچ کر اس پانی میں ڈبو دیں...

یہ حکایت سنا کر حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر اس بچے کو بادشاہ کی انگلیاں پکڑنے پر اتنا اعتماد ہے تو کیا اللہ کی رحمت پر ہمیں اتنا بھی اعتماد نہ ہو کہ اگر وہ چہرہ جہنم کی آگ سے بچائے گا تو پورے جسم کو بھی جہنم کی آگ سے آزاد فرمادے گا ہر دینے والا اپنی حیثیت کے مطابق دیتا ہے... بادشاہوں کے عطایا ان کی شان کے مطابق ہوتے ہیں ...ہم بھی اللہ رب العزت سے بہترین حسن ظن رکھیں گے تو وہ اپنی شان کے مطابق معاملہ فرمائیں گے... باپ اپنے چھوٹے بچے کو تھوڑا سا دور کھڑا کر کے کہتا ہے... بیٹا! میری طرف آؤ... وہ بچہ بہت کوشش کرتا ہے مگر وہ اپنی کوشش میں ناکام ہوجاتا ہے لیکن وہ بچہ اپنے باپ پر اعتماد کرتے ہوئے کوشش جاری رکھتا ہے پھر باپ کی محبت جوش میں آتی ہے تو باپ خود جا کر بچے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے... (یادگار واقعات)

رزق کی ناقدری سے بچیے

حضرت شیخ عبدالحق مدنی رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ جب بھی مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرتے تو جو گری پڑی روٹی ملتی اٹھا لیتے اس پر ایک مرتبہ فرمایا کہ جب اور جہاں بھی نعمت کی ناقدری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس نعمت کو واپس لے لیتے ہیں... یہ یہاں بھی ہوسکتا ہے... لہٰذا مجھے ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں اہل مدینہ کی پکڑ نہ ہوجائے...

اس لئے میں جب بھی روٹیوں کے ٹکڑے اٹھاتا ہوں تو دعا کرتا ہوں کہ یا الٰہی! اگرچہ یہ لوگ ناقدری کرتے ہیں اور نادان بھی ہیں مگر میں نے حتی الامکان قدر کرنے کی کوشش کی ہے تو انہیں معاف کردینا... (تجلیات غفوری)

حیات مستعار کی قدر کرو

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ نے فرمایا:

یہ دنیا فانی ہے.... حیات مستعار ہے.... چند لحظات ہے اس کی قدر کرو.... ایک حقوق اللہ فی الاوقات ہیں جیسے صلوٰۃ جو مقررہ وقت پر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اور صوم اور زکوٰۃ اور حج یہ سب عبادات اپنے اپنے اوقات پر ادا ہوں گی....

دوسرا حق الوقت ہے.... وقت کا حق ہوتا ہے یہ اگر گزر گیا تو پھر اس کا عود آنا ناممکن ہے.... (یعنی وقت کا حق یہ ہے کہ اسے ضائع نہ کیا جائے.... اسے عبادات میں صرف کیا جائے ہر وقت کے لیے کوئی دین یا دنیا کا جائز کام مقرر ہونا چاہیے اور مقررہ وقت پر ہر کام انجام پانا چاہیے اس لیے نظام الاوقات بنانا ضروری ہے).... (اصول موتی)

جب گرجا گھر گر گیا

سید الطائفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ وہ تشریف لے جا رہے تھے.... دیکھا کہ کچھ نصاریٰ نے کچھ مسلمانوں کو پکڑ رکھا ہے اور ان کو یہ طنز و طعن کر رہے ہیں کہ ہمارے گرجا اور ان کی عمارتوں کو دیکھو تو نہایت مضبوط نہایت مستحکم.... نہ دراڑ نہ شگاف نہ پھٹن اور تمہاری مسجدوں کو دیکھو تو نہایت کمزور کہیں شگاف ہے تو کہیں پھٹن ہے.... تو مسجدوں کے اندر تو یہ تغیر کی شان اور گرجا گھر کی کیفیت یہ ہے کہ نہایت مضبوط اور فلک بوس.... نہایت مستحکم اور قوی.... تو گویا وہ لوگ اس طرح یہ حقانیت بتلا رہے ہیں اور طنز و طعن کر رہے تھے کہ ایسا کیوں ہے؟ اتنے میں حضرت پہنچ گئے.... آپ بڑے صاحب کرامت تھے.... فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری مساجد میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور تمہاری گرجاؤں میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی اور قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور تھے صاحب کرامت.... اس آیت کو پڑھا اور گرجے کی جانب اشارہ کیا کہ گرجا آیت کا پڑھنا ہی تھا کہ پوری عمارت منہدم ہو کر نیچے آ گئی۔ (فیض ابرار جلد اول)

حصول رحمت کا بہانہ

۱۸۵۷ء کے جہاد میں...... دہلی کے چند بزرگ ایک مکان...... میں محصور ہو گئے.... باہر قتل عام ہو رہا تھا...... اس لیے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا...... پانی کا جتنا ذخیرہ مکان کے اندر موجود تھا...... وہ دو تین روز میں ختم ہو گیا...... جب پیاس سے عاجز ہو گئے...... تو ایک بزرگ نے پیالہ لے کر پرنالے کے نیچے رکھ دیا...... اور دُعا کی یا اللہ!...... میرے بس کا تو اتنا ہی کام تھا...... آگے بارش برسانا آپ کا کام ہے...... چنانچہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی...... اور سب لوگ سیراب ہوئے.... (ارشادات مفتی اعظم)

حکیم الاسلام کا ایک خواب

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا۔ اور اس وجہ سے کافر تھا۔

پس وہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھیرا ہے۔ وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے۔ گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نور الدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا ہے۔ اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کر رہا ہے تو اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا۔ ”میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے میری توقعات ختم کر دیں۔ اس کی قبر دیکھ لو“ (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی۔ نہ تخت رہا، نہ نور الدین نہ نوجوان۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ کا تقویٰ

حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ کے تقوے اور ان کی خدا ترسی کا یہ حال تھا کہ زکوٰۃ فنڈ صرف طلبہ کے لئے رکھتے تھے... اس کو کبھی کسی حالت میں مدرسین کی تنخواہ یا مدرسہ کی تعمیرات یا کتابوں کی خرید پر صرف نہیں کرتے تھے اور دوسرے سال مدرسہ کی حالت زکوٰۃ فنڈ میں قابل اطمینان ہوگئی... ایک دفعہ زکوٰۃ فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ جمع تھا... مگر غیر زکوٰۃ کی مد خالی تھی... جب تنخواہ دینے کا وقت آیا تو خزانچی صاحب حاجی یعقوب مرحوم نے عرض کیا کہ:... مدرسین کی تنخواہ کے لئے کچھ نہیں... اگر آپ اجازت دیں تو زکوٰۃ فنڈ میں سے قرض لے کر مدرسین کی تنخواہ ادا کردی جائے... بعد میں زکوٰۃ فنڈ میں یہ رقم لوٹا دی جائے گی..."

فرمایا:... "ہرگز نہیں! میں مدرسین کی آسائش کی خاطر دوزخ کا ایندھن بننا نہیں چاہتا مدرسین کو صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے کہ انکے فنڈ میں اللہ تعالیٰ کچھ بھیج دے جو مدرس صبر نہیں کرسکتا... اس کو اختیار ہے کہ مدرسہ چھوڑ کر چلا جائے۔ (ماہنامہ بینات شیخ بنوری نمبر ص ۴۲)

حفاظ کرام کے ادب کا خاص انعام

فخر المحدثین حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان کے حالات میں بیان کیا کہ میرے والد کی قبر کو حکومت سعودیہ نے اپنے قانون کے مطابق چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھودا، تاکہ اس کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے لیکن ہر مرتبہ دیکھا کہ بڑے میاں صحیح سلامت موجود ہیں، جسم میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہے۔

ان کو یہ مقام کیسے ملا؟ ان کے صاحبزادے مولانا آفتاب عالم صاحب نے اپنا گمان ظاہر کیا کہ میرے والد کا ایک خاص عمل یہ تھا کہ وہ حافظ قرآن بچوں کی طرف پیر نہیں کرتے تھے اگرچہ معمر تھے بڑے عالم تھے اور اس عمل کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے ادھر پاؤں نہیں کرنے چاہئیں تو جس کے سینہ میں قرآن پاک ہے جو سینہ حامل قرآن ہے اس کی طرف پاؤں کرنا بھلا خلاف ادب نہ ہوگا؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کی برکت سے مولانا پر یہ فضل عظیم ہوگیا کہ ان کا جسم بھی محفوظ کردیا گیا۔ (دین و دانش)

علم کا مفہوم

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے دوران درس طلبا سے پوچھا بتاؤ علم کا کیا مفہوم ہے؟ کسی نے کہا جاننا کسی نے کہا ماننا... کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا...

بالآخر ایک طالب علم نے عرض کیا حضرت آپ ہی بتا دیجئے... آپ نے ارشاد فرمایا علم وہ نور ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد اس پر عمل کئے بغیر چین نہیں آتا... اگر یہ کیفیت ہے تو علم ہے ورنہ وبال جان ہے... (کایا پلٹ)

کمالات حضرۃ نانوتوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ نے رام پور افغاناں میں وعظ کہا اس میں جزلا یتجزی کا ثبوت دیا اور علی الاعلان کہا کہ میں معقول کے تمام مسائل کو نفیاً یا اثباتاً قرآن شریف سے نکال سکتا ہوں۔ مولانا کا علم لدنی تھا اور میرا خیال یہ ہے کہ مولانا میں وہبیت کے ساتھ ذکاوت بھی غالب تھی۔

مگر یہ ایسی بات ہے کہ اس سے ہمارے مجمع کا کوئی آدمی کم اتفاق کرے گا۔ مولانا میں حق تعالیٰ نے بہت سے اوصاف جمع کر دیئے تھے۔ شرمگیں ایسے تھے کہ نکاح کے بعد کسی نے غسل جنابت کرتے نہیں دیکھا سرد سے سرد موسم میں بھی قصبہ سے باہر جا کر تالاب میں نہاتے تھے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے میرے سامنے پوچھا کہ مولانا کو یہ کمالات کس طرح حاصل ہوئے۔ فرمایا کئی سبب جمع ہو گئے۔

مولانا میں یہ کمالات یکجا ہونے کے ایک خلقۃً مزاج کا معتدل ہونا کیونکہ حسب سنت اللہ اعتدال مزاج سے نفس کامل فائض ہوتا ہے دوسرے استادان کو کامل ملے۔ جیسے مولانا مملوک علی صاحب کہ ہر فن کے محقق اور طرز تعلیم میں بے مثل تھے۔

تیسرے پیر کامل تھے۔ چوتھے قدرتی طور پر مولانا میں ادب بہت تھا اور جتنا ادب زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی فیضان زیادہ ہوتا ہے۔ پانچویں تقویٰ کامل تھا۔ ادب اس قدر تھا کہ اللہ کا نام لینے والے بدعتیوں سے بھی نہ الجھتے۔ (قصص الاکابر)

درُودشریف کی وجہ سے خواب میں زیارتِ رسول

ایک شخص شام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو لے آؤ، عرض کیا میری نظر کمزور ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ ایک ہفتہ تک یعنی سات رات میں یہ کہیں صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وہ مجھ کو خواب میں دیکھیں گے۔ حتیٰ کہ وہ مجھ سے حدیث کی روایت کریں گے۔ اس نے ایسا ہی کیا تو خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

درُودشریف مکمل لکھنے کی ترغیب

حمزہ کنانی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حدیث لکھتا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ''صلی اللہ علیہ'' لکھتا تھا، میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ فرمایا تم مجھ پر کامل درُود کیوں نہیں پڑھتے ہو؟

اس کے بعد سے میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہوں۔ (القول البدیع ص ۲۵۷)

حضرت ابو وراق رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق خواب

کسی نے آپ کے انتقال کے بعد خواب میں روتے ہوئے دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ جس قبرستان میں میری قبر ہے وہاں دس مُردے اور بھی مدفون ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی صاحب ایمان نہیں...

پھر ایک اور شخص نے خواب میں پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما کر میرا اعمال نامہ میرے ہاتھ میں دے دیا جو کہ پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ میرا ایک گناہ اس میں ایسا بھی درج ہے جس نے تمام نیکیوں کو ڈھانپ لیا ہے اور جب میں ندامت سے سرنگوں ہوا تو ارشاد ہوا کہ جا ہم نے اپنی رحمت سے اس معصیت کو بھی معاف کر دیا...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حفظ ونسیان کا کمال

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے حضرت ہشام کلبی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حافظہ کی تیزی کا ثبوت ایسا دیا کہ شاید کسی نے نہ دیا ہو اور ایک مرتبہ مجھ سے بھول بھی ایسی ہوئی کہ شاید کسی سے نہ ہوئی ہو... میرے حافظہ کی تیزی کا عالم تو یہ ہے کہ میں نے قرآن کریم صرف تین دن میں یاد کر لیا تھا اور بھول ہوئی تو ایسی کہ ایک دن میں خط بنانے بیٹھا... ڈاڑھی کو مٹھی میں لے کر نیچے کے بال کاٹنا چاہتا تھا مگر بدحواسی میں مٹھی سے اوپر کے بال کاٹ ڈالے اور پوری ڈاڑھی ہاتھ میں آ گئی... (کایا پلٹ)

ختم نبوت کی خدمت کے صدقے

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کیلئے خوب کام کیا... وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''سنایئے حضرت! کیسی گزری؟''

انہوں نے جواب دیا: ''ساری زندگی قرآن وحدیث کی تعلیم میں گزری' ملک میں اسلامی نظام کے لیے کوششیں کیں... اللہ کے ہاں مقبول ہوئیں مگر نجات اس محنت کی وجہ سے ہوئی جو قومی اسمبلی میں ختم نبوت کیلئے کی تھی... ختم نبوت کی خدمت کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے بخشش فرما دی''... (بروایت مولانا اللہ وسایا مدظلہ)

ڈاڑھی کی نورانیت

شہر خانپور ضلع رحیم یار خان میں ایک مرتبہ جلسہ ہوا وہاں سے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نور پور میں تقریر کے لئے روانہ ہوئے..... احمد پور شرقیہ میں حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمہ اللہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے..... نیند آ رہی تھی.... اسی دوران مولانا دوست محمد قریشیؒ نے دریافت کیا کہ ''حضرت ریش مبارک قبضہ مشت سے زیادہ کیوں ہے؟''

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے آنسو جاری ہوئے اور فرمایا: ''ان بالوں میں میرے پیر طریقت کے ہاتھ لگ چکے ہیں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں ان پر قینچی کا استعمال کروں'' آپ نے مزید فرمایا:..... قریشی صاحب! آج کل لوگ ڈاڑھی کی قدر نہیں

کرتے اپنی کھیتیوں کی حفاظت تو کرتے ہیں لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی (ڈاڑھی) کی حفاظت نہیں کرتے اسکی قدر قیامت کے دن معلوم ہوگی جب کہ ادائے سنت کے اجر میں چہرے پر نورانیت نظر آئیگی...(خدام الدین)

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کے آیا ہوں

جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصرالدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشا پور میں اس کا قیام تھا۔ صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا۔ ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کیطرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ بے چاری ماما کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آرہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہوگا۔

البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ بچہ اچھلتا کودتا کلیلین کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی۔ اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تا کہ تیری سلطنت کو قیام و دوام حاصل ہو۔" اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اشراف نفس کی وضاحت

ایک بار حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ نے حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ سے فرمایا کہ میں فلاں جگہ جایا کرتا ہوں وہاں کے احباب ہدیہ دیا کرتے ہیں ان لوگوں کی اس عادت کی بنا پر مجھے انتظار ہو جاتا ہے

حالانکہ حدیث پاک کے حکم کے مطابق جب اشراف (انتظار) ہو جائے تو یہ ہدیہ قبول نہ کرنا چاہئے۔ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت آپ کی برکت سے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی ہے کہ اگر وہ لوگ ہدیہ نہ دیں تو کیا آپ کو گرانی ہوگی۔ فرمایا نہیں، گرانی تو مطلق نہ ہوگی تو فرمایا پھر یہ اشراف نہیں ہے یہ انتظار خیال کے درجے میں ہے، اشراف اس انتظار کو کہتے ہیں جس کے نہ ملنے پر تکلیف محسوس ہو۔ (مجالس ابرار)

بابرکت دور

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد مولانا محمد یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ہم نے دارالعلوم دیوبند کا وہ زمانہ دیکھا ہے کہ جب اس کے ایک چپڑاسی سے لے کر صدر مدرس اور مہتمم تک ہر ہر شخص ولی کامل تھا دن کے وقت یہاں علوم وفنون کے چرچے ہوتے اور رات کے وقت اس کا گوشہ گوشہ اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن سے گونجتا تھا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

محبت کے کرشمے

ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جا رہے تھے...... پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا...... حضرت کے قدم جہاں جہاں پڑتے تھے...... انہی نشانات پر میں بھی قدم رکھتا جا رہا تھا...... اور دل ہی دل میں یہ دعا کرتا جاتا تھا...... کہ یا اللہ! مجھے حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ (ارشادات عارفی)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

ایک مرتبہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے وعظ فرمایا بہت بڑا مجمع تھا۔ درمیان میں ایک شخص اٹھا اور کہا کہ حضرت مجھے کچھ عرض کرنا ہے مولانا اپنی خداداد فراست سے سمجھ گئے کہ کیا کہنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں ایک ضرورت پیش آگئی ہے لوگوں نے سمجھا کہ استنجا وغیرہ کی ضرورت پیش آئی ہوگی۔ حضرت گھر میں گئے حضرت کی بڑی بہن بیوہ تھیں پچانوے برس کی عمر میں نہ نکاح کے قابل نہ کچھ مگر اعتراض کرنے والے کو اس کی کیا ضرورت ہے وہ تو یہ کہتا ہے کہ:۔ ''آپ دنیا کو (نکاح بیوگان کی) نصیحت کرتے ہیں مگر آپ کی بہن تو بیٹھی ہے'' گھر میں گئے تو بڑی بہن کے پیروں پر ہاتھ رکھا' انہوں نے گھبرا کر کہا بھائی تم تو عالم ہو یہ کیا کر رہے ہو فرمایا:۔ ''بہرحال میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں' آج ایک سنت رسول زندہ ہوتی ہے اگر آپ ہمت کریں تو آپ پر موقوف ہے۔

فرمایا کہ: ''میں ناکارہ اور سنت رسول کا زندہ کرنا میری وجہ سے؟''

حضرت نے فرمایا کہ:۔ ''آپ نکاح کر لیجئے''

فرمایا کہ:۔ بھائی تم میری حالت دیکھ رہے کہ' منہ میں دانت نہیں ہے' کمر جھک گئی ہے ۹۵ برس میری عمر ہے مولانا نے فرمایا یہ سب میں جانتا ہوں اعتراض کرنے والے اس چیز کو نہیں دیکھتے۔ ہمشیرہ نے یہ سن کر فرمایا کہ:۔ اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے زندہ ہو سکے تو میں جان قربان کرنے کو بھی تیار ہوں اسی وقت جو چودہ پندرہ آدمی خاندان کے موجود تھے ان کے سامنے نکاح پڑھایا گیا گواہ بنا دیئے گئے اس میں کچھ دیر لگ گئی پھر حضرت نانوتویؒ باہر آئے اور مجمع میں دوبارہ تقریر شروع کی پھر وہی سائل کھڑا ہوا کہ کچھ عرض کرنا ہے فرمایا کہیے اس نے کہا کہ:۔

آپ دنیا کو نصیحت کر رہے ہیں اور آپ کی بہن بیوہ بیٹھی ہے تو ہم پر کیا اثر ہوگا؟

فرمایا:۔ کون کہتا ہے؟ ان کے نکاح کے تو شاید گواہ بھی یہاں موجود ہونگے۔

دو تین آدمی درمیان میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ حضرت کی ہمشیرہ کا ہمارے سامنے نکاح ہوا ہے ''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے''۔ (انمول موتی)

دینی تعلیم کی برکت

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ کے والد صاحب وکیل تھے اور ان کے دو بیٹے تھے ایک کو انہوں نے وکیل اور ایک کو عالم دین بنایا۔ کسی نے پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ کہا کہ جب میں کچہری سے کام کر کے شام کو تھکا ہارا گھر واپس آتا ہوں تو جو بیٹا عالم دین ہے وہ خود خدمت کیلئے آتا ہے حتیٰ کہ میرے پاؤں سے جوتے خود اتارتا ہے اور دوسرا بیٹا اپنے نوکر کو بھیج دیتا ہے بس یہی فرق ہے۔ سر سید احمد خان مرحوم برصغیر میں تعلیم جدید کے گویا مجدد تھے۔

لیکن یہ افسوسناک حقیقت بھی سنئے کہ اپنے بچوں کی تربیت دینی خطوط پر نہ کرنے کا انجام کیا ہوا؟ کہ ان کے صاحبزادے سید محمود نے سر سید صاحب کو بڑھاپے کے عالم میں گھر سے نکال دیا حتیٰ کہ سر سید جب فوت ہوئے تو سید محمود اپنے بنگلے میں بیٹھا شراب سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اور باپ کی تجہیز و تکفین کے لئے شہر میں چندہ ہو رہا تھا نواب محسن الملک کے عطیہ سے تجہیز و تکفین ہوئی۔ (دین و دانش)

فکر آخرت کا نادر واقعہ

حضرت شاہ لطف رسول صاحب رحمہ اللہ ایک بزرگ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ تھانہ بھون ہی میں قیام رہتا تھا۔ ان کے پاس ایک کارڈ بیرنگ آیا (پہلے کارڈ بھی لفافہ کی طرح بیرنگ چلتے تھے) انہوں نے بے ضرورت سمجھ کر اس کو بغیر پڑھے ہوئے واپس کر دیا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا:

''آپ کارڈ کا مضمون تو پڑھ لیتے پھر ہی واپس کرتے'' شاہ صاحب نے فرمایا کہ: ''مضمون پڑھ لینے کے بعد واپس کرنا خیانت ہوتی۔ کیونکہ کارڈ سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے وہ فائدہ میں اٹھالیتا اور ڈاکخانہ کو اس کی خدمت کا معاوضہ نہ ملتا۔

ف :۔ ایسے چھوٹے چھوٹے معاملات پر نظر انہیں لوگوں کی جاتی ہے جن کے دل پر آخرت کی فکر اور خوف خدا چھایا ہوا ہو۔ (مجالس حکیم الامت)

ایک بزرگ کا اکرام

ٹھسکہ ایک مقام ہے وہاں کے ایک بزرگ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے یہاں آئے وہ اہل سماع میں سے تھے مگر دو کاندار نہ تھے۔ مولانا نے فوراً ایک روپیہ نذر کیا اور خدام سے کہہ دیا۔ بدعت کا ذکر مطلق نہ کرنا کیونکہ مہمان کو رنج ہوگا۔ جب کھانے کا وقت ہوا تو کھانا شاہ صاحب کو تو خدام سے کھلوایا اور ان کے سائیسوں کو خود کھلایا (ان کے سائیس بھنگی تھے) چلتے وقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ درویش آپ ہی ہیں اور ہم تو محض نقال ہی ہیں۔

یہ قصہ مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے سنا تو فرمایا اچھا نہیں کیا۔ **من وقر اهل بدعة فقداعان علی هدم الاسلام** حدیث ہے کسی نے یہ مقولہ حضرت کا وہاں جا نقل کیا تو مولانا نے کہا یہ تو بدعتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفد بنی ثقیف کا جو کہ کافر تھا اکرام کیا پھر یہ جواب حضرت نے سنا تو فرمایا غور نہیں فرمایا مولانا نے اکرام کافر سے فتنہ نہیں ہوتا اور اکرام بدعتی سے فتنہ ہوتا ہے پھر اس شخص نے یہ خبر مولانا کو پہنچائی تو اس کو ڈانٹ دیا اور کہا جاؤ تمہیں کیا پڑی یہ باہمی تعلقات تھے ان حضرات کے اور وہ شان علم تھی۔ باہم علمی اختلاف رہا اور جب وہ بڑھنے لگا فوراً روک دیا۔

مولانا گنگوہی رحمہ اللہ پر نقشبندیت کی شان غالب تھی اور مولانا پر چشتیت کی اور یہی چشتیت حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ پر غالب تھی۔ خواجہ صاحب (حضرت عزیز الحسن صاحب جامع ملفوظات) نے عرض کیا اور حضور (حضرت سیدی مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ میں اعتدال ہے فرمایا کچھ نہیں ہے پھر فرمایا کمال تو اہل کمال ہی میں ہوتا ہے مگر الحمد للہ ہم نے اہل کمال کو دیکھا ہے اور اب بھی ان کے قائم مقام حضرات غنیمت ہیں۔

چونکہ شد خورشید مارا کرد داغ   چارہ نبود برمقامش از چراغ

پھر فرمایا کہ ظاہر میں ہے تو بے ادبی مگر بعضے متاخرین بعضے متقدمین سے افضل ہیں۔ کمال کسی پر ختم نہیں یہ نبوت تھوڑا ہی ہے جو ختم ہو جائے۔ مجھے مولانا گنگوہی کے ساتھ زیادہ عقیدت ہے بہ نسبت مولانا کے اور بعض لوگ اس کے برعکس خیال رکھتے ہیں۔ مولانا گنگوہی کی شان سلف کے بہت مشابہ ہے زمانہ میں متاخر سہی مگر حالات وہی ہیں جو سلف کے تھے۔ (قصص الاکابر)

دُرودشریف آج ہمارے سامنے چمک رہا ہے

حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کوخواب میں دیکھا وہ فرمار ہے تھے کہ اے ابوعلی کتابوں میں لکھا ہوا ہمارا دُرودشریف اگرتم دیکھ لیتے توتم کوتعجب ہوتا کہ وہ آج ہمارے سامنے کیسا چمک رہا ہے۔(القول البدیع ص ۲۵۲)

حضرت شیخ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے انتقال کے بعد آپ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے تمام گناہ معاف کر کے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی...البتہ ایک گناہ مجھ سے ایسا سرزد ہو گیا تھا کہ اس کا اقرار کرتے ہوئے مجھے ندامت محسوس ہوئی جس کی وجہ سے میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور میرا چہرہ درست ہو گیا اور وہ گناہ یہ تھا کہ میں نے اپنی نوعمری میں ایک لڑکے کوشہوت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا...پھر ایک مرتبہ کسی بزرگ نے آپ کو بے قراری کے ساتھ خواب میں روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ کیا آپ دوبارہ دُنیا میں آنا چاہتے ہیں توآپ نے فرمایا کہ ہاں! لیکن میں اپنی بھلائی کے لیے دُنیا میں واپسی نہیں چاہتا بلکہ مخلوق کو اللہ کی جانب راغب کرنے کے لیے واپسی چاہتا ہوں اور ان کو یہاں کے حالات سے باخبر کرنے کی خواہش ہے...پھر کسی بزرگ نے خواب میں سوال کیا کہ وہاں آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اوّل تو اللہ تعالیٰ نے میرے تمام اچھے برے اعمال کا محاسبہ کیا ،اس کے بعد سب معاف کر کے میری مغفرت فرمادی...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

مفتی زین العابدین رحمہ اللہ کی کیفیت نماز

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مفتی زین العابدین صاحب میرے طالب علمی کے زمانہ میں رائے ونڈ تشریف لاتے تھے...ہم ان کی خدمت میں لگتے تو وہ مغرب کے بعد اوابین پڑھتے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ جاتا تھا وہ رکوع میں جاتے تو میں ان کی درمیانی رفتار میں تسبیحات شمار

کرتا تو پچیس تیس اور انیس کے درمیان تسبیحات پڑھ کر رکوع سے اُٹھتے تھے...

اس تعداد سے پہلے میں نے کبھی ان کو رکوع سے اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا...اور یہی حالت سجدہ میں ہوتی تھی...انیس اور پچیس کے درمیان تسبیحات ہوتی تھیں... جب بہت بیمار ہوگئے تو آخری ایام تھے بلال مسجد (فیصل آباد) تشریف لائے تو میں وہیں تھا مجھے اپنا طالب علمی کا زمانہ یاد آ گیا میں نے سوچا کہ بیماری میں دیکھیں کتنی تسبیحات پڑھتے ہیں میں پھر پیچھے بیٹھ گیا تو اس وقت بھی جبکہ مرض الموت تھا گیارہ گیارہ مرتبہ رکوع سجدے کی تسبیحات پڑھیں...ہم تو تین سے اوپر پڑھ لیں تو زبان غوطے کھانے لگتی ہے...

میرے بھائیو! نوافل بے شک کم پڑھ لو لیکن اچھی کر کے پڑھو...اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَحْسَنُ عَمَلاً کہ خوبصورت عمل کرو...اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نماز مسنون طریقہ پر خوبصورت بنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین (کایا پلٹ)

اکابر کا تقویٰ

فقیہ ابو اللیث ثمرقندی رحمہ اللہ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب سفر میں جاتے تو استنجاء کے ڈھیلے ساتھ رکھتے تھے جب ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا میں کسی دوسرے کی ملکیت سے بلا اجازت کے ڈھیلا استعمال کرنا اچھا نہیں سمجھتا...(تنبیہ الغافلین ص 14)

کثرت درود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا۔ اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنی درود بھیجی ہے کہ میں تم سے از راہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں۔ اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

دین کی اہمیت

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشا کے وقت ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا۔ مستفتی کے چلے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے۔ آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو۔ اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا لوگوں نے عرض کیا رات زیادہ ہوگی ہے آپ آرام فرمائیے۔ ہم صبح ہونے پر اس کو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ غلط بتلا دیا تھا۔ تمہارے آنے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے۔ جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا۔ (امثال عبرت جلد اول نمبر ۹)

شان حضرت نانوتوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتته الدنیا وھی راغمة کا مصداق دیکھا مولانا محمد قاسم صاحب حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بڑے بڑے معزز لوگ نواب و روٴسا زیارت کو حاضر ہوتے تھے وہاں کسی سے پوچھا کب تشریف لائیں گے۔ اس نے کہا اب تھوڑی دیر میں نکلیں گے حجرہ کے آگے ایک چٹائی بچھی تھی جس پر کبھی جھاڑو نہیں ہوئی تھی۔ سیروں گرد پڑی ہوئی تھی۔ وہاں بھلا کیوں جھاڑو ہوتی جن کا مذاق یہ تھا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے کہ جو مسجد میں دبا دبا کر جھاڑو دیتے ہیں ہمیں بھلا نہیں معلوم ہوتا اتنا تو کرے کہ خدا کے سامنے خاکساری کی شکل تو بنا لے وہ سجدہ ہی کیا ہوا جس میں ماتھا اور ناک مٹی میں نہ بھرے۔ بس کچی زمین ہو مٹی ناک کو ماتھے کو ہاتھوں کو اور تمام موضع سجدہ کو لگتی ہو۔ ہمارا تو اسی میں جی بہلا ہوتا ہے تو جن کا یہ مذاق ہو ان کی چٹائی پر کون جھاڑو دے وہ روٴسا اسی چٹائی پر بیٹھ جاتے تھے اور کھلی آنکھوں نظر آتا تھا۔ اتته الدنیا و ھی راغمة (اس کے پاس دنیا ناک رگڑتی ہوئی آتی ہے ۱۲) کہ اہل دنیا خاک آلودہ ہوتے تھے۔ (روح الافطار نمبر ۴)

اللہ کے حکم سے سزا

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب جب کسی کو پیٹتے تھے تو ایسی ایسی مزہ کی باتیں غصہ میں فرماتے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ کوئی طالب علم اگر کہتا کہ اللہ کے واسطے نہ ماریئے تو فرماتے ہاں اللہ ہی کے واسطے مارتا ہوں ایسے مفسدوں کو سزا دینے کے لئے اللہ ہی نے حکم دیا ہے وہ کہتا رسول کے واسطے نہ ماریئے۔ فرماتے ہاں رسول ہی کے واسطے مارتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسے مفسدوں کو سزا دو غرض یہ کہ اس قدر ہنسی کی باتیں فرماتے تھے کہ بہت ہی ہنسی آتی تھی۔ بڑے ذکی تھے ہر بات کا ایسا جواب دے دیتے تھے۔ (قصص الاکابر)

سونے کے رنگ سے چیزیں

حضرت ابوالحسن المیمونی رحمہ اللہ نے شیخ ابوعلی الحسن بن عیینہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ ان کی انگلیوں پر سونے یا زعفران کے رنگ سے بہت اچھی چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے پوچھا اے استاذ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا اے میرے بیٹے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کی وجہ سے (یہ شرافت عطا فرمائی گئی) (القول البدیع ص ۲۵۲)

جنت میں ساتھ رہنے کا شرف

حضرت شیخ علی بن عبدالکریم دمشقی رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن الامام زکی الدین المنذری کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا ہے کہ ہم جنت میں داخل ہو گئے پھر ہم نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا تو انہوں نے کہا کہ خوش خبری لے لو۔ (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس نے اپنے ہاتھ سے لکھا: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

مغفرت شدہ عورت سے ملاقات

علامہ قشیری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا' چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا' جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے' تو کفن چور نے بھی شرکت کی' اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو' جب لوگ دفن کر کے

واپس آ گئے اور رات ہوئی' تو کفن چور نے قبر کو کھودا' جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی' "سبحان اللہ ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے" کفن چور چونک پڑا' اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا' عورت نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی اور اُن لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی' تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا' یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی' اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کیلئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا.... (رسالہ قشیری)

یک طرفہ فیصلہ

امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا...ایک عورت اپنے خاوند کے خلاف شکایت لے کر آئی جب عدالت میں حاضر ہوئی اپنا بیان دیتے وقت زار و قطار رونا شروع کر دیا مجھ پر اس کی آہ و بکا کا بہت اثر ہوا اور میں نے قاضی شریح سے کہا "ابو امیہ...... اس عورت کے رونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یقیناً مظلوم اور بے کس ہے اس کی ضرور فریاد رسی کرنی چاہئے... میری یہ بات سن کر قاضی شریح نے کہا اے شعبی! یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی انہیں کنوئیں میں ڈالنے کے بعد اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے..." مطلب یہ ہے کہ یک طرفہ بات سن کر کبھی رائے قائم نہ کرنی چاہئے... دونوں کی بات سنو دونوں سے خوب حالات معلوم کرو پھر فیصلہ کرو... (کایا پلٹ)

صبح کی سیر

کسی نے حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے اچھی صحت کا راز معلوم کیا تو فرمایا عمر بھر دو باتوں کا خاص خیال رکھا ہے ایک یہ کہ جس چیز نے ایک بار نقصان دیا ہے پھر اس سے پرہیز کیا... دوم صبح کی سیر کا ناغہ نہیں کیا... (کایا پلٹ)

حفظ قرآن کے لیے وظیفہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرماویں۔ تا کہ میں قرآن مجید یاد کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گریہ وزاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرا دیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

عجیب شان تواضع

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ایک مرتبہ گنگوہ تشریف لائے مولانا کے پائجامہ میں بجائے کمر بند کے بان پڑا ہوا تھا۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے دریافت فرمایا کہ یہ بان کیوں ڈالا ہے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے جواب دیا کہ کمر بند تلاش کیا مگر اس وقت ملا نہیں اس لئے بان ڈال لیا۔ مولانا گنگوہی نے فرمایا اچھا میرا کمر بند جو الگنی پر پڑا ہے۔ ڈال لو۔ چنانچہ کمر بند باندھنے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ اس میں روپیہ بھی بندھا ہوا ہے حضرت سے کہا کہ اس کمر بند میں تو روپیہ بھی بندھا ہوا ہے۔

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مع روپیہ کے کمر بند آپ کی نذر ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے روپیہ لے لیا اور کمر بند پائجامہ میں بلا تکلف ڈال لیا۔ (قصص الاکابر)

درود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

حضرت عبداللہ بن عمر بن میسرۃ القواریری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا بخش دیا۔ دریافت کیا کہ کس سبب سے؟ کہا جب میں حدیث لکھتا تو ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لکھتا تھا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

فرشتوں کے ساتھ آسمان میں نماز پڑھنے کی سعادت

حضرت جعفر بن عبداللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان میں ملائکہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ میں نے اس ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں۔

یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مبارک آتا تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھتا تھا۔ اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے۔ (القول البدیع ص ۲۵۴)

کلام میں اثر کیسے ہوتا ہے؟

ستر اَسّی سال پہلے کی بات ہے، دمشق کی ایک چھوٹی سی مسجد میں شیخ علی نماز فجر کے بعد درس دیا کرتے تھے، اس درس کو سننے کے لیے لوگ دُور دُور سے آتے... مسجد بھر جاتی... سڑکوں پر چٹائیاں بچھا کر سامعین کا ہجوم شیخ کی گفتگو میں محو ہوتا... شیخ کی باتیں دل سے نکلتیں اور سننے والوں کی زندگیاں بدلتیں... آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ پھوٹتا اور باطن کی کدورتوں کو صاف کرتا چلا جاتا... لوگ واپس ہوتے تو اُن کے دامن میں بے حسی اور غفلت کی حیات پر ندامت کی سوغات ہوتی ...اور دل میں عمل صالح کے عزم و جذبہ کا تحفہ ہوتا... اسی سوغات اور اسی تحفے کو لینے کیلئے خلق خدا پروانہ وار آتی، داغِ حسرت نشانِ منزل ہے... جہاں یہ ملے... لوگ وہاں کا رخ کیوں نہیں کریں گے...

شیخ کے ایک شاگرد نے اُن سے پوچھا ''ہم کئی اہل علم کے مواعظ اور تقریریں سنتے ہیں... لیکن جو تاثیر آپ کے بیان میں ہے وہ کہیں نہیں... اس کی کیا وجہ ہے؟'' ...شیخ نے ابتداء میں اُنہیں ٹال دیا... لیکن اصرار کرنے کے بعد فرمایا

''بھائی! آپ اصرار کر رہے ہیں تو بتائے دیتا ہوں کہ اس درس کے لیے میں رات کے آخری پہر قرآن کریم کے دس پارے پڑھتا ہوں... اِس کے بعد اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہوں کہ میرا یہ درس اور گفتگو سننے والوں کے لیے مفید ثابت ہو...'' ظاہر ہے ایسے اللہ والے کے وعظ میں اثر کیوں نہ ہوگا.. (کایا پلٹ)

سوالاکھ طواف کی مَنّت

حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ (خلیفہ شیخ الحدیث حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں... مفسرِ قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے صاحبزادہ مولوی حبیب اللہ رحمہ اللہ جب یہاں (مکہ مکرمہ) پہنچے تھے.. تو اس وقت ان کے پاس یہاں رہائش کی کوئی شکل... صورت قانونی بھی نہیں تھی... اور ظاہری معیشت کے اعتبار سے بھی یہاں قیام کی شکل نہیں تھی... تو انہوں نے منت مانی تھی کہ الٰہی! میرا یہاں رہنے کا انتظام ہو جائے اور اقامہ مل جائے تو میں سوالاکھ طواف کروں گا... ان کے خدام فرماتے ہیں کہ جیسی نذر مانی اور اسکے ساتھ انہوں نے فیصلہ کا انتظار کیے بغیر طواف شروع کر دیئے تھے... رات میں... دن میں... جس وقت جاؤ تو ان کو ہم طواف میں مشغول پاتے تھے...

مولانا غلام رسول صاحب بتاتے تھے کہ ان کی طرح سے دوڑ کر طواف کرنے والا ہم نے نہیں دیکھا... تو انہوں نے طواف پورے کر لیے تھے... اور اس کے نتیجہ میں اس وقت حکومت کی طرف سے اقامہ مل گیا کہ ان کی یہ نذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی... اور آرڈر (Order) ان کے متعلق آیا کہ ان کو نہ صرف قیام کی اجازت دی جاتی ہے... بلکہ حکومت قیام سارا کا انتظام کرنے کے لیے تیار ہے... اور حکومت نے اپنی طرف سے وظیفہ کے لیے بھی پیشکش کی... مگر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے کوئی چیز نہیں چاہیے... مجھے بس اسی حرم شریف میں ایک کونہ مل جائے کہ میں یہاں پڑا رہوں... چنانچہ حرم شریف میں جو تہہ خانہ ہے تو... اس وقت اس میں خالی... کمرے بنے ہوئے تھے... تو ایک کمرہ ان کو دیا گیا تھا... اس میں وہ مقیم تھے... (جمال محمدی ص ۲۰۸)

سلطانی میں درویشی

''حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (م632ھ) نے اپنے وصال سے پہلے یہ وصیت کی تھی کہ ان کے جنازہ کی نماز ایسا شخص پڑھائے جو ہمیشہ عفیف رہا ہو (کبھی زنا نہ کیا ہو) عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں اور ہمیشہ نماز باجماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو نماز جنازہ کے وقت جب اس وصیت کا اعلان کیا گیا تو (سلطان شمس الدین) التمش نے بھی اس کو

سنا اور تھوڑی دیر خاموش رہا کہ کسی بزرگ کو یہ سعادت حاصل ہو لیکن جب کسی نے امامت کے لیے سبقت نہیں کی تو وہ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ میری خواہش تو یہی تھی کہ میرے حال سے کسی کو واقفیت نہ ہو لیکن خواجہ کے حکم کے آگے کوئی چارہ نہیں پھر جنازہ کی نماز پڑھائی اور ایک طرف تو اپنے کاندھے پر جنازہ اٹھایا اور بقیہ تین طرف اولیاء اللہ اپنے اپنے کاندھوں پر قطب صاحب رحمہ اللہ کے جسد مبارک کو مدفن تک لے گئے" (جواہر پارے اول ص ۱۶۴)

حج کیلئے دُعا

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ جب بمبئی میں تشریف لے گئے تو ایک سوداگر نے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی حج نصیب کرے... آپ نے فرمایا کہ ایک شرط سے دُعا کروں گا وہ یہ کہ جس دن جہاز چھوٹے... مجھے اپنے اوپر پورا اختیار دیدو کہ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر جہاز میں بٹھلا دوں اور وہ تم کو لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو جائے اور جب تک یہ نہ ہو تو صرف میری دعا سے کیا کام چل سکتا ہے...

تالاب میں کتنا پانی!

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسے میں تھے، ایک انگریز مدرسے میں آیا وہ آکر حضرت سے کہنے لگا "آپ مدرسے میں، بچوں کو کیا پڑھاتے ہیں؟ اور آپ کے بچے کیا بن کر نکلتے ہیں؟ آپ ان کو انگریزی پڑھائیں، سائنس پڑھائیں تا کہ ان کی عقل کھلے، ذہن کھلے... دیکھو! ہم اپنے بچوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں، اسی لیے تو میرے بچے کی عقل بہت تیز ہے..." جب اس نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا کہ میرے بیٹے کی عقل بہت تیز ہے حضرت نے اس انگریز کے بیٹے کو بلایا، قریب وضو کرنے کا تالاب تھا... حضرت نے اس بچے سے پوچھا "اچھا بھئی بتاؤ اس تالاب میں کتنے پیالے پانی ہے؟" اب وہ انگریز کا بچہ حضرت کا منہ دیکھنے لگا... وہ کیا بتائے کہ تالاب میں کتنے پیالے پانی ہے... پھر حضرت نے ایک طالب علم کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ "بتاؤ اس تالاب میں کتنے پیالے پانی ہے.....؟" طالب علم نے کہا: "حضرت! اگر پیالہ اتنا ہو جتنا یہ تالاب ہے تو ایک پیالہ اور اس سے آدھا ہو تو دو پیالے، اگر پیالہ تالاب کے چوتھائی کے برابر ہو تو تالاب میں چار پیالہ پانی ہوگا..."

رحمت کا ہے دروازہ کھلا

احمد بن ابی غالب چھٹی صدی ہجری کے بزرگ ہیں....لوگ ان کے پاس دُعا کے لیے عموماً حاضر ہوتے تھے...ایک مرتبہ کوئی صاحب ان کی خدمت میں آئے اور کسی چیز کے متعلق کہا کہ ''آپ فلاں صاحب سے میرے لیے وہ چیز مانگ لیجئے''....احمد فرمانے لگے:....

''میرے بھائی! میرے ساتھ کھڑے ہوجایئے...دونوں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ ہی سے کیوں نہ مانگ لیں..کھلا دَر چھوڑ کر بند دروازے کا رُخ کیوں کیا جائے...'' (ذیل طبقات الحنابلۃ)

یقیناً اللہ کا دَر ہر وقت کھلا ہے...یہ یقین اور ایمان کی کمزوری ہوتی ہے کہ اسے چھوڑ کر مخلوق کے بند دروازوں پر کھڑے ہوکر ذلت اُٹھائی جائے...

اس کھلے دَر کی طرف رجوع کی عادت تو ڈالیے...آزما کر تو دیکھئے.

دوسروں کی راحت کا خیال

حضرت سیدنا شیخ ابو عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا...اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سکہ دے جاتا...آپ اس کو لے لیتے...ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکہ نہ لیا...

جب حضرت سیدنا شیخ عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے اور ان کو یہ معلوم ہوا...تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شاگرد سے فرمایا..تو نے کھوٹا درہم کیوں نہیں لیا؟

کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سکہ ہی دیتا رہا ہے...اور میں بھی چپ چاپ لے لیتا ہوں...تاکہ یہ کسی دوسرے مسلمان کو نہ دے آئے...(احیاء العلوم)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی عجیب نصیحت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ نے اپنے ایک مرید کو خلافت دی اور فرمایا کہ فلاں مقام پر جاکر دین کی تبلیغ واشاعت کرو چلتے چلتے مرید نے عرض کیا کہ:

کوئی نصیحت فرمایئے...شیخ نے فرمایا کہ دو باتوں کی نصیحت کرتا ہوں کہ خدائی کا دعویٰ مت کرو اور نبوت کا دعویٰ مت کرو....

وہ حیران ہوا کہ حضرت میں برسہا برس آپ کی صحبت میں رہا.... کیا اب بھی یہ احتمال اور خطرہ تھا کہ میں خدائی اور نبوت کا دعویٰ کروں گا.... فرمایا کہ خدائی اور نبوت کے دعوی کا مطلب سمجھ لو.... پھر بات کرو.... خدا کی ذات وہ ہے کہ وہ جو کہہ دے وہی اٹل ہو.... اس سے اختلاف کبھی نہیں ہوسکتا جو انسان اپنی رائے کو اس درجہ میں پیش کرے کہ وہ اٹل ہو.... اس کے خلاف نہ ہوسکے کوئی بندہ اپنی رائے پر اتنا اصرار کرے تو اس سے بڑھ کر خدائی کا دعوی کیا ہوگا؟ اور نبی وہ ہے کہ جو زبان سے فرمائے وہ سچی بات ہے کبھی جھوٹ نہیں ہوسکتا جو شخص اپنے قول کے بارے میں کہے کہ یہ اتنی سچی بات ہے کہ اس کے خلاف ہو نہیں سکتا وہ درپردہ گویا نبوت کا مدعی ہے کہ میری بات غلط نہیں ہوسکتی.... حالانکہ اس کی رائے ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کا ایک ہندو سے برتاؤ

مولانا محمود رام پوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:... ''ایک مرتبہ میں اور ایک ہندو تحصیل دیوبند میں کسی کام کو گئے، میں حضرت شیخ الہند کے ہاں مہمان ہوا اور وہ ہندو بھی اپنے بھائیوں کے گھر کھانا کھا کر میرے پاس آ گیا کہ میں بھی یہاں ہی رہوں گا... اس کو ایک چارپائی دے دی گئی... جب ہم سب سو گئے تو رات کو میں نے دیکھا کہ مولانا (حضرت شیخ الہند) اٹھے... میں لیٹا رہا اور دیکھتا رہا کہ اگر کوئی مشقت کا کام کریں گے تو میں امداد کروں گا ورنہ خواہ مخواہ اپنے جاگنے کا اظہار کر کے کیوں پریشان کروں....

میں نے دیکھا کہ مولانا اس ہندو کی طرف بڑھے اور اس کی چارپائی پر بیٹھ کر اس کے پیر دبانے شروع کیے.... وہ خراٹے لے کر خوب سوتا رہا.... مولانا محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور عرض کیا: ''حضرت! آپ تکلیف نہ کریں... میں دبا دوں گا....'' مولانا نے فرمایا: ''تم جا کر سوؤ... یہ میرا مہمان ہے... میں ہی اس کی خدمت انجام دوں گا....'' مجبوراً میں چپ رہ گیا اور مولانا اس ہندو کے پاؤں دباتے رہے....'' (ارواح ثلاثہ: ۲۸۵)

ذوق عبادت... ایک لاکھ نوافل

عالم ربانی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ (شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والہ) عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں.. ایک

دفعہ حضرت کو بہت اہم حاجت پیش آئی تو حق تعالیٰ سے دُعا کی کہ یا اللہ! میری یہ حاجت پوری فرمادیں تو میں ایک لاکھ نفل پڑھوں گا...

غالباً یہ مقصد ہوگا کہ جب حاجت پوری ہونے سے نفل واجب ہو جائیں گے تو ادا کرنا بھی ضروری ہوگا... تو اس طرح ایک لاکھ پڑھ لوں گا... چنانچہ آپ کی حاجت پوری ہوگئی اور آپ نے ایک لاکھ نوافل ادا کئے (اصلاحی مضامین)

کتابوں میں دُرود شریف لکھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن صالح سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب الحدیث کو خواب میں دیکھا گیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا کہ میری مغفرت کردی گئی۔ پوچھا کس عمل کی وجہ سے؟ کہا کہ اپنی کتابوں میں دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (القول البدیع ص ۲۵۵)

دو اُنگلیوں سے بکثرت دُرود شریف لکھنے کی برکت

حضرت اسماعیل بن علی بن المثنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب حدیث کو خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ کہا کہ میری مغفرت کردی گئی۔ پوچھا کس عمل سے؟ کہا کہ میں ان دو انگلیوں سے بکثرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھا کرتا تھا۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

ولی کی بشارت

حضرت عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ فارحہ فرماتی تھیں کہ ان کے ماموں العربی انفشتالی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بھانجی فارحہ کے ہاں ایک ولی کبیر پیدا ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا باپ کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسعود دباغ'' یہی وجہ تھی کہ العربی انفشتالی نے میرے والد مسعود قدس سرہ العزیز کو رشتہ کے لیے پسند فرمایا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جائے درُود سے نور کا ستون

حضرت عبداللہ مروزی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد صاحب دونوں رات کو حدیث کا دور کرتے تھے، اس جگہ سے دیکھا گیا کہ نور کا ایک ستون بلند ہوتا ہے اور آسمان پر بادلوں تک پہنچ جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ یہ نور کیا چیز ہے؟ کہا گیا یہ تم دونوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف ہے جب تم دونوں دور کرتے ہو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَ کَرَّمَ۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

تاثیر کلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے نام سے کون ناواقف ہوگا؟ وہ پشاور ایک سیرت کے جلسے میں تقریر کے لیے گئے...دو دن تقریر کرنی تھی... پہلے دن تقریر کی جو جمی نہیں...فرماتے ہیں "مجھے بھی اپنی تقریر کے نہ جمنے کا احساس تھا...قیام گاہ پر آیا تو دُعا کی ایک اضطراری کیفیت طاری ہوئی جو اکثر رنگ لاتی ہے...میں نے خدا کے سامنے اپنے عجز اور نا اہلیت کا اقرار کرتے ہوئے مدد کی دعا کی...

دوسرے دن کا جلسہ اصل جلسہ تھا...سردار عبدالرب نشتر بھی تشریف رکھتے تھے...مجھے معلوم نہیں کہ اس وقت مضامین کا ورود کہاں سے ہو رہا تھا اور زبان میں طاقت کہاں سے آ گئی تھی کہ میں خود بھی اس کے زور میں بہہ رہا تھا اور مجمع بھی مسرت و سرشار تھا...دیکھنے والوں نے بتلایا کہ عبدالرب نشتر چہرہ پر رومال رکھے ہوئے تھے اور آنکھ سے آنسو جاری تھے تقریر ختم ہوئی تو بہت سے پٹھان اٹھ کر سامنے آئے اور کہا کہ کیا حکم ہے. (کایا پلٹ)

کمال تو یہ ہے

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ وضو کرتے میں اقلیدس و مساحت کے سوالات حل کرتے جاتے تھے ایک وہاں اسکول تھا وہاں کے مدرس پوچھنے آ جاتے تھے۔ مولانا یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اول مرتبہ ہی میں جہاں تک میرا ذہن پہنچنا ہوتا ہے پہنچ جاتا ہے اگر نہیں پہنچتا تو سمجھ لیتا ہوں کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آوے گی۔ باوجود اس کمال کے جب سمجھ میں نہ آتا تھا تو کسی کے پاس کتاب لے کر بلا تکلف جا بیٹھتے تھے۔ (قصص الاکابر)

شانِ تواضع

مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ اپنے تمام مجمع میں خوش پوشاک نازک مزاج نازک بدن تھے اور حسین بھی ایسے تھے کہ معلوم ہوتا تھا شہزادہ ہیں ان کی حکایت ہے کہ موضع املیا کے ایک شخص نے مولانا کی مع طالب علموں کے آموں کی دعوت کی وہ گاؤں دیوبند سے تین کوس ہے۔ سواری بھی نہیں لایا مولانا مع رفقاء کے پیدل گئے اور وہاں آم کھائے جب چلنے لگے تو اس نے بہت سے آم گھر لے جانے کے لئے دیے اور بدتمیزی یہ کی کہ ان کے پہنچانے کے لئے بھی مزدور تک نہ دیا۔ بس سامنے لا کر رکھ دیئے کہ ان کو لیتے جایئے۔ مولانا کا حصہ بھی اوروں سے زیادہ ہی دیا گیا۔ سب اپنے اپنے آم کپڑے میں باندھ کر چلے مولانا بھی بغل میں لے کر چلے ایک طرف کی بغل دکھ گئی تو دوسری طرف لے لیا۔ جگہ تھی دور بار بار کروٹیں بدلتے تھے یہاں تک کہ دیوبند پہنچے تو ہاتھ زیادہ تھک گئے مولانا نے اس گٹھڑی کو سر پر رکھ لیا اور فرماتے تھے کہ بھائی یہ ترکیب پہلے سے سمجھ میں نہ آئی اس وقت حالت یہ تھی کہ مولانا کو دونوں طرف سے بازار میں سلام ہو رہے تھے اور مولانا جواب دیتے جاتے تھے اور اس حالت سے مولانا کو ذرا بھی تغیر نہ تھا۔

سبحان اللہ! کیا تواضع ہے نفس ان حضرات میں تھا ہی نہیں۔ یہ قصہ میں نے مولوی ظفر احمد مرحوم تھانوی سے سنا جو اس زمانہ میں وہاں طالب علمی کرتے تھے۔ (چہارم حسن العزیز)

اصاغر نوازی کی عجیب مثال

ایک مرتبہ تحریک خلافت کے زمانہ میں حضرت کی بیٹھک میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے میرے (حضرت حکیم الامت مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) متعلق برے بھلے الفاظ کہہ رہے تھے کچھ الفاظ حضرت کے کانوں میں پڑ گئے باہر تشریف لے آئے بہت خفا ہوئے اور یہ فرمایا کہ تم اسی شخص کے باب میں یہ الفاظ کہہ رہے ہو جس کو میں ایسا ایسا سمجھتا ہوں اور یہ فرمایا خبردار جو آئندہ ایسے الفاظ کبھی استعمال کئے اور یہ فرمایا کہ میرے پاس کوئی وحی آئی ہے کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ سب ٹھیک ہے میری بھی ایک رائے ہے اس کی بھی ایک رائے

ہے ایک مرتبہ حضرت نے یہ فرمایا کہ ہمیں تو اس پر بھی فخر ہے کہ جو شخص تمام ہندوستان سے یہ متاثر نہ ہوا اور کسی کی بھی پرواہ نہ کی وہ بھی ہماری ہی جماعت سے ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

ایک رسم کی اصلاح

ایک صوفی غیر متشرع الہ آباد کے میرے پاس گنگوہ میں آئے اور پھولوں کا ایک ہار مجھے دے کر کہا کہ آج ایک باغ میں سے پھول لایا تھا۔ کچھ تو حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب رحمہ اللہ کے ہاں چڑھائے اور کچھ اس میں کا بچا ہوا تمہارے پاس لے آیا۔

میں نے ان سے ان کے مذاق کے موافق کہا کہ اگر کوئی شخص نہایت لطیف المزاج اسی روپیہ تولہ کا عطر لگاتا ہو اور آپ اس کے پاس بالکل معمولی اور خراب چار آنہ تولہ کا عطر لے جا کر اسکے کپڑوں میں لگا دیں تو کیا اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ سو یہ حضرات اولیاء اللہ جنت کے روائح سے مشرف ہو چکے ہیں اور ان کا روائح اور دنیا کے پانچ پھولوں میں یہی نسبت ہے تو ان کے قبور پر ان پھولوں کا چڑھانا ان کو کیسے گوارا ہوگا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور توبہ کر لی اور کہنے لگے کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ (دعوات عبدیت جلد اول)

یہ بہترین چیز ہے

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن دارم الدارمی جو کہ نہشل کے نام سے معروف تھے فرماتے ہیں کہ میں احادیث کی تخریج کے لئے لکھا کرتا تھا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً۔ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ گویا میری چیزوں میں سے ایک قلم دست مبارک میں لیا اور فرمایا کہ ھٰذَا جَیِّدٌ یہ بہترین چیز ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

وفات کے بعد اچھی حالت میں دیکھا

حضرت حسن بن رشیق کو ان کی موت کے بعد اچھی حالت میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کس عمل کی وجہ سے؟ کہا کہ بوجہ کثرت درُود شریف پڑھنے کے، جو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ (برکاتِ درُود شریف)

ایذاؤں پر صبر کا انعام

جادتمار کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! کدھر پہنچے؟ کہنے لگے یہ بڑی دور کی بات ہے علم کے لیے بڑی شرطیں اور آفتیں ہیں جن سے کم ہی لوگ نجات پاتے ہیں، میں نے کہا پھر کس بات سے نجات ہوئی؟ فرمایا لوگوں کی بہتان تراشی کے سبب... (مرنے والوں سے ملاقات)

حلم وتحمل

ایک دن عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر پر متوسلین اور خدام وغیرہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے... اچانک ایک صاحب آئے جو حضرت کے کوئی رشتہ دار تھے... داڑھی مونچھ صاف... عام آدمیوں کی طرح تھے... دروازے میں داخل ہوتے ہی گالیاں دینا شروع کردیں... انتہائی بے ادبانہ لہجے میں جتنے الفاظ برائی کے ان کے منہ میں آئے کہتے ہی گئے... آگے سے حضرت ان کی ہر بات پہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی ہم سے غلطی ہوگئی ہے... تم ہمیں معاف کردو... ہم ان شاء اللہ تلافی کردیں گے... تمہارے پاؤں پکڑتے ہیں... معاف کردو...

بہر حال' ان صاحب کا اس قدر شدید غصے کا عالم کہ دیکھنے والے کو بھی برداشت نہ ہو... بالآخر ٹھنڈے ہوگئے... بعد میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ اس اللہ کے بندے کو کوئی غلط اطلاع مل گئی تھی... اس وجہ سے ان کو غصہ آ گیا تھا... اگر میں چاہتا تو ان کو جواب دے سکتا تھا اور بدلہ لے سکتا تھا... لیکن اس واسطے میں نے اس کو ٹھنڈا کیا کہ بہر حال یہ رشتہ دار ہے اور رشتہ داروں کے بھی حقوق ہوتے ہیں... تو رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلق کرلینا آسان ہے... لیکن تعلق جوڑ کر رکھنا یہ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے کہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ پیار سے... محبت سے... شفقت سے اور خیر خواہی سے دو. (کایا پلٹ)

مدینہ منورہ بلوایا اور کرایہ کا انتظام بھی کرایا

مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے خلیفہ حضرت محبّ الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل

حاضر ہوتے تھے۔آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محب الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے؟'' عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا۔کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ کے لیے سواری کا انتظام کرلیا ہے۔آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے۔چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔(دینی دستر خوان جلد اوّل)

طلباء کی دلجوئی

ایک مرتبہ مدرسہ دیوبند میں کسی نے آم بھیجے۔سب طالب علم وہیں آم کھا رہے تھے اور مولانا محمد یعقوب صاحب بھی وہیں کھا رہے تھے۔مگر مولانا نے طالب علموں کی طرف سے پشت کرلی تھی۔طالب علموں میں جو ثقہ تھے۔انہوں نے مولانا کی پناہ لے لی تھی کیونکہ طالب علم آپس میں چپکے چپکے رس وغیرہ ایک دوسرے پر نچوڑ دیتے تھے پھر مولانا اٹھ کر حجرے میں چلے گئے اور مولانا محمد قاسم صاحب طالب علموں کے ساتھ تماشا دیکھتے رہے۔طالب علموں میں خوب گٹھلی بکل چلا پھر جب خوب چل پڑی تو مولانا محمد یعقوب صاحب باہر نکل آئے۔مولانا کو دیکھ کر سب بھاگ گئے مولانا کی بڑی ہیبت تھی۔میں (یعنی اپنے حضرت مولانا سیدنا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) بھی مولانا کی پناہ میں تھا۔بعد میں لوگوں نے بہت چاہا کہ میرے اوپر بھی رس اور گٹھلی بکل ڈالیں مگر میں نے اپنے حجرہ میں جا کر اندر سے زنجیر لگا لی تب لوگ مجبور ہو گئے۔ہر چند کھلوانا چاہا مگر میں نے نہ کھولا۔(قصص الاکابر)

ہر حدیث پر درود شریف لکھنے کی برکت

حضرت حافظ ابو موسیٰ المدینی نے اپنی کتاب میں محدثین کی جماعت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو بعد وفات کے خواب میں دیکھا وہ بتا رہے تھے کہ ان کی مغفرت کر دی گئی ہے اس وجہ سے کہ وہ ہر حدیث پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے۔(القول البدیع ص ۲۵۵)

مجلس میں حاضر ہونے کی ترغیب

حضرت ابوالعباس الخیاط ایک مرتبہ ابومحمد بن رشیق رحمہما اللہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ شیخ نے ان کا اکرام کیا اور کہا کہ شیخ کے سامنے پیش کرنے کی کوئی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا لو پڑھو۔ اس کے بعد (تیسری مرتبہ) میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرمارہے تھے۔ تم رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کیونکہ وہ اس (مجلس) میں مجھ پر اتنی اتنی بار دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

آفاق میں تذکرہ

عبدالحکیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ درس میں بیٹھا ہوا تھا.. اچانک ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا میں نے کل رات خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی آسمان سے اُترا، سفید پوش تھا اور بغداد کے سب سے بلند مینارہ، مینارۂ مشیب کے اوپر کھڑا ہو کر اعلان کیا "مَاذَا فَقَدَ النَّاسِ؟" (لوگ کس چیز سے محروم ہوگئے؟) مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو لوگ دُنیا کے سب سے بڑے عالم سے محروم ہو جائیں گے... چنانچہ جب صبح ہوئی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا... سارے لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر بہت روئے... مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا آج وہ شخص مرگیا جو اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے غم دور کرتا تھا اور ان کے لیے آسانی پیدا کرتا تھا... (مرنے والوں سے ملاقات)

اللہ والوں کے وقت میں برکت

اللہ والوں کے وقت میں بڑی برکت ہوتی ہے... وہ تھوڑے سے وقت میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں... امام غزالی رحمہ اللہ کی پوری عمر پر ان کی لکھی ہوئی تصانیف کو حساب سے تقسیم کیا جائے تو روزانہ سولہ جز کی تصنیف بنتی ہے جو کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔

اور شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب "الیواقیت والجوہر" میں فرمایا: اس کتاب کے تین سو باب ہیں، اور ہر باب کے لکھنے پر میں نے شیخ اکبر ابن عربی کی کتاب الفتوحات

پوری مطالعہ کی ہے...اور یہ پوری کتاب کئی ہزار صفحات کی ہے...تو الیواقیت کی تصنیف میں پوری فتوحات کا مطالعہ تین سو مرتبہ ہوا...اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کتاب میں نے تیس دن کے اندر تصنیف کی... یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وقت میں اتنی بڑی وسعت کیسے پیدا ہوگئی...جبکہ گھنٹہ ساٹھ منٹ سے کسی کا نہیں بڑھتا...اور شب و روز چوبیس گھنٹوں سے نہیں بڑھتے... حجۃ الاسلام مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ وقت کا ایک تو طول ہے جس کو سب جانتے ہیں... یہ گھنٹے منٹ اسی طول کا نام ہے...اسی طرح وقت میں ایک عرض بھی ہوتی ہے' (چوڑائی) جو عام نظروں کو نظر نہیں آتی... یہ بزرگ وقت کے عرض میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں...(کایا پلٹ)

تواضع وتکبر کی حقیقت

فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بعض میں کبر بصورت تواضع ہوتا ہے ہم لوگوں کے الفاظ تواضع کے ہوتے ہیں لیکن واقع میں اپنے کو ایسا سمجھتا نہیں چنانچہ مدح کے جواب میں کہتے ہیں کہ میں اس قابل نہیں اس سے وہ زیادہ مدح کرتا ہے پس اچھے طریق وہ تھے جو مولانا ممدوح کا تھا کہ مداح کا رد نہیں کرتے تھے چپ رہتے تھے۔ مدح کے قطع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ چپ رہے اور مذمت کے وقت بھی خاموش رہے نہ اس کا اثر نہ اس کا اثر بس تواضع یہ ہے۔ (قصص الاکابر)

ایک خواب کی عجیب تعبیر

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مرحوم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں حالت مکاشفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہم مرتبہ پاتا ہوں تو مولانا نے فرمایا کہ اس کو ایسا سمجھو کہ جیسے (ج) ہے اور اس کا نقطہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس نے (ج) لکھی ہے اسی نے نقطہ بھی لگایا ہے مگر تاہم دائرہ جیم اور نقطہ جیم میں بہت بڑا فرق ہے اور یہ تابع و متبوع کا فرق ہے۔ اب یہاں پر یہ سمجھنا چاہئے کہ تخلیق میں تم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں برابر ہو اور تم نے اسی رتبہ کو دیکھا ہے ورنہ تمہارے و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ میں بڑا فرق ہے جیسا کہ لفظ جیم اور اس کے نقطہ میں حالانکہ کاتب دونوں کا ایک ہی ہے مگر تاہم دونوں میں بڑا فرق ہے۔ (قصص الاکابر)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت حزم کے بھائی حضرت سہیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا اے ابو یحییٰ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر گئے؟

فرمایا: میں بہت سارے گناہ لے کر گیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے معاف فرما دیئے... اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرے حسن ظن کی وجہ سے...(مرنے والوں سے ملاقات)

ان سے عقیدت ہے

ابو علی حسن بن علی عطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے۔ میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درُود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درُود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کثیراً۔(فضائل درُود شریف ۱۰۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت

محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ: میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین دُرود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی، اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (فضائل دُرود شریف ۱۰۸)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

حضرت ربعی ابن خراش رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں... انہوں نے ساری زندگی کبھی جھوٹ نہیں بولا، انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مجھے آخرت میں اپنا مقام معلوم نہ ہو جائے میں ہرگز نہیں ہنسوں گا... چنانچہ ساری زندگی نہیں ہنسے... وفات کے وقت ان کو ہنستے ہوئے دیکھا گیا... اسی طرح ان کے بھائی ربیع ابن خراش رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ جب تک مجھے معلوم نہ ہو جائے میں جنتی ہوں یا دوزخی اس وقت تک نہیں ہنسوں گا...

جب ان کی وفات ہوئی تو ان کو غسل دینے والے کا بیان ہے کہ جب تک ہم ان کو غسل دیتے رہے وہ برابر ہنستے رہے... ان دونوں حضرات کے بھائی مسعود ہیں... جنہوں نے اپنی وفات کے بعد کلام کیا تھا... گویا سارا کنبہ "نُورٌ عَلٰی نُور" تھا.. (کایا پلٹ)

دین سارے کا سارا ادب ہی ہے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے چار باتوں کی ہمیشہ پابندی کی... ❶ ...میری لاٹھی کا جو سرا زمین پر لگتا تھا اس کو کبھی بھی کعبہ کی طرف کر کے نہیں رکھا۔ ❷ ...میں اپنے رزق کا اتنا احترام کرتا تھا کہ چارپائی پر بیٹھتا تو خود ہمیشہ پائنتی کی طرف بیٹھتا اور کھانے کو سرہانے کی طرف رکھتا...اس طرح بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا...

❸ ...جس ہاتھ سے طہارت کرتا تھا، اس ہاتھ میں پیسے نہیں پکڑتا تھا کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق ہے... ❹ ...جہاں میری کتابیں پڑی ہوتی ہیں میں اپنے استعمال شدہ کپڑوں کو ان دینی کتابوں کے اوپر کبھی نہیں رکھتا..(کایاپلٹ)

دُرود شریف لکھنے کے بجائے خط کھینچنے کی سزا

حضرت حسن بن موسیٰ الحضرمی جو کہ ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں حدیث لکھتا تھا تو جلدی کی وجہ سے دُرود شریف کے لئے ایک خط کھینچ دیا کرتا تھا۔ (یعنی دُرود شریف لکھنے کے بجائے ایک خط کھینچ دیا کرتا تھا) تو میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے تم حدیث لکھتے ہو تو مجھ پر دُرود شریف نہیں لکھتے جیسا کہ ابوعمرو الطبر انی مجھ پر دُرود شریف بھیجتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں کوئی حدیث بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں لکھوں گا۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

دُنیا سے بے رغبتی کا حیرت انگیز واقعہ

ایک بزرگ کے پاس کسی امیر نے ایک بیش قیمت موتی ہدیہ بھیجا...خادم نے پیش کیا تو اس اللہ والے نے کہا: الحمدللہ! اور حکم دیا کہ اس کو رکھ لو...خادم نے رکھ لیا...اتفاق سے وہ موتی چوری ہو گیا...خادم نے یہ واقعہ بزرگ کو عرض کیا کہ حضرت! وہ موتی چوری ہو گیا ہے... بزرگ نے کہا:...الحمدللہ! خادم کو بڑا تعجب ہوا...اس نے دوسرے وقت پوچھا کہ حضرت! مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ جب آپ کی خدمت میں موتی آیا...اس وقت بھی الحمدللہ فرمایا اور ضائع

ہونے کی خبر معلوم ہونے پر بھی یہی الحمدللہ فرمایا..اس میں کیا راز ہے؟

فرمایا میں نے نہ آنے پر الحمدللہ کہا نہ جانے پر... بلکہ جس وقت وہ موتی میرے پاس آیا تھا... میں نے اپنے دل پر غور کیا کہ اس کے آنے پر خوشی ہوئی یا نہیں! تو الحمدللہ غور کرنے پر پتا چلا کہ خوشی نہ ہوئی تھی... اس پر میں نے کہا الحمدللہ! اسی طرح گم ہو جانے پر میں نے پھر دل پر غور کیا کہ اس کے جانے پر کوئی افسوس اور دُکھ ہوا یا نہیں... الحمدللہ مجھے کوئی رنج محسوس نہ ہوا تو اس پر میں نے الحمدللہ کہا... یہ تھی ہمارے بڑوں کی دُنیا سے بے غرضی... اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا اور دُنیا داروں کو ان کا غلام بنا دیا تھا... (حکایات اسلاف)

جماعت چھوٹ جانے پر رونے کا واقعہ

ایک دن حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی عصر کی جماعت رہ گئی... کیونکہ معتقدین کا اکثر ہجوم رہتا تھا... پھر جمعہ کے دن تو کیا ہی کہنے؟ غالباً کسی دکان کا افتتاح تھا حضرت کو لے کر گئے... حضرت نے فرمایا بھی کہ بھائی! جمعے کی عصر کی جماعت اپنی مسجد میں پڑھتا ہوں... میری عصر کی نماز جماعت سے نہ رہ جائے..انہوں نے کہا کہ نہیں جی! ہم پہنچائیں گے..لیکن لے جاتے وقت تو لوگ بہت مستعد ہوتے ہیں...

واپسی میں یہ مستعدی نہیں رہتی... یعنی اپنے کام کا خیال ہوتا ہے... دوسرے کا خیال نہیں ہوتا... وہی ہوا حضرت بنوری جب واپس پہنچے تو نماز ہو چکی تھی... اس پر حضرت بڑا روئے... اس دن حضرت بہت روئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے پاس اصل تو ہے نہیں... نقل ہے... نماز تو ہمیں پڑھنی آتی نہیں... بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کر لیتے ہیں ... یہ نقل بھی ہمارے پاس نہ رہے تو پھر ہمارے پاس کیا رہا؟ (کایا پلٹ)

علم کی فضیلت وفوقیت

علامہ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن یونس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک آزاد کردہ غلام امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت کرتا تھا... وہ کہتا ہے میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا ہے... میں نے خواب ہی میں اسے بددعاء دی اور کہا اے اللہ! اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی

بابت کوئی اچھی بات دکھادے...اچانک وہ زمین میں دھنس گیا...میں ڈر گیا اور بھاگنے کا ارادہ کیا...وہ آدمی مجھ سے چمٹ گیا اور کہنے لگا ٹھہرو مگر میں نے اسے زور سے جھاڑ دیا اور وہ مر کر زمین پر جا گرا...کیا دیکھتا ہوں اس کے پہلو پر کچھ لکھا ہوا ہے جب پڑھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ جو علماء کی عیب جوئی کیا کرتا ہے، اس کی یہی سزا ہے...میں اسی منظر میں غوطہ زن تھا کہ قیامت قائم ہوگئی...دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قوم کے آگے آگے چل رہے ہیں...ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے اور اپنے اصحاب کی رہنمائی فرمارہے ہیں...(مرنے والوں سے ملاقات)

اہل جنت کے نام

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک محل میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے اردگرد ان کے تلامذہ ہیں...امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کاغذ اور قلم دوات لاؤ... چنانچہ میں اُٹھا اور لے آیا، وہ کچھ لکھنے لگے... میں نے عرض کیا آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ فرمایا یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے اصحاب جنتی ہیں...میں نے کہا میرا نام نہیں لکھیں گے؟ فرمایا لکھوں گا...

ابو معاذ فضل بن خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا ان کا ایسا علم ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے...(مرنے والوں سے ملاقات)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے حلم کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ ایک شخص نے مجمع عام میں حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرامزادے ہیں...شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے بہت متانت اور نرمی سے فرمایا تم سے کسی نے غلط کہا ہے' شریعت کا قاعدہ ہے کہ بچہ صاحب فراش کا ہوگا...سو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں...ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے وہ شخص پاؤں پر گر پڑا...اور کہا کہ مولانا میں نے امتحاناً ایسا کیا تھا...مجھے معلوم ہوگیا... کہ آپ کی تیزی سب اللہ کے واسطے ہے...... **فائدہ:** اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں...(امثال عبرت ص ۱۱۹)

دیانتداری کی نقد برکت

ایک مرتبہ حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ اپنے اہل خاندان کے ساتھ کاندھلہ سے گنگوہ جارہے تھے... راستہ میں ڈاکوؤں نے گھیر لیا... مولانا نے ان سے فرمایا ہماری عورتوں کو مت چھیڑو... ہم اپنے پاس کوئی زیور نہیں رکھیں گے... سب تمہیں دیدیں گے... چنانچہ ڈاکو اس پر راضی ہوگئے... سب کچھ ڈاکوؤں کو دینے کے بعد جب چلنے لگے تو خاندان کی عورتوں میں کچھ بات چیت شروع ہوئی... معلوم ہوا کہ ایک عورت نے ایک زیور چھپالیا تھا... مولانا نے فوراً سواری رکوائی اور فرمایا بی بی یہ وعدہ خلافی ہے...

لاؤ یہ زیور میں واپس ان ڈاکوؤں کو دے آؤں... مولانا نے واپس جاکر ڈاکوؤں سے فرمایا میں تمہاری ایک امانت لوٹانے آیا ہوں... تم اپنے وعدے میں سچے نکلے... یہ ایک زیور بچی نے چھپالیا تھا... میں یہ دینے آیا ہوں... یہ لے لو اور بچی کی غلطی کو معاف کردو... ڈاکوؤں کے سردار نے یہ بات سن کر کہا تم مولوی مظفر کاندھلوی تو نہیں ہو کہ اس علاقہ میں وہی ایک سچے آدمی ہیں... جب مولانا نے اقرار کیا تو وہ سب ڈاکو قدموں میں گر پڑے اور تمام سامان واپس کردیا اور مولانا سے بیعت ہوئے اور پارسا بن گئے.. (کایاپلٹ)

دو پیسوں کی قدر

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت والد صاحب (مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ) کے ساتھ لاہور گیا ہوا تھا... اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا.... لاہور میں میرے بڑے بھائی جناب ذکی کیفی صاحب مرحوم رہتے تھے... وہاں لاہور میں کسی جگہ میں... والد صاحب اور بھائی صاحب ہم تینوں پیدل جارہے تھے...

رات کا وقت تھا... اندھیرا تھا.... ایک جگہ خاردار تار لگے ہوئے تھے... آدمی بڑی مشکل سے وہاں سے گزر سکتا تھا... بڑے بھائی صاحب مرحوم جیب سے پیسے نکال رہے تھے کہ اس اندھیرے میں پیسے نکالتے ہوئے کوئی سکہ زمین پر گر گیا... اب اندھیرا بھی تھا... جلدی بھی تھی اور خاردار تار بھی لگے ہوئے تھے... اس لیے بھائی صاحب نے سوچا کہ کون اس سکے کو اندھیرے میں تلاش کرے...

چنانچہ وہ اس کو چھوڑ کر آگے بڑھنے لگے... حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے بھائی سے پوچھا کہ کیا گرا؟ بھائی صاحب نے کہا کہ کچھ سکے گر گئے... والد صاحب نے فرمایا کہ اس کو کیوں نہیں اُٹھاتے؟ بھائی صاحب نے کہا کہ وہ صرف دو پیسے یا ایک آنہ تھا... والد صاحب نے فرمایا کہ دو پیسے تھے یا ایک آنہ تھا... پہلے تھوڑی دیر اس کو تلاش ضرور کرو... پھر اگر ملنے سے مایوسی ہو جائے تو خیر ہے... چھوڑ دو لیکن تلاش ضرور کرو... چنانچہ والد صاحب نے کہیں سے ماچس منگوائی اور خود ہی ماچس جلائی اور پھر فرمایا کہ اب تلاش کرو، اب وہ دو پیسے تلاش کیے جا رہے ہیں...

دُرود شریف حذف کرنے کا وبال

نمیری نے کہا کہ میں نے ابوجعفر احمد بن علی المقری سے سنا کہہ رہے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت ابوعمر بن عبدالبر کی کتاب التمہید کا ایک نسخہ میں نے دیکھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک پر دُرود شریف حذف کیا گیا تھا۔ جب اس کو فروخت کیا تو بڑا نقصان ہوا اور بڑا خسارہ اٹھانا پڑا۔ اگرچہ ان کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے نشان کو نہیں اٹھایا اور وہ دُرود شریف کا علم بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا (القول البدیع ص ۲۵۷)

دُرود شریف پڑھنے کا ثمرہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں: مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک عطر کی خوشبو آتی رہی۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا، ارشاد فرمایا یہ برکت دُرود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر دُرود شریف کا شغل فرماتے۔ (ایک لمحہ کو نہ سوتے تھے اور اخیر عمر تک اس معمول کو نبھایا)

(زاد السعید ص ۱۷، ملفوظات حکیم الامت ج ۲۵ ص ۱۷۱)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف دُرود شریف کی برکت

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۸۲ء رقمطراز ہیں۔

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے، ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک ابل آیا، مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی، اس نے کہا یہ برکت ہے دُرود شریف کی، جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔ (فضائل دُرود شریف ص ۱۵۲)

خدمت اُستاد کی برکات

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ سنایا کرتے تھے:...ایک طالب علم بڑا ذکی تھا...اسے اپنے علم وذہانت پر بڑا ناز تھا اس کا ایک کلاس فیلو (ہم درس ساتھی) تھا جو کہ بڑا کمزور تھا...لیکن اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش پیش رہتا تھا...

استاد کے استنجاء کیلئے مٹی کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے اور پانی کا لوٹا لیکر آتا تھا...ایک دفعہ اس ذکی نے (جس کو اپنی ذہانت پر بڑا ناز تھا) اس خدمت گزار غبی وکمزور سے حقارت آمیز لہجے میں کہا...چل بے چل...تو تو کمزور سا ہے تو کیا کرے گا؟

اس کی یہ بات استاد نے سن لی...

اس وقت کے استاد بھی پہنچے ہوئے استاد ہوا کرتے تھے...یہ سن کے انہیں جوش آیا ....اس ذکی لڑکے کو بلایا اور کہا تیرا کیا خیال ہے یہ جو میرے لئے لوٹے بھرتا ہے میرے استنجاء کیلئے ڈھیلے بنا کے لاتا ہے...یہ سب کچھ یوں ہی چلا جائے گا؟

بس استاد نے اتنی سی بات کہی...حضرت مولانا جالندھری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ ناز وگھمنڈ کرنے والا آگے مدرس نہ بن سکا کسی کو پڑھا نہ سکا...ڈھیلے بنا کے لانے والے اور استاد کی خدمت میں پیش پیش رہنے والے کمزور کند ذہن کے پاس سینکڑوں شاگرد بیٹھے تھے...یہ استاد کے احترام وخدمت کی برکت ہے...(ماہنامہ الخیر)

ایک مبارک خواب

صالح بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے... اتنے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آ گئے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اوران کو اکرام و اعزاز کے ساتھ بٹھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ معانقہ وغیرہ کا موقع دیا... (مرنے والوں سے ملاقات)

مسالک اربعہ کی قبولیت

حافظ ضیاء الدین مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوالعباس احمد بن خلف بن راجح مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کو علیحدہ جزء میں تصنیف فرمایا ہے جس میں امام مذکور کی بڑی تعریف کی ہے اور امام صاحب کے خواب بھی ذکر کیے ہیں...

انہوں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا اور چالیس سے زائد مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس میں سے ایک خواب جس کو ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا ضیاء الدین مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے خود دیکھا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں کھڑا ہوا دیکھا۔

خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور داہنا قدم مبارک چوم لیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، میں بھی سامنے بیٹھ گیا... میں نے عرض کیا اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسالک اربعہ کے بارے میں کچھ فرمائیں تو فرمایا کہ مسالک تین ہیں، میرا خیال ہوا کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو نکال دیں گے کیوں کہ وہ قیاس کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اس طرح فرمائی... ابوحنیفہ، شافعی اور احمد رحمہم اللہ، پھر فرمایا مالک رحمہ اللہ چوتھے ہیں... یہ جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا...

میں نے عرض کیا ان میں کون بہتر ہے؟

میرا غالب گمان یہ ہے کہ اس کے جواب میں مذہب احمد ارشاد فرمایا... پھر ارشاد ہوا کیا میں تمہیں خیر المسالک اور سب میں مضبوط مسلک نہ بتلاؤں؟ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح شروع فرمائی اور بڑی دیر تک ان کی تعریف فرماتے رہے...

اس کے بعد فرمایا ہمارے ساتھ اپنے گھر چلو، ہم چل پڑے، راستہ میں عرض کیا، اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لڑکے محمد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعاء کردیں...ارشاد فرمایا وہ ولی ہے، یا یہ فرمایا کہ وہ ولی ہوگا اور اس کے بعد میری نیند کھل گئی...

مذکورہ بالا خواب دیکھنے والے بزرگ کی یہ بات کہ میرا خیال ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب کو نکال دیں گے....اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکالا نہیں....اور انہوں نے خواب میں جو دیکھا، نقل کر دیا...اسی طرح صاحب رؤیا کا فرمانا کہ میرا غالب گمان ہے کہ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ارشاد فرمایا....اس بات کی دلیل ہے....کہ یہ جواب نہیں مرحمت فرمایا...

(تذکرۃ النعمان، صفحہ ۴۳۸ تا ۴۴۳، علامہ محمد بن یوسف صالحی، ترجمہ مولانا عبداللہ بستوی مہاجر مدنی)

قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ

وفات سے قبل پندرہ روز سے بے ہوش تھے۔ موت سے صرف چند منٹ پہلے ہوش آ گیا، اپنی چارپائی پر اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ تمام گھر والوں اور احباب کو اکٹھا کیا۔ انگشت شہادت سے اشارہ کیا کہ وہ دیکھو جنت الفردوس کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے بلا رہے ہیں، تم دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو ورنہ مجھ پر اعتبار کرو۔ فرشتے جنت کے دروازے پر میرے منتظر ہیں، مجھے ہنسی خوشی رُخصت کرو اور پھر کلمۂ شہادت کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(علماء دیوبند کے آخری لمحات، ص: 138)

ادب کی برکات

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے طلباء سے پوچھا کہ بتاؤ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اتنے مایہ ناز عالم کیسے بنے؟ طلباء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق جواب دیا: کسی نے کہا بڑے مفسر تھے، کسی نے کہا بلند پایہ محدث تھے۔ بالآخر طلباء نے عرض کیا کہ اس سوال کا جواب آپ خود ہی عنایت فرمائیں...حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا تو جواب میں حضرت کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا میں کتابوں کے ادب کی وجہ سے حضرت کشمیری بنا ہوں۔ میں

نے کبھی بغیر وضو کے کسی دینی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا... دورانِ مطالعہ کتاب کو اپنے تابع کرنے کی بجائے خود کو کتاب کے تابع کیا۔ مثلاً بخاری شریف کا مطالعہ کر رہا ہوں اور حاشیہ کی عبارت پڑھنی ہے تو میں کتاب کو اپنی جگہ رہنے دیتا ہوں اور خود اُٹھ کر اپنی جگہ بدل بدل کر چاروں طرف سے حاشیہ پڑھ لیتا ہوں... میں نے کبھی چارپائی پر بیٹھے ہوئے کتاب کی طرف پاؤں نہیں رکھا... بالآخر کتاب کے ادب نے مجھے انور شاہ کشمیری بنا دیا۔ (کایا پلٹ)

بیعت کرتے وقت شیخ المشائخ کی عجیب نیت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کو اس نیت سے مرید کر لیتے ہیں...

کہ اگر مرید مقبول ہوگا تو ہمیں جنت میں لے جائے گا... اور اگر ہم مقبول ہوئے تو ہم اس کو جنت میں لے جائیں گے... سبحان اللہ! کیا تواضع تھی۔

بیعت کی وجہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ ایک جگہ فرماتے ہیں... کہ ایک بہت بڑے عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے... ان سے کسی نے پوچھا کہ تم نے حضرت حاجی صاحب میں کیا دیکھا کہ بیعت ہو گئے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا... اسی وجہ سے بیعت ہوا ہوں... یہی دیکھا ہے... یعنی حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ میں اس قدر رفنا اور تواضع تھی کہ کوئی شخص ظاہری وضع قطع سے معلوم نہیں کر سکتا تھا... کہ یہ شخص سید الطائفہ اور شیخ المشائخ کے عظیم و مقدس عہدہ سے سرفراز ہے... اور بڑے بڑے سلاطین علم ان کے مرید ہیں۔ مبارک حالت میرے شیخ اوّل سیدی و مرشدی حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ کو جب حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے خلافت نامہ بھیجا تو حضرت نے حکیم الامت رحمہ اللہ کی خدمت میں لکھا... حضرت کے ارشاد کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ خدا کی قسم! میں اس قابل ہوں کہ گندی نالی میں پھینک دیا جاؤں اور ہر شخص مجھ پر تھوک تھوک کر جائے... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے جواباً تحریر فرمایا... بس میں اپنے دوستوں کیلئے اسی حالت کا انتظار کیا کرتا ہوں... اور وقوع سے مسرور ہوتا ہوں۔ مبارک ہو۔ (کایا پلٹ)

ایک دُرود کی برکت

روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی رحمہ اللہ سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں۔ نقل کیا ہے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو بعد انتقال خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے، مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک دُرود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا، وہ کونسا دُرود ہے؟ فرمایا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (فضائل دُرود شریف ۹۴)

مجھے بخش دیا

بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہا یک کاتب میرا ہمسایہ تھا، وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا، مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا۔ کہا، میری عادت تھی، جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر گزرا۔ (فضائل دُرود شریف ۹۴)

گھر میں مشک کی خوشبو

شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک مردِ صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت دُرود بعددِ معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ منہ لاؤ جو دُرود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رخسار پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ بیدار ہوگیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔ (فضائل دُرود شریف ۹۶)

مجلس میں حاضری کا حکم

علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعیدؒ خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے، لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیقؒ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر، اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتا ہے۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

اصلاح کے کرشمے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک عامی اور بالکل سادہ خلیفہ چودھری عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ بھی تھے جو ظاہری اعتبار سے تعلیم یافتہ نہ تھے اور قوم کے تیلی تھے... لیکن انہوں نے حکیم الامت رحمہ اللہ سے اپنی اصلاح کرائی تھی....

ان کا دل بنا ہوا تھا تو ہندوستان کے عظیم اہل علم ان کی خدمت میں بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں... خصوصاً مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ بھی انہی کی خدمت میں باادب بیٹھے نظر آتے ہیں... اور اپنی آپ بیتی (تحدیث نعمت) میں ان کے مفصل حالات لکھتے ہیں جو کہ قابل مطالعہ ہیں۔

سبحان اللہ! کیا زمانہ تھا اور کیسے بابرکت لوگ تھے۔

حضرت چودھری صاحب رحمہ اللہ کو جب حکیم الامت رحمہ اللہ کی طرف سے خلافت نامہ ملا تو انہوں نے جواب میں لکھا... حضرت! میں تو ایک تیلی ہوں اَن پڑھ ہوں کسی کو کیا بتاؤں گا... حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے تیلی کے لفظ پر خط کھینچ کر تحریر فرمایا کہ بعضے تیل گھی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتے ہیں... اور جہاں لکھا تھا مجھے کچھ نہیں آتا... وہاں تحریر فرمایا کہ جو کچھ معلوم ہو بتا دیا کریں.... ورنہ مجھ سے پوچھ لیا کریں۔ اللہ اللہ کیا تواضع تھی۔ (کایا پلٹ)

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کی اطلاع

جب حضرت شریح بن عابد الثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی موت کا وقت قریب تھا تو حضرت غضیف بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا اے ابوالحجاج! اگر موت کے بعد آپ ہمارے پاس آنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو ہمیں ضرور اپنے حالات کی اطلاع کرنا اور مرنے والوں سے اس طرح کی درخواست اہل علم کے ہاں جائز تھی...

چنانچہ کچھ عرصہ تو حضرت شریح کو نہ دیکھا مگر پھر نیند میں انہیں دیکھا تو پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں میں فوت ہو چکا ہوں... پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ کہا ہمارے رب نے ہمارے گناہوں سے درگزر فرما دیا ہے ہم میں سے صرف احراض ہلاک ہوئے ہیں... پوچھا احراض کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کی طرف کسی معاملہ میں اُنگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں...(مرنے والوں سے ملاقات)

خلافت ملنے کا قصہ

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ (گیارہ چک والے) خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کے متعلق ان کے مسترشد خاص حضرت مولانا محمد ازہر صاحب مدظلہ (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) نے سنایا کہ ہمارے حضرت کو خلافت ملنے کا بھی عجیب واقعہ ہے...وہ یوں کہ حضرت رائے پوری رحمہ اللہ نے تہجد کے وقت مولانا کو بلایا اور فرمایا اللہ اللہ بتایا کرو...یعنی خلافت دی...تو مولانا سمجھے کہ شاید حضرت نے مجھے پہچانا نہیں...اس لیے عرض کیا کہ میں حضرت! عبدالعزیز ہوں...پھر خیال آیا کہ حضرت کے متعلقین میں عبدالعزیز نامی اور حضرات ہیں تو پھر وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت! میں عبدالعزیز ہوں... گیارہ چک والا...حضرت رائے پوری رحمہ اللہ نے فرمایا میں پہچان گیا ہوں... ماشاء اللہ مولانا حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کے خاص جانشین حضرات میں سے تھے...اور الحمد للہ آپ کے توسط سے حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کا فیض جاری ہوا۔ اللہ اللہ کیسے متواضع۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر کے طفیل ہمیں بھی تواضع کی صفت سے آراستہ فرما دے۔ (آمین) (کایاپلٹ)

جنت لے جانے کی بشارت

ایک شخص نے ابوحفص کاغذی رحمہ اللہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔

انہوں نے کہا، یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولا جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

ہر کام میں حسن نیت کا التزام

حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ جو کہ بالاکوٹ میں شہید ہوئے...وہ ایک مرتبہ فرماتے ہیں کہ جب سے ہوش آیا اور شعور پیدا ہوا...اس وقت سے اس وقت تک کوئی روزمرہ کا کام بھی رضائے الٰہی کے بغیر نہیں کیا...قضائے حاجت کیلئے بھی گیا ہوں...تو اس میں رضائے الٰہی کی نیت کی کہ میں پاک ہو جاؤں...کسی سے ہنس کر بولا ہوں تو اسی نیت سے...کسی کو ہنسایا ہے...تو بھی اسی نیت سے...انہوں نے یہ بات اتنے وثوق سے فرمائی کہ شعور کے پیدا ہونے کے بعد اس وقت تک کوئی عمل رضائے الٰہی کی نیت کے بغیر نہیں کیا۔ (کایا پلٹ)

فیضان قبور

اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تدفین کے بعد ان کی قبر کی مٹی سے لوگوں کو شفا ہونے لگی...جس سے قبر کی مٹی چند دنوں میں ختم ہو جاتی...اب سے مٹی ڈالنے والے پریشان ہوتے...

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو معلوم ہوا تو آپ نے قبر پر جا کر فرمایا کہ مٹی ڈالنے والے پریشان ہیں آپ اپنی کرامتیں دکھا رہے ہیں...اس کے بعد مٹی کا یہ اثر ختم ہو گیا....دیکھئے قبر کی مٹی عام مٹی ہی کی طرح تھی لیکن جب وہ ایک اللہ والے کی

صحبت میں رہی تو وہ شفا کا ذریعہ بن گئی... یہ اللہ والوں کی برکت ہے... مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے حالات میں ہے کہ آپ کی تدفین کے بعد آپ کی قبر سے خوشبو پھیلی... اور ایک عرصہ تک آتی رہی جسے سونگھنے والے آج بھی موجود ہیں۔ (کایا پلٹ)

اعزاز و اکرام

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ‘ حضرت خلف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث شریف پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا۔ پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہورہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث شریف میں آتا‘ میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا۔ اللہ جل شانہ نے اس کے بدلہ میں میرا اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (فضائل درود شریف ۱۰۱)

ایک اللہ والی بیوہ کی نصیحت

عظیم آباد میں ایک عورت بہت چھوٹی عمر (نوعمری) میں بیوہ ہوگئی اس نے ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر وقت عبادت کرنا اپنا معمول بنالیا... گویا صحیح معنی میں راتوں کو جاگنے والی اور دن کو روزہ رکھنے والی بن گئی.... روز افطار کرنے کے وقت سوکھی روٹی یا کھانا اختیار کیا.... شب و روز تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتی.... حتیٰ کہ وہ بوڑھی ہوگئی سینکڑوں عورتیں اس کی اس سچی پارسائی کو دیکھ کر مرید ہوگئیں مرتے وقت اس نے سب کو بلا کر پوچھا کہ میں نے کیسی پاکدامنی پارسائی اور عزت و حرمت سے اپنی زندگی کاٹی...سب نے کہا ایسا بہت مشکل ہے ...بلکہ ناممکن ہے کہ کبھی کسی مرد کا منہ تک نہ دیکھا ساری عمر روزہ رکھا سوکھی روٹی پر گذارا کیا اور شب و روز مصروف تلاوت و مشغول عبادت رہی...وہ پارسا اور نیک بی بی بولی اب میرے دل کا حال سنو کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کان میں چوکیدار کی آواز آتی تو دل یہی چاہتا... کہ کسی طرح اس کے پاس چلی

جاؤں ...لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچتی رہی...اب میرا آخری وقت ہے ....میں سب کو نصیحت کرتی ہوں کہ کبھی جوان بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا...(کایاپلٹ)

حسن خاتمہ کی فکر

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کو حُسنِ خاتمہ کی ایسی فکر سوار تھی کہ ایام مرض میں ہر عیادت کیلئے آنے والے کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا...یہی بات ارشاد فرماتے کہ دُعا کرو میرا خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے بارے میں معلوم کرایا کہ گھر موجود ہیں...پھر علالت کے باوجود کار پر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے ہاں تشریف لے گئے...اور فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے حسن خاتمہ کی دُعا کرالوں...اسی فکر کی برکت تھی کہ ماشاءاللہ بڑا اچھا خاتمہ ہوا...اور ایمان کے بلند درجات کے ساتھ دُنیا سے رُخصتی ہوئی...حتیٰ کہ انتقال کے وقت فرشتوں کی جماعتیں دیکھی گئیں۔(کایاپلٹ)

محبت مدینہ کا نرالہ انداز

حضرت مولانا راحت گل...شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے والد ماجد سید حبیب اللہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس سفر (مدینہ منورہ) میں بے حدرُکاوٹوں اور قرنطینہ وغیرہ کی سختیوں کا آپکے سامنے تذکرہ کر کے روکنے کی ناکام کوشش کی گئی تو آپ نے فرمایا:

''مجھ کو اگر کہا جائے کہ توپ کے منہ پر باندھ کر گولا چلائیں گے اور تو مدینہ منورہ پہنچ جائے گا تو میں اس کیلئے بھی تیار ہوں'' (المدنی ج 1 ص 27 طبع پشاور)

دُرود شریف کا اہتمام

ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز، روزہ میں مشغول رہتے تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا لیکن اس

میں دُرودشریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ (اس کے بعد انہوں نے دُرود کا اہتمام شروع کر دیا)۔

اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرود میرے پاس پہنچ رہا ہے، جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

دُرود کے ساتھ سلام

ابراہیم نسفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو حدیث شریف کے خدمت گاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

علمی خدمات

مولانا راشد الحسن کاندھلوی مدظلہ فرماتے ہیں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ کو ہم نے خود دیکھا، زمین پر بوریا بچھا کر بیٹھتے تھے... آپ کے ہاں تو ہم جانتے نہیں... کیا کہتے ہیں... ہمارے ہاں تو ۵، ۷ روپے کا آتا ہے بوریا اور وہاں قربانی کا گوشت رکھنے کے کام آتا ہے... شیخ الحدیث صاحب اس پر بیٹھتے تھے، اسی پر بیٹھ کر سارے کام کیے ہیں... وہیں بیٹھ کر اوجز المسالک لکھی گئی ہے... وہاں اس کمرے میں بجلی ہے نہ دُنیاوی شوکت ہے اور نہ ہی کوئی پنکھا ہے، وہاں بیٹھے رہتے تھے... چاروں طرف کتابوں کا ہجوم ہوتا تھا، ترتیب سے کتابیں لگی ہوئی تھیں اور جب کوئی ضرورت پڑتی تو ان کے پاس جو طلبہ تھے... مولانا یوسف صاحب تھے یا دیگر، ان کو کہتے تھے کہ کتاب اُٹھاؤ... کتاب دیکھی، پھر رکھ دی۔ شیخ نے اپنے اس کمرے میں پوری زندگی نہ بجلی لگنے دی نہ پنکھا لگنے دیا اور حافظ صاحب اور شیخ صاحب لگی

باندھتے تھے اور وہ لنگی پسینے سے تر ہو جاتی تھی... جب دیکھتے کہ پسینہ بنیان میں سے ٹپکنے لگا تو اس کو بدل کر دھوپ میں ڈال دیا... لیکن کام میں نہیں فرق پڑتا تھا۔ (کایاپلٹ)

امیر شریعت شاہ جی رحمہ اللہ کی کمال احتیاط

مولانا سید عطاء المنعم بخاری (سید ابوذر بخاری) رحمہ اللہ جامعہ خیر المدارس کے اوّلین تلامذہ میں سے تھے۔ برصغیر کی تقسیم سے قبل جالندھر میں جامعہ خیر المدارس کے دورہ حدیث شریف کے طالب علم تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب جامعہ خیر المدارس ملتان منتقل ہوا تو آپ دورۂ حدیث شریف میں شریک تھے... ۱۹۴۸ء میں درس نظامی سے فراغت کے بعد جامعہ ہی میں چند اسباق کی تدریس تھی... اس کے علاوہ اپنی رہائش گاہ کے قریب ایک دینی ادارہ مدرسہ ''حریت الاسلامیہ'' قائم کیا جس میں درسِ نظامی کی ابتدائی تعلیم کا انتظام تھا... اس وقت مدرسہ کے طلبا میں مولانا عبدالقادر آزاد رحمہ اللہ بھی تھے۔

ایک دن امیر شریعت رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد یاسین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان) سے فرمایا کہ آپ شہر کے فلاں فلاں حضرات کو بلاؤ کہ وہ آج عصر کی چائے میرے ساتھ پئیں...

جب وہ حضرات تشریف لے آئے تو امیر شریعت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بیٹے حافظ جی (عطاء المنعم شاہ جی) نے یہاں ایک مدرسہ بنایا ہے... اور میرے علم میں ہے کہ مدرسہ کی ضروریات کے لیے آپ حضرات تعاون کرتے رہتے ہیں...

میں آپ حضرات کو حکماً کہتا ہوں کہ آپ حافظ جی کے مدرسہ کے ساتھ تعاون کرنا بند کر دیں۔ وہ سب حضرات حیران ہوئے کہ حضرت!

کیا کوئی خیانت کا اندیشہ ہے یا کیا بات ہے؟

شاہ جی نے فرمایا نہیں الحمد للہ ایسی کوئی بات نہیں... وجہ یہ ہے کہ آپ میری وجہ سے تعاون کریں گے یا میری وجہ سے تعاون نہ بھی کریں... تب بھی میں موجود ہوں تو میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر میں وقف مال آئے چاہے وہ امانتاً ہی کیوں نہ ہو... میری خواہش یہ ہے کہ سید حافظ عطاء المنعم مدرسہ میں پڑھائیں اور تنخواہ لیں مسئولیت نہ ہو۔ (کایاپلٹ)

مغفرت کا سامان

ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا، کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف لکھا کرتا تھا۔ (فضائل دُرود شریف ۱۰۱)

یہ میرا بیٹا ہے

ایک مرتبہ لیاقت پور سے ایک مہمان آئے تو امیر شریعت رحمہ اللہ کے فرزند حضرت مولانا عطاء المنعم خیر المدارس میں تدریس کے بعد گھر پہنچے... امیر شریعت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مہمان کو مصافحہ کرو... پھر فرمایا کہ ان کیلئے کھانا لاؤ۔ ان کے ہاتھ دھلواؤ... ان کے جوتے سیدھے کر کے رکھو... کھانے کے بعد ان کے ہاتھ دھلوائے۔ جب مولانا یہ ساری خدمت کر کے چلے گئے تو امیر شریعت رحمہ اللہ نے مہمان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے یہ نوجوان کون تھا؟ مہمان نے کہا جی آپکے بڑے صاحبزادے ہیں۔

فرمایا: یہ میرا صاحبزادہ نہیں بلکہ میرا بیٹا ہے اور فرماں بردار ہے... میں نے ان سے جو تمہاری خدمت کرائی ہے مت سمجھنا کہ یہ کوئی عام آدمی ہے اسکی علمی استعداد یہ ہے کہ میں خود اسکے سامنے بیٹھ کر اس سے استفادہ کروں اور یہ بھی بتادوں کہ اسے یہ مقام کیسے ملا؟ یہ اسی اطاعت.... خدمت اور فرمانبرداری کی وجہ سے ملا ہے۔ (کایا پلٹ)

تسکین بخش کلمات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمہ اللہ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو ان کی آمد کی اطلاع ملتے ہی سنا ہے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب رحمہ اللہ اپنے اہل وعیال کے ہمراہ حضرت کے ہاں تشریف لے جاتے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شاہ جی اپنے بچوں میں سے کسی بچے پر ناراض ہو رہے تھے اور اسے تنبیہ کر رہے تھے۔ جب شاہ جی کی آواز حضرت رائے پوری رحمہ اللہ تک پہنچی تو

آپ تشریف لائے اور شاہ جی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے فرمایا:

شاہ جی! اللہ تعالیٰ کی ذات تو ہادیٔ مطلق ہے، جب اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتے ہیں تو بغیر اسباب کے بھی ہدایت واصلاح فرمادیتے ہیں۔ لہٰذا آپ اس سلسلہ میں زیادہ پریشان نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں۔ (کایاپلٹ)

اسّی برس کا معمول

ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ حضرت شبلی ابوبکر بن مجاہد کی مسجد میں گئے۔ ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہوئے۔ ابوبکر کے شاگردوں میں سے اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیراعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے آپ کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور کہا کہ رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دوایک دن بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ اور اسی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (بدیع) (فضائل درود شریف ۱۱۱)

میں گدائے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

حضرت مولانا جامی نوراللہ مرقدہ ایک مشہور نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہوکر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ

ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر اس پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔

امیر نے اپنے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ (فضائل درود شریف ۱۳۴)

دینداری کا تقاضہ

حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی بچی کا نکاح اُن کی والدہ محترمہ نے بڑی ہمشیرہ کے صاحبزادے سے طے فرمادیا تھا لیکن بڑے ہو کر وہ لڑکا کالج میں داخل ہوا تو اُس میں دینداری کے وہ آثار باقی نہ رہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ کو صاف کہہ دیا کہ مجھے یہ رشتہ منظور نہیں۔ وہ بھی ماشاء اللہ حضرت کی ہمشیرہ تھیں بجائے ناراضگی کے فرمایا کہ دینداری کا یہی تقاضہ ہے۔ (انوار الرشید)

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت عمار بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو کہا میں آپ کی ملاقات کا متمنی تھا...

آپ ہمیں اپنے حالات کی خبر دیں... فرمایا خوش ہو جاؤ! میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنے کے عمل جیسا کوئی اور عمل نہیں دیکھا... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت عبدالعزیز بن سلیمان رحمہ اللہ سے ملاقات

آپ ولید بن سلیمان کے بھائی، عبدالعزیز بن الولید کے چچا اور حضرت مکحول اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے تھے اور صاحب علم وفضل تھے...

عبادت گزاری میں بھی معروف تھے... جب آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے ایک دوست نے دیکھا کہ آپ پر سبز لباس ہے اور سر پر موتیوں کا تاج ہے... اس نے پوچھا آپ ہمارے بعد کس حال میں ہیں، موت کو آپ نے کیسا پایا اور وہاں کا معاملہ آپ کو کیسا لگا؟ فرمایا موت کی شدت اور تکلیف مت پوچھو... بس اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہمارے عیبوں کو ڈھانپ لیا اور اس نے ہم سے اپنے فضل کا معاملہ فرمایا... (مرنے والوں سے ملاقات)

ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ فرماتے ہیں۔

ایک صاحب کتابت کیا کرتے تھے، جیسے آج کل لوگ کمپوزنگ کرتے ہیں، وہ پرانے زمانے کے کاتب تھے، ان کا ایک عجیب معمول تھا کہ انہوں نے صرف درُود شریف لکھنے کے لئے ایک کاپی بنائی ہوئی تھی، اور وہ روزانہ جب صبح سویرے کتابت کرنے کے لئے بیٹھتے تو کتابت کرنے سے پہلے اس کاپی میں فن کتابت کی روشنی میں ایک بہت ہی خوبصورت درُود شریف لکھتے تھے۔ اس کے بعد صبح سے لے کر شام تک مختلف مضامین کی کتابت کر کے اسی سے گزر بسر کرتے۔ ان کی ساری زندگی اسی میں گزر گئی۔

ان کاتب صاحب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہیں آخرت کی فکر سوار ہوئی اور ڈرنے لگے کہ کچھ ہی دیر بعد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور آخرت میں پہنچوں گا تو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا! میری بخشش ہوگی یا نہیں ہوگی!

اسی دوران ایک مجذوب ان کے گھر کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ارے تو آخرت سے کیوں گھبراتا ہے، تیری درُود شریف کی کاپی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہے اور اس پر صحیح کے نشان لگائے جا رہے ہیں کہ یہ درُود شریف بھی صحیح ہے، یہ درُود شریف بھی پاس ہے اور یہ درُود شریف بھی قبول ہے، وہاں تو صحیح کے نشانات لگ رہے ہیں اور تو گھبرا رہا ہے۔

درُود شریف تو ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کی نجات کا بھی انتظام فرما دیتے ہیں۔ (برکاتِ درُود شریف)

حضرت عطاء السلمی رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت صالح بن بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء السلمی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد نیند میں ان سے ملاقات کی تو پوچھا اے ابو محمد! آپ مُردوں میں نہیں ہیں؟ فرمایا ہاں؟ میں نے پوچھا پھر موت کے بعد آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ فرمایا اللہ کی قسم! میں بہت بڑی بھلائی کی طرف گیا ہوں اور بخشنے والے اور قدردان رب کے پاس پہنچا ہوں... میں نے کہا آپ تو دُنیا میں بہت غمگین رہتے تھے... فرمایا اللہ کی قسم! اسی غم کے بدلے اللہ نے مجھے ہمیشہ کی راحت اور خوشی عطا فرمائی ہے... میں نے پوچھا آپ کس درجہ میں ہیں؟ فرمایا:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا" (سورۃ النساء الآیۃ: ۶۹) (مرنے والوں سے ملاقات)

مفتیٔ اعظم رحمہ اللہ کا معمول

ایک صاحب نے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ حضرت! ہمیں جمعہ کے دن کتنی مرتبہ دُرود شریف پڑھنا چاہئے تا کہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کثرت سے دُرود شریف پڑھ لیا ہے، تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا چاہئے اور میرا بھی یہی معمول ہے۔

الحمد للہ! میں نے (مراد حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ ہیں) حضرت مفتیٔ اعظم پاکستانؒ کی بہت زیارت کی ہے اور ان کی خدمت میں رہا ہوں، وہ پوری اکیڈمی کے برابر اکیلے کام کرتے تھے، پوری جماعت مل کر اتنا کام نہیں کرتی جتنے ان اکیلے کے کام ہوتے تھے، اتنا بڑا دارالعلوم وہ اکیلے چلاتے تھے، صبح سے شام تک ان کو مصروفیت اور مشغولیت لاحق رہتی تھی، تصنیفی کام بھی ہوتے رہتے تھے، وعظ ونصیحت کا سلسلہ بھی جاری تھا اور اصلاح وتربیت بھی فرماتے تھے لیکن اس شدید مصروفیت کے باوجود جمعہ کے دن حضرت کا تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا معمول بھی تھا اور یہ میں آپ کو حضرت کی اخیر عمر کا حال بتا رہا ہوں جب حضرت کی عمر تقریباً اسی سال کے لگ بھگ ہوگئی تھی، وہ اس عمر میں

اور اتنی مصروفیت کے باوجود ہر جمعہ کو تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھتے تھے تو پھر ہم کون ہیں! ہمیں کام بھی کیا ہے! ہمیں تو فرصت ہی فرصت ہے پھر بھی اگر ہم جمعہ کو کم از کم تین سو مرتبہ دُرود شریف نہ پڑھ سکیں تو یہ ہمارے لئے بڑی محرومی کی بات ہے۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں　　　اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

ہم بہانے باز ہیں، بس ہمارے پاس بہت بہانے ہیں کہ فرصت نہیں ہے اور ٹائم نہیں ہے۔ بس ہم پڑھنا نہیں چاہتے ورنہ پڑھنے والے تو ایسی مصروفیت، بڑھاپے اور بیماری کے اندر بھی اتنی کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کا معمول رکھتے تھے اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے ان کو یہ درجہ عطا فرمایا۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت مسعر رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابن السماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسعر رحمہ اللہ کو نیند میں دیکھا تو پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا؟ فرمایا ذکر کی مجلسیں...

حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت اجلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا آپ نے کون سا عمل سب سے افضل پایا؟ فرمایا رات کی عبادت... (مرنے والوں سے ملاقات)

امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے میزان کا عطیہ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے قریب ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ سکھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر مجھ کو عطاء فرمایا اور فرمایا کہ تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت وفاء بن بشر رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابوبکر بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت وفاء بن بشر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا... میں نے پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا ہر مشقت کے بعد نجات مل گئی ہے... میں نے پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا... (مرنے والوں سے ملاقات)

مالیات میں احتیاط

خلیفہ ہارون رشید اور اس کی اہلیہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ میدان قیامت میں کھڑے ہیں اور ہر شخص حساب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پر بہشت میں داخل ہو رہا ہے۔ لیکن ان کی نسبت حضرت نبی امی دقیقہ دان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ یہ پیش نہ کئے جائیں۔ کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ میں ان کی شفاعت نہ کروں گا کیونکہ انہوں نے بیت المال کا مال اپنا سمجھ رکھا ہے اور مستحقین کو محروم کر دیا ہے یہ ہولناک خواب دیکھ کر دونوں جاگ اٹھے اسی دن بیت المال سے ہزار ہا درہم و دینار تقسیم کیے اور ہزار ہا فلاحی کام انجام دیئے۔ نہر زبیدہ بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ (برکات درود شریف)

حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت موسیٰ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے میری نیکیاں اور میری برائیاں پیش کی گئیں... میں نے دیکھا کہ میری نیکیوں میں انار کے دانے ہیں میں نے انہیں چن کر کھالیا اور میں نے دیکھا کہ میری برائیوں میں ریشم کے دو دھاگے ہیں جو کہ میری ٹوپی میں تھے... (مرنے والوں سے ملاقات)

ایک صالح سے ملاقات

حضرت سعید بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے جویریہ بن اسماء نے مجھے بتلایا کہ ہم عبادان میں تھے وہاں کوفہ کا ایک عبادت گزار نوجوان آیا... شدید گرمی کے

دن میں اس نوجوان کا وہیں انتقال ہوگیا... میں نے دل میں کہا ذرا آرام کر لیتے ہیں تاکہ دن ٹھنڈا ہو جائے پھر اس کی تکفین وتدفین کریں گے...

میں سویا تو نیند میں دیکھا جیسا کہ میں قبرستان میں ہوں اور سامنے موتیوں کا بنا ہوا ایک قبہ ہے جو حسن کی وجہ سے چمک رہا ہے... میں اس قبہ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ قبہ کھلا اور اس میں سے ایک نوجوان لڑکی کہ اس جیسا حسین میں نے اور نہیں دیکھا نکلی... میری طرف آگے بڑھی اور کہا ''خدارا اسے ظہر تک ہم سے دور نہ رکھو'' میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور اس کی تجہیز وتکفین میں لگ گیا، پھر جس جگہ میں نے قبہ دیکھا تھا اسی جگہ قبر کھودی اور اس میں نوجوان کو دفن کر دیا... (مرنے والوں سے ملاقات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شفا

مرواح بن مقتل ایک سید حسنی قاہرہ میں رہتے تھے ان کی آنکھوں میں بادشاہ وقت نے سلائی پھروادی تھی۔ جس کے صدمے سے دماغ پک گیا اور پھول گیا۔ اور بدبو دے اٹھا تھا۔ آنکھیں بہہ گئی تھیں اور بے چارے اندھے ہو گئے تھے۔

ایک عرصہ بعد آپ کا جانا مدینہ منورہ ہوا اور روضہ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر اپنا حال زار بیان کیا جب سوئے تو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ سائیفت آسماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل درست تھیں۔ تمام مدینہ طیبہ میں اس بات کا شہرہ ہو گیا۔ جب قاہرہ واپس ہوئے تو بادشاہ ان کی آنکھوں کو درست پا کر بہت ناراض ہوا اور سمجھا کہ جلادوں نے جھوٹ بولا ہے اور ان کی آنکھیں پھوڑی ہی نہیں۔ جب لوگوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے اور وہاں پہنچ کر یہ واقعہ ہوا تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ نادم بھی ہوا۔ (برکات درُود شریف)

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت عبدالملک بن عتاب اللیثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے نیند میں حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو میں نے پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا وہی عمل افضل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو... (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت ابوالعلاء ایوب بن مسکین رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ کو نیند میں دیکھا تو میں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے... میں نے پوچھا کس سبب سے بخشش ہوگئی ہے؟ فرمایا نماز اور روزہ سے... میں نے پوچھا کیا آپ نے حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں ان کا محل ہم دور سے دیکھتے ہیں... (مرنے والوں سے ملاقات)

باپ کی اپنی بیٹی سے ملاقات

حضرت یزید بن نعامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک لڑکی طاعون کی وباء میں فوت ہوگئی... بعد میں وہ لڑکی اپنے والد کو نیند میں ملی... والد نے کہا بیٹی! آخرت کے بارے میں بتلاؤ وہاں کیا ہوا؟ لڑکی نے جواب دیا ابا جان! ہم ایک عظیم جہان میں گئے ہیں ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرسکتے اور آپ لوگ عمل کرسکتے ہیں مگر جانتے نہیں... اللہ کی قسم! میرے نامہ اعمال میں ایک دفعہ سبحان اللہ یا دو دفعہ سبحان اللہ یا ایک رکعت یا دو رکعت نماز کا عمل میرے لیے دُنیا اور دُنیا کے تمام ساز و سامان سے زیادہ پسندیدہ ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو شادی کی ترغیب

حضرت بایزید بسطامی جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی خواب دیکھا کہ نہایت عالیشان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار میں جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا "یہاں صرف اس کو باز یابی ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے" آنکھ کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ ہوگئے۔ فرمایا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔ (برکاتِ دُرود شریف)

جنتی خواتین سے ملاقات

حضرت کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا مجھے یوں لگا جیسے میں جنت کے اعلیٰ درجہ میں داخل ہو گیا ہوں، میں وہاں گھومنے لگا اور تعجب کرتا رہا... اتنے میں میں نے دیکھا مسجد کے ایک کونے میں کچھ خواتین بیٹھی ہیں... میں آگے گیا اور انہیں سلام کیا... پھر میں نے پوچھا، تم اس درجہ میں کیسے پہنچ گئی ہو؟ انہوں نے جواب دیا سجدوں اور تکبیروں کے ذریعہ...(مرنے والوں سے ملاقات)

وظیفہ حاجت

حضرت ابوعبداللہ مغربی فرماتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے میں کیا پڑھوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ اور ان چار سجدوں میں چالیس چالیس بار آیۃ الکریمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھ ان شاء اللہ مراد تیری پوری ہوگی۔ چنانچہ پوری ہوئی۔ (برکات درود شریف)

حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے محلہ رصافہ کی اسی مجلس میں بیٹھے ہیں جہاں آپ اپنی زندگی میں بیٹھتے تھے، آپ پر بہت عمدہ لباس ہے... میں کھڑا ہوا اور آپ کو سلام کیا، پھر آپ کے سامنے بیٹھ گیا... میں نے عرض کیا آپ کے اصحاب میں سے آپ کے زیادہ قریب کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ اللہ کے حق کی نگہبانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں سب سے آگے بڑھنے والا...(مرنے والوں سے ملاقات)

خواب میں روٹی عنایت فرمانا

ابوعبداللہ بن الجبلا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا دو روز کے فاقے سے تھا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ہے۔ آدھی روٹی تو میں نے بحالت خواب ہی کھالی۔ اور جب بیدار ہوا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ (برکاتِ دُرودشریف)

حضرت میسرہ بن سلیم رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابوعبدالرحمٰن الساحلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت میسرہ بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، میں نے کہا آپ کی جدائی لمبی ہوگئی، فرمایا سفر بہت لمبا ہے... میں نے کہا آپ کن حالات میں پہنچے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رُخصت مل گئی ہے کیونکہ ہم رُخصتوں پر فتویٰ دیا کرتے تھے... میں نے کہا آپ مجھے کس عمل کے کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا سنتوں کا اتباع، نیک لوگوں کی صحبت دونوں چیزیں آگ سے نجات دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں... (مرنے والوں سے ملاقات)

۵۱ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

حضرت ابوبکر بن محمد بن علی بن جعفر کتانی معروف بہ ''چراغ حرم'' کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاگرد کہتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت شیخ ابوبکر کتانی کو ایک رات میں ایک مرتبہ اکاون مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے اور باقاعدہ جوابات سنتے تھے۔ (برکاتِ دُرودشریف)

سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کردے؟ بیدار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہے اور اس کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔

میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑھیا ہم نے مقرر کر رکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی۔ ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی۔ جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں۔ میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خدا کے واسطے مجھے پناہ دو۔ اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت و آبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا۔ چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہو گیا۔ لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کر ڈالا۔ میں نے حسینہ کو اشارہ کیا۔ وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہو گئی۔ غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہو گئے۔ خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کر کے لے گئے۔ کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا۔ اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہو گیا۔ (برکاتِ درود شریف)

حضرت عیسیٰ بن زاذان رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابوجعفر الضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عیسیٰ بن زاذان کو ان کی وفات کے بعد دیکھا تو میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کیساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟

تو یہ اشعار پڑھے:

لو رأیت الحسان فی الخلد حولی　　وأکاویب معها للشراب

یترنمن بالکتاب جمیعا　　یتمشین مسبلات الثیاب

ترجمہ:...... ''کاش کہ تم جنت الخلد میں حسیناؤں کو میرے اِردگرد دیکھتے اور ان کے ساتھ شراب کے جاموں کو جو سب مل کر قرآن کریم کو خوش آوازی سے تلاوت کر رہی ہیں اور کپڑے لٹکائے ہوئے چل رہی ہیں...'' (مرنے والوں سے ملاقات)

حضرت مسلم بن خالد زنگی رحمہ اللہ سے ملاقات

شیخ الحرم، الحافظ، العلامہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المعروف بہ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مکہ مکرمہ کے قبرستان میں آیا ہوا ہوں، میں نے دیکھا کہ قبروں پر شامیانے لگے ہوئے ہیں اور ایک قبر ایسی ہے جس پر شامیانے کے ساتھ خیمہ بھی ہے اور بیری کا درخت بھی... میں خیمہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس میں حضرت مسلم بن خالد زنگی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہیں... میں نے پوچھا باقی قبروں پر تو صرف شامیانے ہیں اور آپ کی قبر پر خیمہ و بیری کا درخت بھی ہے؟ فرمایا میں روزے کثرت سے رکھا کرتا تھا... میں نے پوچھا ہمارے شیخ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا محل وقوع کیا ہے؟ میں ان کی مجلس میں بیٹھتا تھا... میں چاہتا ہوں کہ ان کو بھی سلام کرتا جاؤں... آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی گھمائی اور فرمایا: ابن جریج کی قبر کہاں ہے ان کا اعمال نامہ تو علیین میں اُٹھالیا گیا ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

ہرنی جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی ملی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصر الدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشاپور میں اس کا قیام تھا۔ صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا۔ ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کی طرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ بے چاری مامتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آ رہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہوگا البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ بچہ اچھلتا کودتا کللیلین کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی۔

اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تا کہ تیری سلطنت کو قیام ودوام حاصل ہو۔" اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ (برکاتِ دُرودشریف)

سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس آیا اور کہا مدت سے چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھوں اور حال دل بیان کروں۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر ہزار دینار قرض ہے۔ قرض ادا نہیں کر سکتا اور ڈرتا ہوں کہ موت آجائے اور قرض میری گردن پر سوار ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محمود سبکتگین کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے۔ عرض کیا کہ اگر وہ باور نہ کرے۔ اور نشانی طلب کرے تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہنا اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت ۳۰ ہزار مرتبہ دُرود پڑھتے ہو۔ چنانچہ اس نے سلطان محمود غزنوی سے یہ بات جا کہی۔ جس کو سن کر سلطان رونے لگا۔ اور ہزار دینار قرض ادا کر دیا اور ہزار دینار اور دیئے۔ (دینی دسترخوان)

کثرت دُرود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا۔ اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنی دُرود بھیجی ہے کہ میں تم سے ازراہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں۔ اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ (برکاتِ دُرود شریف)

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی اپنے ساتھی سے ملاقات

شیخ الاسلام، الامام فی الحدیث والعربیہ حضرت حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے خواب میں اپنے ایک ساتھی کو دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے دُنیا میں تمہارے نفس نے بہت لمبی مشقت اُٹھائی ہے پس آج میں تمہیں بہت لمبی راحت عطا کرتا ہوں اور تمام مشقت اُٹھانے والوں کو لمبی راحت دوں گا...(مرنے والوں سے ملاقات)

حفظ قرآن کیلئے وظیفہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرماویں۔ تاکہ میں قرآن مجید یاد کرسکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری گریہ و زاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرادیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔(برکاتِ درُود شریف)

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زیارت

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے ملاقات ہوگئی ہے...

(مرنے والوں سے ملاقات)

حوض شمسی کیلئے جگہ مقرر فرمادی

سلطان التمش قبائے سلطان میں ایک درویش باصفا تھا۔ سلطان کو حوض بنانے کی ضرورت تھی۔ اراکین سلطنت کو لے کر تلاش کرتے کرتے اس جگہ پہنچ گیا جہاں اب حوض شمسی ہے۔ اور اس جگہ کو پسند کیا۔

رات تصدیق کی نیت سے مصلے پر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اس حوض کے چبوترے کے پاس ایک بے حد حسین شخص گھوڑے پر سوار ہیں اور ہمراہ چند آدمی ہیں۔ انہوں نے سلطان کو روبرو بلایا اور کہا کیا چاہتا ہے۔

''سلطان نے عرض کیا کہ ایک بڑا حوض تیار کرانا چاہتا ہوں۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کسی نے کہا اے التمش آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی مراد مانگ لے۔ سلطان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

جس جگہ اب حوض شمسی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے نے وہاں لات ماری جس سے پانی نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شمس اس جگہ حوض بناؤ۔ کہ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ کسی بھی جگہ ایسا لذیذ پانی نہ ہوگا۔ اس کے بعد سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ اس جگہ جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی نکل رہا تھا۔ (برکات دُرودشریف)

قاضی مروان رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت یقظم بنت راشد رحمہا اللہ فرماتی ہیں مروان المحلمی میرے ہمسایہ تھے... آپ معروف قاضی تھے، جب فوت ہوئے تو مجھے بہت صدمہ ہوا... میں نے خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا: اے عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ کہا اللہ نے مجھے جنت میں داخل کر دیا ہے... میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا پھر مجھے اصحاب الیمین کی طرف اُٹھایا گیا... میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا پھر مجھے مقربین کی طرف اُٹھایا گیا... میں نے پوچھا اپنے ساتھیوں میں سے کس کس کو دیکھا ہے؟ کہا میں نے حضرت حسن بصری، حضرت محمد بن سیرین اور حضرت میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے... (مرنے والوں سے ملاقات)

دعوت و بشارت

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری کے تبحر علمی اور لیاقت خداداد کی بناء پر بادشاہ وقت نے آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کر دیا۔ جو اس عہد کا ایک مشہور شہر تھا۔ مسلسل تین سال اس عہدہ پر مامور رہے۔ آپ کے عدیم النظیر، عدل و انصاف، خلق اور حسن ارتقاء سے خوش ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو دعوت و بشارت دی اور فرمایا حمید الدین چھوڑ اس قصے کو اور میری طرف آ۔ کہ تیرے لیے دوسرا میدان خالی ہے۔

صبح جب اٹھے تو دل دنیا کی طرف سے سرد ہو چکا تھا۔ اسی وقت استعفیٰ دے دیا۔ اور ترک علائق کر کے عازم حرمین شریف ہوئے۔ بغداد شریف پہنچے تو وہاں پہلے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی کو حکم ہو چکا تھا۔ حلقہ ءارادت میں داخل ہو کر ذکر و شغل میں مشغول ہو گئے۔ اور حضرت کی توجہ سے صرف ایک سال میں ولایت کو پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ (برکات درود شریف)

دوسرا خواب

حضرت ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بصرہ کی مشہور نیک و عبادت گزار خاتون اُم عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک خوبصورت گھر میں داخل ہو گئی ہوں... پھر میں ایک باغ میں داخل ہوئی جو بہت خوبصورت تھا... اس میں سونے کے تخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے جس کے اردگرد جام لیے ہوئے خادم کھڑے ہیں... میں اس مقام کے حسن کو دیکھ کر حیران کھڑی تھی کہ آواز آئی یہ مروان محلمی تشریف لائے ہیں یہ سنتے ہی وہ شخص چونکا اور اپنی جگہ پر سیدھا ہو کر بیٹھا... اتنے میں میری آنکھ کھلی تو اس وقت مروان محلمی کا جنازہ میرے گھر کے دروازے سے گزر رہا تھا... (کتاب الروح)

مشارق الانوار کی تصدیق

حضرت شیخ رضی الدین حسن بن حسن ضعانی کا وطن چغانہ تھا۔ عہد سلطنت قطب الدین ایبک یا شروع عہد سلطان شمس الدین التمش میں بدایوں میں آ کر سکونت اختیار کی۔ کتاب مشارق الانوار آپ کی مشہور تالیف ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ

اگر کسی حدیث میں آپ کو مشکل پیش آتی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کی صحت فرماتے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں۔ کہ جو احادیث مشارق الانوار میں تحریر ہیں سب صحیح ہیں۔ ۲۲۴۶ احادیث زبان مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت شدہ مشارق الانوار میں تحریر ہیں۔ اور یہ بھی خود حضرت شیخ رضی الدین نے فرمایا کہ اگر کسی حدیث میں مشکل پیش آتی اور خلق خدا آپس میں نزع کرتی تو اسی رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سامنے اس کی تصحیح فرمادیتے۔ (برکاتِ درُود شریف)

ایک بلی کے بچہ کیساتھ حسن سلوک کی وجہ سے مغفرت

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو کسی نے بعد وفات کے خواب میں دیکھا، پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا... فرمایا جب میں پیش کیا گیا تو پوچھا گیا کہ اے بایزید کیا لائے، میں نے سوچا کہ نماز روزہ وغیرہ سب اعمال تو اس قابل نہیں کہ پیش کروں، البتہ ایمان تو بفضلہٖ تعالیٰ ہے... اس لیے عرض کیا کہ توحید... ارشاد ہوا: ”اَمَا تَذْکُرُ لَیْلَةَ اللَّبَنِ“ (یعنی دودھ والی رات یاد نہیں؟) قصہ یہ ہوا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے ایک شب پیٹ میں درد ہوا تو اُن کی زبان سے نکل گیا کہ دودھ پیا تھا اس سے درد ہو گیا... اس پر شکایت ہوئی کہ درد کو دودھ کی طرف منسوب کیا اور فاعل حقیقی کو بھول گئے حالانکہ ”درد از یار ست درماں نیز ہم“ پھر ارشاد ہوا کہ اب بتلاؤ کیا لائے... عرض کیا اے اللہ! کچھ نہیں، فرمایا کہ ایک عمل تمہارا ہم کو پسند آیا ہے اس کی وجہ سے بخشتے ہیں... ایک مرتبہ ایک بلی کا بچہ سردی میں مر رہا تھا تم نے اس کو لے کر اپنے پاس لٹالیا، رہ گئی ساری کی ساری بزرگی اور تمام حقائق اور دقائق و معارف سب کالعدم ہو گئے... (وعظ احسان الاسلام، ص:۱۴) (جواہر پارے ج اول)

شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ

حضرت شیخ الکل محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں مجھے ایک شخص سے اس لیے عداوت ہوگئی کہ وہ شیخ ابومدین کو ناگوار طعن آمیز باتوں سے یاد کرتا تھا۔ ایک روز میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔ محی الدین تم فلاں شخص سے کیوں عداوت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ابومدین جیسے معزز ومقتدر شخص کو برا کہتا ہے اور میں ان کا معتقد ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست نہیں رکھتا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو دوست رکھتا ہے۔ اس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تم اس وجہ سے کہ وہ ابومدین سے دشمنی رکھتا ہے اس سے عداوت رکھتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اسے دوست نہیں رکھتے۔ چنانچہ صبح میں نے اپنے برے خیالات سے توبہ کی اور اس کے مکان پر گیا اور اپنے ساتھ ایک قیمتی چادر لیتا گیا جو اس کو پیش کی اور راضی کیا۔ (برکات درود شریف)

دُعا حزب البحر کا مقام ومرتبہ

حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ اس دعا کے الفاظ میں نے نہیں تراشے بلکہ ایک ایک حرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن مبارک سے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔ یہ سمندر کے مصائب سے نجات دلانے کے لیے مجرب ہے۔ (برکات درود شریف)

جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔ "نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے" اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہ گئے۔ وصال کے چالیس روز قبل کھانا پینا بالکل ترک کردیا اب آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے۔ وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء ومساکین میں تقسیم کرادیں تاکہ خدا تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو۔ (برکات درود شریف)

ایک محدث کا عجیب ومبارک معاملہ

حضرت یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ ایک محدث گزرے ہیں.... آپ قاضی بھی تھے.... جب

ان کا انتقال ہوا.... تو ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا جب ان سے پوچھا کہ آپ پر کیا گزری؟ تو انہوں نے فرمایا جب میری پیشی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہوئی تو مجھ سے فرمایا او گنہگار بوڑھے! تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا.... تجھے کون میرے عذاب سے بچائے گا؟ میں نے عرض کیا یا رب العالمین! مجھے آپ کی طرف سے ایک حدیث پہنچی ہے.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون سی حدیث پہنچی ہے؟ میں نے عرض کیا مجھ سے عبدالرزاق نے کہا.... عبدالرزاق سے معمر نے کہا.... معمر سے زھری نے کہا.... زھری سے عروہ نے کہا.... عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا.... ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا.... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا.... اور حضرت جبرائیل علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا.... اور میں اس کو اس کے اعمال کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ بھی کروں.... لیکن اس کے بوڑھاپے سے شرما کر اسے معاف کر دیتا ہوں.... اور یا رب العالمین! آپ کو معلوم ہے.... کہ میں اسلام میں بوڑھا ہو چکا ہوں.... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث بالکل صحیح آپ نے بتلا دی.... اس بوڑھاپے کی وجہ سے میں تجھے معاف کرتا ہوں.... اور پھر مجھے جنت میں داخل فرمایا.... (ابن خلکان)

طویل عمر کی بشارت

احمد بن حسن بن احمد حسن انقروی ۶۵۱ھ میں روم کے شہر انقرہ میں پیدا ہوئے ۷۳۰ھ میں مصر تشریف لائے جب بیمار ہوئے تو فرمایا مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بشارت دی ہے کہ تو بڑی عمر کا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ بڑھاپے کی وجہ سے کوزہ پشت ہو گئے ۷۹۳ھ میں ایک سو بیالیس سال کی عمر پا کر وصال فرمایا۔ سترہ برس کی عمر میں دمشق کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی جہاں آپ نے سلسلہ درس و تدریس بھی جاری رکھا۔ (برکات درود شریف)

حصن حصین کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب ''حصن حصین'' پڑھنی شروع

کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا فرمائیں۔

میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے۔

جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا۔ اور ان احادیث نبویہ کی برکت سے جو اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں۔ (برکات درود شریف)

خواجہ اجمیری رحمہ اللہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا... جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا... میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے... پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوا دوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں' اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا... (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

مدینہ منورہ میں سخت قحط اور پھر کشادگی

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں فرمایا کہ حجرے کی چھت میں سوراخ کردو۔ پس آرام گاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (علی صاحبہا الف الف صلوت والف الف سلام) کے محاذ میں ایک سوراخ اس طرح بنایا گیا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہا۔

ایسا کرتے ہی خوب بارش ہوئی۔ چارہ خوب اگا۔ یہاں تک کہ اونٹنیاں اتنی موٹی ہو گئیں کہ چربی سے بدن پھٹنے لگے اور اس سال کا نام ہی ''الفتق'' (سرسبزی والا سال) پڑ گیا۔ گنبد خضرا کے کلس کی جڑ میں غربی پہلو میں قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا سوراخ موجود ہے۔ (برکاتِ درُود شریف)

درُود تنجینا کی تعلیم

ایک بزرگ شیخ صالح موصی ضریر تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں میں موجود تھا ڈوبنے لگا۔ تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ کہ دفعۃً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درُود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درُود شریف کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز تین سو بار پڑھا کہ ہوائے تند موافق ہو گئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ (برکاتِ درُود شریف)

چاروں ابوعبداللہ جنت میں

احمد بن خرزاذ انطا کی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو چکی ہے اور رب العزت کا دربار فیصلوں کے لیے قائم ہو چکا ہے اور عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے رہا ہے ابوعبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ چاروں کو جنت میں داخل کر دو میں نے اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے ایک فرشتے سے پوچھا یہ چاروں کون ہیں؟ اس نے کہا مالک وثوری اور شافعی واحمد بن حنبل.. (عجائبات)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھجوایا

ایک شخص نے حضرت خواجہ ہردوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ایک صحیح نشان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ حضرت امام شعرانی کو سلام بھیجا اس شخص نے یہ بھی کہا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مسئلہ دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب بھی مرحمت فرمایا تھا مگر اس کی سمجھ

ہیں نہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا مصر جاؤ اور شعرانی سے دریافت کرلو۔
وہ مفصل طور پر سمجھا دے گا۔ اس نے خواب دیکھتے ہی مصر کا قصد کیا مصر پہنچ کر امام شعرانی
کے پاس گیا اور کہا مصر میں آپ کی ملاقات کے علاوہ مجھے کوئی کام نہ تھا۔ حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں آپ سے ملنا مقصود تھا۔ (برکاتِ درُودشریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محدثین کے کھانے کا انتظام کردیا

محمد بن نصر مروزی، محمد بن جریر اور محمد بن منذر تینوں حدیث شریف لکھنے بیٹھے کھانے کو
کچھ نہ تھا۔ قرعہ ڈالا کہ جس کا نام نکلے وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرے۔ جن کے نام
قرعہ نکلا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کردی اور دعا کی۔ نائب مصر سو رہا تھا کیونکہ قیلولہ کا
وقت تھا۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ''محمد یامین'' کے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ وہ بیدار ہوا اور ان تینوں کا
پتہ چلا کر ایک ہزار اشرفیاں خدمت میں پیش کیں۔ (برکاتِ درُودشریف)

دستاویز کی عبارت... بخشش کا ذریعہ

نظام الملک اپنی علمی دوستی کی وجہ سے بہت مشہور تھا.... وہ اپنے زمانے کا اہم ترین
آدمی تھا.... نام تو اس کا حسن تھا اور کنیت ابوعلی اس کا سب سے بڑا کارنامہ جامعہ بغداد تھا....
جس کو مدرسہ نظامیہ بھی کہتے ہیں.... یہی وہ مدرسہ ہے جس میں امام غزالی.... شیخ عبدالقادر
جیلانی.... شیخ سعدی رحمہم اللہ نے تعلیم حاصل کی.... ایک روز نظام الملک نے حکم دیا کہ ایک
محضر نامہ تیار کراؤ اور اس پر عوام.... علماء اور امراء کے دستخط کراؤ وہ اس بات کی تصدیق کر
دیں کہ میں نے اپنے طویل دورہ وزارت میں کوئی ظلم اور زیادتی نہیں کی تاکہ قیامت کے
روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دستاویز میرے کام آسکے.... یہ محضر نامہ جب دستخط کے لئے
امام الحرمین ابواسحٰق شیرازی رحمہ اللہ جو جامع بغداد کے وائس چانسلر تھے کے پاس پیش کیا
گیا انہوں نے فرمایا قلم لاؤ جو کچھ وہ اس وزیر کے بارے میں جانتے ہیں نہایت دیانتداری
سے لکھ دیں گے سب لوگ خوش تھے اور حیرت میں تھے کہ دیکھو کیا لکھتے ہیں انہوں نے اپنی
رائے لکھی.... ''حسن یعنی نظام الملک دوسرے ظالموں سے بہتر ہے....''

نظام الملک کی وفات کے بعد ایک ساتھی نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا کیا معاملہ ہوا بارگاہ رب العزت میں....فرمایا: اس مرد خود آگاہ اور درویش خدامست نے میرے محضر نامے پر جو جملہ لکھا تھا وہ شہادت کام آئی اس سچے جملے کو جسے پڑھ کر میں نے ندامت کے آنسو بہائے تھے اسی سے بارگاہ خداوندی نے مجھ پر کرم فرمادیا گیا....(یادگار ملاقاتیں)

تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو

حضرت خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو سخت بیمار ہو گئے۔ ہمراہی مایوس ہو گئے۔بیس روز تکلیف رہی۔اکیسویں شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔بشارت سے سرفراز ہوئے۔آخر میں فرمایا "فرزند اشرف ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو بہت سے مسلمان تمہارے وسیلے سے دروازہ وصول تک پہنچیں گے اور بہت سے عوام تمہارے ذریعے خواص کی منازل میں جگہ پائیں گے"۔بشارت کے بعد صبح ہوتے ہی صحت کے آثار نمودار ہوئے اور چند روز میں صحت کلی حاصل ہو گئی۔ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ جس میں سے آپ نے بیس سال احیاء موتی کے لیے ایثار کر دیئے۔(برکات درود شریف)

تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے خواب میں آنا بند کر دیا اس کے بعد میں نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں ہے۔کیونکہ لوگوں کو ہمارے اسرار سے آگاہ کر دیتا ہے۔اور وقعہ یہ تھا کہ میں نے اپنے ایک بھائی سے اپنا کچھ خواب بیان کیا تھا۔پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔(برکات درود شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن عطا فرمایا

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔آپ نے میرے منہ میں اپنے لعاب دہن ڈال دیا۔تو میں

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لعاب دہن کا کیا فائدہ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا کہ اس کے بعد تو جس مریض کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالے گا وہ ضرور تندرست ہو جائے گا۔ (برکات دُرود شریف)

قرب الٰہی کا آسان راستہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں... حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ نے خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ **یا رب دلنی علیٰ اقرب طرق الیک** کہ اے خدا مجھے آپ تک پہنچنے کا وہ راستہ بتلا دیجئے جو سب سے زیادہ قریب کا ہو... سبحان اللہ کیسے سچے رہبر تھے کہ ہمارے لئے کتنا سہل راستہ تحقیق کر گئے... یہ آج کل جو لوگ آسانی سے منزلیں طے کرتے چلے جارہے ہیں انہیں حضرات کا طفیل ہے... غرض خواب میں عرض کیا اے خدا! مجھے قریب کا راستہ بتلا دیجئے... ارشاد ہوا کہ

یاابا یزید دع نفسک و تعال

کہ پندار اور خود بینی چھوڑ دو پھر راستہ سیدھا ہے بے خطر چلے آؤ (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے اس کتاب کی ترتیب سے ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰ اپریل ۲۰۱۷ء بروز جمعرات فراغت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ کی برکت سے ہم سب کو بھی اپنی ولایت کا کوئی حصہ عطا فرمادیں اور جملہ قارئین کو اپنی رضا نصیب فرمائیں آمین۔

والسلام محمد اسحٰق غفرلہ (مرتب کتاب ہذا)

مکمل و مفصل حیاۃ الصحابہ تین جلد کا ملخص

تصنیف

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

ترجمہ حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب مدظلہ

تلخیص مولانا زاہد محمود (فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان)

ادارہ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0322-6180738, 061-4519240

قربانِ محمد ﷺ

یا رب کریم

مسلمان کی ڈائری

عامل کامل

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ مُلتان پاکستان

0322-6180738, 061-4519240